[illegible]

الشریعۃ (اردو)

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

بروگریسو بکس

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث
کا پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

(الآجری)

الشریعۃ

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری
المتوفی سنۃ ۳۶۰ ھ

اول جلد

مترجم
ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشريعة

(الآجري)

بدل

اول جلد

تصنیف
الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری
المتوفی سنة ۳۶۰ھ

مترجم
ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

باراول	مارچ 2018
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شرفِ انتساب

شیر بیشہ اہلِ سنت
حضرت مولانا حشمت علی خان رضوی
کی نذر

بہ عرض دعویٰ ہم طرحی تو خوباں را
نگہ در آئینہ ہم چوں خسے بہ گرداب است

محمد محی الدین
(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست صفحہ نمبر 37 پر ہے

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم ارحم خلفائی

قلنا یارسول اللّٰہ و من

خلفاءک قال الذین یاتون

من بعدی یروون احادیثی

و یعلمونہا الناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احادیثِ مصطفیٰ کی اشاعت اور تعلیم دینے والوں کے لیے
اے اللہ میرے جانشینوں پر رحم فرما، ہم نے عرض کی
یارسول اللہ آپ کے جانشین کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا
وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں بیان کریں
گے اور لوگوں کو میری حدیثوں کی تعلیم دیں گے۔

(الترغیب والترھیب ج ۱، ص ۱۱۰)

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے جس کی عطا کردہ نعمتیں شمار سے باہر ہیں اور اُن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی دولت سے سرفراز کیا' ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی اُمت میں پیدا کیا اور اپنے پسندیدہ دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کی توفیق اور سعادت نصیب کی۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور تمام اہلِ ایمان کی طرف سے بے شمار درود و سلام حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہو اور آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر بھی نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے تمام علماء' صلحاء' مؤمنین' مؤمنات' مسلمین' مسلمات پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

❖......❖......❖......❖......❖

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آپ کا ادارہ ''پروگریسو بکس'' ایک طویل عرصہ سے مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق کتابوں کی نشر و اشاعت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ادراہ کی یہ بھرپور کوشش رہی ہے کہ تمام اسلامی علوم و فنون کے حوالے سے مستند کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع کی جائیں' اس سلسلہ میں علماء کرام اور عام قارئین دونوں کی ضرورت اور سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے' اس کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ جو کتابیں ہمارا مذہبی ورثہ ہیں اور علوم و فنون میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں' اُن کے تراجم' تحقیقات' تشریحات کو بھی شائع کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے علمِ حدیث' فقہ' تاریخ' تصوف' اخلاقیات جیسے مختلف علوم و فنون سے متعلق کئی اہم کتابیں اب تک شائع کی ہیں اور بہت سی کتابیں ایسی ہیں جن پہ بہت سے اہلِ علم کام کر رہے ہیں۔

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ایک اہم کتاب پیش کر رہے ہیں' اس کا نام ''الشریعۃ'' ہے اور اس کے مصنف امام ابوبکر محمد بن حسین آجری ہیں جن کا تعلق چوتھی صدی ہجری سے ہے۔ امام آجری کو ''شیخ الحرمین'' کا خطاب دیا گیا ہے کیونکہ وہ تیس سال تک مکہ مکرمہ میں درسِ حدیث دیتے رہے تھے۔ امام آجری کئی کتابوں کے مصنف ہیں لیکن اُن کی تمام تر تصانیف میں سے سب سے زیادہ شہرت ''الشریعۃ'' کا حاصل ہوئی' اس کتاب میں فاضل مصنف نے اُس زمانہ کے اُن تمام فرقوں کی تردید کی ہے جن کے نظریات کتاب و سنت کی تعلیمات کے برخلاف تھے اور امام آجری نے محدثین کے مسلک اور منہج کے مطابق ہر مسئلہ کے بارے میں صرف اللہ کی کتاب اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کی سنت سے دلائل نقل کیے ہیں۔ بعض مقامات پر

وہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بلکہ بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے قاری کے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے کن باتوں اور چیزوں پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اور مسلمان کے بنیادی عقائد کے دلائل کیا ہیں؟ اس حوالے سے کتاب ''الشریعۃ'' کو کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح عقائد کی تعلیم کا ذریعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیش نظر عالمِ عرب کے مختلف اشاعتی اداروں نے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اب اُردو زبان میں پہلی مرتبہ یہ کتاب اصل عربی متن' رواں اور سلیس' بامحاورہ ترجمہ' معلومات افزاء تقدیم' علمی حواشی اور تخریج کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے' یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے آپ کے ادارہ کو یہ سعادت اور توفیق عطا کی ہے کہ ہم اسے شائع کرنے کے لائق ہو سکے ہیں۔

کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ اس کے ترجمہ کیلئے کسی ایسے شخص کی خدمات حاصل کی جائیں جو عربی زبان وادب کے ساتھ احادیث و آثار کے مخصوص محاورہ اور اسلوبِ بیان سے واقف ہو' تاکہ عام اُردو دان قاری کے سامنے کتاب کے مواد کا نفسِ مضمون اور معلومات صحیح طریقہ سے واضح ہو سکیں۔

اس لیے ہم نے اس کام کیلئے علامہ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا جو علمِ حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ کے حوالے سے علمی طبقہ میں نمایاں حیثیت اور شناخت کے مالک ہیں۔ فاضل مترجم نے کتاب کے مصنف اور کتاب کا تعارف' آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔

ادارہ نے اس امر کا بھرپور اہتمام کیا ہے کہ جس طرح یہ کتاب اپنی علمی خصوصیات کے حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے' اس کی قدر و قیمت کے مطابق اس کتاب کی ظاہری خوبیوں کا بھی بھرپور خیال رکھا جائے۔ ہم اپنی اس کوشش اور مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں' اس کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب کے علوم و معارف سے فیض یاب ہونے کے ساتھ دوسروں کی بھی اس کے بارے میں رہنمائی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف اور مترجم کے ہمراہ ادارہ' اُس کی انتظامیہ اور متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

❖ چوہدری غلام رسول ❖ چوہدری شہباز رسول ❖

❖ چوہدری جواد رسول ❖ چوہدری شہزاد رسول ❖

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

حدیث دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمارے لیے دین میں سے وہ ''شریعہ'' مقرر کی جس کا حکم اُس نے حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ جو اپنی ذات اور صفات کے حوالے سے بے نظیر و بے مثال ہے۔ مخلوق اُس کی عظمت کے حقیقی مکمل ادراک سے عاجز ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نازل ہو! ایسا درود وسلام جو اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اہلِ ایمان بلکہ جمادات کی طرف سے بھی ہو۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

اُن پر سلام' جن کو حجر تک کریں سلام — اُن پر درود' جن پہ تحیت شجر کی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی وہ ہے کہ آپ کے فرامین ''احکامِ شریعت'' ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ''بہارِ شریعت'' ہے اور آپ کا اُسوہ ''فیضانِ شریعت'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آل پر بھی درود وسلام نازل ہو! جنہوں نے ''شریعہ'' کے اعتقادی و عملی احکام پوری حزم واحتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار' اصحابِ حضور — نجم ہیں اور ناؤ ہے' عترت رسول اللہ کی

آل و اصحاب کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے تمام علماء' صلحاء' مشائخ وصوفیاء' بلکہ قیامت تک آنے والے تمام اہلِ ایمان پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے اکابر علماءِ اہل سنت سے علمِ دین کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ترجمہ وتصنیف کی صورت میں علومِ دینیہ کی خدمت کے کام میں مشغول ہو گئے۔ ہمارے معزز قارئین اور دوست احباب کی نیک دعاؤں کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت نصیب کی کہ ہمیں چند ایک کتابوں کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

یہ کتاب ''الشریعہ'' چوتھی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک جید محدث' امام آجری کی تصنیف ہے' جنہیں 30 سال

تک مکہ مکرمہ میں درسِ حدیث دینے کا شرف حاصل ہوا۔ امام آجری ایک ایسے عہد سے تعلق رکھتے ہیں جب اسلامی معاشرہ میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے تھے جن میں سے زیادہ تر کا تعلق عراق سے تھا اور عراق کا دارالحکومت بغداد' جو درحقیقت عباسی سلطنت کا بھی دارالحکومت تھا' وہاں مختلف خیالات اور نظریات کے لوگ بکثرت پائے جاتے تھے جو مختلف گروہوں اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے' یہی بغداد امام آجری کا وطن مالوف بھی ہے' اُنہوں نے مختلف فرقوں کے نظریات کی تحقیق کی اور پھر اس کے بعد کتاب وسنت کی روشنی میں اُن کے غلط نظریات کی نشاندہی اور تردید کی اور اُن کی اس تصنیف ''الشریعۃ'' کا بنیادی موضوع یہی ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح اسلامی عقائد کی وضاحت کی جائے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

ہم نے اپنی طرف سے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ کتاب کے مندرجات کو آسان اور عام فہم زبان میں اُردو میں منتقل کر دیا جائے' اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ روایات کے متن کے مقابل اُردو ترجمہ دیا جائے' عربی متن میں ذیلی سرخیوں کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ نفسِ مضمون کو تلاش کرنا آسان ہو' بعض مقامات پر ضروری حواشی بھی شامل کیے گئے ہیں' ان سب کے باوجود بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اُس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' میں اُن سب کا شکرگزار ہوں جن میں سرفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا' محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی' محترم ریحان علی جنہوں نے مسودہ کمپوز کیا اور برادرِ مکرم جواد رسول صاحب جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا اور اس کی تیز رفتار اور دیدہ زیب نشر واشاعت کا بندوبست کیا۔

شکرگزاری کے جذبات کے اظہار کے حوالے سے ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ ومشائخ کیلئے بھی ہے جن کی تعلیم وتربیت نے مجھے اس قابل کیا کہ میں اس خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوا۔

سب سے آخر میں خواجہ حیدر علی آتش کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

ہمیشہ میں نے گریباں کو چاک چاک کیا
تمام عمر' رفوگر رہے' رفو کرتے

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

امام آجری رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

اس کتاب کے مصنف امام آجری ہیں۔

امام آجری کا نام محمد بن حسین بن عبداللہ ہے اور آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔

امام آجری کے تین اسمِ منسوب ہیں: بغدادی' جو اُن کے وطن مالوف بغداد کی نسبت سے ہے۔ مکی' جو اُن کے وطنِ اقامت مکہ کی نسبت سے ہے جہاں وہ عمر کے آخری دور میں وفات تک' تقریباً تیس سال مقیم رہے' اور اُن کا تیسرا اسمِ منسوب ''آجری'' ہے' جس میں ''ج'' پر پیش پڑھی جائے گی اور ''ر'' پر زیر پڑھی جائے گی' یہ بغداد کے ایک محلہ ''درب آجر'' کی نسبت سے ہے۔

پیدائش وتعلیم

امام آجری ایک روایت کے مطابق 280 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے' تاہم اُن کے سنِ پیدائش کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔ امام آجری نے زندگی کا ابتدائی حصہ بغداد میں گزارا اور آخری حصہ مکہ میں گزارا' یہ دونوں شہر اسلامی علوم وفنون کے مرکز تھے' یہی وجہ ہے کہ امام آجری نے ان دونوں جگہوں پر بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا اور امام آجری سے استفادکرنے والوں کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔

مشائخ وتلامذہ

زرکلی بیان کرتے ہیں: امام آجری نے ایک کتاب ''ثمانون'' تصنیف کی تھی جس میں اُنہوں نے 80 احادیث روایت کی تھیں جن میں سے ہر ایک روایت ایک مختلف شیخ سے منقول تھی۔

امام آجری سے خلقِ کثیر نے استفادہ کیا' اُن کے چند مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

ابراہیم بن اسماعیل مکی جو قاضی حرمین ہیں' احمد بن عبداللہ جو حافظ ابونعیم اصفہانی کے نام سے معروف ہیں' عبدالرحمن بن عمر تجیبی مصری جو ابن نحاس کے نام سے معروف ہیں' علی بن محمد ابوالحسین جو ابن بشران کے نام سے جانے جاتے ہیں' احمد بن محمد ابوبکر مکی جنہوں نے امام آجری سے کتاب ''الشریعۃ'' روایت کی ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں بہت سے لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں جن کا تعلق حاجیوں' مغربی علاقوں

اور مکہ کے رہنے والوں سے ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بغداد سے مکہ منتقل ہونے سے پہلے امام آجری نے بغداد میں بھی درسِ حدیث دیا تھا۔

تعریف وتوثیق

اہلِ علم نے امام آجری کی توثیق اور امامت پر اتفاق کیا ہے اور اُن کی بھرپور تعریف کی ہے یہاں تک کہ امام ذہبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' میں تحریر کیا ہے:

''وہ امام، محدث اور پیشوا ہیں، شیخ الحرم ہیں، یہ صدوق، نیک اور عبادت گزار تھے، سنت کے عالم اور اُس کی پیروی کرنے والے تھے''۔

اعتقادی مسلک

اعتقادی اعتبار سے امام آجری کے وہی نظریات تھے جو سلف صالحین کے تھے، وہ سنت کی پیروی کرتے تھے اور تمام باطل فرقوں سے لاتعلق رہتے تھے بلکہ نہایت سختی کے ساتھ اُن کی تردید کیا کرتے تھے۔ امام آجری کے وہی عقائد ہیں جو محدثین کے تھے، یہی وجہ ہے کہ اپنی اس کتاب ''الشریعۃ'' میں اُنہوں نے محدثین کے عقائد ونظریات کے مطابق روایات جمع کی ہیں۔

فقہی مسلک

امام آجری کے فقہی مسلک کے بارے میں مختلف روایات پائی جاتی ہیں، ابن عماد اور سبکی نے ان کا شمار شافعی فقہاء میں کیا ہے، ابن خلکان اور یاقوت حموی نے بھی انہیں شوافع میں شمار کیا ہے، ایک روایت کے مطابق ابن تیمیہ نے انہیں مالکی قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہیں حنبلی بھی کہا گیا ہے، تاہم بعض محققین کے نزدیک امام آجری نے مختلف فقہاء سے باقاعدہ استفادہ کیا تھا لیکن وہ مستقل طور پر کسی ایک امام کے مقلد نہیں تھے۔

امام آجری، کثیر التصانیف بزرگ ہیں، اُنہوں نے چالیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل تصنیف کیے جن میں سب سے زیادہ شہرت کتاب ''الشریعۃ'' کو حاصل ہوئی۔

انتقال

مشہور روایت کے مطابق امام آجری کا انتقال جمعہ کے دن، یکم محرم الحرام 360 ہجری میں، مکہ مکرمہ میں ہوا اور اُنہیں مکہ میں ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

الشریعۃ

کتاب کی تصنیف کا پس منظر

یہ امام آجری کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

اس کتاب میں امام آجری نے اہلِ سنت اور محدثین کے اعتقادی نظریات کے مطابق روایات نقل کی ہیں۔

اس کتاب میں مصنف نے 7 بنیادی فرقوں کے خلاف آیات واحادیث نقل کی ہیں۔

(i) اہلِ تشبیہ: جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(ii) جہمیہ: جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(iii) قدریہ: جو اللہ تعالیٰ کے افعال کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوئے۔

(iv) خوارج: جو اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ وعید کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(v) مرجئہ: جو اللہ تعالیٰ پر ایمان کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(vi) معتزلہ: جو قرآن پر ایمان رکھنے کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

(vii) روافض: جو امامت کے عقیدہ کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے۔

اپنی اس کتاب میں امام آجری نے ان تمام فرقوں کے خلاف کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقوال کے حوالے سے دلائل پیش کیے ہیں اور بدعتی اور نئے پیدا ہونے والے فرقوں کی بھرپور تردید کی ہے۔

مصنف کا منہج

اس کتاب میں مصنف کا منہج یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے کسی ایک موضوع سے متعلق ''ترجمۃ الباب'' قائم کرتے ہیں' پھر اُس کے بعد اُس موضوع سے متعلق قرآن کی آیات پیش کرتے ہیں' اُس کے بعد اُس بارے میں منقول احادیث نقل کرتے ہیں اور اس حوالے سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت کے مختلف طرق بیان کیے جائیں تاکہ اُس روایت کا مستند ہونا قاری کے سامنے واضح ہوجائے۔ احادیث کے بعد مصنف' صحابہ کرام سے منقول آثار اور تابعین اور بعد کے زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات فاضل مصنف' قرآنی آیات یا احادیث میں مذکور الفاظ سے وجہِ استدلال کا بھی ذکر کردیتے ہیں۔

مصنف نے اس کتاب کو 23 مرکزی اجزاء میں تقسیم کیا ہے جن میں سے ایک جزء میں ذیلی ابواب بھی پائے جاتے ہیں۔
کتاب "الشریعۃ" کی اس کے مصنف کی طرف نسبت تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور جن مؤرخین نے اپنی کتابوں میں امام آجری کے حالات نقل کیے ہیں' اُنہوں نے اُن کی دیگر تصانیف کے ہمراہ کتاب "الشریعۃ" کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

زمانۂ تصنیف

امام آجری کے سوانحی حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُنہوں نے اس کتاب کا زیادہ تر مواد اُس وقت جمع کیا تھا جب وہ بغداد میں مقیم تھے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اس کتاب میں زیادہ تر جن مشائخ سے روایات نقل کی ہیں' اُن مشائخ کا انتقال امام آجری کے بغداد سے مکہ منتقل ہونے سے پہلے ہوگیا تھا' تاہم اس کتاب کی باقاعدہ تالیف اُنہوں نے مکہ مکرمہ میں ہی کی جیسا کہ اپنی کتاب میں چند ایک مقامات پر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اب میں وہ روایات ذکر کروں گا جو مکہ میں اس حوالے سے مجھے یاد ہیں۔
اہلِ علم میں امام آجری کی اس تصنیف کو بھرپور قبولیت نصیب ہوئی اور کئی علماء نے "مستخرج" یا "مختصر" کے طور پر اس کتاب کی خدمت کی' جیسے امام ابوعلی حسن بن احمد حنبلی نے "المختار فی اصول السنۃ" کے نام سے ایک مختصر کتاب تالیف کی جو امام آجری کی کتاب "الشریعۃ" کی ترتیب کے مطابق تھی لیکن اس کتاب میں اُنہوں نے اپنی اسانید کے ساتھ روایات نقل کی تھیں۔ اس حوالے سے اس کتاب کو "الشریعۃ" کا "مستخرج" قرار دیا جاسکتا ہے۔

روایات کی اسنادی حیثیت

امام آجری جس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اُس زمانہ میں علمِ حدیث سے متعلق کتابوں کی تصنیف وتالیف میں اس بات کا زیادہ اہتمام کیا جاتا تھا کہ مستند روایات نقل کی جائیں۔ امام آجری نے اگرچہ اس کتاب میں بہت سی مستند روایات نقل کی ہیں' لیکن ان کے ہمراہ اُنہوں نے چند ایسی روایات بھی نقل کر دی ہیں جو انتہائی ضعیف ہیں بلکہ اُن میں سے بعض تو شاید موضوع ہیں۔ اس کے ہمراہ اُنہوں نے اسرائیلی روایات بھی نقل کر دی ہیں۔

مطبوعہ نسخے

یہ کتاب سب سے پہلے 1950ء میں قاہرہ سے "انصار السنۃ المحمدیہ" نامی مطبع سے شائع ہوئی' اُس کے بعد اس کتاب کے کئی نسخے منظرِ عام پر آئے جن میں ایک مشہور نسخہ "موسسہ قرطبہ" سے شائع ہوا جو تفصیلی تحقیق کے ساتھ ہے۔ ہمارے سامنے جو نسخہ ہے وہ sbr سے شائع ہوا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

مختلف فرقوں کا تعارف

خوارج

لفظ "خوارج" کا لغوی معنیٰ "باغی لوگ" ہے' اس سے مراد وہ افراد ہیں' جنہوں نے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف بغاوت کی تھی' اس بغاوت کا پس منظر یہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکروں کے درمیان جنگ صفین ہوئی تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا پلڑا بھاری ہونے لگا' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے یہ دیکھا کہ اُن کا لشکر شکست سے دوچار ہونے والا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک مشیر نے یہ مشورہ دیا کہ قرآن کو نیزوں پر بلند کیا جائے' اس عمل کا مقصد یہ تھا کہ اب جنگ کو روک دیا جائے اور دونوں فریق قرآن کی روشنی میں' اپنے اختلاف کے حوالے سے باہمی رضامندی کے ساتھ' کسی نتیجے اور فیصلے تک پہنچ جائیں' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے قرآن نیزوں پر بلند کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے یہ کہا کہ ہمیں جنگ روک دینی چاہیے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا کہ جنگ جاری رکھنی چاہیے' تاکہ مخالف گروہ مکمل طور پر شکست سے دوچار ہو جائے اور مرکزِ خلافت کو اس طرف سے اطمینان ہو جائے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے کچھ افراد نے یہ کہا: وہ لوگ یعنی اہل شام ہمیں قرآن کی طرف دعوت دے رہے ہیں' اور آپ ہمیں تلوار کی طرف دعوت دے رہے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں جو مذکور ہے' میں اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے وہ افراد نہیں مانے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کے درمیان انتشار اور افتراق سے بچنے کے لیے' اُن کی بات مان لی' اور جنگ روک دی گئی' دونوں طرف سے یہ طے پایا کہ دونوں فریقوں کی طرف سے ایک' ایک شخص کو ثالث کے طور پر بھیجا جائے' اور دونوں فریق' ثالثوں کے فیصلے کی پابندی کریں' جب یہ طے پایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ان افراد نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ قرآن میں یہ مذکور ہے

"حکم (یعنی ثالث) صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے"۔

اور آپ نے انسانوں کو ثالث مقرر کر دیا ہے' تو یہ تو شرک ہے' خوارج نے جس بنیاد پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کر دی اور ان کے لشکر سے علیحدگی اختیار کر لی' نبی اکرم کے چچا زاد بھائی اور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن خوارج کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے گئے اور کتاب و سنت کے دلائل کے ذریعے یہ بات ثابت کی' کہ خوارج کا نقطہ

نظر غلط ہے اور حضرت علی کا موقف ٹھیک ہے' تو ان خوارج میں سے کچھ لوگ واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آ گئے' اور کچھ اپنے اعتقاد پر جمے رہے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایک فرد ''ابن ملجم'' نے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

ان خوارج کا ابتدائی مرکز کوفہ کا ایک نواحی علاقہ ''حروراء'' تھا' مورخین نے ان کے اکابرین میں مختلف لوگوں کے اسماء بیان کئے ہیں' جن میں سب سے نمایاں نام حرقوص بن زہیر بجلی کا ہے' جو ''ذوثدیہ'' کے نام سے معروف ہے' اور جس کی مخصوص علامت نبی اکرم ﷺ نے بیان کی تھی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کی فضیلت بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی' یہ روایات امام آجری نے اس کتاب ''الشریعہ'' میں' متعلقہ ابواب میں نقل کی ہیں' یہی وجہ ہے کہ جب خوارج کے ساتھ جنگ ختم ہوئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اس مخصوص حلیہ کے مالک ایک فرد کو تلاش کریں۔

ظاہری اعتبار سے خوارج انتہائی عبادت گزار لوگ تھے' وہ نماز' روزہ کی سختی سے پابندی کرتے تھے' اور اہتمام کے ساتھ بکثرت نوافل ادا کیا کرتے تھے' ان کی فکر اور طرز عمل کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے' کہ ان میں مذہبی انتہا پسندی پائی جاتی تھی لیکن اُن میں غور وفکر کی صلاحیت بالکل بھی نہیں تھی۔

جس زمانے میں خوارج ظہور پذیر ہوئے' اس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین تھے اور شام میں وہاں کے گورنر حضرت امیر معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے' لیکن ان دونوں حضرات کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا' نبی اکرم کے وصال کے بعد جب خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ پیش آیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ نبی اکرم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''امام (یعنی حکمران) قریش میں سے ہوگا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیشرو' تینوں خلفاء کا تعلق بھی قریش سے تھا' جب خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی' تو صحابہ کرام' یا قریش کے اکابرین میں سے کسی نے بھی ان کا ساتھ نہیں دیا' یہ سب خوارج مختلف علاقوں کے رہنے والے دیہاتی لوگ تھے اور علاقائی سردار' اُن کی قیادت کر رہے تھے' تو اُن سرداروں نے اپنے مؤقف کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نظریہ پیش کیا کہ امامت کے لئے یہ شرط نہیں ہے' کہ حاکم وقت کا تعلق قریش سے ہو' بلکہ کوئی بھی شخص خواہ وہ آزاد ہو یا غلام ہو' وہ مسلمانوں کا امیر بن سکتا ہے۔

بعد میں خوارج بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے' تاہم اُن کے عمومی عقائد ونظریات درج ذیل ہیں' جن کی بعض ذیلی صورتوں کے بارے میں' ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

شیعہ

شیعہ کا لغوی معنی گروہ ہے اور فرقوں کی تاریخ میں شیعہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور آپ کی خلافت کے بارے میں تصریح کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی۔ شیعہ مسلک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''وصی رسول اللہ'' کہا جاتا ہے' اس سے یہی مراد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن کے بارے میں وصیت کی تھی۔

شیعہ کا یہ نظریہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہی رہے گی۔ یہاں دو تراکیب استعمال کی جاتی ہیں:

(1) خلافت اس سے مراد حکومت و ریاستی اثر و رسوخ ہے' شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ ہیں' اس لیے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے کے تین خلفاء کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ جو شیعہ اس بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں وہ تمام صحابہ کرام کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق پر قبضہ کر لیا تھا اور ناحق طور پر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ساتھ دیا تھا' جو لوگ اس سے بھی زیادہ غلو کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ چار اصحاب کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کرام (نعوذ باللہ من ذالک) دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے تھے۔

یہاں یہ سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں تصریح کر دی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کیلئے کوشش کیوں نہیں کی؟

اس سوال کا جواب دینے کیلئے شیعہ نے ایک نئی مذہبی اصطلاح متعارف کروائی جسے وہ ''تقیہ'' کا نام دیتے ہیں۔ تقیہ سے مراد یہ ہے کہ آپ کا جو اصل اعتقاد یا سوچ ہے' آپ اُسے ظاہر نہ کریں اور رائے عامہ کے رجحان کے مطابق اپنا آپ ظاہر کریں۔

تقیہ کی یہ اصطلاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے ثابت کی جاتی ہے اور پھر یہ آخری امام تک چلی جاتی ہے جس کی وضاحت ہم امامت کے بارے میں اُن کے اعتقاد کے ضمن میں کریں گے۔

(2) امامت شیعہ اعتقاد کے مطابق امامت ایک روحانی مرتبہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے چند حضرات کے ساتھ مخصوص ہے۔

شیعہ کے تمام فرقوں میں یہ چیز مشترک ہے کہ خلیفہ کی تعین ایک شرعی حکم ہے اور روحانی اعتبار سے سب سے بلند مرتبہ

''امام'' کا ہوتا ہے اور یہ امامت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے چند افراد کے ساتھ مخصوص ہے' لیکن وہ افراد کون ہیں؟ اس بارے میں شیعہ کے مختلف فرقوں کے نظریات باہمی طور پر مختلف ہیں۔

اثناء عشریہ: انہیں عرف عام میں ''امامیہ'' اور ''فقہ جعفریہ'' کے پیروکار کہا جاتا ہے اور ہمارے عرف میں جب لفظ شیعہ مطلق طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے مراد یہی لوگ ہوتے ہیں۔ فقہ جعفریہ کے افراد بارہ حضرات کی امامت کے قائل ہیں:

حضرت علی' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' حضرت امام زین العابدین' حضرت امام محمد باقر' حضرت امام جعفر صادق' حضرت امام موسیٰ کاظم' حضرت امام علی رضا' حضرت امام محمد الجواد التقی' حضرت امام علی الہادی النقی' حضرت امام حسن عسکری اور حضرت امام محمد المہدی رضی اللہ عنہم۔

اہلِ سنت اس بارے کے قائل ہیں کہ یہ تمام حضرات اہلِ سنت کے اکابرین میں سے ہیں' جیسا کہ اہلِ سنت کا مشہور صوفی سلسلہ قادریہ' معروف صوفی بزرگ معروف کرخی سے منسوب ہے جو امام رضا کے فیض یافتہ ہیں اور معروف کرخی کے حوالے سے امام علی رضا کے واسطہ سے اُن کے آباؤ اجداد سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ تاہم آخری امام محمد المہدی کے بارے میں اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اُن کا ظہور قیامت سے پہلے ہوگا جبکہ اہلِ تشیع اس بات کے قائل ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور کہیں چھپے ہوئے ہیں' جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی اُس وقت وہ ظاہر ہو جائیں گے۔

امامت کے حوالے سے اہلِ تشیع کے درجِ ذیل مشہور فرقے ہیں:

زیدیہ: یہ امام زین العابدین کے صاحبزادے اور امام باقر کے بھائی امام زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم سے منسوب ہیں۔ امام زید کا مسلک یہ تھا کہ امامت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں جاری ہوگی' خواہ امام کا تعلق حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہو' یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہو' اور اُن کے نزدیک امامت کوئی روحانی مرتبہ نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی حیثیت ہے' جو بھی فاطمی شخص خروج کرے گا وہ واجب الاطاعت ہوگا' یہی وجہ ہے کہ زیدیہ فرقہ کے لوگوں نے نفسِ ذکیہ اور نفسِ مرضیہ کا اُس وقت ساتھ دیا تھا جب ان دونوں حضرات نے عباسی خلیفہ ابوجعفر المنصور کے خلاف بغاوت کی تھی۔

زیدیہ مسلک کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ''افضل'' کی موجودگی میں ''مفضول'' کی امامت' یعنی خلافت درست ہے۔ اس اصول کے پیشِ نظر وہ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اگرچہ تمام صحابہ کرام سے افضل تھے لیکن کیونکہ وہ ایک مشہور اور بہادر جنگجو تھے جنہوں نے مختلف جنگوں میں کفار و مشرکین کے بڑوں کو تہ و تیغ کیا تھا' بعد میں اُن مقتولین کی اولاد مسلمان ہوگئی لیکن اپنے آباء و اجداد کے ساتھ نسبی تعلق کی وجہ سے وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قلبی

وابستگی نہیں رکھتے تھے تو اس بات کی ضرورت تھی کہ خلافت کے منصب پر کسی ایسے شخص کو فائز کیا جائے جس کی روایتی شہرت ایک نرم مزاج شخص کی ہو جو ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس کے قریبی تعلق سے ہر کوئی واقف ہو' اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

اس اصول کے پیش نظر یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام زید کے نزدیک حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ حق تسلیم کیا جائے گا' جب یہ بات کوفہ سے تعلق رکھنے والے شیعہ کے سامنے آئی تو اُنہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ شیعہ مسلک کی روایت کے مطابق شیخین سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کریں گے' تو کوفہ کے شیعہ لوگوں نے امام زید کا ساتھ چھوڑ دیا اور امام زید کو شہید کر دیا گیا۔ امام زید کا ساتھ چھوڑنے کی وجہ سے اُن لوگوں کو ''روافض'' (یعنی چھوڑ دینے والے) کا نام دیا گیا۔

اسماعیلیہ: امامیہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد امام موسیٰ کاظم اُن کے جانشین بنے تھے جن کی جانشینی اور امامت کے بارے میں امام جعفر صادق نے صراحت کی تھی' لیکن شیعہ اسماعیلیہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد اُن کے سب سے بڑے صاحبزادے اسمٰعیل' امام مقرر ہوئے تھے اور اُن کی امامت پر صراحت کر دی گئی تھی۔ لیکن اسماعیل کا انتقال امام جعفر صادق کی زندگی میں ہو گیا تھا' جو لوگ اسماعیل بن جعفر کو امام مانتے ہیں اُن میں آگے چل کر مختلف مذہبی روایات پائی جاتی ہیں' جن میں سے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اسماعیل بن جعفر کا انتقال نہیں ہوا تھا بلکہ تقیہ کے طور پر اُن کے انتقال کی خبر مشہور کر دی گئی تھی تاکہ عباسی خلفاء اُنہیں قتل نہ کر دیں۔

شیعہ اسماعیلیہ بعد میں مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے جانے گئے اور مختلف افراد ان کی پیروی کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں تاریخ کا مشہور فتنہ گر' حسن بن صباح پیدا ہوا' جس کے پیروکار ''باطنیہ فرقہ'' کہلاتے ہیں۔ بعد میں مصر کے فاطمی خلفاء' اسماعیلیوں کے پیشوا بن گئے' ان فاطمی خلفاء میں سے ایک خلیفہ مستنصر باللہ تھا جس کے ایک بیٹے کا نام ''نزار'' اور دوسرے کا نام ''مستعلی'' تھا' مستنصر باللہ کے انتقال کے بعد اُس کی جانشینی پر اختلاف ہو گیا۔

(1) مستعلویہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مستنصر باللہ کے بیٹے مستعلی کو اُس کا جانشین قرار دیا' ہمارے زمانہ میں یہ فرقہ ''بوہرہ جماعت'' کے نام سے معروف ہے۔

(2) نزاریہ: اس فرقہ کے لوگ مستنصر باللہ کے بیٹے نزار کو اپنا پیشوا مانتے ہیں' اسی فرقہ میں آگے چل کر خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' پیر صدر الدین' ہندوستان آگئے اور یہاں اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت کی۔ انیسویں صدی کے آغاز میں اس فرقہ کے مذہبی پیشوا کو ''آغا خان'' کا خطاب ایران کے بادشاہ کی طرف سے دیا گیا تو یہ فرقہ ہندوستان کے عرف میں ''آغا خانی'' کے نام سے معروف ہو گیا' ان میں آغا خان سوم کا نام سلطان محمد شاہ تھا جنہیں انگریز سرکار کی طرف سے

"سر" کا خطاب دیا گیا' وہ اپنے فرقہ کے اڑتالیسویں امام تھے اور تحریکِ پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں سے ایک تھے۔

شیعہ غالیہ: اس ضمن میں اہلِ تشیع کے بہت سے فرقے ہیں' ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ میں حلول کر گیا تھا۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ وحی لانے کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے گئے۔

مختصر یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اماموں کے حق میں اتنا غلو کیا کہ اُنہیں مخلوق کے دائرہ سے نکال کر اُن پر خدائی احکام جاری کر دیئے' اس غلو کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے حلولیہ' تناسخیہ' یہود اور نصاریٰ سے مختلف نظریات کے اجزاء حاصل کیے اور اُن کے ساتھ ایک نیا معجونِ مرکب تیار کر کے اُنہیں ائمہ کے ساتھ منسوب کر دیا۔

ہم پہلے اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ شیعہ مسلک کی بنیاد امامت کا نظریہ ہے اور پھر اس امامت کے حقدار افراد کے بارے میں اختلاف کے حوالے سے شیعہ مسلک ذیلی حصوں میں تقسیم ہوتا چلا گیا۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض شیعہ اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں جن تہتر فرقوں کا ذکر آیا ہے وہ سب شیعہ کے فرقے ہیں۔ مؤرخین نے تفصیل کے ساتھ شیعہ کے مختلف فرقوں اور اُن کے عقائد و نظریات کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے زمانہ میں شیعہ کے 26 ذیلی فرقے معروف ہیں۔

شیعہ مسلک کے بارے میں ایک چیز پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ مختلف بلاد و امصار میں ان کے بنیادی نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں وہاں کے مقامی علماء کسی ذیلی صورت کے بارے میں ایک اختلافی مؤقف پیش کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ اُس کی پیروی شروع کر دیتے ہیں اور یوں ایک ذیلی شاخ معرضِ وجود میں آ جاتی ہے۔

اہلِ سنت میں سے کچھ افراد "تشیع" سے متاثر ہوئے جس کے نتیجہ میں اُنہوں نے یہ اعتقاد اختیار کیا کہ مذہبی فضیلت کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ' تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں' اگرچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت درست ہے' یہ تقریباً وہی نظریہ ہے جو "شیعہ زیدیہ" کا ہے۔ عرفِ عام میں ان لوگوں کو "تفضیلیہ" کہا جاتا ہے' تاہم جمہور اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بنی نوع انسان میں' مطلق طور پر' سب سے زیادہ فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی نے تفضیلیہ کی تردید میں ایک رسالہ "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" تصنیف کیا ہے جو اُردو ترجمہ و تحقیق کے ساتھ "افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

معتزلہ

لفظ معتزلہ' لفظ اعتزال سے ماخوذ ہے' جو لفظ عزل سے ماخوذ ہے' لفظ عزل کا لغوی معنی الگ کرنا ہے اور ''اعتزال'' کا لغوی معنیٰ علیحدگی اختیار کرنا ہے' ان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ان کا پیشوا واصل بن عطا' مشہور تابعی اور صوفی بزرگ خواجہ حسن بصری کا شاگرد تھا۔ ایک مرتبہ حسن بصری کی مجلسِ درس میں اُس نے استاد سے کسی بات پر اختلاف کیا اور اُن کی محفل سے الگ ہو کر بیٹھ گیا تو اُسے معتزل کا خطاب دیا گیا اور اُس کے پیروکار معتزلہ کہلائے۔

دیگر فرقوں کی طرح معتزلہ بھی کئی ذیلی حصوں میں تقسیم ہو گئے' تاہم مسلکِ اعتزال کو سمجھنے کیلئے اس حقیقت سے آگاہی ضروری ہے کہ جب اسلامی سلطنت کی حدود یورپ کے کناروں تک پہنچ گئیں اور وہاں کے حکمرانوں کے ساتھ عباسی خلفاء کے تعلقات قائم ہوئے تو روم سے یونانی فلسفہ کے بارے میں کتابیں بغداد بھیجی گئیں جن کا عربی میں ترجمہ کروایا گیا اور مسلم معاشرہ میں فلسفہ کی ترویج واشاعت کا آغاز ہوا۔

معتزلہ کا تعلق مسلم معاشرہ کے اُن افراد سے تھا جو فلسفہ سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے اور اتنے زیادہ متاثر ہوئے کہ وہ فلسفہ کے اصول ونظریات کو بالکل درست سمجھتے تھے اور اُس کے مقابلہ میں کتاب وسنت کے الفاظ وتراکیب کی وضاحت فلسفہ کی روشنی میں کیا کرتے تھے' اُنہوں نے تمام اسلامی نظریات وعقائد کے اصول وضوابط' فلسفہ کی روشنی میں مرتب کرنے شروع کیے اور اس کے نتیجہ میں کئی مسائل میں اُن کے عقائد' کتاب وسنت کی تعلیمات کے برخلاف ہو گئے۔

آغاز میں معتزلہ اس بات کے قائل تھے کہ صرف اللہ کی ذات وہ ہے جو ہمیشہ سے ہے' جسے فلسفہ کی اصطلاح میں ''قدیم'' کہا جاتا ہے' یعنی ایک ایسی ذات جو سب کچھ ہونے سے پہلے بھی موجود تھی' معتزلہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ قدیم صرف ایک ذات ہو اور وہ اللہ کی ذات ہے' اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہمراہ اُس کی صفات کو بھی قدیم مان لیا جائے تو اس سے ''تعددِ قدماء'' کا نظریہ لازم آئے گا جو غلط ہے اور غیر مسلم عقائد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اس لیے اس اصول کی بنیاد پر معتزلہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کر دیا' اُن کے نزدیک صفات کا اثبات شرک کے اثبات کے مترادف ہے۔

معتزلہ کا ایک عقیدہ یہ تھا ''اصلح'' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے' اصلح کے عقیدہ سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی بھتری اللہ تعالیٰ پر لازم ہے' اسی طرح معتزلہ اس بات کے بھی قائل تھے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو گا وہ جہنمی ہے۔

بصرہ میں معتزلہ کے ایک بہت بڑے عالم تھے جن کا نام شیخ ابوعلی جبائی تھا' ایک مرتبہ اُن کے ایک شاگرد نے اُن سے

سوال کیا: فرض کریں! تین بھائی ہیں' اُن میں سے ایک بڑا ہو کر نیکوکار رہتا ہے' دوسرا بڑا ہو کر گناہگار بن جاتا ہے اور تیسرا بچپن میں انتقال کر جاتا ہے' ان تینوں کا انجام کیا ہوگا؟ ابوعلی جبائی نے جواب دیا: جو بڑا ہو کر نیکوکار بنا تھا وہ جنت میں جائے گا' جو بڑا ہو کر گناہگار بن گیا تھا وہ جہنم میں جائے گا اور جو بچپن میں فوت ہو گیا تھا وہ جنت میں جائے گا۔

شاگرد نے سوال کیا: جو بچپن میں فوت ہو گیا تھا' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ یا اللہ! تُو نے مجھے بڑا کیوں نہیں کیا؟ تو جبائی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تمہاری بہتری مجھ پر لازم تھی' اس لیے میں نے تمہیں بچپن میں موت دے دی' ورنہ تم بڑے ہو کر گناہ کرتے اور جہنم میں چلے جاتے۔

شاگرد نے سوال کیا: اگر درمیانہ بھائی یہ کہے کہ یا اللہ! میری بہتری بھی تجھ پر لازم تھی' تُو نے مجھے بچپن میں موت کیوں نہیں دی؟ یہ اعتراض سن کر ابوعلی جبائی خاموش ہو گئے۔

جبائی کے اُس شاگرد نے اس بات کا جائزہ لیا کہ معتزلہ کے عقائد و نظریات میں دو چیزیں بنیاد ہیں:

(1) قدیم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' اُس کی صفات قدیم نہیں ہو سکتی ہیں' اس عقیدہ کو وہ عقیدۂ توحید کہتے تھے۔

(2) اصلح' یعنی مخلوق کی بہتری اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہے' اس عقیدہ کو وہ ''عدل'' کا نام دیتے تھے کیونکہ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کیلئے وہ کام کرے جو اُن کے حق میں بہتر ہو۔

ان دو بنیادی عقائد کی وجہ سے معتزلہ خود کو ''اصحاب العدل والتوحید'' کہا کرتے تھے۔

اُس شاگرد نے یہ سوچا کہ یہ دونوں باتیں فلسفیانہ اعتبار سے بھی غلط ہیں اور کتاب و سنت کی تعلیمات کی بھی مخالف ہیں' ویسے بھی فلسفہ انسان کو حقیقی نتیجہ تک نہیں پہنچا سکتا' تو اُس شاگرد نے یہ طے کیا کہ ہم صرف اُن باتوں پر اعتقاد رکھیں گے جو نبی اکرم ﷺ کی ''سنت'' سے ثابت ہوں اور آپ ﷺ کے اصحاب کی ''جماعت'' سے ثابت ہوں' خواہ فلسفہ کی روشنی میں اُنہیں ثابت کیا جا سکے' یا ثابت نہ کیا جا سکے۔ جبائی کے اُس شاگرد نے اپنے مسلک کے پیروکار افراد کو ''اہل السنۃ والجماعۃ'' کا خطاب دیا اور یہی اس نام کی وجہ تسمیہ کا آغاز ہے جیسا کہ علم عقائد کی مشہور کتاب ''شرح عقائد نسفیہ'' اور اُس کی شرح ''نبراس'' میں یہ واقعہ تفصیل سے مذکور ہے۔ ابوعلی جبائی کے وہ شاگرد' تاریخ میں امام ابوالحسن اشعری کے نام سے معروف ہوئے۔

نیچریہ: نیچر' انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی فطرت ہے' جدید مغربی فلسفہ میں یہ ایک بڑا مکتب فکر ہے جو فطرت کو سب کچھ مانتا ہے اور اس کی بنیاد پر کچھ لوگ دہریت کی طرف چلے جاتے ہیں اور خدا کا انکار کر دیتے ہیں' گزشتہ صدی میں ہندوستان میں سر سید احمد خان نے اس نوعیت کے نظریات پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔

❖......❖......❖......❖......❖

مرجئہ

مرجئہ ایک مشہور فرقہ ہے' یہ لفظ ''ارجاء'' سے ماخوذ ہے' اس کا ایک مطلب کسی چیز کو مؤخر کرنا ہے' جیسے قرآنِ مجید میں سورة الاعراف میں فرعون کے درباریوں کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں:

''قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ'' (سورة الاعراف:111) ''اُنہوں نے کہا: تم اسے اور اس کے بھائی (کے معاملہ کو) مؤخر کردو''۔

ارجاء کا دوسرا معنیٰ کسی کو اُمید دلانا ہے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ مرجئہ کی چار بنیادی قسمیں ہیں:

(1) وہ مرجئہ جن کا تعلق خوارج سے ہے۔ (2) وہ مرجئہ جن کا تعلق معتزلہ سے ہے۔

(3) وہ مرجئہ جن کا تعلق جبریہ فرقہ سے ہے۔ (4) وہ مرجئہ جنہیں خالص مرجئی کہا گیا ہے۔

''ارجاء'' کا نظریہ مختلف لوگوں کے نزدیک مختلف ہے' محدثین کی یہ عادت ہے کہ وہ بعض اوقات کسی شخص کو ''مرجئی'' قرار دے دیتے ہیں' اسی نوعیت کا الزام امام ابوحنیفہ پر بھی عائد کیا گیا ہے' تو امام ابوحنیفہ کا دفاع کرتے ہوئے شام کے مشہور محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے یہ تحریر کیا ہے:

''ارجاء'' کا لغوی معنیٰ ''تاخیر کرنا'' ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے' جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے' جو ممنوع مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنیٰ کے اعتبار سے ''ارجاء'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد' اُن کی شہادت کے حوالے سے آپس میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

''ارجاء'' کا جو معنیٰ مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے' زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آجاتا ہے' وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے' یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ایسا شخص گناہگار مؤمن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا' لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف مؤخر ہو جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت والجماعت کا یہی مؤقف ہے' البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

''ارجاء'' کا وہ مفہوم جو قابلِ مذمت اور گمراہ کن ہے' وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے' جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے' یا زنا

کر لیتا ہے' یا شراب پی لیتا ہے' یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز' روزہ یا زکوۃ کو ترک کر دیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے' عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا' ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ''تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔ یہ جھوٹا مسلک ہے' جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے سامنے آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں' اس مؤقف کے قائلین کو مرجئہ کہا جاتا ہے' حافظ مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب ''تاج العروس'' صفحہ 69/1 پر لفظ ''رجاء'' کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ''مرجئہ' مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے' اس میں عمل شامل نہیں ہے' گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے' روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان اُنہیں نجات دیدے گا''۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو' اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس پر ارجاء کا اطلاق کیا گیا ہے' اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہلِ سنت اور اہلِ ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا' تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ''ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں' کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے' اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں''۔ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا' وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے' اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے' لہٰذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے''۔ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہوگئی۔

❖.....❖.....❖.....❖.....❖

العقد الثمین من کلام محی الدین

اسلام کی بنیادی تعلیمات

عرض کی گئی: ہم نے امام ابوبکر آجری کی کتاب ''الشریعہ'' مطالعہ کیلئے حاصل کی ہے' ہماری یہ خواہش ہے کہ اس کتاب' اس کے متن' مضامین' موضوعات' مندرجات کے حوالے سے آپ بھی ہماری کچھ راہنمائی کریں؟

ارشاد فرمایا: اس کتاب کے مضامین اور موضوعات کو سمجھنے سے پہلے ہمیں کچھ تمہیدی اُمور کو سمجھنا ہوگا۔

عرض کی گئی: جیسے آپ مناسب سمجھیں!

ارشاد فرمایا: اسلامی تعلیمات کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے' اُس نے اس پوری کائنات کے نظام کو اپنی ازلی حکمت کے تحت ترتیب دیا ہے۔

اس نظام میں اُس نے یہ طے کیا کہ اپنی مخلوق کو دو بنیادی حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(1) بنی نوع انسان (2) دیگر تمام مخلوقات

عرض کی گئی: کیا بنی نوع انسان اتنا اہم ہے کہ دیگر تمام مخلوقات ایک طرف ہیں اور انسان دوسری طرف ہیں؟

ارشاد فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے اور اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں سورۂ ''التین'' آیت: 4 میں ان الفاظ میں بیان کیا:

''ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا ہے اور پھر اُسے سب سے زیادہ نیچے کی طرف کر دیا''۔

تکوینی وتشریعی نظام

عرض کی گئی: یعنی تمام تر مخلوقات میں انسان کو نمایاں اور انفرادی حیثیت حاصل ہے؟

ارشاد فرمایا: دیگر تمام تر مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کا نظام کیا ہے؟ وہ کن چیزوں کے پابند ہیں؟ کون سے اُمور اُن کے دائرے سے باہر ہیں؟ فی الحال ہم اس بحث میں نہیں پڑتے ہیں' ہم نے صرف اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ بنی نوع انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نظام کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو نظام مقرر کیا ہے اُسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(1) تکوینی نظام (2) تشریعی نظام

تکوینی نظام سے مراد وہ اُمور ہیں جو انسان کی مادی حیثیت اور زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اس میں مسلمان غیر مسلم مؤمن کافر سب برابر ہیں۔

تشریعی نظام وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پابند کیا ہے اور یہ پابندی عائد کرنے سے پہلے بنی نوع انسان کو یہ اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو اس حکم کی پابندی کریں اور اگر چاہیں تو اس کی پابندی نہ کریں۔

عرض کی گئی: لیکن اللہ تعالیٰ نے تو یہ چیز طے کی ہے کہ کچھ لوگ کافر ہوں گے اور کچھ مؤمن ہوں گے جیسا کہ احادیث میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

ارشاد فرمایا: اس موضوع کو ہم آگے چل کر سمجھنے کی کوشش کریں گے!

تشریعی نظام وہ قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کے ذریعہ نازل کیے اور یہ مخصوص بندے مذہب کی اصطلاح میں ''انبیاء کرام'' کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کیلئے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو جاری رکھا اور اس کا اختتام نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس دین کے ہمراہ مبعوث کیا گیا وہ ''اسلام'' ہے۔

عرض کی گئی: اسلام ایک دین ہے لیکن شریعت سے مراد کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: لفظ شریعت کا لغوی معنی کسی طریقہ کا تعین کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ:13 میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُس نے تمہارے لیے دین میں سے وہ طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوح کو کیا دیا تھا''۔

تو یہاں دین میں سے طریقہ مقرر کرنے کیلئے لفظ ''شرع'' استعمال ہوا ہے۔

شرعی تعلیمات کی تین بنیادی اقسام

عرض کی گئی: شریعت کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں؟

ارشاد فرمایا: شریعت کی بنیادی تعلیمات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(1) اعتقادی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق انسان کے اعتقاد سے ہے کہ ہر مسلمان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ عقائد رکھتا ہو جس کا ذکر کتاب و سنت میں مختلف مقامات پر ہوا ہے۔

(2) عملی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق عمل سے ہے یہ دو بنیادی حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں کچھ اعمال وہ ہیں جو

اللہ تعالیٰ کا حق ہیں انہیں شریعت کی اصطلاح میں ''عبادت'' کہا جاتا ہے اور کچھ اعمال وہ ہیں جن کا واسطہ بندوں کے ساتھ ہے' انہیں اصطلاح میں ''معاملات'' کہا جاتا ہے۔

(3) روحانی تعلیمات: یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق کیفیات کے ساتھ ہے۔

عرض کی گئی: ان تینوں اقسام کا ذکر ہمیں کہاں ملے گا؟

ارشاد فرمایا: کتاب الشریعہ میں' اس کے علاوہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث منقول ہے جو محدثین کی اصطلاح میں حدیثِ جبریل کے نام سے جانی جاتی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان' اسلام اور احسان کے بارے میں سوالات کیے تھے' تو ایمان کے بارے میں سوال کا جواب اعتقادی تعلیمات پر مشتمل ہے' اسلام کے بارے میں سوال کا جواب عملی تعلیمات پر مشتمل ہے اور احسان کے بارے میں سوال کا جواب روحانی تعلیمات یعنی کیفیات پر مشتمل ہے اور پھر اسی حدیث کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں:

''یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی (بنیادی تعلیمات کی) تعلیم دینے کیلئے آئے تھے''۔

انسانوں کے درمیان نظریاتی اختلافات

عرض کی گئی: ان تینوں اقسام کا علم کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد فرمایا: ان تینوں اقسام کے بارے میں علم حاصل کرنے سے پہلے ہمیں یہ چیز جان لینی چاہیے کہ بنی نوع انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت تکوینی اعتبار سے جو کچھ طے کیا ہے وہ پورا ہو کے رہے گا۔

عرض کی گئی: اس بات کا مفہوم واضح نہیں ہو سکا؟

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تکوینی فیصلوں میں یہ بات شامل ہے کہ بنی نوع انسان اعتقادی اور نظریاتی اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم ہوں گے' مرکزی تقسیم یہ ہوگی کہ اُن کے دین ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے اور پھر ایک ہی دین سے تعلق رکھنے والے افراد کے اپنے دین کے بارے میں نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہوگا۔

جیسا کہ کتاب و سنت میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر ہوئی ہے کہ اہلِ کتاب اپنے دین میں باہمی اختلاف کا شکار ہوئے اور اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی پیش گوئی کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بھی مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے بہت سی روایات اور آیات کا تذکرہ امام آجری نے کتاب ''الشریعہ'' میں کیا ہے۔

عرض کی گئی: ہم نے یہ سوال کیا تھا کہ شریعت کی تعلیمات کی تین بنیادی اقسام کا علم کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور آپ

نے اُس کے جواب میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کا ذکر چھیڑ دیا' اس کی حکمت کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ پہلو ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی اعتقادی' عملی اور روحانی تعلیمات کی تعبیر و تشریح کے حوالے سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔

عرض کی گئی: تو پھر ہم ان میں سے کس کی بیان کی ہوئی تعبیر کو ''اسلامی تعلیمات'' قرار دیں گے؟

ارشاد فرمایا: یہ ایک طویل بحث طلب پہلو ہے۔

اسلام میں فرقہ بندی کا آغاز

عرض کی گئی: یہ تو ایک زمینی حقیقت ہے کہ اس وقت اُمتِ مسلمہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور تقریباً ہر گروہ ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

ارشاد فرمایا: اسلام میں فرقہ بندی کا باقاعدہ آغاز اُس وقت ہوا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کی اور اُن پر ''شرک'' کا فتویٰ لگا دیا۔

امام عبدالرزاق نے کتاب ''مصنف عبدالرزاق'' میں کتاب اللقطہ میں' باب: ما جاء فی الحروریہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مکالمہ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حروریوں (یعنی خوارج) نے علیحدگی اختیار کی تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گزارش کی: اے امیر المؤمنین! آپ نماز کو ذرا مؤخر کر دیں' میں پہلے ان لوگوں کی طرف سے ہو آؤں اور اُن کے ساتھ بات چیت کر لوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے (کہ کہیں وہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں) میں نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے جو بہترین یمنی لباس دستیاب ہوا وہ میں نے پہنا (اور اُن لوگوں سے ملنے چلا گیا) میں نے اُن لوگوں کو پایا کہ وہ بھرپور عبادت کرنے والے لوگ تھے' اُن کے چہروں پر سجدوں کے نشانات تھے' جب میں اُن کے پاس گیا تو اُنہوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ کو خوش آمدید ہے! آپ کس سلسلہ میں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں بات چیت کرنے کیلئے آیا ہوں جن کی موجودگی میں وحی نازل ہوئی اور وہ لوگ وحی کے مفہوم کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ تو اُن میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ تم لوگ ان کے ساتھ کوئی بات نہ کرو' اور کچھ نے یہ کہا کہ ہم ان کے ساتھ ضرور بات چیت کریں گے۔ میں نے کہا: تم لوگ مجھے یہ بتاؤ کہ

تمہیں اللہ کے رسول کے چچازاد کے ساتھ کیا اختلاف ہے؟ جو اللہ کے رسول ﷺ کے داماد بھی ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے فرد بھی ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی اُن کے ساتھ ہیں۔ اُن خوارج نے جواب دیا: ہمیں اُن کی تین باتوں پر اعتراض ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ باتیں کیا ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں انسانوں کو ثالث مقرر کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حکم (یعنی ثالثی کا فیصلہ) صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا'' (سورۃ الانعام:57)۔

میں نے کہا: اور کیا بات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے جنگ کی لیکن (مخالف فریق کے افراد کو) قیدی نہیں بنایا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہیں کیا' اگر (فریقِ مخالف کے افراد) کافر تھے تو اُن کے اموال بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے حلال ہونے چاہئے تھے اور اگر وہ مؤمن تھے تو پھر اُن کے خون بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے حرام ہونے چاہئے تھے۔ میں نے کہا: اور کیا بات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کیلئے لفظ امیر المؤمنین کو مٹا دیا تھا تو اگر وہ مؤمنین کے امیر نہیں ہیں تو پھر وہ کافروں کے امیر ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب کی آیات تلاوت کروں اور تمہارے سامنے اُس کے نبی ﷺ کی ایسی سنت پیش کروں جس کا تم انکار نہ کر سکو تو کیا تم لوگ (اپنے مؤقف سے) رجوع کر لو گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں انسانوں کو حَکَم (یعنی ثالث) تسلیم کر لیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو تم شکار کو قتل نہ کرو'' (سورۃ المائدۃ:95)۔

اسی آیت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اُس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ حَکَم بن جائیں'' (سورۃ المائدۃ:95)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورت اور اُس کے شوہر کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''اگر تمہیں اُن دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک حَکَم مرد کے گھر والوں کی طرف سے اور ایک حَکَم عورت کے گھر والوں کی طرف سے بھیج دو'' (النساء:35)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں: انسانوں کے خون کو بہنے سے روکنے اور اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے انسانوں کو حَکَم مقرر کرنا' یہ زیادہ حق رکھتا ہے یا

کسی خرگوش کے بارے میں حکم مقرر کرنا (زیادہ اہم ہے) جس کی قیمت چار درہم ہوگی؟
اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ لوگوں کا خون بہنے سے روکنا اور اُن کے درمیان صلح کروانا زیادہ حق رکھتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا میں نے اس کا جواب دے دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقابل فریق کے افراد کو قیدی نہیں بنایا اور اُن کے اموال کو غنیمت کے طور پر حاصل نہیں کیا؟
تو کیا تم اپنی والدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے اور اُنہیں اُسی طرح (کنیز کے طور پر) قرار دو گے جس طرح دوسری خواتین کو کنیز بنایا جاتا ہے؟
ایسی صورت میں تو تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اگر تم یہ گمان کرو کہ وہ اُم المؤمنین ہی نہیں ہیں تو پھر بھی تم کفر کے مرتکب ہو گے اور اسلام سے خارج ہو جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''نبی اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور (نبی کی) ازواج اُن (اہلِ ایمان) کی مائیں ہیں'' (الاحزاب:6)۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی صورت میں تم دو گمراہیوں کے درمیان ڈولتے پھرو گے تو اب تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اختیار کر لو!
کیا میں نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک تم لوگوں کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے لفظ امیر المؤمنین کو مٹا دیا تھا (تو اُس کا جواب یہ ہے:) کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ طے کیا اور اُسے تحریر کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لکھو:
''یہ وہ معاہدہ ہے جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر رہے ہیں''۔
تو قریش نے کہا: اگر ہم یہ بات جانتے ہوتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا تھا اور نہ ہی آپ کے ساتھ جھگڑا کرنا تھا' آپ یہ تحریر کریں: (کہ یہ معاہدہ) محمد بن عبداللہ کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کا سچا رسول ہوں' اگرچہ تم لوگ میری تکذیب کرتے ہو' (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو وہ معاہدہ تحریر کر رہے تھے:) اے علی! تم یہ لکھو: محمد بن عبداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نبی اکرم ﷺ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت رکھتے تھے (لیکن آپ ﷺ نے بھی اپنے نام کے ساتھ سے لفظ رسول اللہ مٹوا دیا تھا) کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی ہاں۔

تو اُن میں سے بیس ہزار افراد نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا اور چار ہزار افراد اپنے مؤقف پر قائم رہے اور بعد میں جنگ کے دوران مارے گئے۔

عرض کی گئی: یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں صحابہ کرام پر کفر اور شرک کے فتوے لگائے گئے۔

ارشاد فرمایا: اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ لوگ خود کو ''توحید'' کا حقیقی علمبردار سمجھتے تھے۔ بھرپور طریقہ سے عبادت و ریاضت کرتے تھے۔

عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کا وہ فیصلہ ہے جو ''تکوین'' سے تعلق رکھتا ہے۔

عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ تکوینی فیصلہ کیوں دیا؟

ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید میں کئی مقام پر یہ بات ذکر ہوئی ہے جن میں سے بعض مقامات کا تذکرہ امام آجری نے کتاب ''الشریعۃ'' میں کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت کی شکل میں پیدا کر دیتا۔

اور وہ بلاشبہ اس بات کی قدرت بھی رکھتا ہے جس کی نمایاں ترین مثال فرشتے ہیں' فرشتوں پر ایمان رکھنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔

فرشتوں پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟

یہی کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ایک ایسی قسم پیدا کی ہے جو اُس کی ہمیشہ سے فرمانبردار ہے اور ہمیشہ فرمانبردار رہے گی۔

وہ مخلوق کی ایک ایسی قسم ہے جنہیں کبھی کوئی عارضہ' پریشانی' خرابی' تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔

عرض کی گئی: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بنی نوع انسان کو بھی اسی طرح پیدا کر سکتا تھا؟

ارشاد فرمایا: بنی نوع انسان کا اگر جائزہ لیا جائے تو اُن کی سرکشی و نافرمانی صرف دنیاوی زندگی تک ہے' دنیا میں آنے سے پہلے اور دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بنی نوع انسان بھی اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار ہی ہیں۔

اسی طرح ہر قسم کی پریشانی' خرابی' بیماری' تکلیف کا تعلق صرف دنیاوی زندگی سے ہے۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہر قسم کی آسائش' سہولت اور آرام عطا کرے گا اور ہر قسم کی پریشانی و تکلیف سے

محفوظ رکھے گا جیسا کہ جنت اور اُس کی نعمتوں کے بارے میں منقول آیات واحادیث میں یہ بات وضاحت کے ساتھ منقول ہے۔

عرض کی گئی: ہمارا سوال پھر بھی اپنی جگہ پر باقی ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کے افعال کی حکمت کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تشریعی احکام میں یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی بھی مؤمن اللہ تعالیٰ کے کسی بھی فعل پر اعتراض نہیں کر سکتا تو اسلام کے پیروکار کے طور پر ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ کو من وعن تسلیم کریں۔

عقل کی بحث

عرض کی گئی: لیکن کیا یہ بات عقلی اعتبار سے درست ہوگی؟

ارشاد فرمایا: عقل کیا چیز ہے؟

عقل انسان کے اندر موجود اُس صلاحیت کا نام ہے جس کی مدد سے انسان چیزوں اور اُن کے اسباب وعلل کا علم حاصل کرتا ہے۔

ہر شخص کی عقل، علم کے حصول کیلئے حواس کی پابند ہے۔ اور حواس پانچ ہیں جنہیں حواسِ خمسہ کہا جاتا ہے۔

انسان دیکھنے کی حس کے ذریعہ جس چیز کا علم حاصل کرتا ہے وہ علم سونگھنے کی حس کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا اور سننے کی حس کے ذریعہ جس چیز کا علم حاصل کرتا ہے وہ چکھنے کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

عرض کی گئی: یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔

ارشاد فرمایا: حواس کی مدد سے انسان کی عقل کو جس بات کا علم حاصل ہوتا ہے وہ علم دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) علم بدیہی: اس سے مراد وہ علم ہے جس کیلئے کسی غور وفکر کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(2) علم استدلالی: اس سے مراد وہ علم ہے جو غور وفکر کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔

عرض کی گئی: زیادہ تر اختلافات اُن اُمور کے بارے میں پائے جاتے ہیں جن کا تعلق علمِ استدلالی سے ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: اگر نتائج کے حصول کیلئے عقل کو معیار تسلیم کر لیا جائے تو پھر عقلیات کے ماہرین، یعنی فلسفیوں کے درمیان کوئی اختلاف ہونا ہی نہیں چاہیے تھا، لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ فلسفہ بلکہ سائنس جو فلسفہ کی تجرباتی شکل ہے، اُس کے ماہرین کے درمیان بھی نظریات وآراء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

عرض کی گئی: لیکن انسانوں کے درمیان تمام تر اختلاف کی بنیاد یہی استدلالی علم ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ بات کافی حد تک درست ہے کیونکہ اگر ہم اسلام میں مختلف مکاتیبِ فکر کے عقائد و نظریات کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُن کے درمیان جتنے بھی اختلافات پائے جاتے ہیں اُن سب کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قرآنِ مجید کی آیات یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے نتائج اخذ کرنے کے دوران اُن کی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہوئیں اور پھر اس کے نتیجہ میں وہ لوگ مختلف فرقوں اور گروہوں کی شکل میں تقسیم ہو گئے۔

اجمال و تفصیل کی بحث

عرض کی گئی: اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ ان میں سے کون سے فرقے یا مسلک یا مکتبِ فکر کے نظریات درست ہیں تو اس کیلئے کن باتوں سے واقفیت ضروری ہو گی؟ کون سے اُمور سے استدلال کیا جائے گا؟

ارشاد فرمایا: اس کا جواب جاننے سے پہلے ایک اصول سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

کسی بھی چیز کے بارے میں علم کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

(1) اجمالی (2) تفصیلی

عرض کی گئی: اسے کسی مثال کے ذریعہ واضح کریں؟

ارشاد فرمایا: اس کی عام فہم مثال نماز ہے جس کے بارے میں ہر مسلمان کو اس بات کا اجمالی علم حاصل ہے کہ نماز فرض ہے۔

لیکن اس کے بارے میں تفصیلی علم کیا ہو گا؟

نماز کی فرضیت کی دلیل کیا ہے؟

اس کے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات کیا ہیں؟

اس کے بارے میں منقول احادیث میں کیا مذکور ہے اور اس کے طریقہ کے بارے میں کیا اختلاف مذکور ہے؟

اس سے متعلق فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے دلائل کیا ہیں؟

عرض کی گئی: اس کی مثال میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے؟

نماز کیلئے طہارت شرط ہے۔

اور طہارت دو قسم کی ہوتی ہے: حقیقی طہارت اور حکمی طہارت۔

حکمی طہارت کی دو قسمیں ہیں: حدثِ اصغر (جس میں وضو لازم ہوتا ہے) اور حدثِ اکبر (جس میں غسل لازم ہوتا ہے)۔

ارشاد فرمایا: اب وضو اور غسل دونوں کے بارے میں اپنے بہت سے ذیلی احکام ہیں۔
جیسے کون سی چیز ناقضِ وضو ہے؟ اور کون سی چیز ناقضِ وضو نہیں ہے؟
عرض کی گئی: اس میں یہ بھی بحث کی جائے گی کہ نیند ناقضِ وضو ہے لیکن نیند کی مختلف حالتوں کے بارے میں بہت سے جزوی احکام ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہ ہے اور اس طرح اور بھی بہت سی صورتیں ہیں اگر آپ فقہی جزئیات کا جائزہ لینے بیٹھیں تو ایک فرض نماز ادا کرنے کیلئے سینکڑوں جزئیات کا خیال رکھنا پڑے گا۔
عرض کی گئی: یعنی زندگی کے ہر معاملہ میں انسان کو کچھ چیزوں کے بارے میں اجمالی علم ہوتا ہے اور کچھ چیزوں کے بارے میں تفصیلی علم ہوتا ہے۔

ارشاد فرمایا: اس کو ہم ایک مثال کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
ایک شخص کو سینہ پر دباؤ محسوس ہوتا ہے' سانس میں گھٹن کا احساس ہوتا ہے' وہ کیا کرے گا؟
کسی عام ڈاکٹر کو دکھائے گا اور وہ ڈاکٹر اُسے ماہر امراضِ قلب کے پاس جانے کا مشورہ دے گا۔
ایسا کیوں ہوگا؟
کیونکہ عام جنرل فزیشن' امراضِ قلب کے بارے میں تفصیلی علم نہیں رکھتا ہے' اُس کا علم اجمالی ہے۔
عرض کی گئی: یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی کے ہر معاملہ میں ہمیں اس چیز کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں کون سے علم کے ماہر کی ضرورت ہے۔
ارشاد فرمایا: زندگی کے ہر معاملہ کی طرح ہمیں دین کے بارے میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ دین کی تعلیمات حاصل کرنے کیلئے اُس شخص کی طرف رجوع کریں جو دینی تعلیمات کے بارے میں تفصیلی علم رکھتا ہو۔

مثبت اور منفی کی بحث

عرض کی گئی: لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ دینی علوم کے بہت سے ماہرین اپنے عقائد و نظریات لازم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے! محض علم ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ شخص حق پر بھی ہو کیونکہ ''حق'' اور ''علم'' دو مختلف حقیقتیں ہیں۔
عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ''حق'' کا متضاد ''باطل'' ہوتا ہے اور ''علم'' کا متضاد ''جہالت'' یا زیادہ آسان

لفظوں میں ''لاعلمی'' ہوتی ہے۔

ارشادفرمایا: یہ ممکن ہے کہ ایک شخص عالم ہواور باطل پر ہو۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص عالم نہ ہولیکن حق پر ہو۔

عرض کی گئی: اس طرح تو ہم اور زیادہ اُلجھ جائیں گے کہ ہم کون سے عالم کی پیروی کریں اور کس کی پیروی نہ کریں!

ہمیں یہ کیسے پتا چلے گا کہ یہ عالم حق پر ہے' یا یہ حق پر نہیں ہے؟

ارشادفرمایا: ہر شخص کا اپنا مخصوص اعتقاد ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص یہ جانتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور خوارج باطل پر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے جیسا کہ امام آجری نے کتاب ''الشریعۃ'' میں حدیث:24 میں یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''میری اُمت پر ضرور اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل پر آئی تھی' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' یعنی اُن سے زائد فرقوں میں تقسیم ہو گی' بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک ملت (جنت میں جائے گی)۔لوگوں نے عرض کی: ایک ملت سے مراد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا سوادِ اعظم خود کو''اھل السنة والجماعة'' کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

مذہبی طبقے کی نفسیات کا ایک پہلو

ارشادفرمایا: قرآن مجید نے' سورۂ بقرہ' آیت:146 میں یہ بات ذکر کی ہے:

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اِس (رسول) کی یوں معرفت رکھتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کی معرفت رکھتے ہیں' (لیکن پھر بھی) اُن (اہل کتاب) میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے ہوئے حق کو چھپاتا ہے''

عرض کی گئی: یہ بڑی حیران کن بات ہے۔

ارشادفرمایا: اس آیت سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ

مذہبی معلومات رکھنے والے کچھ لوگ اپنے ذاتی یا گروہی مفاد کی خاطر''حق'' کو چھپا بھی لیتے ہیں۔

حق اور دعوٰی حق میں فرق

عرض کی گئی: لیکن اس طرح تو ہر گروہ دوسرے پر یہ الزام عائد کرے گا کہ اس دوسرے گروہ نے حق کو چھپایا ہوا ہے؟

ارشاد فرمایا: ''حق'' پر ہونا' یہ ایک حقیقت ہے۔

اور ''حق'' پر ہونے کا دعویٰ کرنا' ایک اور حقیقت ہے۔

عرض کی گئی: یعنی حق پر ہونے کے لیے محض ''علم'' کافی نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا: ''حق'' پر ہونے کے لیے سب سے پہلی شرط ''توفیق الٰہی'' ہے۔

عرض کی گئی: سبحان اللہ!

توفیق الٰہی اور مشیت

ارشاد فرمایا: امام آجری نے بھی ''الشریعہ'' میں یہ روایت نقل کی ہے' اس روایت کو امام مسلم نے بھی اپنی ''صحیح'' میں۔ کتاب القدر' باب: تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف شاء۔ میں نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام اولادِ آدم کے قلوب' رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان' ایک ہی قلب کی مانند ہیں' وہ (اُن میں سے کسی ایک کے بھی دل کو) جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے''

عرض کی گئی: اللہ اکبر! یہ بہت بڑی بات ہے۔

اکابر پرستی

ارشاد فرمایا: یہ ایک عام مشاہداتی حقیقت ہے' ایک فرد ایک مخصوص مکتبہ فکر کے مدرسہ میں کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور پھر اُس کی معلومات کا ماحصل کیا ہوتا ہے؟

عرض کی گئی: کیا ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہی کہ:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فلاں چیز کے بارے میں پتہ نہیں تھا' فلاں کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا اور فلاں کے بارے میں تو (نعوذ باللہ من ذٰلک) پتہ ہو ہی نہیں سکتا۔

عرض کی گئی: یہ کیسے اُمتی ہیں' جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پر حکم لگاتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اِنہی امتیوں کے سامنے اگر آپ یہ کہہ دیں:

نجد' دہلی' امرتسر' بٹالہ' نانوتہ' گنگوہ' تھانہ بھون یا سہارن پور سے تعلق رکھنے والے فلاں مولوی صاحب کو:

فلاں چیز کے بارے میں پتہ نہیں تھا' فلاں کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا اور فلاں کے بارے میں تو اُنہیں پتہ ہو ہی نہیں سکتا۔

عرض کی گئی: تو آپ کو فوراً گستاخ اور بدتمیز قرار دیدیا جائے گا۔

انسانی فکر پر معاشرتی اثرات

ارشاد فرمایا: امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں 'کتاب الجنائز' باب: اذا اسلم الصبی فمات- میں 'حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیدا ہونے والا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اُسے یہودی' عیسائی' یا مجوسی بنا دیتے ہیں''

عرض کی گئی: اس حدیث سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہ ثابت ہوتا ہے:

☆☆ ہر انسان' معاشرتی و خارجی اثرات قبول کرتا ہے۔

☆☆ اور یہ اثرات اس کے اعتقاد کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

مذہبی و مسلکی نظریات

عرض کی گئی: ایک عام مسلمان کے طور پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد فرمایا: دنیا میں تین مذاہب ایسے ہیں' جو 'الہامی' مذاہب مانے جاتے ہیں:

اسلام' عیسائیت اور یہودیت

ان کے علاوہ بہت سے ''غیر الہامی'' مذاہب بھی ہیں:

جیسے ہندومت' بدھ مت وغیرہ

ان میں سے ہر ایک مذہب کے ماننے والے افراد' خود کو ''حق'' پر سمجھتے ہیں' اور اپنے دین کے علاوہ' دیگر تمام ادیان کو باطل قرار دیتے ہیں۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے۔

ارشاد فرمایا: ہم اسلام کے پیروکار ہیں' جب کوئی ''غیر مسلم'' شخص ''مذہب'' کے حوالے سے ہمارے ساتھ مذاکرہ کرنا چاہے گا' تو ایک مسلمان کے طور پر یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اسلام کی آفاقی تعلیمات کو دلائل و شواہد کے ساتھ اس کے سامنے ثابت کریں' اسلام یا اس کی تعلیمات کے حوالے سے جو شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں' اُن کو دور کریں۔

عرض کی گئی: آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے' کہ جس طرح اپنے مذہب کے حوالے سے ہم دلائل و شواہد سے بات کرتے ہیں اسی طرح اپنے مسلک کے حوالے سے بھی ہمیں دلائل و شواہد کے ساتھ بات کرنے چاہیے؟

ارشاد فرمایا: جس طرح عیسائیت اور یہودیت کے پیروکار' الہامی مذہب کے ماننے والے ہونے کے دعویدار ہیں' اُسی طرح مسلمانوں کے مختلف فرقے بھی اسی بات کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے نظریات ہی ''صحیح اسلامی نظریات'' ہیں۔

آپ امام آجری کی مثال لے لیں!

انہوں نے گمراہ اور باطل فرقوں کی تردید کے لیے ہی کتاب ''الشریعہ'' تحریر کی ہے' جس میں انہوں نے کتاب وسنت کے دلائل کے ہمراہ یہ بات ثابت کی ہے کہ اہل سنت کے عقائد ونظریات' کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

اور جو فرقے اہل سنت کے عقائد سے مختلف نظریات رکھتے ہیں اُن کے نظریات' کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہیں' امام آجری نے اس کتاب میں خوارج' شیعہ' معتزلہ' قدریہ' جبریہ' مرجئہ اور دیگر فرقوں پر تنقید وتعقب کیا ہے۔

عرض کی گئی: عقیدہ کی خرابی کی بنیادی وجہ کیا ہوتی ہے؟

ارشاد فرمایا: احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور اُس کے اہل افراد کو' اور جہنم اور اُس کے اہل افراد کو پیدا کیا ہے' جب کسی شخص کے نصیب میں دائمی محرومی ہوتی ہے تو شیطان اُس کے سامنے کسی غلط عقیدہ یا نظریہ کو بنا سنوار کر پیش کر دیتا ہے اور پھر جن لوگوں کے باطن میں خرابی ہوتی ہے وہ اُس گمراہ کن نظریہ کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ایک فطری حقیقت ہے کہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والے کسی عام فرد کو اپنے مسلک کے بارے میں ''مالہ وماعلیہ'' سمیت تمام معلومات حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

عرض کی گئی: لیکن جن لوگوں کو ''مالہ وماعلیہ'' سمیت معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ بھی کب حق کی پیروی کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ اُن کی سرکشی اور تکبر ہوتا ہے' قرآنِ مجید میں کئی مقام پر یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اہلِ کتاب کے علماء' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہونے پر ایمان رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے منتظر تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتے تھے لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم دیا گیا تھا اُنہوں نے حسد' سرکشی اور تکبر کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود نشانیوں کو پہچان کر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا' تو بعد کے زمانے کے لوگوں کا معاملہ ہی مختلف ہے۔

فہرست

❖❖❖❖❖

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علیٰ حبیبه الکریم و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ.

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے! اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' جو نبی ہیں' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر درود وسلام نازل کرے!

أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُقْبِلٍ أَيَّدَهُ اللّٰهُ وَسَدَّدَهُ قَالَ: أَنَا الْفَقِيهُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْبُرَيْهِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنُ حِمْيَرَ بْنِ تُبَّعِ بْنِ فَضْلٍ قَالَ: أَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَسْعَدُ بْنُ خَيْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِيسَى بْنِ مُلَامِسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ أَبِيهِ خَيْرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّارُ الْمَكِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

(اس کتاب کے ناقل) عمر بن ابراہیم' اللہ اُن سے درگزر کرے! وہ کہتے ہیں: امام فقیہ ابوالحسن احمد بن مقبل نے امام فقیہ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسعود البریہی کے حوالے سے فقیہ حافظ ابوالحسن علی بن ابوبکر بن حمیر بن تبع بن فضل کے حوالے سے فقیہ شیخ اسعد بن خیر بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ملامس کے حوالے سے اُن کے والد خیر بن یحییٰ کے حوالے سے' ابوبکر احمد بن محمد البزار مکی کے حوالے سے امام محمد بن حسین آجری (سے یہ کتاب نقل کی ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: أَحَقُّ مَا ابْتَدَأْتُ بِهِ الْكَلَامَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَوْلَانَا الْكَرِيمِ. وَأَجَلُّ الْحَمْدِ مَا

امام محمد بن حسین آجری فرماتے ہیں: جس چیز کے ذریعہ' میں کلام کا آغاز کروں اُس کی سب سے زیادہ حقدار یہ بات ہے کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہمارا کریم مولا ہے

حَمِدَ بِهِ الْكَرِيمُ نَفْسَهُ. فَأَنَا أَحْمَدُهُ بِهِ:

اور سب سے جلیل القدر حمد وہ ہے جو اُس کریم نے خود اپنی ذات کی (حمد) بیان کی ہے اور میں بھی اُنہی کلمات کے ہمراہ اُس کی حمد بیان کرتا ہوں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ}

[سورة: الفاتحة]

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' روزِ جزاء کا مالک ہے"۔ (سورۃ الفاتحہ:۱ تا ۳)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ. وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ. يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ. وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا. وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ. وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا. وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ}

[سورة: سبأ. آية رقم: 2]

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اُسی کی ملکیت ہے اور آخرت میں بھی حمد اُسی کیلئے مخصوص ہوگی' وہ حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے' زمین میں جو داخل ہوتا ہے اور جو اُس میں سے نکلتا ہے' آسمان سے جو نازل ہوتا ہے اور جو اُس (آسمان) کی طرف چڑھتا ہے' وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُس (سب) کا علم رکھتا ہے اور وہ رحم کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے"۔ (سورۂ سبا:۱۔۲)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ. ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ}

[سورة: الأنعام. آية رقم: 1]

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' تاریکیوں اور نور کو بنایا' پھر کفر کرنے والے لوگ (اپنے جھوٹے معبودوں کو) اپنے (حقیقی) پروردگار کے برابر قرار دیتے ہیں"۔ (سورۃ الانعام:۱)

وَ {الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ. وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا}

[سورة: الإسراء. آية رقم: 111]

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک ہے (اور نہ ہی ایسا ہے) کہ اُس کی کسی کمزوری کی وجہ سے کوئی اُس کا مددگار ہو اور تم اہتمام کے ساتھ اُس کی کبریائی بیان کرو"۔

(سورۃ بنی اسرائیل:۱۱۱)

أَحْمَدُهُ شُكْرًا لِمَا تَفَضَّلَ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں شکر کرتے ہوئے اُس کی

نِعَمِهِ الدَّائِمَةِ، وَأَيَادِيهِ الْقَدِيمَةِ. حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

حمد بیان کرتا ہوں کیونکہ اُس نے ہم پر دائمی نعمتوں اور قدیم مہربانیوں کے ذریعہ فضل کیا' یہ ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم پروردگار حمد کو پسند کرتا ہے تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، الْمَذْكُورِ نَعْتُهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، الْخَاتِمِ لِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ، ذَلِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِينَ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

اللہ تعالیٰ (اُن پر) درود نازل کرے جو خوشخبری سنانے والے' ڈرانے والے' روشن چراغ (یا سورج) ہیں' جو اولادِ آدم کے سردار ہیں' جن کی صفات کا تذکرہ تورات و انجیل میں ہوا ہے اور جو تمام انبیاء (کی بعثت کے سلسلہ) کو ختم کرنے والے ہیں' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' (اُن پر) اور اُن کی پاکیزہ آل پر اور اُن کے منتخب اصحاب پر اور اُن کی ازواج پر' جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں (ان سب پر اللہ تعالیٰ درود نازل کرے!)۔

يَرْزُقُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمُ التَّمَسُّكَ بِطَاعَتِهِ، وَبِطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ صَحَابَتُهُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَصَمَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْأَهْوَاءِ الْمُضِلَّةِ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے اور صحابہ کرام اور احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات' اور مسلمانوں کے علماء کے ائمہ کا جو (اعتقاد و نظریہ تھا) اُن کے طریقہ کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق نصیب کرے اور ہمیں اور آپ کو گمراہ کرنے والی نفسانی خواہشات سے محفوظ رکھے' بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

1- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: ثنا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَتَحَمَّلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

''اس (دین کے) علم کو بعد میں آنے والوں میں سے عادل لوگ حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات رکھنے والوں کی (اس دین کی تعلیمات کی طرف) غلط نسبت اور جاہل لوگوں کی تاویل (یعنی غلط تشریح) کو اس (دین) سے پرے کریں گے''۔

2- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

''بعد میں آنے والوں میں سے عادل لوگ اس (دین) کا علم حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات رکھنے والوں کی (اس دین کی تعلیمات کی طرف) غلط نسبت اور جاہل لوگوں کی تاویل (یعنی غلط تشریح) کو اس (دین) سے پرے کریں گے''۔

3- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ:: الْفَقِيهُ الْعَفِيفُ الزَّاهِدُ الْمُتَمَسِّكُ بِالسُّنَّةِ: أُولَئِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں: ایسا فقیہ جو پاک دامن ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، سنت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہو، ہر زمانہ میں

2- والحديث رواه ابن عدي في الكامل 153/1 وابن حبان في الثقات 10/4.

3- قال الحافظ في التهذيب 293/6 في ترجمة عبد الصمد بن معقل بن منبه: روى عنه جعفر بن سليمان الضبعي.

أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَاءِ فِي كُلِّ زَمَانٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ تَحْيَا بِهِمُ السُّنَنُ، وَتَمُوتُ بِهِمُ الْبِدَعُ، وَتَقْوَى بِهِمْ قُلُوبُ أَهْلِ الْحَقِّ، وَتَنْقَمِعُ بِهِمْ نُفُوسُ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، بِمَنِّهِ وَكَرَمِهِ

اسی قسم کے لوگ انبیاء کے (سچے) پیروکار ہوں گے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اُن لوگوں میں شامل کرے جن کے ذریعہ سنت کا احیاء ہوتا ہے اور جن کے ذریعہ بدعتوں کی موت ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ اہلِ حق کے قلوب' قوت حاصل کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے نفوس کا قلع قمع ہوتا ہے' وہ اپنے فضل وکرم کے تحت (ہمیں یہ چیز نصیب کرے)۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

1- بَابُ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْفُرْقَةِ بَلِ الِاتِّبَاعُ وَتَرْكُ الِابْتِدَاعِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَنِّهٖ وَفَضْلِهٖ اَخْبَرَنَا فِي كِتَابِهٖ عَمَّنْ تَقَدَّمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اَنَّهُمْ اِنَّمَا هَلَكُوا لَمَّا افْتَرَقُوا فِي دِيْنِهِمْ، وَاَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ اَنَّ الَّذِي حَمَلَهُمْ عَلَى الْفُرْقَةِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْمَيْلِ اِلَى الْبَاطِلِ الَّذِي نُهُوا عَنْهُ اِنَّمَا هُوَ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ بَعْدَ اَنْ عَلِمُوا مَا لَمْ يَعْلَمْ غَيْرُهُمْ، فَحَمَلَهُمْ شِدَّةُ الْبَغْيِ وَالْحَسَدِ اِلَى اَنْ صَارُوا فِرَقًا فَهَلَكُوا فَحَذَّرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ اَنْ نَكُونَ مِثْلَهُمْ فَنَهْلِكَ كَمَا هَلَكُوا بَلْ اَمَرَنَا عَزَّ وَجَلَّ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَنَهَانَا عَنِ الْفُرْقَةِ، وَكَذٰلِكَ حَذَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفُرْقَةِ وَاَمَرَنَا بِالْجَمَاعَةِ، وَكَذٰلِكَ حَذَّرَنَا اَئِمَّتُنَا مِمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ كُلِّهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْفُرْقَةِ.

باب: جماعت کے ساتھ رہنے کے لازم ہونے اور فرقہ بندی کی ممانعت کا تذکرہ (بلکہ کتاب وسنت کے احکام) کی پیروی کی جائے گی اور بدعت کی پیروی کو ترک کیا جائے گا

امام محمد بن حسین بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے تحت اپنی کتاب (یعنی قرآن مجید) میں ہمیں پہلے گزر جانے والے اہلِ کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ وہ لوگ اُس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے جب وہ اپنے دین کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار ہوئے' ہمارے مولا نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جماعت کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرنے اور باطل کی طرف مائل ہو جانے' جن سے اُنہیں منع کیا گیا تھا' اس چیز کی طرف اُنہیں جس بات نے راغب کیا' وہ سرکشی اور حسد ہے' حالانکہ انہیں اس بات کا علم ہو چکا تھا جس کا علم دوسروں کو نہیں تھا' لیکن سرکشی اور حسد کی شدت نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو ہمارے مولا کریم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم اُن کی مانند ہوں' ورنہ ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح وہ ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم جماعت کے ساتھ رہیں اور اُس نے ہمیں فرقہ بندی سے منع کیا ہے' اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی ہمیں فرقہ بندی سے بچنے کی تلقین کی ہے اور جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے' اسی طرح مسلمان علماء میں سے سلف صالحین سے تعلق رکھنے والے ہمارے ائمہ نے بھی ہمیں یہی ہدایت کی ہے' یہ سب حضرات

جماعت کے ساتھ رہنے کی ہدایت کرتے تھے اور فرقہ بندی سے منع کرتے تھے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ لَنَا ذٰلِكَ لِنَحْذَرَ مَا تَقُولُهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لَنَا إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ،

اگر کوئی شخص یہ کہے: آپ ہمارے سامنے وہ چیز ذکر کریں جو آپ نے بیان کی ہے' تاکہ ہم بھی اس چیز سے بچ سکیں' اللہ تعالیٰ ہی ہمیں صحیح راستے کی طرف (ہدایت ورہنمائی کی) توفیق دینے والا ہے۔

قِيلَ لَهُ: سَأَذْكُرُ مِنْ ذٰلِكَ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مَبْلَغَ عِلْمِي الَّذِي عَلَّمَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، نَصِيحَةً لِإِخْوَانِي مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَأَهْلِ الْحَدِيثِ، وَأَهْلِ الْفِقْهِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْتُ لَهُ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: میں آپ کے سامنے وہ چیز ذکر کروں گا جو میرے علم کے مطابق میرے ذہن میں موجود ہے' وہ علم جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے تاکہ میں اہلِ قرآن' اہلِ حدیث' اہلِ فقہ اور دیگر تمام مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کیلئے خیر خواہی کروں' اللہ تعالیٰ ہی اُس چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے اور وہی اس کام میں مددگار ہوگا' اگر اللہ نے چاہا۔

اختلاف کے اسباب

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرة: 213]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''پہلے لوگ ایک گروہ تھے' اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اُن کے ساتھ اُس نے حق کے ہمراہ کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ دیں اُس چیز کے بارے میں جن کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کے بارے میں اختلاف صرف اُنہی لوگوں کے درمیان پایا گیا جن کو وہ چیز دی گئی تھی اور یہ اُس کے بعد پایا گیا جب اُن کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے' یہ اُن کی باہمی سرکشی کی وجہ سے تھا تو جن چیزوں کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا گیا اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اپنے اذن کے تحت رہنمائی

کی' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت عطا کر دیتا ہے'' (سورۂ بقرہ: ۲۱۳)۔[1]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ. وَلَكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ}

[البقرة: 253]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ رسول ہیں' ہم نے ان میں سے بعض کو دوسروں پر فضیلت دی ہے' ان میں سے ایک ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ کلام کیا اور اُن میں سے ایک کے درجات کو اُس نے بلند کیا اور ہم نے مریم کے صاحبزادے عیسیٰ کو نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس کے ذریعہ اُن کی تائید کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان حضرات کے بعد' اور اپنے پاس واضح دلائل آ جانے کے بعد لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا' لیکن اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا تو اُن میں سے کچھ لوگ جنہوں نے ایمان رکھا اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے کفر کو اختیار کیا' اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے درمیان آپس میں اختلاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے ویسا کر لیتا ہے''۔[2]

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے: پہلے لوگ ایک گروہ تھے' اِس سے مراد یہ ہے: کہ پہلے لوگ ایک ہی ''دین'' پر کاربند تھے' علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اِس کے بعد یہ عبارت محذوف ہے: پھر لوگ دینی اعتبار سے اختلاف کا شکار ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہ السلام کو مبعوث کیا' تا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود اجر و ثواب کے بارے میں خوشخبری دیں' اور اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں' یہاں دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے: اللہ تعالیٰ نے اُن انبیائے کرام کے ساتھ الہامی کتابیں بھی نازل کی تھیں' تا کہ لوگوں کے درمیان' دینی اعتبار سے' جو اختلاف پایا جاتا ہے' اُس کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ بیان کر دے' اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی: اُن لوگوں کے پاس واضح نشانیاں آ جانے کے بعد بھی' اُن لوگوں نے دین کے احکام کے بارے میں اختلاف کیا' اِس کی وجہ اُن کی باہمی سرکشی' یعنی ایک دوسرے کے مقابلے میں ضد تھی' یا خود کو دوسرے سے برتر سمجھنے' یا برتر ثابت کرنے کی خواہش تھی' اور پھر جن چیزوں کے بارے میں اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا' اُس کے بارے میں' اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن یعنی مشیت کے تحت' اہل ایمان کی رہنمائی کر دی' یعنی اسلامی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ہیں' اور آیت کے آخر میں یہ آفاقی حقیقت بیان کر دی: کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے' اُسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں' امام جلال الدین سیوطی نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کے درمیان دس صدیوں کا فرق ہے اس دوران سب لوگ صحیح دین پر قائم رہے' اس کے بعد ان لوگوں کے درمیان دینی معاملات میں اختلاف پیدا ہونا شروع ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا' (مترجم عرض کرتا ہے:) تاہم یہ روایت محل نظر ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام اِن دونوں حضرات میں سے' ہر ایک کی عمر دس صدیوں' یعنی ایک ہزار سال کے لگ بھگ ہے۔

[2] امام آجری نے یہاں سورۂ بقرہ کی جو آیت نقل کی ہے' اُس سے پہلے والی آیت میں' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

{إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ}

[آل عمران: 19]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین' اسلام ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُنہوں نے اختلاف اُسی وقت کیا جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا' انہوں نے باہمی سرکشی کی وجہ سے ایسا کیا تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تیزی سے حساب لینے والا ہے''۔ [1]

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ''یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں' جنہیں ہم حق کے ہمراہ' تم پر تلاوت کرتے ہیں' اور اور بے شک تم رسولوں میں سے (ایک) ہو''۔

جب اس آیت میں یہ حقیقت بیان کر دی گئی کہ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے' اُن برگزیدہ افراد میں سے ایک ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت کے مرتبے پر فائز کیا' تو اب اگلی آیت میں یہ بنیادی اصول بیان کیا گیا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کئی حضرات کو رسالت کا مرتبہ عطا کیا ہے لیکن فضیلت کے اعتبار سے' یہ تمام حضرات ایک ہی مرتبہ کے نہیں ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں' قاضی ثناء اللہ پانی پتی تحریر کرتے ہیں: ''فضل'' کا معنیٰ یہ ہے: کسی صفت میں اضافی پہلو ہونا' یعنی جو وصف مشترک ہو' اس میں کسی ایک پہلو کے حوالے سے' اضافی ہونا' پایا جاتا ہو۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' کہ اُس نے جن رسولوں کو' دوسرے رسولوں پر فضیلت دی ہے' اس فضیلت کا پہلو کیا ہے؟ تو یہ ارشاد فرمایا: اُن میں سے ایک رسول وہ ہے' جس کے ساتھ اس نے (براہِ راست) کلام کیا' مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: اُس نے ان میں سے ایک (رسول) کے درجات کو بلند کیا' امام سیوطی تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں' اور درجات کی بلندی سے مراد یہ ہے: آپ ﷺ کو عمومی طور پر (یعنی تمام بنی نوع انسان کے لئے نبی بنا کر) بھیجا گیا' (ایک پہلو یہ ہے) کہ آپ ﷺ کے ذریعے نبوت (یعنی انبیاء کی بعثت کے سلسلے) کو ختم کر دیا گیا' آپ ﷺ کی امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی' آپ ﷺ کو بکثرت معجزات عطا کیے گئے' اِن کے علاوہ بھی آپ ﷺ کو متعدد خصوصیات عطا کی گئی ہیں۔

اِس کے بعد' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: کہ ہم نے مریم کے صاحبزادے عیسیٰ کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کی۔

یہ بات بیان کر دینے کے بعد' اللہ تعالیٰ نے یہ تکوینی حقیقت بیان کی ہے: کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو اِن انبیاء کے بعد' اُن کی امتوں کے افراد' دینی اعتبار سے اختلاف نہ کرتے' جبکہ اُن کے پاس واضح نشانیاں آ چکیں تھیں' لیکن وہ لوگ باہمی طور پر اختلاف کا شکار ہوئے' اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان پر ثابت قدم رہے اور کچھ نے کفر کیا' جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا' اس کے بعد تاکیدی طور پر یہ بات دہرائی گئی کہ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو وہ لوگ باہمی اختلاف کا شکار نہ ہوتے'' لیکن پھر یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہ کرتا ہے۔

[1] اِس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین' اسلام ہے' لیکن جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی' انہوں نے باہمی سرکشی کی وجہ سے (حقیقی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں) اختلاف کیا اور یہ اختلاف اُس وقت کیا' جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تیزی سے حساب لینے والا ہے''

مفسرین نے یہاں یہ بات بیان کی ہے: یہاں اہل کتاب سے مراد' یہودی اور عیسائی ہیں' جنہوں نے اپنے دین کی تعلیمات کے بارے میں باہمی طور پر اختلاف کیا' اور دین کی حقیقی اور سچی تعلیمات کو چھوڑ کر' اپنی من پسند تاویلات' عقائد اور نظریات کو ''دین'' قرار دے دیا۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ} [الانعام: 159]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' پھر وہ اُنہیں اُس چیز کے بارے میں بتادے گا جو وہ کام کیا کرتے تھے''۔ [1]

(سورۂ انعام:۱۵۹)

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ يُونُسَ:

{وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ} [يونس: 93]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے بنی اسرائیل کیلئے سچائی کا ٹھکانہ مقرر کیا اور ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزیں رزق کے طور پر عطا کیں تو اُنہوں نے اُس وقت تک اختلاف نہیں کیا جب تک اُن کے پاس علم نہیں آ گیا تو جس چیز کے بارے میں وہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے اُس کے بارے میں تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا''۔ [2]

(سورۂ یونس:۹۳)

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جن لوگوں نے دین میں فرقہ بندی اختیار کی تھی' وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' یعنی یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ دین میں فرقہ بندی اختیار کرنے والا شخص' دین کو چھوڑ کر ایک الگ چھوٹا سا گروہ بنالیتا ہے' تو وہ گروہ بھی کسی ایک اصول' یا نظریے پر برقرار نہیں رہتا' بلکہ اس فرقے کے ماننے والے' آگے چل کر مزید ذیلی گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔

یہ حقیقت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے''

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دین میں فرقہ بندی اختیار کرتے ہیں' ایک عام مسلمان کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھے' جو لوگ یہ کہتے ہیں: کہ سب مسلمان ہیں اور کلمہ گو ہیں' ایسے لوگ قرآن کی تعلیمات پر صحیح طور پر عمل پیرا نہیں ہوتے ہیں' ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام گمراہ فرقوں کو گمراہ سمجھے' اُن سے لاتعلقی اختیار کرے اور اُن سے لاتعلق ہونے کا اظہار بھی کرے۔

[2] اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے یہ روایت نقل کی ہے:

امام عبدالرزاق اور دیگر اہل علم نے' قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''بنی اسرائیل کو سچائی کا ٹھکانا فراہم کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں شام اور بیت المقدس میں رہنے کے لیے جگہ دی''۔

آیت کے اگلے حصے میں' یہ بات بیان کی گئی ہے:''وہ لوگ اس وقت تک اختلاف کا شکار نہیں ہوئے' جب تک ان کے پاس علم نہیں آ گیا'' اس کی تفسیر میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے یہ بات تحریر کی ہے: یہاں مراد' نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے بنی اسرائیل ہیں کیونکہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ حم عسق:

{وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ} [الشوری: 14]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم عسق میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُن لوگوں نے فرقہ بندی اُس وقت اختیار کی جب اُن کے پاس علم آ چکا تھا اور ایسا باہمی سرکشی کی وجہ سے کیا' اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک متعین مدت کے بارے میں فیصلہ طے نہ ہو چکا ہوتا تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جانا تھا اور جن لوگوں کو اُن کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اُس کے بارے میں ایسے شک میں مبتلا ہوئے جو قلق کا شکار کرنے والا تھا''۔[1] (سورۂ شوریٰ:۱۴)

(حاشیہ صفحہ سابقہ) نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے' نبی آخرالزماں ﷺ کی تشریف آوری کے بارے میں' اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا' اور ان کا اس بات پر اتفاق تھا کہ تورات میں آخری نبی ﷺ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں' ان صفات کے مالک نبی' واقعی اللہ کے حقیقی رسول ہونگے اور وہ بنی اسرائیل دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سنایا کرتے تھے کہ سچے رسول کی بعثت کا زمانہ قریب آ چکا ہے' بلکہ بنی اسرائیل کا یہ عالم تھا کہ جنگ کے دوران وہ لوگ نبی آخرالزماں ﷺ کے وسیلہ سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہاں تک کہ اُن کے پاس علم آ گیا'' اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس وہ ہستی تشریف لے آئی' جن کی صفات سے وہ لوگ واقف تھے' اور اُس ہستی سے مراد نبی اکرم ﷺ کی ذات ہے' یہاں ''علم'' سے مراد ''معلوم'' ہے' جیسے کبھی ''خلق'' سے مراد ''مخلوق'' ہوتا ہے۔

یا اِس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جب بنی اسرائیل کو اس بات کا علم ہو گیا' کہ تورات میں' جس آخری نبی کی صفات کا ذکر ہے' وہ تمام صفات حضرت محمد ﷺ میں پائی جاتی ہیں' اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے معجزات سے بھی واقف ہو گئے' تو اس وقت وہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے' کچھ لوگ ایمان لے آئے' اور باقی لوگوں نے حسد اور عناد کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد یہ چیز بیان کی گئی ہے: وہ لوگ جس چیز کے بارے میں اختلاف کا شکار ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُن سب امور کے بارے میں فیصلہ دے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی اختلافی مقدمے میں' دو فریق ایک دوسرے سے مختلف موقف رکھتے ہوں' اور پھر جب قاضی ان کے درمیان فیصلہ دیدے' تو جو فریق حق پر نہیں ہوتا' یا مجرم ہوتا ہے' اُسے سزا دی جاتی ہے۔

[1] اس آیت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگ علم آ جانے کے بعد' آپس کی ضد اور مخالفت کی وجہ سے' فرقہ بندی کا شکار ہوئے تھے۔

اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک متعین مدت کے بارے میں' یعنی قیامت کے دن تک کے لئے' یہ بات طے ہو چکی ہے' کہ قیامت سے پہلے ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا جائے گا' ان میں سے کون حق پر ہے؟ اور کون حق پر نہیں ہے؟

امام جلال الدین سیوطی نے یہاں اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اُن کے درمیان فیصلہ ہونے سے مراد' اُن پر دنیا میں عذاب نازل ہونا ہے' اور جن لوگوں کو اُن کے بعد کتاب کا وارث قرار دیا گیا' اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں' اور یہاں ''منہ'' سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے شک کا شکار رہے۔

اس آیت کے ذریعے بھی' انسانوں کی یہ عمومی نفسیات بیان کی گئی ہے کہ بعض اوقات' کچھ لوگ حق کا علم ہونے کے باوجود اس کو تسلیم نہیں کرتے' یا اس کی پیروی نہیں کرتے' یا اس کا اعتراف نہیں کرتے' اور اس کی وجہ صرف اُن کی سرکشی ہوتی ہے' اس لیے اگر کوئی شخص کسی بہت بڑے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ:

{وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ} [البينة: 5]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَأَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّهُمْ أُوتُوا عِلْمًا، فَبَغَىٰ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ، وَحَسَدَ بَعْضُهُمْ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ لم یکن الذی کفروا میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جن لوگوں کو کتاب کا علم دیا گیا تھا اُنہوں نے فرقہ بندی اُس وقت اختیار کی جب اُن کے پاس واضح دلائل آ گئے' حالانکہ اُنہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے صحیح راستہ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں' یہی سیدھا دین ہے''۔[1]

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہمارے مولا کریم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اُن لوگوں کو علم دیا گیا تھا لیکن اُن میں سے بعض لوگوں نے دوسروں کے خلاف سرکشی کی' بعض لوگوں نے دوسروں

(حاشیہ صفحہ سابقہ) دار العلوم کا بانی ہو' یا اُس کا اہم درس ہو' یا کئی کتابوں کا مصنف ہو' تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ اس میں حق کو تسلیم کرنے کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے' جیسے کچھ لوگ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ''قطب ارشاد'' مانتے ہیں' لیکن ان کی ''تعلیمات'' کو گمراہی قرار دیتے ہیں' اور یہ کہہ دیتے ہیں: کہ حاجی صاحب ''عالم'' نہیں تھے' اِس کی وجہ ان لوگوں کے باطن میں موجود سرکشی ہے۔

[1] اس آیت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب اس وقت اختلاف کا شکار ہوئے' جب ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکی تھیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں اس آیت کی تفسیر میں' یہ بات بیان کی ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ اہل کتاب نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے حوالے سے تفرقہ کا شکار ہوئے' اور اہل کتاب کے پاس آنے والی واضح نشانیوں سے مراد' نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے' یا وہ قرآن ہے' جو نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ معجزہ کے طور پر لے کر آئے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے' وہ لوگ اس بات پر متفق تھے کہ وہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں گے' لیکن جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' تو ن اہل کتاب میں سے' جن لوگوں نے آپ ﷺ کا انکار کیا' انہوں نے حسد کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کا انکار کیا' علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی نے بھی ''خزائن العرفان'' میں یہی بات بیان کی ہے۔

اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے: اہل کتاب کو بھی اِسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ انہوں نے ''دین'' یعنی اعتقاد کو' اللہ تعالیٰ کے لیے خالص رکھنا ہے' یعنی توحید کے قائل رہنا ہے' لفظ ''حنفاء'' کا مطلب یہ ہے کی تمام باطل مذاہب سے الگ رہتے ہوئے' توحید کے قائل رہنا ہے' نماز قائم کرنی ہے اور زکوٰۃ دینی ہے' یعنی اہل کتاب کو ان کی شریعت میں' اُنہی باتوں کا حکم دیا گیا تھا' جن باتوں کی تبلیغ یہ ''رسول'' کر رہے ہیں' تو پھر اہل کتاب اِس رسول کی پیروی کیوں نہیں کرتے ہیں؟

آیت کے آخر میں استعمال ہونے والے لفظ ''دین القیمة'' سے مراد کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے' قاضی ثناء اللہ پانی پتی تحریر کرتے ہیں: نضر بن شمیل نے خلیل بن احمد سے ''دین القیمة'' کا مفہوم دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: لفظ ''قیمة'' لفظ ''قیم'' لفظ ''قائم'' سے مراد ایک ہی ہے' یعنی جو لوگ توحید پر قائم تھے' اُن کا دین بھی یہی ہے' یا اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ سابقہ آیات میں' جن ''کتب قیمة'' کا ذکر کیا گیا ہے' اُن میں دین کی یہی تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔

بَعْضًا، حَتّٰى اَخْرَجَهُمْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تَفَرَّقُوْا فَهَلَكُوْا

سے حسد کیا یہاں تک کہ اس بات نے انہیں یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ فرقہ بندی کا شکار ہوئے اور ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

قرآن میں اختلاف سے بچنے کا حکم

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاَيْنَ الْمَوَاضِعُ مِنَ الْقُرْآنِ الَّتِيْ فِيْهَا نَهَانَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ نَكُوْنَ مِثْلَهُمْ حَتّٰى نَحْذَرَ مَا حَذَّرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيْمُ مِنَ الْفُرْقَةِ بَلْ نَلْزَمُ الْجَمَاعَةَ؟ قِيْلَ لَهُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اگر کوئی شخص یہ کہے: قرآن مجید کے وہ مقامات کون سے ہیں؟ جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن لوگوں کی مانند ہونے سے منع کیا ہے تاکہ ہم بھی اس چیز سے بچ جائیں جس سے ہمارے پروردگار نے ہمیں بچنے کی ہدایت کی ہے اور وہ فرقہ بندی ہے اور جس میں اُس نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم جماعت کے ساتھ رہیں۔ تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ}

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ مرتے وقت صرف مسلمان ہی ہونا، تم سب لوگ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تم گروہوں میں تقسیم نہ ہونا اور تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھو کہ پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں کے درمیان اُلفت پیدا کر دی تو تم اُس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے، تم لوگ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر موجود تھے تو اُس نے تمہیں اُس سے بچا لیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کر لو، تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے، نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے، یہی لوگ فلاح حاصل کرنے والے ہیں اور تم لوگ اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلاف کیا، اس کے بعد کہ اُن کے پاس واضح دلائل آ گئے تھے، ان لوگوں کیلئے بڑا عذاب

[آل عمران: 102] ہے''۔ ؎۱

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں ارشاد فرمایا ہے:

''یہ میرا سیدھا راستہ ہے' تم اس کی پیروی کرو' تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ تم سیدھے راستہ کو چھوڑ کر متفرق حصوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' اُس نے تمہیں یہی ہدایت کی ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو''۔ ؎۲

؎۱ اس آیت میں سب سے پہلے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو! جو اس سے ڈرنے کا حق ہے' اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام ابن جریر طبری نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اور اُن کے قول کے الفاظ' حافظ ابونعیم اصفہانی نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ اُس کی فرمانبرداری کی جائے' اُس کی نافرمانی نہ کی جائے' اُسے یاد رکھا جائے اُسے بھولا نہ جائے' اُس کا شکر ادا کیا جائے' اُس کی ناشکری نہ کی جائے''۔

اس کے بعد یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ تم سب لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو! یہاں اللہ کی رسی سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین نے مختلف اقوال نقل کیے ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد' اللہ کی کتاب ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد' اللہ کا حکم ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' مسلمانوں کی جماعت ہے' یہ تمام اقوال' امام ابن جریر طبری نے نقل کیے ہیں۔

مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد کے الفاظ' بطور خاص انصار کے دو قبائل اوس اور خزرج کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں کہ پہلے اُن کے درمیان آپس میں دشمنی پائی جاتی تھی' اور پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت' یعنی دین اسلام کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی' بھائی بن گئے اور کفر پر رہتے ہوئے وہ لوگ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے' اور مرنے کے بعد انہوں نے اس گر جانا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت کے ذریعے انہیں جہنم سے بچا لیا۔

اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی ہے: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہییں' جو بھلائی کی طرف دعوت دیں' یعنی دین اسلام کی طرف اور اس کے احکام کی طرف دعوت دیں' وہ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں' اس سے مراد یہ ہے: اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہییں' جو دین کی تعلیمات کا باقاعدہ طور پر علم حاصل کریں اور پھر دین کی تبلیغ کریں' کیونکہ جو شخص دین کی تعلیمات سے واقف نہیں ہوگا' وہ اس کی تبلیغ کیسے کر سکے گا؟ اور پھر دعوت کے اس کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ''معروف'' کا حکم دینا اور ''منکر'' سے منع کرنا' ہر وہ چیز ''معروف'' ہے' جو دین کی تعلیمات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو' اور ہر وہ چیز ''منکر'' ہے' جو دین کی تعلیمات کے مطابق نہ ہو' کسی بھی دین کے ماننے والوں کے درمیان' عام طور پر تفرقہ اس وقت پیدا ہوتا ہے' جب ان کے درمیان ''معروف'' اور ''منکر'' کی وضاحت' مراد یا تعبیر کے حوالے سے اختلاف ہوتا ہے' اسی لیے آگے چل کر ارشاد فرمایا کہ تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا' جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلاف کا شکار ہو گئے' اور یہ سب ان کے پاس واضح نشانیاں آ جانے کے بعد ہوا جن لوگوں نے واضح نشانیاں مل جانے کے بعد' فرقہ بندی اور اختلاف کو اختیار کیا' اُن لوگوں کے لئے زبردست عذاب ہوگا۔

؎۲ اس آیت کی تفسیر میں' امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں جو کلمات تحریر کیے ہیں' ان کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے تمہیں جس راستے کی پیروی کا حکم دیا ہے' وہی میرا مقرر کیا ہوا سیدھا راستہ ہے' تو تم اُسی کی پیروی کرو! اور جو راستے اس سے مختلف ہوں' تم ان کی پیروی نہ کرنا' ورنہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرُّومِ:

{فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ} [الروم: 30]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنا رُخ دینِ حنیف کی طرف کر لو جو اس فطرت کے مطابق ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے' یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں ہے' تم اس کے فرمانبردار رہو' اس سے ڈرتے رہو' نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ' وہ لوگ کہ جب اُنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو ہر گروہ جو (کچھ بھی) اُس کے پاس تھا وہ اُسی پر خوش تھا''۔[1]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق:

{شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ} [الشوری: 13]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم عسق میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُس نے تمہارے لیے دین کو مقرر کیا ہے جس کے بارے میں اُس نے حضرت نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور وہ چیز جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور جس کے بارے میں ہم نے ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو ہدایت کی تھی کہ تم لوگ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ بندی نہ کرنا' یہ بات مشرکین کیلئے بڑی گراں ہے کہ تم اس بات کی طرف اُن کو دعوت دیتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے

(حاشیہ صفحہ سابقہ) تم میرے مقرر کیے ہوئے راستے سے بھٹک جاؤ گے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ ہدایت اس لیے کی ہے' تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

اس آیت کے مضمون کو سمجھنے کے لئے' اس سے پہلے کی دو آیات کا مطالعہ بھی ضروری ہے' جن میں یہ بات بیان کی گئی ہے

''تم فرما دو! میں تمہارے سامنے وہ چیز تلاوت کرتا ہوں' جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام قرار دی ہیں''

اور پھر اس کے بعد مختلف ممنوعہ امور کا ذکر کیا گیا ہے۔

[1] اس سے پہلے کی آیات میں مشرکین سے خطاب کیا گیا تھا' اور اب بظاہر نبی اکرم ﷺ کو خطاب کر کے' اہل ایمان یا قرآن کے قاری سے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم نے اپنا رُخ دین حنیف کی طرف ہی رکھنا ہے' اور یہ بات بیان کی گئی کہ یہ دین حنیف وہ فطرت ہے' جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔
اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے' امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہ ہونے سے مراد اللہ کا دین ہے' یعنی تم شرک کر کے' اس میں کوئی تبدیلی نہ کر دینا' توحید ہی مضبوط دین ہے۔
اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی کہ تم لوگ مشرکین میں سے نہ ہو جانا' اور اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا' جنہوں نے اپنے دین کے بارے میں تفرقہ اختیار کیا' یعنی جن کی وہ عبادت کرتے تھے' ان کے حوالے سے تفرقہ شکار ہو گئے۔

چاہتا ہے اس کیلئے اُسے منتخب کر لیتا ہے اور وہ اس کی طرف اُس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جو رجوع کرنے والا ہو"۔ [1]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَلْ يَكُونُ مِنَ الْبَيَانِ اَشْفَى مِنْ هَذَا عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ تَعَالَى وَتَدَبَّرَ مَا بِهِ حَذَّرَهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ مِنَ الْفُرْقَةِ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو کیا اُس کیلئے اس سے زیادہ شفاء بخش بیان اور کوئی ہو سکتا ہے؟ جبکہ وہ اس چیز کے بارے میں غور و فکر کرے جس فرقہ بندی سے اُس کے مولا کریم نے اُسے منع کیا ہے؟

اختلاف مشیت حق کے تحت ہے

ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ اَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ اَعْلَمَنَا وَإِيَّاكُمْ فِي كِتَابِهِ اَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُونَ الِاخْتِلَافُ بَيْنَ خَلْقِهِ لِيُضِلَّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مَوْعِظَةً يَتَذَكَّرُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ، فَيَحْذَرُونَ الْفُرْقَةَ، وَيَلْزَمُونَ الْجَمَاعَةَ وَيَدَعُونَ الْمِرَاءَ وَالْخُصُومَاتِ فِي الدِّينِ، وَيَتَّبِعُونَ وَلَا يَبْتَدِعُونَ.

پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں' اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ یہ بات ضروری ہے کہ اُس کی مخلوق کے درمیان اختلاف ہوتا کہ وہ جسے چاہے گمراہ رہنے دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرے' تو اس بات کو اللہ تعالیٰ نے ایک نصیحت آمیز چیز کے طور پر مقرر کیا ہے تاکہ اہلِ ایمان اس سے نصیحت حاصل کریں اور وہ فرقہ بندی سے بچ جائیں اور جماعت کے ساتھ رہیں اور وہ دین (کے احکام) کے بارے میں بحث و تمحیص اور اختلافات کو ترک کر دیں اور وہ (شرعی احکام کی) پیروی کریں اور بدعت کو اختیار نہ کریں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: اَيْنَ هَذَا مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کہاں ہے؟

قِيلَ لَهُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ هُودَ: {وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً

تو اُسے جواب دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا' وہ

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمہارے لیے بھی اسی دین کو مقرر کیا گیا ہے' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیا تھا' اور دیگر انبیاء کو بھی یہی حکم دیا گیا' اور وہ حکم یہ ہے کہ تم نے دین کو قائم رکھنا ہے' یعنی اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے اعتقاد رکھنا ہے' اور اُن تعلیمات پر عمل پیرا رہنا ہے' اور دین کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار نہیں ہونا ہے۔
اس کے بعد یہ بات بیان کی گئی کہ تم مشرکین کو جس بات کی طرف دعوت دیتے ہو' وہ اُن کے لئے بڑی گراں ہے' اس سے مراد توحید کی دعوت ہے۔

وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ} [هود: 118]

لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرنے والے رہیں گے البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کرے‘ اسی مقصد کیلئے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے اور پروردگار کا کلمہ مکمل ہو جائے گا کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں‘ دونوں سے بھر دوں گا اور ہم نے تمہارے سامنے رسولوں کے واقعات بیان کیے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کریں اور اس میں تمہارے پاس وہ چیز آئی ہے جو اہل ایمان کے لیے حق، نصیحت اور عبرت ہے“۔[1]

ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَ مَا أَنْزَلَهُ إِلَيْهِ، وَلَا يَتَّبِعَ أَهْوَاءَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأُمَمِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ. فَفَعَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَ أُمَّتَهُ الِاخْتِلَافَ وَالْإِعْجَابَ وَاتِّبَاعَ الْهَوَى.

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس چیز کی پیروی کریں جو اُن کی طرف نازل ہوا ہے اور جو اُمتیں پہلے گزر چکی ہیں اُس چیز کے بارے میں اُن کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں جن کے حوالے سے اُن کے درمیان اختلاف ہوا تھا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اپنی اُمت کو اختلاف کرنے اور اپنی رائے پر اعتماد کرنے اور خواہشِ نفس کی پیروی کرنے سے بچنے کی تلقین کی۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم الْجَاثِيَةِ:

{وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

”ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب‘ حکمت اور نبوت عطا کیے اور ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزیں رزق کے طور پر عطا کیں اور اُنہیں تمام

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا‘ تو سب لوگوں کو ایک ہی ”اُمت“ بنا دیتا‘ یعنی وہ سب لوگ ایک ہی دین کے قائل ہوتے‘ یہ بالکل اسی طرح ہوتا‘ جس طرح فرشتے ایک ہی دین کے پیروکار ہیں‘ لیکن اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے بارے میں اس طریقے کو اختیار نہیں کیا‘ بلکہ اُنہیں یہ اختیار دیا کہ وہ صحیح اور غلط کا جائزہ لیں‘ اس کی تحقیق کریں‘ دلائل کا جائزہ لیں‘ اور پھر حق کو اختیار کر لیں۔

اس کے بعد یہ حقیقت بیان کی گئی کہ دین کے حوالے سے لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہے ہیں اور رہیں گے‘ البتہ کچھ لوگ دین کے حوالے سے اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے‘ اور یہ وہ لوگ ہیں‘ جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے گا‘ اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے‘ اور جو لوگ اختلاف کا شکار ہوں گے‘ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کا یہ فیصلہ پورا ہو جائے کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں‘ دونوں سے بھر دوں گا۔

اس کے بعد‘ نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے یہ بات ارشاد فرمائی گئی کہ ہم دیگر رسولوں کے حوالے سے ایسی باتیں‘ آپ کے سامنے بیان کریں گے‘ جن کو سن کے آپ کے دل کو اطمینان نصیب ہو‘ اور اس حوالے سے‘ جو کچھ آپ کے پاس آئے گا‘ اس میں اہل ایمان کے لیے حق‘ نصیحت اور وعظ ہو گا۔

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، وَاللهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ} [الجاثية: 16]

جہانوں پر فضیلت عطا کی' ہم نے اُنہیں احکام سے متعلق واضح نشانیاں عطا کیں لیکن وہ اُس وقت اختلاف کا شکار ہوئے جب اُن کے پاس علم آ گیا' یہ اُن کی باہمی سرکشی کی وجہ سے تھا' تو جس چیز کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں تو تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کر دے گا' پھر ہم نے تمہیں حکم سے متعلق شریعت پر مقرر کیا تو تم اُس کی پیروی کرو اور تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے ہیں' وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں' ظلم کرنے والے لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کا مددگار ہے''۔[1]

ثُمَّ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ} [الجاثية: 20]

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ لوگوں کیلئے بصیرت والی باتیں ہیں اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اُن لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں''۔

4- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: انا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

علی بن ابوطلحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

[1] اس آیت میں اللہ نے بنی اسرایل پر اپنی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان تمام نعمتوں کے باوجود' وہ لوگ آپس کی سرکشی کی وجہ سے 'دین کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گئے تھے' اور پھر نبی اکرم ﷺ کو خطاب کر کے اس کے ذریعے قرآن کے قاری کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم نے تمہیں ایک شریعت عطا کی ہے' تم نے اُسی کی پیروی کرنی ہے' جو لوگ علم نہیں رکھتے ہیں' اُن کی نفسانی خواہشات' یعنی ان کے باطل نظریات کی پیروی نہیں کرنی ہے' کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے ہیں' اور پھر یہ بات بیان کی گئی کہ ظالم لوگ' یعنی بھٹکے ہوئے لوگ' ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ صرف پرہیزگار لوگوں کا مددگار ہوتا ہے' یعنی وہ ظالموں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کا مددگار نہیں ہوتا۔

اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا} [الانعام: 159]

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے"۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا} [آل عمران: 105]

"اور تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی اور اختلافات کا شکار ہوئے"۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ} [آل عمران: 7]

"پس وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن تھا اُنہوں نے اُس چیز کی پیروی کی جو اس میں سے متشابہ ہے"۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ} [النساء: 140]

"اُس نے تم پر کتاب میں (یہ حکم) نازل کیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ اُن کا انکار کیا جاتا ہے یا ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے تو تم اُن لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو"۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ} [الانعام: 153]

"تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ تم صحیح راستہ کو چھوڑ کر متفرق ہو جاؤ گے"۔

وَقَوْلُهُ:

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ} [الشورى: 13]

"تم دین کو قائم رکھو اور اس کے بارے میں فرقہ بندی کا شکار نہ ہو"۔[1]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْجَمَاعَةِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الِاخْتِلَافِ وَالْفُرْقَةِ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور اُنہیں اختلافات کا شکار ہونے اور فرقہ بندی اختیار کرنے سے منع کیا

[1] یہ آیت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

قَبْلَهُمْ بِالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَاتِ فِي دِينِ اللهِ تَعَالَى

ہے اور اُنہیں اس بات کے بارے میں بتایا ہے کہ اُن سے پہلے کے لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اختلافات کا شکار ہونے اور بحث کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

احادیث میں فرقہ بندی سے بچنے کا حکم

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِمَّا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِهِ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْزَمُوا الْجَمَاعَةَ وَيَحْذَرُوا الْفُرْقَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ چیزیں تھیں جو میرے ذہن میں اس وقت موجود تھیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کو حکم دیا ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ رہیں اور فرقہ بندی سے بچ کے رہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَذَّرَ أُمَّتَهُ ذَلِكَ قِيلَ لَهُ: نَعَمْ، وَوَاجِبٌ عَلَيْكَ أَنْ تَسْمَعَهُ، وَتَحْذَرَ الْفُرْقَةَ وَتَلْزَمَ الْجَمَاعَةَ وَتَسْتَعِينَ بِاللهِ الْعَظِيمِ عَلَى ذَلِكَ

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ آپ ہمارے سامنے نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی ذکر کریں جن میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو ان چیزوں سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ تو اس کو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! اور تم پر یہ بات لازم بھی ہے کہ تم اُن روایات کو سنو اور فرقہ بندی سے بچ کے رہو اور جماعت کے ساتھ رہو اور اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں مدد کے طلبگار رہو۔

بَابُ ذِكْرِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَتَحْذِيرِهِ إِيَّاهُمُ الْفُرْقَةَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دینا اور اُنہیں فرقہ بندی سے بچنے کی تلقین کرنا

5- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

5- جامع الترمذی - أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی لزوم الجماعة- حديث:2142 السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء- ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عمر فيه - حديث:8945 صحيح ابن حبان - كتاب السير باب طاعة الأئمة- ذكر الإخبار عما يجب على المرء من لزوم ما عليه جماعة حديث:4646صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة ذكر الزجر أن يخلو المرء بامرأة أجنبية وإن لم تكن بمغيبة - حديث:5663صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ ذكر الإخبار عما يظهر فی الناس من المسابقة فی الشهادات والأيمان - حديث:6836صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الإخبار عن وصية المصطفى صلى الله عليه وسلم الخير بالصحابة - حديث:7361المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث:354جامع معمر بن راشد - باب لزوم الجماعة

الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو لوگوں سے دور ہوتا ہے''۔

جماعت کے لزوم کی تلقین

6- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالشَّامِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں' اسی طرح ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہوتا ہے''۔

حديث: 1316مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - أول مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 177مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن حديث: 242مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر حديث: 30مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 23البحر الزخار مسند البزار - ما روى عبد الله بن دينار حديث: 176مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث: 131المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم حديث: 246المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2989مسند الشهاب القضاعي - من سرته حسنته وساءته سيئته فهو مؤمن حديث: 385

6- رواه الترمذی: 2166، وابن ماجه: 2363، والحاكم 114/1، وابن أبي عاصم في السنة: 902، وحسنه الألباني في صحيح الترمذی: 1758۔

أَبْعَدُ

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی وحی

7- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ابوسلام بیان کرتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْمَلُونَ بِهِنَّ

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ بھی ان پر عمل کریں۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمَرَنِي اللهُ تَعَالَى بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ، وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ

میں تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے: جماعت کے ساتھ رہنا، اطاعت و فرمانبرداری کرنا، ہجرت کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، جو شخص ایک بالشت جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ اپنے سر سے اسلام کا پٹہ اُتار دیتا ہے اُس وقت تک کیلئے جب تک وہ واپس نہیں آتا (یا اُس شخص کا حکم مختلف ہوگا جو واپس آجائے)۔

جماعت سے علیحدگی کا وبال

8- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

7- رواه الترمذي: 2298، وأحمد 344/5.

8- رواه مسلم: 1848، وأحمد 296/2، والنسائي 123/7، وابن ماجه: 3948، والبيهقي: 1568، وابن حبان: 4580.

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نَا أَيُّوبُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

''جو شخص حاکمِ وقت کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے اور اس حالت میں مرجائے تو اُس کی موت زمانۂ جاہلیت کی موت ہوتی ہے''۔

عصبیت سے بچنے کی تلقین

9- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَخَالَفَ الطَّاعَةَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنِ اعْتَرَضَ أُمَّتِي بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَحْتَشِمُ مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا، فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ

''جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے اور اطاعت کے برخلاف کرے تو وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو شخص میری اُمت کے نیک یا گناہگار شخص سے ڈرتا ہو اور وہ میری اُمت کے مؤمن شخص کا احترام نہ کرے یا جس شخص کے ساتھ عہد کیا گیا تھا (یعنی غیر مسلم افراد) کے عہد کو پورا نہ کرے تو وہ میری اُمت

9- انظر السابق۔

لِلْعَصَبِيَّةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَيَدْعُو لِعَصَبَةٍ لَهُ وَوَالَى لِعَصَبَةٍ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى

میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص کسی گمراہی کے جھنڈے کے تحت مارا جائے جو عصبیت کی وجہ سے غصہ میں آئے عصبیت کی وجہ سے لڑائی کرے اور عصبیت کی طرف دعوت دے اور وہ عصبیت کا نگران ہو (تو جب وہ مارا جائے گا) تو زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا"۔ روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

10- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

"جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرے وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے"۔

11- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: نَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

"یہ میرا سیدھا راستہ ہے تم اس کی پیروی کرو تم لوگ مختلف

10- انظر السابق۔

11- رواه النسائي:194، وأحمد1/435، والحاكم 2/318، وابن حبان:6۔

فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ} [الانعام: 153]

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ فَخَطَّ خَطًّا فَقَالَ: هَذَا الصِّرَاطُ ثُمَّ خَطَّ حَوْلَهُ خِطَطًا. فَقَالَ: وَهَذِهِ السُّبُلُ. فَمَا مِنْهَا سَبِيلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ

راستوں کی پیروی نہ کرو"۔ [1]

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک راستہ ہے۔ پھر آپ نے اُس کے اردگرد اور لکیریں کھینچ دیں اور آپ نے فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں' ان میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔

مثال کے ذریعے وضاحت

12- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطًّا وَقَالَ بِأُصْبُعِهِ عَلَى الْأَرْضِ خِطَّةً قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِ الْخَطِّ وَيَسَارِهِ، وَقَالَ: هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا:

{وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

الْخُطُوطُ الَّتِي عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف لکیریں کھینچیں' آپ نے اپنی انگلی کے ذریعہ زمین پر لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ پھر آپ نے اُس کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ لکیریں کھینچیں اور ارشاد فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر ایک مخصوص شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے' تم اس کی پیروی کرو' تم متفرق راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ تم (سیدھے) راستہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر ہو جاؤ گے' یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں وہ تمہیں ہدایت کر رہا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود

---

[1] اس آیت کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت میں مختلف راستوں سے مراد) وہ لکیریں ہیں جو اُس کے دائیں طرف تھیں اور بائیں طرف تھیں۔

13- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: ثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا: وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ، وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ، فَقَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللهِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: {وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ} [الانعام: 153]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ نے ایک لکیر کھینچی' پھر آپ نے اُس کے دائیں طرف دو لکیریں کھینچیں اور اُس کے بائیں طرف دو لکیریں کھینچیں' پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک درمیان والی لکیر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تو تم لوگ اس کی پیروی کرو' تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ تم سیدھے راستے سے ہٹ جاؤ گے''۔

14- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ الْأَصْبَغِ، وَأَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو صَالِحٍ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے' ایک سیدھا راستہ ہے

13- رواه ابن ماجه: 11، وأحمد 397/3 وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه.

14- رواه الترمذي: 2863، والحاكم 73/1.

وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ بَيْنَهُمَا، وَأَبْوبٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَعْوَجُّوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ إِنْسَانٌ فَتْحَ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ فَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُودُ اللهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللهِ، وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ''

اور اُس سیدھے راستہ کی دونوں طرف دیواریں ہیں جن میں مختلف دروازے کھلے ہوئے ہیں' اُن دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں' اُس راستہ کے دروازہ پر ایک دعوت دینے والا ہے جو یہ کہہ رہا ہے: اے لوگو! تم سب لوگ سیدھے راستہ میں داخل ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہونا اور اُس راستہ کے اوپر ایک دعوت دینے والا ہے' جب انسان اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے نہ کھولو! کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو تم اس کے اندر چلے جاؤ گے تو سیدھا راستہ اصل میں اسلام ہے اور وہ پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور وہ کھلے ہوئے دروازے' اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی اشیاء ہیں اور اُس راستہ کے سرے پر موجود دعوت دینے والا' اللہ کی کتاب ہے اور اُس راستہ کے اوپر دعوت دینے والے سے مراد وہ چیز ہے جو ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ کرنے والا (فرشتہ ہوتا ہے)۔

15- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ، بَيْنَهُمَا

''اللہ تعالیٰ نے سیدھے راستے (یا صراط مستقیم) کیلئے ایک مثال بیان کی ہے کہ سیدھے راستے کے دونوں طرف دیواریں ہیں'

15- رواہ أحمد 182/4، والترمذی: 2863، وصححہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 2295.

أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ إِنْسَانٌ فَتْحَ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، فَالصِّرَاطُ: الْإِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُودُ اللهِ، وَالْأَبْوَابُ: مَحَارِمُ اللهِ تَعَالَى، وَالدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ''

ان کے درمیان کچھ دروازے ہیں جو کھلے ہوئے ہیں' اُن دروازوں پر کچھ پردے پڑے ہوئے ہیں' اُس راستہ کے دروازے پر ایک داعی ہے جو یہ کہتا ہے: اے لوگو! تم سب اس راستے پر داخل ہو جاؤ اور تم اِدھر اُدھر نہ ہونا' اور اُس راستہ کے اوپر ایک دعوت دینے والا ہے کہ جب کوئی انسان اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے: تمہارا ستیاناس ہو! تم اُسے نہ کھولنا' اگر تم نے اسے کھولا تو تم اس میں اندر داخل ہو جاؤ گے۔ تو یہاں سیدھے راستہ سے مراد اسلام ہے' پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں' دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی اشیاء ہیں اور سیدھے راستہ کے سرے پر موجود داعی سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور راستہ کے اوپر موجود داعی سے مراد مسلمان کے دل میں موجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ کرنے والا (فرشتہ یا عقلِ سلیم) ہے''۔

16- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ يُنَادُونَ: يَا عَبْدَ اللهِ هَلُمَّ هَذَا الصِّرَاطَ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ، فَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ فَإِنَّ حَبْلَ اللهِ هُوَ كِتَابُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ راستہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں شیاطین موجود ہوتے ہیں جو بلند آواز میں پکارتے ہیں: اے اللہ کے بندے! اس راستہ کی طرف آؤ! تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روک دیں' تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اللہ تعالیٰ کی رسّی سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

17- أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا جَدِّي قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّهَا حَبْلُ اللهِ الَّذِي اَمَرَ بِهِ، وَمَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ

امام شعبی نے ثابت بن قطبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر اطاعت کرنا اور جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس کے بارے میں اُس نے حکم دیا ہے' جماعت کے ساتھ رہتے ہوئے تمہیں جس ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے' وہ اُس سے زیادہ بہتر ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے کی صورت میں تمہیں جو پسندیدہ چیز ملتی ہے۔

18- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ اَرَادَ بُحْبُحَةَ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو شخص جنت کے درمیان میں رہنا چاہتا ہو' اُس پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے۔

ابوالعالیہ کی تلقین ونصیحت

19- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَيْضًا قَالَ نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ: تَعَلَّمُوا الْاِسْلَامَ، فَاِذَا تَعَلَّمْتُمُوهُ فَلَا تَرْغَبُوا عَنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَاِنَّهُ الْاِسْلَامُ، وَلَا تُحَرِّفُوا الصِّرَاطَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا، وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عاصم احول بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابوالعالیہ نے فرمایا: تم لوگ اسلام کا علم حاصل کرو' جب تم اس کا علم حاصل کرلو تو اُس سے منہ نہ موڑنا' تم پر صراطِ مستقیم پر رہنا لازم ہے کیونکہ وہی اسلام ہے اور تم صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہو جانا' تم پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اختیار کرنا لازم ہے اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گامزن تھے اُسے اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ لوگوں نے بعد میں جو کچھ بھی کیا اس سے پندرہ سال پہلے

اَصْحَابُهُ. فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْعَلُوا الَّذِي فَعَلُوهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. وَإِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الْاَهْوَاءَ الَّتِي تُلْقِي بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

ہم نے قرآن کا علم حاصل کر لیا تھا اور تم پر اُن نفسانی خواہشات سے بچنا لازم ہے جو لوگوں کے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دیتی ہیں۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: صَدَقَ وَنَصَحَ. وَحَدَّثْتُ بِهِ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ. فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ اَحَدَّثْتَ بِهَذَا مُحَمَّدًا؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: فَحَدِّثْهُ إِذَنْ

عاصم احول بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات حسن بصری کو بتائی تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ بیان کیا ہے اور خیر خواہی کی بات کی ہے' پھر میں نے یہ بات حفصہ بنت سیرین کو بتائی تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم نے یہ بات حسن بن سیرین کو بیان کی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات اُنہیں بھی بتا دو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: عَلَامَةُ مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا: سُلُوكُ هَذَا الطَّرِيقِ. كِتَابُ اللهِ. وَسُنَنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنُ اَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَمَا كَانَ عَلَيْهِ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ بَلَدٍ إِلَى آخِرِ مَا كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلَ الْاَوْزَاعِيِّ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَالشَّافِعِيِّ. وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ. وَالْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ. وَمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ طَرِيقَتِهِمْ. وَمُجَانَبَةُ كُلِّ مَذْهَبٍ يَذُمُّهُ هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ. وَسَنُبَيِّنُ مَا يَرْضَوْنَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' اُس کی علامت یہ ہے کہ وہ اس راستہ پر چلتا ہے' یعنی اللہ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنتوں' اُن کے اصحاب کے طریقہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی اُن کے طریقہ پر چلتا ہے' وہ چیز جس پر ہر علاقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے آئمہ بلکہ تمام علماء گامزن ہیں' جیسے امام اوزاعی' سفیان ثوری' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' قاسم بن سلام اور وہ افراد جو ان کے طریقہ پر عمل پیرا ہیں اور جو شخص ہر اُس مسلک سے لاتعلق رہتا ہے جس کی مذمت ان علماء نے کی ہے' عنقریب ہم یہ بات بیان کریں گے کہ یہ لوگ کس چیز سے راضی ہیں؟ اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ فِي دِينِهِمْ وَعَلَى كَمْ تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُمُ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً ، وَأَخْبَرَنَا عَنْ أُمَّةِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُمُ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً. إِحْدَى وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَعْلُو أُمَّتِي الْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا تَزِيدُ عَلَيْهِمْ فِرْقَةً وَاحِدَةً. ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ إِنَّهُ سُئِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ النَّاجِيَةُ؟ فَقَالَ فِي حَدِيثٍ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وَفِي حَدِيثٍ قَالَ: السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَفِي حَدِيثٍ قَالَ: وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

باب: دوسری اُمتوں کا اپنے دین کے حوالے سے فرقوں میں تقسیم ہونا اور یہ اُمت کتنے فرقوں میں تقسیم ہوگی؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارے نبی ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے بارے میں یہ بات بتائی کہ وہ لوگ اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور وہ سب جہنم میں جائیں گے صرف ایک نہیں جائے گا اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ لوگ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے جن میں سے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا' اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری اُمت ان دونوں گروہوں سے اوپر چلی جائے گی اور وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ایک زیادہ تعداد میں' یعنی تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں سے بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟ تو ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوادِ اعظم' اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک گروہ جنت میں جائے گا اور وہ الجماعت ہے۔

قُلْتُ أَنَا: وَمَعَانِيهَا وَاحِدَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ ان کا مفہوم ایک ہی ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

بدعتی فرقوں کی بنیاد

20- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ اَسْبَاطٍ يَقُولُ: اُصُولُ الْبِدَعِ اَرْبَعٌ: الرَّوَافِضُ، وَالْخَوَارِجُ، وَالْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ. ثُمَّ تَتَشَعَّبُ كُلُّ فِرْقَةٍ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَائِفَةً. فَتِلْكَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِرْقَةً، وَالثَّالِثَةُ وَالسَّبْعُونَ الْجَمَاعَةُ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا النَّاجِيَةُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسیب بن واضح بیان کرتے ہیں:

میں نے یوسف بن اسباط کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تمام بدعتی فرقوں کی بنیاد چار فرقے ہیں: رافضی، خارجی، قدریہ اور مرجئہ، پھر ان میں سے ہر ایک فرقہ اٹھارہ ذیلی فرقوں میں تقسیم ہوتا ہے، یوں یہ بہتر فرقے بن جاتے ہیں اور تہترواں فرقہ وہ جماعت ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ نجات پانے والی ہوگی۔

21- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تَفَرَّقَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى عَلَى اِحْدَى، اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

"یہودی اور عیسائی اکہتر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی"۔

تہتر فرقوں میں تقسیم

22- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

21- رواه أبو داؤد:4576، وابن ماجه:3991، وأحمد 332/2، والحاكم 128/1، والحديث خرجه الألباني في صحيح أبي داؤد:3842

22- انظر السابق۔

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى اِحْدَى اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاخْتَلَفَ النَّصَارَى عَلَى اِحْدَى اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

''یہود اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور عیسائی اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی''۔

23- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى اُمَّتِي مَا اَتَى عَلَى بَنِي اِسْرَائِيلَ: تَفَرَّقَ بَنُو اِسْرَائِيلَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ تَزِيدُ عَلَيْهِمْ، كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. فَقَالُوا: مَنْ هَذِهِ الْمِلَّةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيْهَا وَاَصْحَابِي

''میری اُمت پر ضرور اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل پر آئی تھی' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی' یعنی اُن سے زائد فرقوں میں تقسیم ہوگی' وہ سب (فرقے) جہنم میں جائیں گے صرف ایک ملت (جنت میں جائے گی)۔ لوگوں نے عرض کی: اُس ایک ملت سے مراد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

23- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس: 5347 والحاکم 129/1 والترمذی: 2641۔

صحابہ کرام کی پیروی کا حکم

24- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مِثْلُ مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قِيلَ: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي

''میری اُمت پر اُسی طرح کی صورتِ حال پیش آئے گی جس طرح کی صورتِ حال بنی اسرائیل کو پیش آئی تھی اور بالکل ایک جیسی ہوگی جیسے ایک جوتے کی طرح کا دوسرا جوتا ہوتا ہے' بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور وہ سب جہنم میں جائیں گے' صرف ایک گروہ کا معاملہ مختلف ہے (وہ ایک گروہ جنت میں جائے گا)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر آج میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں''۔

25- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا أَبُو مَعْشَرٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابومعشر کے حوالے سے منقول ہے۔

26- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

24- رواه الحاكم 129/1، والبزار: 3285، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 5343.

25- رواه أبو يعلى: 3668، وأعله الهيثمي في المجمع 285/7.

الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: وَحَدَّثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأُمَمِ فَقَالَ: تَفَرَّقَتْ أُمَّةُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً، سَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَتَفَرَّقَتْ أُمَّةُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، إِحْدَى وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَعْلُو أُمَّتِي عَلَى الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيعًا بِمِلَّةٍ وَاحِدَةٍ، اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ

(۔۔۔ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے، جس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سابقہ اُمتوں کے بارے میں بتاتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی جن میں سے ستر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی جن میں سے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت ان دونوں گروہوں پر ایک عدد زیادہ ہونے کے حوالے سے اوپر چلی جائے گی، ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الجماعۃ۔

27- قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ: فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا فِيهِ قُرْآنًا

{وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ} [الاعراف: 159]

یعقوب بن زید بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے تھے تو اس کے ساتھ قرآن کی ان آیات کی تلاوت کرتے تھے:

''اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اُس کے مطابق انصاف کرتا ہے''۔[1]

---

[1] اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں کچھ لوگ ایسے رہے ہیں، جو حق کی پیروی کرتے رہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ ذَكَرَ أُمَّةَ عِيسَى فَقَرَأَ

پھر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کا ذکر کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

{وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَاَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ. مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ} [المائدۃ: 66]

''اگر اہلِ کتاب ایمان لے آئیں اور پرہیز گاری اختیار کریں تو ہم اُن کے گناہ اُن سے دور کر دیں گے اور اُنہیں نعمتوں والے باغات میں داخل کر دیں گے اور اگر وہ لوگ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن کی طرف نازل کیا گیا اُس کو قائم رکھتے ہیں تو وہ اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی نعمتیں کھائیں گے' اُن میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو میانہ روی اختیار کیے ہوئے ہے اور اُن میں سے زیادہ تر لوگ وہ ہیں جن کے کیے ہوئے عمل بُرے ہیں''۔ [1]

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ اُمَّتَنَا فَقَرَأَ

پھر انہوں نے ہماری اُمت کا ذکر کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ} [الاعراف: 181]

''اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ہے اُن میں سے ایک اُمت ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتی ہے اور اُس کے مطابق انصاف

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اور اس کے مطابق عدل کرتے رہے' اس مضمون کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر یہ بات بیان کی کہ بنی اسرائیل نے عہد شکنی کی' برے اعمال اختیار کیے' اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کی' اب یہاں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تمام بنی اسرائیل گمراہ نہیں تھے' بلکہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے' جو ہمیشہ حق پر گامزن رہے اور ایسا ہر زمانے میں ہوتا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں بنی اسرائیل میں سے ایسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا' اور آپ پر ایمان لے آئے' مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں مراد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں۔

[1] مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اہل کتاب کے ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں' اور اُن کے پرہیز گاری اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی اکرم کا انکار کرنے سے بچ کے رہیں' تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا' اُن کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے' ان کے تورات اور انجیل کو قائم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ تورات اور انجیل میں جو کچھ مذکور ہے' وہ اُس پر ایمان لائیں' کیونکہ تورات اور انجیل میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر ہے' اس لیے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا چاہیے۔

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ ''مقتصد'' سے مراد سیدھے راستہ کی پیروی کرنے والا شخص ہے' تو یہاں مراد یہ ہوگا کہ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو سیدھے راستے کی پیروی کرتے ہیں' اگرچہ ان میں سے زیادہ تر لوگ وہ ہیں' جو برے عمل کرتے ہیں' یعنی حق کو تسلیم نہیں کرتے ہیں' اُس کی پیروی نہیں کرتے ہیں' اُسے چھپا کے رکھتے ہیں' اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

28 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ سَلَّامٍ، عَلَى كَمْ تَفَرَّقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهُمْ يَشْهَدُ عَلَى بَعْضٍ بِالضَّلَالَةِ. قَالُوا: أَفَلَا تُخْبِرُنَا لَوْ قَدْ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا فَتَفَرَّقَ أُمَّتُكَ، عَلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُمْ؟ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَى، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقُوا عَلَى مَا قُلْتَ وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى مَا افْتَرَقَتْ عَلَيْهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ، وَسَتَزِيدُ فِرْقَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

29- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزَوْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ

کرتی ہے"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابن سلام! بنی اسرائیل کتنے فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے؟ اُنہوں نے عرض کی: اکہتر میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر میں' اُن میں سے ہر ایک گروہ دوسرے گروہ کو گمراہی پر قرار دیتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ہمیں اس صورتِ حال کے بارے میں نہیں بتائیں گے کہ اگر آپ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی اُمت بھی مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائے تو اُن کا معاملہ کس کی طرف لوٹے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! بنی اسرائیل تمہارے بیان کے مطابق مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور جس طرح بنی اسرائیل مختلف فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اسی طرح میری اُمت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگی اور (میری امت کا) ایک فرقہ زیادہ ہوگا جو بنی اسرائیل میں (عددی اعتبار سے) نہیں تھا"۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کرتے ہیں:

28- رواه ابن ماجه: 3993 بنحوه.

29- والحديث عزاه الهيثمي في المجمع 258/7 للطبراني في الأوسط والكبير.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی' صرف سوادِ اعظم کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے''۔

30- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنَةِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَلَنْ تَذْهَبَ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى تَفْتَرِقَ أُمَّتِي عَلَى مِثْلِهَا أَوْ قَالَ: عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ، وَكُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور زمانہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک میری اُمت بھی اُن لوگوں کی طرح (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) مختلف فرقوں میں تقسیم نہیں ہوگی' اُن میں سے ہر ایک فرقہ جہنم میں جائے گا' صرف ایک نہیں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے''۔

31- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو عامر ہوزنی بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مکہ میں لوگوں کو

30- والحديث له شواهد عند ابن ماجه: 3992، وأبي داؤد: 4597، وأحمد 102/4، والبزار: 3282، والحاكم 128/1.

صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَامَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ:

ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا: خبردار! (میں تمہیں یہ بات بتانے لگا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

''خبردار! تم سے پہلے کے اہلِ کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ اُمت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی، بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا حَذِرَ هَذِهِ الْفِرَقَ، وَجَانَبَ الْبِدَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ، وَلَزِمَ الْأَثَرَ فَطَلَبَ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ، وَاسْتَعَانَ بِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ اُس بندہ پر رحم کرے جو ان فرقوں سے بچ کر رہتا ہے اور بدعتوں سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے، وہ شرعی احکام کی پیروی کرتا ہے، وہ بدعت کو اختیار نہیں کرتا ہے وہ منقول روایات کو لازم پکڑتا ہے اور صراطِ مستقیم کا طلبگار ہوتا ہے اور اس بارے میں اپنے کریم پروردگار سے مدد کا طلبگار رہتا ہے۔

32- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن عون نے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے:

پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے: جو شخص منقول روایات پر عمل پیرا رہتا ہے، وہی سیدھے راستہ پر ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَوْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ وَتَحْذِيرِهِ إِيَّاهُمْ سُنَنَ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کے حوالے سے اس اندیشہ کا شکار ہونا اور اُن لوگوں کو اس چیز سے بچنے کی تلقین کرنا کہ وہ پہلی اُمتوں کے طریقہ کو اختیار کریں

33- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

لَيَأْخُذَنَّ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْأُمَمِ وَالْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَمَا فَعَلَتْ فَارِسُ وَالرُّومُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ؟

"میری اُمت پر بھی اُسی طرح کی صورتِ حال آئے گی جس طرح کی صورتِ حال سابقہ اُمتوں اور سابقہ زمانہ کے لوگوں پر آئی تھی اور یہ بالشت کے برابر بالشت اور ذراع در ذراع[1] کے مطابق ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جس طرح اہلِ فارس اور اہلِ روم نے کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے صرف یہی تو رہ گئے ہیں"۔

34- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

[1] لفظ ذراع کا لغوی معنی کہنی سے لے کر درمیان والی بڑی انگلی کے کونے تک کا حصہ ہے، یہ لفظ عربوں کے محاورہ میں مکمل پیمائش کا مفہوم واضح کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔)

33- رواہ البخاری:7319، وابن ماجه:3994، وأحمد 450/2، وأبو يعلى:6292.

الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَبَاعًا بِبَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ

''تم لوگ بالشت برابر بالشت اور ذراع در ذراع اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے' یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے''۔

سابقہ امتوں کی پیروی کی پیشگوئی

35- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: انا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْوَحْيِ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: جَاءَكُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَعَاهَدُ دِينَكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ میں نبی اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جبریل تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہارے دینی اُمور کے بارے میں اطلاع دیں (اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے:)

لَتَسْلُكُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَأْخُذُنَّ بِمِثْلِ أَخْذِهِمْ، إِنْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَإِنْ ذِرَاعًا

''تم لوگ اپنے سے پہلے کے لوگوں کے طریقوں کو اختیار کرو گے' بالکل اُسی طرح جس طرح ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا وہ تم بھی ضرور کرو گے اور یہ بالشت

35- رواہ الحاکم 129/1۔

بِذِرَاعٍ، وَإِنْ بَاعًا بِبَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ

در بالشت اور گرہ در گرہ ہوگا اور اگر وہ دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا ہو تو ادھر بھی وہی ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو تم لوگ بھی اُس میں داخل ہو گے"۔

36- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَهْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَيَحْمِلَنَّ شِرَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى سُنَنِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ

"اس اُمت کے بُرے لوگ پہلے والے لوگوں کے طریقوں کو ضرور اختیار کریں گے' بالکل اُسی طرح جس طرح تیر کا ایک پَر دوسرے پَر جتنا ہوتا ہے"۔

تقدیر کے انکار کی مذمت

37- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: ثنا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صنابحی نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تم لوگ ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی پیروی کرو گے جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کی مانند ہوتا ہے' نہ تو تم اُن کے راستہ سے

36- والحديث له شواهد حسنة عند أحمد 125/4، والطبراني: 7140۔

37- والحديث له شاهد أخرجه الألباني في صحيح الجامع: 5075۔

الْيَمَانِ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ أَثَرَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، لَا تُخْطِئُونَ طَرِيقَتَهُمْ وَلَا تُخْطِئَنَّكُمْ. وَلَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً فَعُرْوَةً، وَيَكُونُ أَوَّلَ نَقْضِهَا الْخُشُوعُ حَتَّى لَا يُرَى خَاشِعًا، وَحَتَّى يَقُولَ أَقْوَامٌ: ذَهَبَ النِّفَاقُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَمَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؟ لَقَدْ ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا حَتَّى مَا يُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ أُولَئِكَ الْمُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، وَهُمْ أَسْبَابُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ

ہٹو گے اور نہ وہ تمہارے راستہ سے ہٹیں گے' تم لوگ اسلام کی رسّی کے ایک ایک ریشہ کو توڑ دو گے اور جو پہلی چیز اس میں سے ٹوٹے گی وہ خشوع ہے' یہاں تک کہ خشوع رکھنے والا کوئی شخص نظر ہی نہیں آئے گا' یہاں تک کہ کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ حضرت محمد ﷺ کی اُمت سے نفاق رخصت ہو گیا ہے تو اب پانچ نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے' حالانکہ ہم سے پہلے کے لوگ اُس وقت گمراہی کا شکار ہو گئے تھے جس وقت اُنہوں نے اپنے نبی کے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا ترک کر دی تھی اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کرنے والے ہوں گے' یہ دجال کے اسباب (کو فراہم کرنے والے) ہوں گے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اُن لوگوں کو دجال کے ساتھ ملا دے''۔

امام آجری کا مشاہدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ تَصَفَّحَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ عَالِمٍ عَاقِلٍ، عَلِمَ أَنَّ أَكْثَرَهُمُ الْعَامَّ مِنْهُمْ يُجْرِي أُمُورَهُمْ عَلَى سُنَنِ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلَى سُنَنِ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَعَلَى سُنَنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَذَلِكَ مِثْلُ السَّلْطَنَةِ وَأَحْكَامِهِمْ وَأَحْكَامِ الْعُمَّالِ وَالْأُمَرَاءِ وَغَيْرِهِمْ، وَأَمْرِ الْمَصَائِبِ وَالْأَفْرَاحِ وَالْمَسَاكِنِ وَاللِّبَاسِ وَالْحِلْيَةِ، وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْوَلَائِمِ، وَالْمَرَاكِبِ وَالْخَدَمِ وَالْمَجَالِسِ وَالْمُجَالَسَةِ، وَالْبَيْعِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو بھی عالم اور عقلمند شخص اس اُمت کے معاملہ کا جائزہ لے گا' وہ یہ بات جان لے گا کہ اس اُمت کی اکثریت اپنے معاملات میں اہلِ کتاب کے طریقوں پر عمل پیرا ہے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' یا پھر کسریٰ اور قیصر کے طریقوں پر عمل پیرا ہے' یا زمانۂ جاہلیت کے طریقوں پر عمل پیرا ہے اور یہ سب چیزیں سلطنت' سلطنت سے متعلق احکام' ریاستی عہدہ داروں اور امراء سے متعلق احکام' مصائب' خوشی' رہائش' لباس' زیور' کھانا' پینا' دعوتیں' سواریاں' خُدام' محافل' ہم نشینی' خرید و فروخت' کمائی وغیرہ' مختلف حوالوں سے یہ لوگ (غیر مسلموں کے طریقوں کو اختیار کیے ہوئے ہیں) جن کا ذکر یہاں طوالت کا باعث ہو گا اور یہ وہ چیزیں ہیں جو لوگوں کے درمیان جاری ہیں اور یہ کتاب

وَالشِّرَاءِ، وَالْمَكَاسِبِ مِنْ جِهَاتٍ كَثِيرَةٍ، وَأَشْبَاهٌ لِمَا ذَكَرْتُ يَطُولُ شَرْحُهَا تَجْرِي بَيْنَهُمْ عَلَى خِلَافِ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ، وَإِنَّمَا تَجْرِي بَيْنَهُمْ عَلَى سُنَنِ مَنْ قَبْلَنَا، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

وسنت کے حکم کے برخلاف ہیں اور یہ چیزیں لوگوں کے درمیان ہم سے پہلے لوگوں کے طریقہ کے مطابق جاری ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' باقی مدد اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

مَا أَقَلَّ مَنْ يَتَخَلَّصُ مِنَ الْبَلَاءِ الَّذِي قَدْ عَمَّ النَّاسَ، وَلَنْ يُمَيِّزَ هَذَا إِلَّا عَاقِلٌ عَالِمٌ قَدْ أَدَّبَهُ الْعِلْمُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کم ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں اس آزمائش سے خلاصی نصیب ہوئی ہے جو لوگوں کے درمیان عام ہو چکی ہے اور اس حوالے سے امتیاز صرف کوئی عاقل اور عالم شخص کرسکتا ہے' جس کی تربیت علم نے کی ہو' باقی ہر قسم کی بھلائی کی توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس حوالے سے مددگار بھی وہی ہے۔

بَابُ ذَمِّ الْخَوَارِجِ وَسُوءِ مَذَاهِبِهِمْ، وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِمْ وَثَوَابِ مَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ

باب: خارجیوں کی مذمت' اُن کے مسلک کی خرابی' اُن سے لڑائی کا مباح ہونا اور جو شخص اُنہیں قتل کرے یا جس کو وہ قتل کردیں اُس کے اجر و ثواب کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْخَوَارِجَ قَوْمُ سُوءٍ عُصَاةٌ لِلَّهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ صَلَّوْا وَصَامُوا، وَاجْتَهَدُوا فِي الْعِبَادَةِ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِنَافِعٍ لَهُمْ، نَعَمْ، وَيُظْهِرُونَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَيْسَ ذَلِكَ بِنَافِعٍ لَهُمْ؛ لِأَنَّهُمْ قَوْمٌ يَتَأَوَّلُونَ الْقُرْآنَ عَلَى مَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدیم و جدید زمانہ کے علماء کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ "خوارج" ایک بُرا گروہ ہے' یہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان شمار ہوں گے' اگرچہ یہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' بھرپور طریقہ سے عبادت کرتے ہیں لیکن یہ چیز ان کیلئے فائدہ بخش نہیں ہوگی' اگرچہ یہ لوگ بظاہر نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں لیکن یہ چیز بھی ان کیلئے فائدہ کا باعث نہیں ہوگی' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کا وہ مفہوم بیان کرتے ہیں جو درست نہیں ہوتا

يَهْوُونَ، وَيُمَوِّهُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. وَقَدْ حَذَّرَنَا اللهُ تَعَالَى مِنْهُمْ. وَحَذَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَنَاهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ بَعْدَهُ. وَحَذَّرَنَاهُمُ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَالْخَوَارِجُ هُمُ الشُّرَاةُ الْأَنْجَاسُ الْأَرْجَاسُ، وَمَنْ كَانَ عَلَى مَذْهَبِهِمْ مِنْ سَائِرِ الْخَوَارِجِ يَتَوَارَثُونَ هَذَا الْمَذْهَبَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَيَخْرُجُونَ عَلَى الْأَئِمَّةِ وَالْأُمَرَاءِ وَيَسْتَحِلُّونَ قَتْلَ الْمُسْلِمِينَ.

اور پھر اُسے مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچا کے رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین نے ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' صحابہ کرام نے ان سے بچنے کی تلقین کی ہے اور جن لوگوں نے بھلائی کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کی' اُنہوں نے بھی ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' خارجی لوگ' بدترین لوگ' ناپاک اور پلید لوگ ہیں اور جو شخص ان کے مسلک پر عمل پیرا ہو خواہ وہ خارجیوں کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو وہ سب بھی اسی حکم میں شمار ہوں گے' یہ لوگ قدیم اور جدید زمانہ میں ایک دوسرے کو یہ مسلک منتقل کرتے رہے ہیں' یہ لوگ ائمہ اور حکمرانوں کے خلاف خروج (یعنی بغاوت) کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کرنے کو حلال قرار دیتے ہیں۔

خوارج کا آغاز

فَأَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ رَجُلٌ طَعَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ، فَمَا أَرَاكَ تَعْدِلُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَأَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَتْلَهُ، فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ وَأَخْبَرَ:

(ان) خارجیوں کا آغاز' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی ہو گیا تھا' ان کا پہلا فرد وہ شخص تھا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا تھا' جب آپ جعرانہ کے مقام پر مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے' اُس نے یہ کہا تھا: اے حضرت محمد! آپ عدل سے کام لیں' مجھے نہیں لگتا کہ آپ عدل کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

أَنَّ هٰذَا وَاَصْحَابًا لَهُ يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ. يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ

''یہ اور اس کے ساتھی ایسے لوگ ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' لیکن یہ لوگ دین سے نکل جائیں گے''۔

وَاَمَرَ فِي غَيْرِ حَدِيْثٍ بِقِتَالِهِمْ. وَبَيَّنَ فَضْلَ مَنْ قَتَلَهُمْ اَوْ قَتَلُوْهُ.

دیگر احادیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا ہے اور جو شخص انہیں قتل کرے گا یا جس کو یہ لوگ قتل کر دیں' اُس کی فضیلت بیان کی ہے۔

مختلف علاقوں میں خوارج کا ظہور

ثُمَّ اِنَّهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ خَرَجُوا مِنْ بُلْدَانٍ شَتّٰى. وَاجْتَمَعُوا وَاَظْهَرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ. حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ. فَقَتَلُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقَدِ اجْتَهَدَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي اَنْ لَا يُقْتَلَ عُثْمَانُ. فَمَا اَطَاقُوْا عَلٰى ذٰلِكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ خَرَجُوا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَمْ يَرْضَوْا لِحُكْمِهِ. وَاَظْهَرُوا قَوْلَهُمْ وَقَالُوْا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ اَرَادُوْا بِهَا الْبَاطِلَ. فَقَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالٰى بِقَتْلِهِمْ.

اس کے بعد ان لوگوں کا مختلف علاقوں میں ظہور ہوا' یہ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا اظہار کرنا شروع کیا یہاں تک کہ یہ لوگ مدینہ منورہ آ گئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' اُس وقت مدینہ منورہ میں موجود صحابہ کرام نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہ کیا جائے' لیکن وہ حضرات ایسا نہ کر سکے' اُس کے بعد ان لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی' وہ ان کے ثالثی کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوئے تھے' انہوں نے اپنا موقف یہ پیش کیا اور یہ کہا کہ ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے لیکن اُنہوں نے اس کے ذریعے باطل مفہوم مراد لیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی' اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف عطا کیا کہ وہ ان لوگوں کو قتل کریں اور جو شخص ان کو قتل کرتا یا جس کو یہ قتل کرتے اُس کی

وَأَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِ مَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ. وَقَاتَلَ مَعَهُ الصَّحَابَةُ فَصَارَ سَيْفُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْخَوَارِجِ سَيْفَ حَقٍّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

فضیلت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ پہلے ہی اطلاع دے چکے تھے' تو صحابہ کرام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی' تو قیامت تک کیلئے خارجیوں کے بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تلوار حق کی تلوار ہوگئی۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ

باب: ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس بارے میں منقول سنن اور آثار کا تذکرہ

38- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ خَيْبَرَ. وَفِي ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةٌ. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا فَيُعْطِي. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. اعْدِلْ فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عنه: يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي فَأَقْتُلَ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ کے کپڑے میں کچھ چاندی موجود تھی' نبی اکرم ﷺ اُس میں سے مٹھی بھرتے اور عطا کر دیتے تھے' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ عدل سے کام لیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کرتا تو میں رسوائی اور خسارے کا شکار ہو جاؤں گا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کو قتل کر دوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ لوگ آپس میں یہ بات کریں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کروا دیتا ہوں' یہ اور اس کے ساتھی قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں

38- رواہ مسلم: 1063، وابن ماجہ: 172، وأحمد 353/3.

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

جائے گی' یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے"۔

خوارج کا دین سے نکل جانا

39- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ بِالْجِعِرَّانَةِ، غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ قَالَ: وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ: لَا، دَعْهُ فَإِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں سونے کے ٹکڑے موجود تھے' ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ عدل سے کام لیں کیونکہ آپ عدل نہیں کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تم اسے چھوڑ دو! کیونکہ اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جاتی ہو گی' یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے"۔

40- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر مالِ غنیمت تقسیم کر رہے

39- انظر السابق.

40- وانظر تخريج الحديث قبل السابق.

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ: وَيْحَكَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّ هَذَا أَصْحَابٌ لَهُ أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

تھے' ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عدل سے کام لیں کیونکہ آپ عدل سے کام نہیں لے رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ اس کے ساتھ اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں (یہاں روایت کے الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جاتا اور یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خوارج سے قتال

41- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالضَّحَّاكِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا إِذْ قَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (مالِ غنیمت) تقسیم کر رہے تھے' اسی دوران ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ عدل سے کام لیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے یہ اجازت دیں گے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہیں کہ تم لوگ اُن کی نمازوں کے مقابلہ میں اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے

41- رواه البخاري: 6163، ومسلم: 1064، وابن أبي عاصم في السنة: 924، ومالك 204/1، وأبو داؤد: 4764، والنسائي 87/5، وابن حبان: 6741.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَأْذَنُ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ، تَدَرْدَرُ

مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (لیکن ان لوگوں کی حالت یہ ہوگی) وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے اگر اُس کی دھار کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا اگر دھار کے پچھلے حصہ کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا اگر اُس کے پَروں کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا حالانکہ وہ لید اور خون کے پار ہوا ہوتا ہے جس وقت لوگوں کے درمیان تفرقہ ہوگا اُس وقت ان کا خروج ہوگا اور ان کی مخصوص نشانی ایک ایسا شخص ہے جس کی آنکھ کے حلقہ میں سیاہی ہوگی اور اُس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پھڑکنے والے گوشت کی طرح ہوگا''۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ: لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَهُمْ وَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اُس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ لڑائی کی تھی اور مقتولین میں ایسے شخص کو تلاش کیا گیا تھا پھر اُسے لایا گیا تو اُس کا وہی حلیہ تھا جو نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

خوارج کی مخصوص نشانی

42- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

42- رواه أبو داؤد: 4765، وأحمد 3/224، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3987.

حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، ثُمَّ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ، وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ

''عنقریب میری اُمت میں اختلاف اور فرقہ بندی ہوگی' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی باتیں اچھی ہوں گی لیکن اُن کا عمل بُرا ہوگا' وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا' وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے اور پھر وہ لوگ اُس وقت تک (دین کی طرف) واپس نہیں آئیں گے' جب تک وہ تیر واپس نہیں آتا (یعنی یہ عملی طور پر ناممکن ہوگا) یہ لوگ مخلوق اور کائنات میں سب سے بُرے ہوں گے' اُس شخص کو مبارک ہو جو ان کو قتل کرے گا' یا جس کو یہ قتل کریں گے' یہ لوگ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ ان کا اللہ کی کتاب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا' جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ان کے مقابلہ میں زیادہ مقرب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سر منڈوانا''۔

43- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن رباح انصاری نے کعب احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ:

لِلشَّهِيدِ نُورَانِ، وَلِمَنْ قَتَلَهُ الْخَوَارِجُ عَشَرَةُ أَنْوَارٍ لَهُ، وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِلْحَرُورِيَّةِ. وَلَقَدْ خَرَجُوا عَلَى دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ فِي زَمَانِهِ

''شہید کو دو نور ملتے ہیں اور جسے خارجی قتل کریں گے اُسے دس انوار ملیں گے' جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ خارجیوں کیلئے مخصوص ہے' (اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے) اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اُن کے خلاف بھی خروج کیا تھا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذِهِ صِفَةُ الْحَرُورِيَّةِ، وَهُمُ الشُّرَاةُ الْخَوَارِجُ، الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ خارجیوں کی مخصوص علامت ہے اور یہ لوگ بدترین ہیں جو خارجی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ} [آل عمران: 7] الْآيَةَ.

''تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہوتا ہے تا کہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اُس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اُس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

وَقَدْ حَذَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِمَّنْ هَذِهِ صِفَتُهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اُن افراد سے بچنے کی تلقین کی ہے جن میں یہ صفات پائی جاتی ہوں۔

گمراہ لوگوں کا متشابہات کی پیروی کرنا

44- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

44- رواه البخاري: 4547، ومسلم: 2665، وأبو داؤد: 4598، وابن ماجه: 47، والترمذي: 2993، وأحمد 6/48، والطيالسي: 1432، وابن حبان: 73.

قَرَأَ:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ الْآيَةَ.

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری متشابہ ہیں' جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو متشابہ ہوتی ہے تاکہ وہ فتنہ حاصل کریں اور اُس کی تاویل حاصل کریں' حالانکہ اُس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

فَقَالَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى، فَاحْذَرُوهُمْ

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے' تو تم اُن سے بچ کے رہنا''۔

45- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ: {وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ}

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی اصل ہیں'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اس کے ذریعے صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہ وہی لوگ

فَاحْذَرُوهُمْ

ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مراد لیا ہے' تو تم لوگ اُن سے بچ کے رہنا''۔

سعید بن جبیر کی وضاحت

46- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

{وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ}[آل عمران: 7]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور دوسری متشابہ ہیں''۔

قَالَ: أَمَّا الْمُتَشَابِهَاتُ: فَهُنَّ آيٌ فِي الْقُرْآنِ يَتَشَابَهْنَ عَلَى النَّاسِ إِذَا قَرَءُوهُنَّ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُضِلُّ مَنْ ضَلَّ مِمَّنِ ادَّعَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ، كُلُّ فِرْقَةٍ يَقْرَءُونَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّهَا لَهُمْ أَصَابُوا بِهَا الْهُدَى وَمِمَّا تَتَّبِعُ الْحَرُورِيَّةُ مِنَ الْمُتَشَابِهِ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى:

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: متشابہات سے مراد قرآن کی وہ آیات ہیں کہ جب لوگ اُن کی تلاوت کرتے ہیں تو اُن کے مفہوم کے بارے میں اُنہیں شبہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں' جو اس کلمہ کا دعویٰ کرتے ہیں' ہر فرقہ قرآن کی آیات ہی تلاوت کرتا ہے اور وہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ یہ آیات اُن کے حق میں ہیں اور ان کے ذریعے وہ لوگ ہدایت تک پہنچ گئے ہیں' خارجی لوگ جن متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں اُن میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک یہ فرمان بھی ہے:

{وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدة: 44]

''اور جو شخص اُس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ کافر ہیں''۔

وَيَقْرَءُونَ مَعَهَا:

خارجی لوگ اس کے ساتھ اس آیت کی بھی تلاوت کرتے ہیں:

{ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ}

''پھر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا وہ (اُس

[الانعام: 1]

فَإِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ يَحْكُمُ بِغَيْرِ الْحَقِّ قَالُوا: قَدْ كَفَرَ. وَمَنْ كَفَرَ عَدَلَ بِرَبِّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ فَهَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ مُشْرِكُونَ. فَيَخْرُجُونَ فَيَفْعَلُونَ مَا رَأَيْتَ؛ لِأَنَّهُمْ يَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ

کی مخلوق کو) اُس کے برابر قرار دیتے ہیں"۔

تو جب خارجیوں نے کسی امام (یا حکمران) کو دیکھا کہ اُس نے حق کے علاوہ فیصلہ دیا ہے تو اُن لوگوں نے کہا: اس نے کفر کیا ہے اور جس نے کفر کیا تو اُس نے کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار دیا' یوں وہ شرک کا مرتکب ہو گیا' تو یہ لوگ جو حکمران ہیں یہ مشرکین ہیں۔ اس وجہ سے اُن خارجیوں نے بغاوت کی اور وہ کچھ کیا جو کچھ آپ لوگوں نے دیکھا ہوا ہے' اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس آیت کا اپنا مخصوص مفہوم مراد لیتے تھے۔

47- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ عَبَّاسٍ الْخَوَارِجُ وَمَا يُصِيبُهُمْ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: يُؤْمِنُونَ بِمُحْكَمِهِ، وَيَضِلُّونَ عَنْ مُتَشَابِهِهِ وَقَرَأَ

{وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ}

[آل عمران: 7]

سفیان نے معمر کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے خارجیوں کا ذکر کیا کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اُنہیں کیا چیز لاحق ہوئی تھی؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ لوگ قرآن کی محکم آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور متشابہ آیات کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہو گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

"اُس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے"۔

48- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَذُكِرَ لَهُ الْخَوَارِجُ

عبداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا اُن کے سامنے خارجیوں کا ذکر ہوا' اُن کی مجاہدے اور نماز کا ذکر ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ شدید مجاہدہ نہیں

وَاجْتِهَادُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ. قَالَ: لَيْسَ هُمْ بِأَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ

کرتے ہیں لیکن یہ پھر بھی گمراہی کا شکار ہیں (یا یہودی بھی تو گمراہی کا شکار تھے)۔

حسن بصری کا خوارج پر تبصرہ

49- وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي نَشِيطٍ، عَنِ الْحَسَنِ: وَذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: حَيَارَى سَكَارَى، لَيْسَ بِيَهُودٍ وَلَا نَصَارَى، وَلَا مَجُوسٍ فَيُعْذَرُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سلیمان بن ابونشیط نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: یہ حیرانی کا شکار اور مدہوشی کا شکار لوگ ہیں' یہ نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی ہیں نہ مجوسی ہیں کہ انہیں معذور قرار دیا جائے۔

50- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ قَالَ: قِيلَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، خَرَجَ خَارِجِيٌّ بِالْخُرَيْبَةِ، فَقَالَ: الْمِسْكِينُ رَأَى مُنْكَرًا فَأَنْكَرَهُ، فَوَقَعَ فِيمَا هُوَ أَنْكَرُ مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
معلّی بن زیاد بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے کہا گیا: اے ابوسعید! خریبہ' یہ بصرہ کے قریب ایک محلہ ہے' وہاں ایک خارجی نے خروج کیا ہے۔ تو حسن بصری نے کہا: یہ بیچارہ ایسا شخص ہے جس نے ایک منکر بات دیکھ کر اُسے منکر قرار دیا اور خود ایک ایسی چیز میں مبتلا ہو گیا جو اُس سے زیادہ بڑی منکر ہے۔

امام آجری کی نصیحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَلَا يَنْبَغِي لِمَنْ رَأَى اجْتِهَادَ خَارِجِيٍّ قَدْ خَرَجَ عَلَى إِمَامٍ عَدْلًا كَانَ الْإِمَامُ أَوْ جَائِرًا، فَخَرَجَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص بظاہر مجاہدہ کرتا ہے لیکن خروج کرتا ہے اور حاکمِ وقت کے خلاف بغاوت کر دیتا ہے خواہ وہ حاکم عادل ہو یا ظالم ہو' اور پھر وہ شخص خروج کر کے لوگوں کو جمع کرتا

وَجَمَعَ جَمَاعَةً وَسَلَّ سَيْفَهُ، وَاسْتَحَلَّ قِتَالَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَغْتَرَّ بِقِرَاءَتِهِ لِلْقُرْآنِ، وَلَا بِطُولِ قِيَامِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَا بِدَوَامِ صِيَامِهِ، وَلَا بِحُسْنِ أَلْفَاظِهِ فِي الْعِلْمِ إِذَا كَانَ مَذْهَبُهُ مَذْهَبَ الْخَوَارِجِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قُلْتُهُ أَخْبَارٌ لَا يَدْفَعُهَا كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، بَلْ لَعَلَّهُ لَا يَخْتَلِفُ فِي الْعِلْمِ بِهَا جَمِيعُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

ہے تلوار سونت لیتا ہے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کو حلال قرار دیتا ہے تو ایسے شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی قرآن کی تلاوت یا نمازوں میں طویل قیام یا مسلسل (نفلی) روزوں یا علمی باتوں میں اپنے الفاظ کی خوبصورتی کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو جبکہ اُس کا مسلک خارجیوں کا مسلک ہو۔ میں نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کئی روایات منقول ہیں جنہیں مسلمانوں کے بہت سے علماء نے پرے نہیں کیا ہے بلکہ مسلمانوں کے تمام آئمہ ان کے بارے میں علم کے حوالے سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں۔

51- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ

یہی (درج ذیل) روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابو معشر کے حوالے سے منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک کا واقعہ

52- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ذُو نِكَايَةٍ لِلْعَدُوِّ وَاجْتِهَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْرِفُ هَذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو بہت ریاضت و مجاہدہ کیا کرتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کو نہیں پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا حلیہ یہ یہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اسے نہیں پہچان پایا۔ اسی دوران وہ شخص آ گیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اسے پہچان نہیں پایا تھا یہ اُس پہلے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جسے میں نے اپنی اُمت میں

-51 رواه أبو يعلى: 3668، وأعله الهيثمي في المجمع 157/7، ورواه أحمد: 42/5، وخرجه الألباني في تخريج أحاديث السنة: 938.

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَعْتُهُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْرِفُهُ . فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ، فَقَالُوا: هَذَا، يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَعْرِفُ هَذَا. هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ رَأَيْتُهُ فِي أُمَّتِي، إِنَّ بِهِ لَسَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ: فَلَمَّا دَنَا الرَّجُلُ، سَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ السَّلَامَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَشَدْتُكَ بِاللهِ، هَلْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ حِينَ طَلَعْتَ عَلَيْنَا، أَنْ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْكَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: قُمْ فَاقْتُلْهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَفْسِهِ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ لَحُرْمَةً وَحَقًّا وَلَوِ اسْتَأْمَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَجَاءَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: لَا، رَأَيْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي، وَرَأَيْتُ لِلصَّلَاةِ حَقًّا وَحُرْمَةً، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَقْتُلَهُ، قَتَلْتُهُ قَالَ لَسْتَ بِصَاحِبِهِ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ يَا عُمَرُ فَاقْتُلْهُ قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ قَالَ: فَانْتَظَرَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: فِي

دیکھا ہے اور اُن لوگوں کو شیطان نے مسخ کیا ہوا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص قریب آیا تو اُس نے سلام کیا' حاضرین نے اُسے سلام کا جواب دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جب تم ہمارے پاس آئے تھے تو تم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ ان سب لوگوں میں تم سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی نہیں ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر وہ شخص مسجد کے اندر چلا گیا تاکہ نماز ادا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُسے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دل میں سوچا کہ نماز کی مخصوص حرمت اور حق ہے' اگر میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ پوچھ لوں تو یہ مناسب ہوگا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے قتل کر دیا؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! میں نے اُسے دیکھا کہ وہ کھڑا نماز ادا کر رہا تھا تو میں نے یہ سوچا کہ نماز کا مخصوص حق اور حرمت ہوتے ہیں' اگر آپ چاہیں تو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے متعلق فرد نہیں ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم جاؤ اور اُسے قتل کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہ شخص سجدہ کی حالت میں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاصی دیر اُس کا انتظار کیا' پھر اُنہوں نے دل میں سوچا کہ سجدہ کا مخصوص حق ہوتا ہے' اگر میں اس بارے میں دوبارہ

نَفْسِهِ: إِنَّ لِلسُّجُودِ لَحَقًّا، وَلَوْ أَنِّي اسْتَأْمَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَدِ اسْتَأْمَرَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي قَالَ: فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: لَا، رَأَيْتُهُ سَاجِدًا، وَرَأَيْتُ لِلسُّجُودِ حَقًّا، وَإِنْ شِئْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْتُلَهُ قَتَلْتُهُ قَالَ: لَسْتَ بِصَاحِبِهِ قُمْ يَا عَلِيُّ فَاقْتُلْهُ. أَنْتَ صَاحِبُهُ إِنْ وَجَدْتَهُ قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يَجِدْهُ قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُتِلَ الْيَوْمَ مَا اخْتَلَفَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رائے لے لوں تو یہ مناسب ہوگا کیونکہ جو صاحب (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) بہتر ہیں اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ دریافت کرلیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے قتل کر دیا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! میں نے اُسے سجدہ کی حالت میں دیکھا تو میں نے سوچا کہ سجدہ کا مخصوص حق ہوتا ہے' یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے متعلق فرد نہیں ہو' اے علی! تم اُٹھو اور اُسے قتل کر دو' تم یہ کام کر سکتے ہو' اگر وہ تمہیں مل گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُنہیں وہ شخص نہیں ملا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اگر وہ شخص مارا جاتا تو دجال کے خروج تک میری اُمت کے کوئی سے دو افراد کے درمیان اختلاف نہیں ہوتا تھا''۔ اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

53- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ فِينَا شَابٌّ ذُو عِبَادَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ایک نوجوان تھا جو بہت عبادت اور ریاضت کیا کرتا تھا' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس کی صفت کا تذکرہ کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس کا نام ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو پہچان نہیں پائے' ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہ شخص آ گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص

وَزُهْدٍ، فَوَصَفْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمَّيْنَاهُ بِاسْمِهِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ ذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرَى عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ، فَرَدُّوا السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ أَنْ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ وَلَّى، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَقَدْ نَهَيْتَنَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ، فَقَالَ مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ: أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَانَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَجَاءَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ: مَهْ يَا عُمَرُ قَالَ وَجَدْتُهُ سَاجِدًا، وَقَدْ نَهَيْتَنَا عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: أَنَا، فَقَالَ: أَنْتَ تَقْتُلُهُ إِنْ وَجَدْتَهُ، فَذَهَبَ عَلِيٌّ فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے چہرے پر شیطان کے چھونے کا نشان ہے۔ وہ شخص آیا' اُس نے حاضرین کو سلام کیا' لوگوں نے سلام کا جواب دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم اپنے دل میں یہ سوچ رہے تھے کہ حاضرین میں کوئی بھی شخص تم سے زیادہ بہتر نہیں ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! پھر وہ شخص چلا گیا اور مسجد میں داخل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُسے نماز پڑھتے ہوئے پایا (تو میں نے یہ سوچا) کہ ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے (یہ سوچ کر وہ واپس آ گئے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس شخص کو قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُس شخص کو سجدہ کی حالت میں پایا' اُنہوں نے سوچا کہ کیا میں ایسے شخص کو قتل کر دوں جو نماز ادا کر رہا ہے حالانکہ ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ تو وہ بھی واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے عمر! کیا بنا؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے اُسے سجدہ کی حالت میں پایا تو ہمیں تو نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اُسے پالیا تو تم اُسے قتل کر دو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے پھر وہ واپس تشریف لائے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا عَلِيُّ قَالَ: وَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ قَتَلْتَهُ لَكَانَ أَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ. وَمَا اخْتَلَفَ مِنْ أُمَّتِي اثْنَانِ

دریافت کیا: اے علی! کیا بنا؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے یہ صورت حال پائی کہ وہ شخص جا چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو یہ اُن کا پہلا اور آخری فرد ہوتا اور میری اُمت کے کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا"۔

بَابُ ذِكْرِ قَتْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لِلْخَوَارِجِ مِمَّا أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى بِقِتَالِهِمْ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خارجیوں کو قتل کرنا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ فضیلت عطا کی کہ وہ خارجیوں کے ساتھ لڑائی کریں

54- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ، لَمَّا خَرَجُوا وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَجَلْ، كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ أُنَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ. يَقُولُونَ الْحَقَّ لَا يُجَاوِزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ. هُمْ أَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ إِلَى اللهِ. فِيهِمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ، أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبیداللہ بیان کرتے ہیں: جب خارجیوں نے بغاوت کی تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' پھر انہوں نے یہ کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے! یہ کلمہ حق ہے لیکن اس کے ذریعہ باطل مفہوم مراد لیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا وصف بیان کیا ہے' میں اُن لوگوں کے وصف کے حوالے سے اُن کی شناخت کرتا ہوں' وہ لوگ حق بات کریں گے لیکن وہ حق اُن کے یہاں سے آگے نہیں جائے گا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا' اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہوں گے' اُن میں ایک سیاہ فام شخص ہو گا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہو گا جو بکری کے تھن یا عورت کی چھاتی کی مانند ہو گا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو قتل کر دیا

اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا. فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً. ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ. فَاَتَوْا بِهِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ: اَنَا حَضَرْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ

تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (کہ اس نشانی والا شخص کہاں ہے؟) لوگوں نے جائزہ لیا تو اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر (اُس نشانی والا شخص) ایک جگہ پر مل گیا تو لوگ اُسے لے کر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُس کی لاش کو اُن کے سامنے رکھا' عبید اللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔

حق کا اُن کے حلق سے آگے (دل تک) نہ جانا

55- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ. عَنْ بُكَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْاَشَجِّ. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالُوا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ

بسر بن سعید نے عبید اللہ بن ابورافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: خارجی لوگ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے پھر اُنہوں نے خروج کیا اور یہ کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہوسکتا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے لیکن اس کے ذریعہ باطل مفہوم مراد لیا جا رہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا وصف بیان کیا تھا اور میں وہ وصف ان لوگوں میں پا رہا ہوں' یہ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعہ حق بات کہتے ہیں لیکن وہ حق ان کے حلق سے آگے نہیں جاتا' یہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ افراد ہیں' ان میں سے ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا جو بکری کے تھن یا عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو قتل کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (کہ

55- رواہ مسلم: 157.

الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ، وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ هُمْ أَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ تَعَالَى. مِنْهُمْ أَسْوَدُ. إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ، أَوْ حَلَمَةُ شَاةٍ قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا. فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ

اس مخصوص نشانی والا شخص کہاں ہے؟) لوگوں نے جائزہ لیا تو اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ' اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر لوگوں نے ایک ویرانے میں ایسے شخص کو پالیا' وہ اُس (کی لاش) کو لے کر آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ڈال دیا۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر میں بھی وہاں موجود تھا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ بات بیان کی تھی۔

56- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ يَعْنِي السَّلْمَانِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّهْرَ، فَلَمَّا قُتِلَتِ الْخَوَارِجُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ أَوْ مُودَنَ الْيَدِ، قَالَ: فَنَظَرُوا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا وَقَلِّبُوا الْقَتْلَى، فَاسْتَخْرَجُوا

ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نہروان کی جنگ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب خارجیوں کو قتل کر دیا گیا تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ (یا بازو) نامکمل ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جائزہ لیا لیکن اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو اور مقتولین کو اُلٹ پلٹ کر دیکھو۔ تو لوگوں نے گندمی رنگت کے ایک شخص کو نکال لیا جس کا دایاں ہاتھ (یا بازو) نامکمل تھا' یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی عورت کی چھاتی ہو' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو دیکھا تو اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے

56- رواه مسلم: 156، وابن ماجه: 167.

رَجُلًا آدَمَ مُثَدَّنًا يَدُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا ثَدْيُ الْمَرْأَةِ. فَلَمَّا رَآهُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَكَرَ اللهَ الَّذِي وَلَّاهُ قَتْلَهُمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَرَامَةِ لِمَنْ قَاتَلَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَشَيْءٌ بَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

اُنہیں یہ فضیلت عطا کی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کریں۔ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اترانے لگو گے (یا تکبر کا شکار ہو جاؤ گے) تو میں تمہیں یہ بتاتا کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کون سی فضیلت بیان ہو چکی ہے' وہ اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرتے۔ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! کیا یہ کوئی ایسی روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے آپ تک پہنچی ہے' یا یہ بات آپ نے بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! یہ ایک ایسی چیز ہے جو میں نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

57- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَأَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ النَّحْوِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مُثْدُونُ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ،

''عنقریب کچھ لوگ نکلیں گے جن کے درمیان ایک شخص ہوگا جس کا بازو نامکمل ہوگا'' (یہاں روایت کے لفظ کے بارے میں

57- رواہ مسلم:155۔

راوی کو شک پایا جاتا ہے)۔

وَلَوْلَا اَنْ تَبْطِرُوا لَاَنْبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ. عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اترانے لگو گے تو میں تم لوگوں کو بتاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی اُن لوگوں کے بارے میں کیا وعدہ کیا ہے جو ان کے ساتھ جنگ کریں گے۔

قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. سَمِعْتُهُ اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. سَمِعْتُهُ اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُهُ

عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

58- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْخَوَارِجَ نَظَرْتُ اِلَى وُجُوهِهِمْ وَاِلَى شَمَائِلِهِمْ. فَشَكَكْتُ فِي قِتَالِهِمْ. فَتَنَحَّيْتُ عَنِ الْعَسْكَرِ غَيْرَ بَعِيدٍ. فَنَزَلْتُ عَنْ دَابَّتِي. وَرَكَزْتُ رُمْحِي. وَوَضَعْتُ دِرْعِي تَحْتِي. وَعَلَّقْتُ بُرْنُسِي مُسْتَتِرًا بِهِ مِنَ الشَّمْسِ. وَاَنَا مُعْتَزِلٌ مِنَ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی تو میں نے اُن لوگوں کے چہروں اور عادات واطوار کا جائزہ لیا تو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے حوالے سے میں شکوک وشبہات کا شکار ہو گیا' میں لشکر سے ہٹ کے ایک جگہ آ گیا جو زیادہ دور نہیں تھی' میں اپنی سواری سے نیچے اُترا' میں نے اپنا نیزہ گاڑ دیا' اپنی زرہ اُتار کر نیچے رکھ دی' اپنی ٹوپی اُتار کر اُس کے ذریعے دھوپ سے بچنے لگا' میں لشکر سے ہٹ کے ایک کونے میں موجود تھا' اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے خچر پر بیٹھ کر تشریف لے آئے' میں نے سوچا کہ یہ میری طرف کہاں آ رہے ہیں' میں تو ان سے بھاگ کر آیا ہوں اور یہ میری طرف آ رہے ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے

الْعَسْكَرِ نَاحِيَةً، إِذْ طَلَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا لِي وَلَهُ؟ أَنَا أَفِرُّ مِنْهُ، وَهُوَ يَجِيءُ إِلَيَّ. فَقَالَ لِي: يَا جُنْدُبُ. مَا لَكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَنَحَّيْتَ عَنِ الْعَسْكَرِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَصَابَنِي وَعَكٌ. فَشَقَّ عَلَيَّ الْغُبَارُ، فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْوُقُوفَ قَالَ: فَقَالَ: أَمَا بَلَغَكَ مَا لِلْعَبْدِ فِي غُبَارِ الْعَسْكَرِ مِنَ الْأَجْرِ؟ ثُمَّ ثَنَّى رِجْلَهُ، فَنَزَلَ، فَأَخَذْتُ بِرَأْسِ دَابَّتِهِ، وَقَعَدَ فَقَعَدْتُ، فَأَخَذْتُ الْبُرْنُسَ بِيَدِي فَسَتَرْتُهُ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: فَوَاللهِ إِنِّي لَقَاعِدٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ يَرْكُضُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ قَطَعُوا الْجِسْرَ ذَاهِبِينَ، قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهَرِ، قَالَ: وَإِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ عِنْدَهُ وَاقِفٌ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ وَاللهِ عَبَرُوا، فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهَرِ، قَالَ: فَجَاءَ فَارِسٌ آخَرُ يَرْكُضُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالَّذِي بَعَثَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَجَعُوا، ثُمَّ

جندب! تم یہاں کیوں موجود ہو؟ کیا تم لشکر سے ایک طرف ہٹ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس وجہ سے غبار میرے لیے پریشانی کا باعث بن رہا ہے مجھ سے ٹھہرا نہیں جا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ لشکر کے غبار کی وجہ سے آدمی کو کتنا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔ پھر اُنہوں نے اپنی ٹانگ کو موڑا اور سواری سے نیچے اُتر آئے میں نے اُن کی سواری کے سر کو پکڑ لیا وہ تشریف فرما ہوئے تو میں بھی بیٹھ گیا میں نے اپنی ٹوپی ہاتھ میں لی اور اُس کے ذریعہ اُنہیں دھوپ سے بچانے لگا اللہ کی قسم! میں وہاں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! دشمن پل کی طرف واپس جا رہا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ دریا کے اسی طرف مریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع دی تھی وہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک اور شخص آ گیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! وہ پل عبور کرنے لگے ہیں اُن میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اُن لوگوں کو دریا کے اسی طرف مرنا چاہیے۔ اسی دوران ایک اور شخص ایڑ لگاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اُس ذات کی قسم جس نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ لوگ پل کی طرف سے (یا دریا کی طرف سے) واپس آ گئے ہیں۔ پھر کچھ اور لوگ آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ دشمن واپس آ گیا ہے اور پل کو عبور کرتے ہوئے ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن میں سے کئی لوگ دریا میں گر گئے ہیں۔

جَاءَ النَّاسُ، فَقَالُوا: قَدْ رَجَعُوا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَتَسَاقَطُونَ فِي الْمَاءِ زِحَامًا عَلَى الْعُبُورِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ صَفُّوا الصُّفُوفَ، وَرَمَوْا فِينَا، وَقَدْ جَرَحُوا فُلَانًا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذَا حِينَ طَابَ الْقِتَالُ قَالَ: فَوَثَبَ فَقَعَدَ عَلَى بَغْلَتِهِ، فَقُمْتُ إِلَى سِلَاحِي فَلَبِسْتُهُ، ثُمَّ شَدَدْتُهُ عَلَيَّ، ثُمَّ قَعَدْتُ عَلَى فَرَسِي، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ خَرَجْتُ، فَلَا وَاللهِ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ شَرِيكٍ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لُوَيْنٌ: أَوْ قَالَ: الظُّهْرَ حَتَّى قَتَلْتُ بِيَدِي سَبْعِينَ

پھر ایک شخص آیا اور اُس نے بتایا: اے امیر المؤمنین! دشمن نے صف بندی کر لی ہے اور ہم پر تیراندازی شروع کر دی ہے' اُنہوں نے فلاں شخص کو زخمی بھی کر دیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لڑائی کیلئے مناسب وقت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُچھل کر کھڑے ہوئے اور اپنے خچر پر بیٹھ گئے' میں بھی اپنے ہتھیاروں کی طرف بڑھا' اُنہیں پہن لیا اور اپنے جسم پر باندھ لیا اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ گیا' میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور نکل کھڑا ہوا۔ (پھر جندب نامی راوی نے اپنے سامع دوسرے راوی عبداللہ بن شریک سے کہا:) اے عبداللہ بن شریک! اللہ کی قسم! عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے (یہاں ابوجعفر لوین نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: ظہر کی نماز سے پہلے' میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اُن میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا۔

59- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَصْحَابِ النَّهَرِ.؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ، قَالَ سَأَلَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: هَلْ أَبْصَرْتَ أَنْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَذْكُرُونَ ذَا الثُّدَيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَمْ أَرَهُ، وَلَكِنْ قَدْ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ قَدْ رَآهُ، قَالَتْ فَإِذَا قَدِمْتَ الْأَرْضَ فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِشَهَادَةِ

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نہر والے افراد (یعنی خارجیوں) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: مسروق نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے سوال کیا' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے بذاتِ خود کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ ذوالثدیہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے تو اُسے نہیں دیکھا لیکن میں ایسے لوگوں کے پاس رہا ہوں جنہوں نے اُسے دیکھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اپنے علاقہ میں واپس جاؤ گے تو وہاں لوگوں کی گواہی تحریر کر کے مجھے بھیجنا جو امانت دار ہوں اور اُن لوگوں نے خود اُس شخص کو دیکھا ہو۔ میں (اپنے آبائی وطن) واپس آیا' لوگ میرے ساتھ تھے' میں نے اُن کے ساتھ اس بارے میں بات چیت

نَفَرٍ قَدْ رَآوْهُ أُمَنَاءَ فَجِئْتُ وَالنَّاسُ أَشْيَاعٌ قَالَ: فَكَلَّمْتُ مِنْ كُلِّ سَبْعَ عَشْرَةَ مِمَّنْ قَدْ رَآهُ قَالَ: فَقُلْتُ: كُلُّ هَؤُلَاءِ عَدْلٌ رِضًى. فَقَالَتْ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا. فَإِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ بِمِصْرَ

60- قَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَالَ يَزِيدُ: وَحَدَّثَنِي مَنْ. سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّهُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي

قَالَتْ:

وَمَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ إِلَّا مَا كَانَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَحْمَائِهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: رَضِيَ اللهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَضِيَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمَا. وَحُبِّ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

کی تو سترہ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُنہوں نے خود اُس شخص کو دیکھا تھا۔ تو میں نے کہا: یہ سب لوگ تو عادل ہیں (میں نے یہ سب کچھ لکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے! اُس نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا کہ اُس نے ذوالثدیہ کو مصر میں پایا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ لوگ (یعنی خارجی) میری اُمت کے بدترین افراد ہوں گے انہیں میری اُمت کے بہترین لوگ قتل کریں گے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے اور اُن کے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) درمیان وہی اختلاف ہے جو کسی عورت اور اُس کے سسرالی عزیزوں کے درمیان ہوتا ہے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے راضی ہو! اللہ تعالیٰ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو! ہمیں ان دونوں کی اور تمام صحابہ کرام کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے!

بَابُ ذِكْرِ ثَوَابِ مَنْ قَاتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَتَلَهُمْ أَوْ قَتَلُوهُ

باب: جو شخص خارجیوں سے جنگ کرتے ہوئے اُنہیں قتل کرے یا وہ لوگ اُس کو قتل کر دیں اُس کے ثواب کا تذکرہ

61- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

61- رواہ مسلم: 154، والترمذی: 2189، وابن ماجہ: 168، وأحمد 1/404، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 1779۔

عِمْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ. فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللهِ

(کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی اور عقل کم ہوگی، وہ بیوقوف ہوں گے، وہ لوگوں کی بہترین باتیں کہیں گے لیکن وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے، جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے کیونکہ اُن کے ساتھ لڑنے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر ہوگا"۔

خوارج، جہنم کے کتے ہیں

62- أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَزْهَرَ بْنَ صَالِحٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَرَجَتْ خَارِجَةٌ بِالشَّامِ فَقُتِلُوا، وَأُلْقُوا فِي جُبٍّ، أَوْ بِئْرٍ قَالَ: فَأَقْبَلَ أَبُو أُمَامَةَ وَأَنَا مَعَهُ، حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا فَعَلَ الشَّيْطَانُ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ؟ كِلَابُ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ، ثَلَاثًا، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ

ابوغالب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا، ایک مرتبہ شام میں کچھ خارجیوں نے خروج کیا، وہ مارے گئے تو اُنہیں ایک کنویں میں، یا بڑے کنویں میں ڈال دیا گیا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں اُن کے ساتھ تھا، وہ اُن کی لاشوں کے پاس آ کر ٹھہر گئے اور رونے لگے، اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! شیطان نے اس اُمت کے ساتھ کیا، کیا ہے، یہ جہنم کے کتے ہیں، یہ جہنم کے کتے ہیں، یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی، اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں، یہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور آسمان کے نیچے بہترین مقتول وہ لوگ ہیں جن کو انہوں نے قتل کیا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوامامہ! کیا یہ بات آپ اپنی طرف سے بیان کر رہے ہیں، یا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو اُنہوں نے

62- والحديث له شاهد حسن عند الطبراني:8051.

السَّمَاءِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مَنْ قَتَلُوهُ قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ، أَشَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ، أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي إِذَنْ لَجَرِيءٌ، إِنِّي إِذَنْ لَجَرِيءٌ، ثَلَاثًا، بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، حَتَّى عَدَّ عَشْرًا، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ يَقُولُ:

فرمایا: (اگر یہ بات میں اپنی طرف سے کہوں) پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوں گا' پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوؤں گا' پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنے والا ہوؤں گا' یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی اور پھر فرمایا: میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں (بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ سنی ہے) یہاں تک کہ اُنہوں نے دس مرتبہ کا شمار کیا' کہ میں نے (دس مرتبہ) نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سَيَأْتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، أَوْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَعُودُونَ فِي الْإِسْلَامِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ عَلَى فُوقِهِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلُوهُ أَوْ قَتَلَهُمْ

''عنقریب کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم اُس کا مفہوم یہی ہے) یہ لوگ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ کے پار ہو جاتا ہے اور یہ اسلام میں دوبارہ اُس وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر واپس نہیں آ جاتا' جس شخص کو یہ قتل کریں گے یا جو ان کو قتل کرے گا اُس کیلئے مبارک باد ہے''۔

63- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ، وَبِهَا صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ أَبُو أُمَامَةَ، صَاحِبُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوغالب بیان کرتے ہیں:

میں شام میں موجود تھا' وہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت صدی بن عجلان ابو امامہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' وہ میرے دوست

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا قَالَ: فَجِيءَ بِرُءُوسِ الْحَرُورِيَّةِ، فَأَلْقِيَتْ بِالدَّرَجِ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَوَجَّهَ نَحْوَ الرُّءُوسِ قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَتْبَعَنَّهُ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا صَنَعَ إِبْلِيسُ بِأَهْلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ ثُمَّ قَالَ: كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ، كِلَابُ النَّارِ. ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى الَّذِينَ قَتَلُوهُمْ قَالَ: ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ}

[آل عمران: 7]

64- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحُدَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنَ

تھے ایک مرتبہ خارجیوں کے سر لائے گئے اور اُنہیں پھاٹک کے پاس رکھ دیا گیا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر وہ اُن سروں کی طرف چل پڑے' میں نے سوچا کہ مجھے بھی ان کے پیچھے جانا چاہیے تا کہ میں سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں' تو میں ان کے پیچھے آ گیا' وہ اُن لوگوں کے سروں کے پاس آ کر ٹھہرے اور رونے لگے' پھر اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! شیطان نے اس اُمت کے افراد کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ جہنم کے کتے ہیں' یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ کہی اور پھر یہ ارشاد فرمایا: یہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ لوگ ہیں جنہیں ان لوگوں نے قتل کیا ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں' یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری آیات متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو متشابہ ہوتی ہے تا کہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اُس کی تاویل تلاش کریں حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں موجود تھا' اسی دوران خارجیوں کے بڑوں میں سے ستّر افراد کے سر لائے گئے اور اُنہیں مسجد کے پھاٹک پر نصب کر دیا گیا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے اُن لوگوں کے سروں کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین مقتول ہیں اور جن لوگوں کو انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے

رُءُوسِ الْخَوَارِجِ، فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: كِلَابُ جَهَنَّمَ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَمَنْ قُتِلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَبَكَى فَنَظَرَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ، إِنَّكَ بِبَلَدٍ هَؤُلَاءِ بِهِ كَثِيرٌ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَعَاذَكَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ {وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ} [آل عمران: 7]

قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ: إِنِّي رَأَيْتُ تَغَرْغَرَتْ لَهُمْ عَيْنَاكَ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُهُ، أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ

نیچے قتل ہونے والے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ رونے لگے' پھر اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابوغالب! تم ایک ایسے علاقہ کے رہنے والے ہو جہاں ان جیسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بچا کے رکھے! پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہی وہ ذات ہیں جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں" یہ آیت یہاں تک ہے: "اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ان پر ایمان لائے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ان کیلئے رحمت کی وجہ سے میں رو رہا تھا کیونکہ یہ لوگ پہلے مسلمان ہی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! کیا یہ بات آپ اپنی ذاتی رائے کے طور پر کہہ رہے ہیں یا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر میں یہ بات اپنی طرف سے کہوں تو پھر تو میں بڑی جرأت کرنے والا ہوؤں گا' میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ نہیں' چھ مرتبہ نہیں' سات مرتبہ نہیں (بلکہ اس سے

65 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ الْخَوَارِجِ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَصَمَهُ اللهُ تَعَالَى، عَنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ، وَلَمْ يَرَ رَأْيَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَى جَوْرِ الْأَئِمَّةِ، وَحَيْفِ الْأُمَرَاءِ، وَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِمْ بِسَيْفِهِ، وَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى كَشْفَ الظُّلْمِ عَنْهُ، وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعَا لِلْوُلَاةِ بِالصَّلَاحِ، وَحَجَّ مَعَهُمْ، وَجَاهَدَ مَعَهُمْ كُلَّ عَدُوٍّ لِلْمُسْلِمِينَ وَصَلَّى مَعَهُمُ الْجُمُعَةَ وَالْعِيدَيْنِ، فَإِنْ أَمَرُوهُ بِطَاعَةٍ فَأَمْكَنَهُ أَطَاعَهُمْ، وَإِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ، وَإِنْ أَمَرُوهُ بِمَعْصِيَةٍ لَمْ يُطِعْهُمْ، وَإِذَا دَارَتِ الْفِتَنُ بَيْنَهُمْ لَزِمَ بَيْتَهُ وَكَفَّ لِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَلَمْ يَهْوَ مَا هُمْ فِيهِ، وَلَمْ يُعِنْ عَلَى

زیادہ مرتبہ سنی ہے)''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''خوارج' جہنم کے کتے ہیں''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے خارجیوں کے مسلک سے بچنے کی تلقین کے حوالے سے جو ذکر کیا ہے' اس میں اُس شخص کیلئے کافی مواد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خارجیوں کے مسلک سے بچایا ہوا ہو اور جو اُن کے مطابق اعتقاد نہ رکھتا ہو اور حکمرانوں کی زیادتی پر صبر سے کام لیتا ہو' اُمراء کی زیادتی پر صبر سے کام لیتا ہو' وہ تلوار لے کر اُن کے خلاف خروج نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اُن لوگوں کے ظلم کو دور کر دے اور مسلمانوں سے بھی ان کے ظلم کو دور کر دے' وہ حکمرانوں کو بہتری کی دعوت دیتا ہو لیکن اُن کے ساتھ حج کرتا ہو' اُن کے ساتھ مسلمانوں کے ہر دشمن کے خلاف جہاد کرتا ہو' اُن کے ساتھ جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرتا ہو' اگر وہ حکمران اُسے اطاعت (یعنی نیکی کے کسی کام) کا حکم دیں تو اگر اُس کیلئے ممکن ہو تو وہ اُس کی اطاعت کرے اور اگر اُس کیلئے ممکن نہ ہو تو اُن کے سامنے عذر پیش کر دے' اور اگر وہ حکمران اُسے کسی گناہ کے کام کا حکم دیں تو وہ اُن کی اطاعت نہ کرے اور جب لوگوں کے

-65 رواہ أحمد 355/4، والطیالسی 155/1، والدیلمی فی الفردوس 205/2، والبیہقی 188/8، وصححہ الألبانی فی تخریج أحادیث السنۃ:904۔

فِتْنَةٍ. فَمَنْ كَانَ هَذَا وَصْفُهُ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ إِنْ شَاءَ اللهُ

درمیان فتنے پھیل جائیں تو وہ اپنے گھر میں رہے وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کو روک کر رکھے لوگ جس صورتِ حال کا شکار ہیں وہ اُس میں حصہ لینے کی کوشش نہ کرے اور فتنہ کے بارے میں مددگار نہ بنے تو جس شخص کی یہ صفات ہوں گی وہ سیدھے راستہ پر گامزن ہوگا' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابٌ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِمَنْ وَلِيَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِمْ وَإِنْ جَارُوا، وَتَرْكِ الْخُرُوجِ عَلَيْهِمْ مَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ

باب: جو شخص مسلمانوں کے اُمور کا نگران بنے (یعنی حکمران بنے) اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا' ایسے لوگ اگر ظلم کریں تو اس پر صبر کرنا اور جب تک یہ لوگ نماز قائم رکھیں اُس وقت تک ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا

66- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ، صَاحِبُ الطَّعَامِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ أَيَّامَ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ قَالَ: وَأَتَاهُ رَهْطٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَلْزَمُوا بُيُوتَهُمْ وَيُغْلِقُوا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَهُمْ. ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَوْ أَنَّ النَّاسَ إِذَا ابْتُلُوا مِنْ قِبَلِ سُلْطَانِهِمْ صَبَرُوا مَا لَبِثُوا أَنْ يَرْفَعَ اللهُ ذَلِكَ عَنْهُمْ. وَذَلِكَ أَنَّهُمْ يَفْزَعُونَ إِلَى السَّيْفِ فَيُوكَلُوا إِلَيْهِ، وَوَاللهِ مَا جَاءُوا بِيَوْمِ خَيْرٍ قَطُّ. ثُمَّ تَلَا:

{وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن یزید بیان کرتے ہیں: یزید بن مہلب کے زمانہ میں' میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ اُن کے پاس آئے تو حسن بصری نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اپنے گھروں میں رہیں' اپنے دروازوں کو بند کر لیں' پھر حسن بصری نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر لوگ اپنے حکمران کی طرف سے کسی آزمائش کا شکار ہوں تو جب تک وہ اس پر صبر سے کام لیں گے' اس دوران اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرتا رہے گا اور ایسے لوگ اگر تلوار کا سہارا لینے کی کوشش کریں گے تو انہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اللہ کی قسم! یہ لوگ ایک دن کیلئے بھی کبھی بھلائی نہیں لا سکیں گے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے پروردگار کی بات بھلائی کے حوالے سے مکمل ہوگئی

إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ، وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ﴾

جو بنی اسرائیل کے بارے میں تھی' یہ اُس وجہ سے تھی جو اُنہوں نے صبر سے کام لیا تھا اور فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ جو کچھ کیا کرتے تھے' ہم نے اُسے برباد کر دیا اور وہ لوگ جو بلند عمارات تعمیر کرتے تھے (اُنہیں بھی ہم نے برباد کر دیا)''۔

حکمرانوں سے بغاوت کی ممانعت

67- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: نَا الْحَسَنُ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلَّوْا

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کی کچھ باتوں کو تم نیکی قرار دو گے اور کچھ کو منکر قرار دو گے' تو جو شخص پہچان لے گا وہ بَری ہو گا' جو ناپسند کرے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو راضی ہو گا اور پیروی کرے گا (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ایسے (حکمرانوں کے ساتھ) لڑائی نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں (تم اُن کے خلاف لڑائی نہ کرنا)۔

68- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

67- رواه مسلم: 1854، وأحمد 302/6، وأبو داؤد: 4760، والترمذي: 2266.

أُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلَّوْا

''تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم نیکی قرار دو گے اور کچھ کو منکر قرار دو گے تو جو شخص پہچان لے گا وہ بری الذمہ ہو جائے گا' جو ناپسند کرے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو راضی رہے گا اور پیروی کرے گا (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔ لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اُن کے ساتھ لڑائی نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک وہ نماز ادا کرتے ہیں (تم اُن کے خلاف بغاوت نہ کرنا)۔

69- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيبَةٌ

''تم لوگ اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو خواہ تمہارے اوپر کسی ایسے حبشی شخص کو حکمران بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور کی مانند (چھوٹا) ہو''۔

70- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ

عبادہ بن ولید نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے اللہ کے رسول کی اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور ناپسندیدگی (یعنی ہر حال) میں

69- رواه البخاری:7142، ومسلم:1298، وأحمد 114/3، وابن ماجه:2860، والطيالسي:2616، وأبو يعلى:4176.

70- رواه البخاری:7199، ومسلم:1709، ومالك 445/2، والنسائی 138/7، وابن ماجه 316/5، وابن حبان:4547، والبيهقی 145/8.

بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

اطاعت وفرمانبرداری سے کام لیں گے اور ہم حکومت کے معاملہ میں اُس کے متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق کے مطابق بیان کریں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

71- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَكْرَهِ وَالْمَنْشَطِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی کہ ہم تنگی اور آسانی' ناپسندیدگی اور پسندیدگی (ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لیں گے' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

72- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

قَالَ: اسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا فِي

''تم لوگ اپنی تنگی اور آسانی' خوشی اور ناپسندیدگی اور اپنے

71- انظر السابق۔

72- والحديث له شاهد عند البخاري:7202، ومسلم:1867۔

عُسْرِكُمْ وَيُسْرِكُمْ وَمَنْشَطِكُمْ وَمَكْرَهِكُمْ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكُمْ، وَلَا تُنَازِعُوا الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَإِنْ كَانَ لَكُمْ

ساتھ ترجیحی سلوک (ہر حال میں حکمرانوں) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور حکومت کے معاملہ میں متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہ کرنا خواہ یہ تمہیں مل بھی سکتی ہو" (یا تمہیں اس کا حق بھی ہو)۔

73 - وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ، فَسَأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَمَنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ الثَّانِيَةَ أَوِ الثَّالِثَةَ، فَجَبَذَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یزید بن سلمہ جعفی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہم پر ایسے حکمران آ جاتے ہیں جو ہم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن ہمیں ہمارا حق نہیں دیتے ہیں تو اس بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے منہ پھیر لیا' انہوں نے دوسری یا تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس کندی نے انہیں اپنی طرف کھینچا اور بولے: تم اطاعت وفرمانبرداری سے کام لینا کیونکہ وہ جو کریں گے اُس کا ذمہ اُن کے سر ہوگا' تم جو کرو گے اُس کا ذمہ تمہارے سر ہو گا"۔

74- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي، فَأَطِعِ الْإِمَامَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَإِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ، وَإِنْ حَرَمَكَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میرے بعد (زیادہ سال) زندہ رہو تو تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرنا خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' اگر وہ تم پر ظلم کرے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہاری پٹائی کرے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف بلائے جس سے تمہارے دین میں خلل آ رہا ہو تو تم کہہ دینا کہ میں اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہوں لیکن میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا

73- رواہ مسلم: 1846، والترمذی: 2199.

فَاصْبِرْ. وَإِنْ دَعَاكَ إِلَى أَمْرٍ مَنْقَصَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَقُلْ: سَمْعًا وَطَاعَةً. دَمِي دُونَ دِينِي

ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

75- وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا أَدْرِي لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَأَطِعِ الْإِمَامَ. وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ. وَإِنْ ظَلَمَكَ فَاصْبِرْ. وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ. وَإِنْ دَعَاكَ إِلَى أَمْرٍ يَنْقُصُكَ فِي دُنْيَاكَ فَقُلْ: سَمْعًا وَطَاعَةً. دَمِي دُونَ دِينِي

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! ہوسکتا ہے کہ تم میرے بعد (زیادہ عرصہ) زندہ رہو تو تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرنا خواہ تم پر کسی اطراف سے کٹے ہوئے حبشی غلام کو مقرر کر دیا جائے' اگر وہ تم پر ظلم کرے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہیں محروم رکھے تو تم صبر سے کام لینا' اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف بلائے جس سے تمہارے دین میں خلل آرہا ہو تو تم کہہ دینا ہے کہ میں اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوں لیکن میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشِ الَّذِي يَحْتَمِلُ عِنْدَكَ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَا قَالَهُ؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے مراد کیا ہوگا؟

قِيلَ لَهُ: يَحْتَمِلُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ نَقُولَ: مَنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ مِنْ عَرَبِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ أَسْوَدَ أَوْ أَبْيَضَ أَوْ عَجَمِيٍّ فَأَطِعْهُ فِيمَا لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ. وَإِنْ حَرَمَكَ حَقًّا لَكَ. أَوْ ضَرَبَكَ ظُلْمًا لَكَ. أَوِ انْتَهَكَ عِرْضَكَ. أَوْ

تو اُسے یہ جواب دیا جائے گا: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ہم یہ کہیں کہ جس بھی عربی یا غیر عربی شخص' جس بھی سیاہ فام یا سفید فام شخص' یا عجمی شخص کو تمہارا امیر مقرر کیا جائے تو تم اُس کی اطاعت اُن تمام معاملوں میں کرنا جن میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ ہو' اگر وہ تمہارے اوپر ظلم کرتا ہے جو

أَخَذَ مَالَكَ، فَلَا يَحْمِلُكَ ذَلِكَ عَلَى أَنْ تَخْرُجَ عَلَيْهِ بِسَيْفِكَ حَتَّى تُقَاتِلَهُ، وَلَا تَخْرُجْ مَعَ خَارِجِيٍّ يُقَاتِلُهُ، وَلَا تُحَرِّضْ غَيْرَكَ عَلَى الْخُرُوجِ عَلَيْهِ، وَلَكِنِ اصْبِرْ عَلَيْهِ

تمہارے حق کے حوالے سے ہو‘ یا ظلم کے طور پر تمہاری پٹائی کرتا ہے‘ یا تمہاری عزت کے درپے ہوتا ہے‘ یا تمہارا مال حاصل کر لیتا ہے تو یہ چیز تمہیں اس بات کی ترغیب نہ دے کہ تم اپنی تلوار کے ذریعہ اُس کے خلاف بغاوت کر کے اُس سے جنگ کرو‘ یا تم کسی بغاوت کرنے والے شخص کے ساتھ مل کر اُس سے لڑائی کرو اور نہ ہی تم کسی دوسرے شخص کو اُس کے خلاف بغاوت کرنے کی ترغیب دینا بلکہ اس پر صبر سے کام لینا۔

معصیت میں اطاعت نہیں ہوگی

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَدْعُوكَ إِلَى مَنْقَصَةٍ فِي دِينِكَ مِنْ غَيْرِ هَذِهِ الْجِهَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَأْمُرَكَ بِقَتْلِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ، أَوْ بِقَطْعِ عُضْوِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ ذَلِكَ، أَوْ بِضَرْبِ مَنْ لَا يَحِلُّ ضَرْبُهُ، أَوْ بِأَخْذِ مَالِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ تَأْخُذَ مَالَهُ، أَوْ بِظُلْمِ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ وَلَا لَكَ ظُلْمُهُ، فَلَا يَسَعُكَ أَنْ تُطِيعَهُ، فَإِنْ قَالَ لَكَ: لَئِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا آمُرُكَ بِهِ وَإِلَّا قَتَلْتُكَ أَوْ ضَرَبْتُكَ، فَقُلْ: دَمِي دُونَ دِينِي؛ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور یہ بھی احتمال موجود ہے (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہنا چاہ رہے تھے) کہ اگر وہ تمہیں کسی ایسے معاملہ کی طرف دعوت دیتا ہے جس میں تمہارے دین میں کوئی کمی آ جاتی ہو‘ جو دوسرے حوالے سے ہوگی‘ اُس میں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں کسی ایسے شخص کو قتل کرنے کا حکم دیدے جو قتل کرنے کا مستحق نہ ہو‘ یا کسی ایسے شخص کا کوئی عضو کاٹنے کا حکم دیدے جو اس کا مستحق نہ ہو‘ یا کسی ایسے شخص کی پٹائی کرنے کا حکم دیدے جو اس کا مستحق نہ ہو‘ یا کوئی ایسا مال حاصل کرنے کا حکم دیدے جس کو حاصل کرنے کا استحقاق نہ ہو‘ یا کوئی ایسا ظلم کرنے کا کہے کہ جس کو کرنا جائز نہ ہو اور تمہیں یہ حق حاصل نہ ہو کہ تم اُس کے ساتھ وہ زیادتی کرو‘ تو اس صورت میں اب تمہارے پاس اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی کہ تم حاکمِ وقت کی اطاعت کرو‘ لیکن اگر وہ حاکم یہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں جس کام کا حکم دیا ہے اگر تم نے یہ نہ کیا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا‘ یا تمہاری پٹائی کروں گا۔ تو پھر تم یہ کہنا کہ میرا خون میرے دین سے کم حیثیت رکھتا ہے (یعنی میں تمہاری سزا کو برداشت کرلوں گا لیکن اپنے دین میں کمی نہیں آنے دوں گا)

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ

وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"خالق کی معصیت کے بارے میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوتی ہے"۔

اس کی ایک اور دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"(حاکم وقت کی) فرمانبرداری صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے"۔

بہترین اور بدترین حکمران کون ہیں؟

76- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْدَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ الْأَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ: أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا. مَا أَقَامُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم بن قرظہ اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارے بہترین حکمران (یا ریاستی اہلکار) وہ لوگ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں، تم اُن کیلئے دعائے رحمت کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہوں اور تمہارے بدترین حکمران (یا ریاستی اہلکار) وہ لوگ ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور وہ لوگ تمہیں ناپسند کرتے ہوں، تم اُن پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے

76- رواه مسلم: 1855، وأحمد 24/6، وابن حبان: 4589، والبيهقي 158/8، والدارمي 324/2.

فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي بِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا تَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ہوں''۔ہم نے عرض کی: کیا ہم اس حوالے سے اُن کا مقابلہ نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز کو قائم رکھتے ہیں (اُس وقت تک تم اُن کے خلاف بغاوت نہیں کر سکتے) خبردار! اُن میں سے جو شخص بھی تمہارا نگران (یا حکمران) بنتا ہے اور پھر کوئی شخص اُس میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے تعلق رکھتی ہو تو وہ اُس چیز کا انکار کرے جو اُس شخص نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کیا ہے لیکن تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ہاتھ ہرگز نہ کھینچنا''۔

قُلْتُ لِرُزَيْقٍ: اللهَ، يَا أَبَا الْمِقْدَامِ لَسَمِعْتَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا أُخْبِرْتُ بِهِ عَنْهُ؟ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَجَثَا رُزَيْقٌ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَلَفَ عَلَى مَا سَأَلْتُهُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: وَلَمْ أَسْتَحْلِفْهُ اتِّهَامًا لَهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْلَفْتُهُ اسْتِثْبَاتًا

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) رزیق سے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! اے ابومقدام! آپ نے مسلم بن قرظہ کی زبانی خود یہ روایت سنی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' یا پھر آپ کو اُن کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی تھی؟ ابن جابر کہتے ہیں: تو رزیق گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے' اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور میں نے جو اُن سے سوال کیا تھا جس میں اُن سے حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا' اُنہوں نے اس حوالے سے حلف اُٹھایا۔ ابن جابر کہتے ہیں: حالانکہ میں نے اُن سے یہ حلف اس لیے نہیں لیا تھا کہ میں اُن پر کوئی الزام عائد کر رہا تھا بلکہ میں نے اُن سے یہ حلف اس لیے لیا تھا تاکہ بات زیادہ مستند ہو جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْفِتْنَةِ عَنِ الْخَوْضِ فِيهَا وَتَخَوُّفِ الْعُقَلَاءِ عَلَى قُلُوبِهِمْ اَنْ تَهْوَى مَا يَكْرَهُهُ اللهُ تَعَالَى وَلُزُومِ الْبُيُوتِ وَالْعِبَادَةِ لِلّٰهِ تَعَالَى

باب: فتنہ کے دوران اُس میں شریک ہونے کی بجائے (گھر میں) بیٹھے رہنے کی فضیلت اور عقلمند لوگوں کا اس اندیشہ کا شکار ہونا کہ کہیں اُن کے دل اُس چیز کی طرف مائل نہ ہو جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور (فتنہ کے زمانہ میں) گھر میں رہنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا

77- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ يَسْتَشْرِفُ لَهَا تَسْتَشْرِفُ لَهُ، وَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فتنہ ہوگا جس میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص جھانک کر اس کی طرف دیکھے گا وہ (فتنہ) اُسے اپنی طرف کھینچ لے گا اور جس شخص کو اس سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ ملے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اُسے وہاں چلے جانا چاہیے''۔

78- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: انا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

77- رواه البخاري:7081 ومسلم:2211 والطيالسي:2344 والبيهقي 190/8۔

78- انظر السابق۔

تَكُونُ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْهُ

''ایسے فتنہ آئیں گے جو گرمی کی ہواؤں کی مانند ہوں گے' جن (فتنوں) میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُن میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا یہ اُسے اپنی طرف کھینچ لیں گے''۔

79- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَعَ الْخَوَارِجِ ثُمَّ فَارَقَهُمْ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن ہلال کے حوالے سے' ایک ایسے شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو پہلے خارجیوں کے ساتھ تھا اور پھر وہ اُن سے الگ ہو گیا۔

عبداللہ بن خباب کا واقعہ

80- قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ وَحَدَّثَنِي جَدِّي، وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ كَانَ مَعَ الْخَوَارِجِ، ثُمَّ فَارَقَهُمْ قَالَ: دَخَلُوا قَرْيَةً فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ ذُعْرًا، يَجُرُّ رِدَاءَهُ، فَقَالُوا لَمْ تُرَعْ؟ لَمْ تُرَعْ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ رُعْتُمُونِي قَالُوا: أَنْتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ حَدِيثًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُنَاهُ؟

حمید بن ہلال نے عبدالقیس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو پہلے خارجیوں کے ساتھ تھا اور پھر اُن سے الگ ہو گیا' وہ بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ ایک بستی میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن خباب (جن کے والد نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں) وہ باہر نکلے' اُنہیں پکڑ کر لایا گیا تھا' اُن کی چادر گھسٹ رہی تھی' لوگوں نے کہا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ یہ سوال اُن سے دو مرتبہ کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے کہا: آپ نے اپنے والد کی زبانی کوئی حدیث سنی ہے؟ جو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو تو آپ وہ ہمیں بیان کر دیں۔ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں یہ بیان

قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،

کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ”اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا“۔

قَالَ: فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا فَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ قَالَ أَيُّوبُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ:

وَلَا تَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْقَاتِلَ

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ زمانہ پاؤ تو تم اللہ کے ایسے بندے بننا جسے قتل کر دیا جائے۔ ایوب نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق راوی نے اس میں یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے:

”تم اللہ کا وہ والا بندہ نہ بننا جو قتل کرے گا“۔

قَالُوا: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أَبِيكَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَدَّمُوهُ عَلَى ضَفَّةِ النَّهَرِ. فَضَرَبُوا عُنُقَهُ. فَسَالَ دَمُهُ كَأَنَّهُ شِرَاكٌ مَا ابْذَقَرَّ يَعْنِي مَا اخْتَلَطَ بِالْمَاءِ الدَّمُ وَبَقَرُوا أُمَّ وَلَدِهِ عَمَّا فِي بَطْنِهَا

اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اپنے والد کی زبانی سنی ہے کہ اُنہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ لوگ اُنہیں نہر کے کنارے لے گئے اور وہاں اُن کی گردن اُڑا دی تو اُن کا خون یوں بہہ رہا تھا کہ جیسے وہ ایک تسمہ ہوتا ہے' یعنی اُن کا خون پانی کے ساتھ مل گیا تھا' پھر اُن (خارجیوں نے) اُن کی اُم ولد کے پیٹ میں موجود بچہ کو بھی چیر کر نکال دیا۔

81- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: انا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوکبشہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

81- رواہ أبو داؤد: 4262، وأحمد 208/4، والحاکم 440/4.

الْمِنْبَرِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

''تمہارے آگے ایسے فتنہ آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن میں کوئی شخص صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا' اُن میں بیٹھا رہنے والا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اُن میں کھڑا رہنے والا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُن میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں (ایسی صورتِ حال کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں میں ہی رہنا''۔

فتنہ کے زمانے میں بہتر کون ہوگا؟

82- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ مَسْعُودٍ النَّجْرَانِيَّ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن ابومرثد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ بَكْمَاءُ صَمَّاءُ عَمْيَاءُ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي،

''عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو گونگا' بہرا اور اندھا کر دے گا' اُس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا' بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا' کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص انکار کرے گا

وَمَنْ اَبَى فَلْيَمْدُدْ عُنُقَهُ

اُس کی گردن لمبی ہو جائے گی"۔

83- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

84- وَعَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَتَقَارَبُ الْفِتَنُ، وَلَا يَنْجُو مِنْهَا اِلَّا مَنْ كَرِهَهَا، وَلَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ، فَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ فَهُوَ شَرِيكُهُمْ فِي الدِّمَاءِ وَغَيْرِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"یکے بعد دیگرے فتنے آئیں گے' اُن سے صرف وہی شخص نجات پا سکے گا جو اُسے ناپسند کرے گا اور کوئی مال حاصل نہیں کرے گا' اگر وہ مال حاصل کر لے گا تو وہ خون بہانے میں اور دیگر معاملات میں اُن لوگوں کا شراکت دار ہو جائے گا"۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ هَذَا الْبَابَ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ فِي اَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ، وَقَدْ ذَكَرْتُ هَاهُنَا طَرَفًا مِنْهَا؛ لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ الْعَاقِلُ يَحْتَاطُ لِدِينِهِ، فَاِنَّ الْفِتَنَ عَلَى وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ، وَقَدْ مَضَى مِنْهَا فِتَنٌ عَظِيمَةٌ، نَجَا مِنْهَا اَقْوَامٌ، وَهَلَكَ فِيهَا اَقْوَامٌ بِاتِّبَاعِهِمُ الْهَوَى، وَاِيثَارِهِمْ لِلدُّنْيَا، فَمَنْ اَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا فَتَحَ لَهُ بَابَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس موضوع سے متعلق روایات "کتاب الفتن" میں کافی تعداد میں نقل کی ہیں' یہاں میں نے اُن کے کچھ حصہ کو نقل کیا ہے' تاکہ مؤمن اور عقلمند شخص اپنے دین کے حوالے سے احتیاط سے کام لے کیونکہ فتنوں کی کئی قسمیں ہوں گی' ان میں سے کئی ایک بڑے فتنے گزر بھی چکے ہیں جن میں سے بہت سے لوگوں کو نجات مل گئی اور بہت سے لوگ اُس کے حوالے سے ہلاکت کا شکار ہوئے' پھر اُنہوں نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اپنی دنیا کو ترجیح دی تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا

الدُّعَاءِ، وَالْتَجَأَ إِلَى مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ، وَخَافَ عَلَى دِينِهِ، وَحَفِظَ لِسَانَهُ، وَعَرَفَ زَمَانَهُ، وَلَزِمَ الْمَحَجَّةَ الْوَاضِحَةَ السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، وَلَمْ يَتَلَوَّنْ فِي دِينِهِ، وَعَبَدَ رَبَّهُ تَعَالَى، فَتَرَكَ الْخَوْضَ فِي الْفِتْنَةِ، فَإِنَّ الْفِتْنَةَ يَفْتَضِحُ عِنْدَهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحَذِّرٌ أُمَّتَهُ الْفِتَنَ؟ قَالَ:

ارادہ کرلیتا ہے اُس کیلئے دعا کا دروازہ کھول دیتا ہے اور وہ بندہ اپنے مولا کریم کی بارگاہ سے رجوع کرتا ہے' وہ اپنے دین کے حوالے سے خوف کا شکار ہوتا ہے' وہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے' وہ اپنے زمانہ کو پہچان لیتا ہے اور سب سے واضح دلیل یعنی سوادِ اعظم کے ساتھ رہتا ہے' وہ اپنے دین میں رنگا رنگی کا شکار نہیں ہوتا' وہ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے اور فتنہ میں شریک ہونے کو ترک کر دیتا ہے کیونکہ فتنہ ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ رسوائی کا شکار ہوئے' کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو فتنوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا

''اُس میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا اور اگر شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا''۔

علم' بچاؤ کا ذریعہ ہے

85- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن ابوامامہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللهُ بِالْعِلْمِ

''عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا' ماسوائے اُس شخص کے' جسے اللہ تعالیٰ علم کے ذریعہ زندگی عطا کر دے''۔

85- رواہ الترمذی: 2197' والحاکم 438/4۔

دنیا کے عوض میں دین کی فروخت

86- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ، سَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ الرَّجُلُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

''نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' (ان میں) آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا' شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا' آدمی دنیاوی ساز و سامان کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کر دے گا''۔

ایک راہب کا قول

87- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: انا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَاهِبٌ: يَا سَعِيدُ فِي الْفِتْنَةِ يَتَبَيَّنُ لَكَ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَمَنْ يَعْبُدُ الطَّاغُوتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

ایک راہب نے مجھ سے کہا: اے سعید! فتنہ کے زمانہ میں تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کون اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کون طاغوت کی بندگی کرتا ہے؟

86- رواه مسلم: 118، والترمذی: 2195، وأحمد 2/304، وابن حبان: 6704۔

فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت

88- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ

"ہرج (یعنی قتل و غارت گری) کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند (اجر و ثواب کا باعث) ہوگا"۔

89- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاكِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَرْكِ الْبِدَعِ وَتَرْكِ النَّظَرِ وَالْجِدَالِ فِيمَا يُخَالِفُ فِيهِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: اللہ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنت اور اُن کے اصحاب کے طریقے کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ترغیب' بدعتوں کو ترک کرنا اور کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے حوالے سے جن باتوں کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اُن میں بحث و نظر کو ترک کرنا

90- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: انا عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری

88- رواه مسلم:2948، والترمذي:2201، وابن ماجه:3985، وأحمد 25/5، وابن حبان:2957، وابن أبي شيبة:1946.

90- رواه مسلم:867، والنسائي 188/3، وأحمد 371/3.

الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اُن کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

نَحْمَدُ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

''ہم اللہ تعالیٰ کی وہ حمد بیان کرتے ہیں جس کا وہ اہل ہے''۔

ثُمَّ يَقُولُ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

مَنْ يَهْدِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، أَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے' سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بُرے معاملات نئے پیدا شدہ ہیں' ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہو گی''۔

بدعت سے بچنے کی تلقین

91- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ

''سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ہے اور سب سے بُرے اُمور نئے پیدا شدہ ہیں اور ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

گمراہی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کی پیروی

92 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، وَحُجْرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، وَهُوَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ:

{وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ} [التوبة: 92] الْآيَةَ

وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا جِئْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ، وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ عِرْبَاضٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالطَّاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي سَيَرَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر کلاعی' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

"اور نہ ہی اُن لوگوں پر (کوئی گناہ) ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آئیں تاکہ تم اُنہیں سواری کیلئے کچھ دو"۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اُس وقت بیمار تھے' ہم نے اُن سے کہا: ہم آپ کے پاس زیارت کرنے کیلئے اور عیادت کرنے کیلئے اور آپ سے استفادہ کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا' جس کے نتیجہ میں آنکھیں بہنے لگیں اور دل مچل گئے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے! تو آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین

92- رواه أحمد 126/4، والترمذي: 2678، وأبو داؤد: 4607، وابن ماجه: 44، وابن حبان: 5، والبيهقي 541/6، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3851

اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

کرتا ہوں' خواہ وہ حاکم کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا' (تو ایسی صورتِ حال میں) تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے' تم اُنہیں مضبوطی سے تھام کے رکھنا اور نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

93- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

94- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ السُّلَمِيَّ يَقُولُ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس کے نتیجہ میں آنکھیں بہنے لگیں اور دل مچل گئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے' تو آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسی واضح صورتِ حال پر چھوڑ رہا ہوں جس میں رات اور دن نمایاں طور پر مختلف ہیں تو میرے بعد ان کے حوالے سے وہی شخص ٹیڑھا ہوگا جو ہلاکت کا شکار ہونے والا ہوگا' تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا' تو تم پر یہ لازم ہے کہ میری

يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

سنت اور ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت میں سے جو چیز تمہارے علم میں ہو (اُس کو اختیار کرو) اور تم پر (حاکمِ وقت کی) اطاعت کرنا لازم ہے خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' تم انہیں (یعنی میری اور خلفاءِ راشدین کی سنت اور حاکمِ وقت کی اطاعت) کو مضبوطی سے تھام کے رکھنا''۔

95- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ إِلَى آخِرِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

96- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمِيرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ: هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ، حَتَّى يَأْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَيَقُولُ: مَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن عمیرہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ہر محفل میں یہ کہتے ہوئے سنا: شک کا شکار ہونے والے لوگ ہلاک ہو گئے تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور اُس فتنہ میں قرآن (کے علم) کو کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ مرد اور عورت آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے قرآن کا علم حاصل کر لیں گے' تو ایسا ہوگا کہ ایک شخص اُس زمانہ میں قرآن کا علم حاصل کرے گا اور پھر یہ کہے گا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی ہی نہیں کرتے ہیں حالانکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے

بَالُ النَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ، فَيَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتَدَعَ، فَإِنَّمَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةً

گا: لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں اُن کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہیں کرتا' (تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ جو نئی بات پیش کرے گا تم لوگ اُس سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ گمراہی والی بات نئی بات کے طور پر پیش کرے گا"۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نصیحت

97- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: أَدْرَكْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَأَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَأَدْرَكْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَأَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمِيرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ:

ابو ادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے روایات سن کر یاد رکھی ہیں' میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے (روایات سن کر) یاد رکھی ہیں' میں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے (روایات سن کر) یاد رکھی ہیں' البتہ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پاسکا۔ تو یزید بن عمیرہ نے اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ جس دن محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے' اُس میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللهُ حَكَمٌ عَدْلٌ قِسْطٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ، هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ، حَتَّى يَأْخُذَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ، وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَيَقُولُ: قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي، وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ

"اللہ تعالیٰ حکم دینے والا ہے' عدل کرنے والا ہے' انصاف کرنے والا ہے' اُس کا اسم برکت والا ہے' شک کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور اُس میں قرآن (کے علم) کو کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ مرد اور عورت' آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے (سب لوگ یا ہر طبقہ اور عمر کے لوگ) قرآن کا علم حاصل کر لیں گے' تو ایسا ہوگا کہ ایک شخص جو اُس زمانہ میں قرآن کا علم حاصل کرے گا' وہ یہ کہے گا: میں نے قرآن کا علم حاصل کیا ہے لیکن لوگوں کو کیا ہو گیا

حَتَّى ابْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ. فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتَدَعَ، فَإِنَّ مَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ. اتَّقُوا زَيْغَةَ الْعَالِمِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَى فِيِّ الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ، وَيُلْقِي الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِينَا رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْمُنَافِقَ يُلْقِي كَلِمَةَ الْحَقِّ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلَى فِيِّ الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ؟ قَالَ: اجْتَنِبُوا مِنْ كَلِمَةِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ. الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هَذِهِ؟ وَلَا يُنَأْيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ. فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ، وَيُلْقِي الْحَقَّ إِذَا سَمِعَهُ. فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا

ہے کہ وہ میری پیروی ہی نہیں کرتے ہیں حالانکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے گا: یہ لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں ان کے سامنے کوئی نئی چیز پیش نہیں کرتا۔ (تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ جو نئی چیز پیش کرے گا تم لوگ اُس سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ نئی چیز گمراہی ہوگی اور تم عالم کی لغزش سے بچ کے رہنا کیونکہ بعض اوقات شیطان کسی عقلمند شخص کی زبان پر کوئی گمراہی کی بات القاء کر دیتا ہے' تو تم لوگ کسی بھی سمجھدار شخص کی ہر اُس بات سے اجتناب کرنا جس میں شبہ پایا جاتا ہو کہ جب تم وہ بات سنو تو تم یہ سوچو کہ یہ کیا بات ہوئی؟ اور تم اُس کے حوالے سے اُس بات کو آگے نقل نہ کرنا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ شخص اُس بات کے حوالے سے رجوع کر لے' کیونکہ حق پر نور موجود ہوتا ہے''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا فرمان

98- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ سُنَنًا. الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللَّهِ. لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا، وَلَا

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک کو سنا' اُن کے سامنے دینی حوالے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفاء بننے والے حضرات نے سنتیں مقرر کر دی ہیں تو اُن کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مکمل کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت دینے کے مترادف ہے' تو مخلوق میں سے کسی کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اُنہیں متغیر کرے یا اُنہیں تبدیل کرے' یا کسی ایسی چیز کے بارے میں غور و فکر کرے جو اُن کے برخلاف ہو' جو شخص ان سے ہدایت حاصل کرے گا وہی

تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلَّاهُ اللهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا-

ہدایت یافتہ ہوگا' جو ان سے مدد حاصل کرے گا اُس کی مدد کی جائے گی اور جو شخص انہیں ترک کر دے گا تو وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ راستہ کی پیروی کرے گا' وہ جس طرف جائے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اُس طرف ہی رہنے دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نصیحت

99- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشَبِيهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:

کچھ لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کریں گے تو تم سنتوں کے حوالے سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کے عالم لوگ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ طَوَائِفَ يُعَارِضُونَ سُنَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ الْإِنْكَارِ عَلَى هَذِهِ الطَّبَقَةِ

باب: اُن گروہوں سے بچنے کی تلقین، جو اللہ کی کتاب (کی کسی آیت) کی بنیاد پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس طبقہ کا شدید انکار

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعَقْلِ إِذَا سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ علم اور اہلِ عقل کو چاہیے کہ جب وہ کسی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے اور وہ حدیث علماء کے نزدیک ثابت شدہ ہو اور پھر کوئی جاہل شخص اُس کے مقابلہ میں یہ

فَعَارَضَ اِنْسَانٌ جَاهِلٌ فَقَالَ: لَا اَقْبَلُ اِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى. قِيلَ لَهُ: اَنْتَ رَجُلُ سُوءٍ. وَاَنْتَ مِمَّنْ يُحَذِّرُنَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَذَّرَ مِنْكَ الْعُلَمَاءُ

کہے کہ میں اسے صرف اُس صورت میں قبول کروں گا جب یہ حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہو' تو اُس شخص کو یہ کہا جائے گا: تم ایک بُرے شخص ہو اور تم اُن افراد میں سے ایک ہو جن سے بچنے کی تلقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کی ہے اور علماء نے بھی تم سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

نبی کا منصب' قرآن کی وضاحت کرنا ہے

وَقِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ. اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فَرَائِضَهُ جُمْلَةً. وَاَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا اَنْزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے تمام فرائض کا حکم اجمالی طور پر نازل کیا ہے اور اُس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کریں جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآنِ مجید) نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی پابندی ضروری ہے

فَاَقَامَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنْهُ. وَاَمَرَ الْخَلْقَ بِطَاعَتِهِ. وَنَهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ. وَاَمَرَهُمْ بِالِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَاهُمْ عَنْهُ. فَقَالَ تَعَالَى:

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مقام دیا ہے کہ آپ اُس کے احکام کو بیان کریں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اُس نبی کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور اُنہیں اُس نبی کی نافرمانی سے منع کیا اور اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اُن لوگوں کو جس چیز سے منع کر دیں وہ لوگ اُس سے باز آ جائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

''رسول تمہیں جو (حکم) دیں اُسے حاصل کر لو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اُس سے باز آ جاؤ''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم نہ ماننے کی ممانعت

ثُمَّ حَذَّرَهُمْ اَنْ يُخَالِفُوا اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ لوگ کسی معاملہ میں اللہ کے رسول کے حکم کے برخلاف کریں' اللہ

{فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [النور: 63]

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''پس اُن لوگوں کو بچنا چاہیے جو اُس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں اُنہیں کوئی فتنہ لاحق نہ ہو جائے یا اُنہیں دردناک عذاب لاحق نہ ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النساء: 65]

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''تمہارے پروردگار کی قسم ہے! یہ لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے ہیں جب تک اپنے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالث نہیں بناتے' اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے حوالے سے اپنے دل میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے اور اُسے مکمل طور پر تسلیم کر لیتے ہیں''۔

تیس سے زیادہ مقامات پر اطاعتِ رسول کا حکم

ثُمَّ فَرَضَ عَلَى الْخَلْقِ طَاعَتَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ مَوْضِعًا مِنْ كِتَابِهِ تَعَالَى

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تیس سے زیادہ مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کو مخلوق کیلئے فرض قرار دیا ہے۔

معترض کو دیا جانے والا جواب

وَقِيلَ لِهَذَا الْمُعَارِضِ لِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَاهِلُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:
{وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ}
[البقرة: 43]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا مقابلہ کرنے والے شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو''۔

أَيْنَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ الْفَجْرَ رَكْعَتَانِ، وَأَنَّ الظُّهْرَ أَرْبَعٌ، وَالْعَصْرَ أَرْبَعٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثٌ، وَأَنَّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعٌ؟ أَيْنَ تَجِدُ أَحْكَامَ الصَّلَاةِ

تو تم اللہ کی کتاب میں کہاں یہ حکم پاتے ہو کہ فجر کی نماز میں دو رکعت ہوں گی' ظہر کی نماز میں چار ہوں گی' عصر میں چار ہوں گی' مغرب میں تین ہوں گی اور عشاء میں چار ہوں گی' تم نمازوں کے احکام اور اُن کے اوقات کا حکم کہاں پاتے ہو؟ کہ کون سی چیز نماز کیلئے

وَمَوَاقِيتَهَا. وَمَا يُصْلِحُهَا وَمَا يُبْطِلُهَا إِلَّا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

درست ہے اور کون سی چیز نماز کو کالعدم کر دے گی؟ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوا ہے۔

وَمِثْلُهُ الزَّكَاةُ. أَيْنَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. وَمِنْ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ. وَمِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَاةٌ. وَمِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ. وَمِنْ جَمِيعِ أَحْكَامِ الزَّكَاةِ. أَيْنَ تَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟

اسی طرح زکوٰۃ کا معاملہ ہے کہ تمہیں اللہ کی کتاب میں کہاں یہ ملتا ہے کہ دو سو درہموں پر پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' یا بیس دیناروں پر نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی' یا چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یا پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یا زکوٰۃ کے متعلق تمام احکام اللہ کی کتاب میں کہاں ملتے ہیں؟

وَكَذَلِكَ جَمِيعُ فَرَائِضِ اللهِ. الَّتِي فَرَضَهَا اللهُ فِي كِتَابِهِ. لَا يُعْلَمُ الْحُكْمُ فِيهَا إِلَّا بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی طرح وہ تمام فرائض جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرض قرار دیا ہے' اُن کے بارے میں حکم کا علم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

هَذَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ. مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا خَرَجَ عَنْ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ. وَدَخَلَ فِي مِلَّةِ الْمُلْحِدِينَ. نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الضَّلَالَةِ بَعْدَ الْهُدَى

مسلمانوں کے علماء کا یہی بیان ہے کہ جو شخص اس کے برخلاف کہتا ہے' وہ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا اور ملحد لوگوں کے طبقہ میں داخل ہو جائے گا۔ ہم ہدایت نصیب ہو جانے کے بعد گمراہی کا شکار ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِثْلُ مَا بَيَّنْتُ لَكَ فَاعْلَمْ ذَلِكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے حوالے سے بھی اسی کی مانند چیزیں روایت کی گئی ہیں جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہیں' تو آپ ان کا علم حاصل کر لیں (یعنی اُن میں سے بعض روایات درج ذیل ہیں:)

منکرینِ حدیث کے بارے میں پیشگوئی

100 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

100- رواہ الترمذی:2665،وأبو داؤد:4605،وابن ماجہ:13،والحاکم 108/1،وخرجہ الألبانی فی الصحیحۃ:3849.

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ. عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبداللہ بن ابورافع اپنے والد (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى اَرِيكَتِهِ يَبْلُغُهُ الْاَمْرُ عَنِّي. فَيَقُولُ: مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ لَمْ اَجِدْ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حکم پہنچے اور وہ یہ کہے: (ہم اللہ کی کتاب میں جو کچھ پائیں گے اُس کی پیروی کریں گے) مجھے یہ حکم اللہ کی کتاب میں نہیں ملتا''۔

101- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ. عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ. عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى اَرِيكَتِهِ. يَاْتِيهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِي. مِمَّا اَمَرْتُ بِهِ. اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا نَدْرِي. مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى اتَّبَعْنَاهُ

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حکم آئے جس میں میں نے کچھ کرنے کا کہا ہو یا کسی چیز سے منع کیا ہو اور وہ شخص یہ کہے: ہمیں نہیں معلوم ہمیں اللہ کی

101- رواه الحاكم 109/1۔

کتاب میں جو کچھ ملے گا ہم اُس کی پیروی کریں گے"۔

102- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ قَالَ: ثنا سَعِيدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَتَاهُ عَنِّي حَدِيثٌ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى اَرِيكَتِهِ يَقُولُ اتْلُ بِهِ قُرْآنًا

"میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اُس کے پاس میری طرف سے کوئی حدیث آئے اور وہ شخص اپنے تکیہ سے ٹیک لگا کر یہ کہے: تم اس کے مقابلہ میں قرآن کی تلاوت کرو"۔

103- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ الْكِنْدِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اَلَا اِنِّي اُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ، اَلَا اِنِّي اُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ، اَلَا اِنِّي اُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ، اَلَا اِنَّهُ يُوشِكُ رَجُلٌ

"خبردار! مجھے کتاب اور اُس کی مانند (سنت کے احکام) دیئے گئے ہیں' خبردار! مجھے قرآن اور اُس کی مانند (سنت کے احکام) دیئے گئے ہیں' خبردار! ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص سیر ہو کر اپنے تکیہ سے

102- رواہ أحمد 483/2، وخرجہ الألبانی فی الضعیفة:1086.

103- رواہ أبو داؤد:4604، والترمذی:2664، وابن ماجه:12، وأحمد 131/4، والدارمی 144/1، والبیہقی 332/9، خرجہ الألبانی فی صحیح أبی داؤد:3848.

شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور یہ کہے کہ تم پر قرآن کی پیروی کرنا لازم ہے' اس میں جو حکم تمہیں حلال کا ملتا ہے تم اُسے حلال قرار دو' جس چیز کے بارے میں تمہیں قرآن میں حرام ہونے کا حکم ملتا ہے تم اُسے حرام قرار دو"۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

104 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: إِنَّكَ امْرُؤٌ أَحْمَقُ، أَتَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى الظُّهْرَ أَرْبَعًا لَا تَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ؟ ثُمَّ عَدَّدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَنَحْوَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مُفَسَّرًا؟ إِنَّ كِتَابَ اللهِ أَحْكَمَ ذَلِكَ، وَإِنَّ السُّنَّةَ تُفَسِّرُ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُنہوں نے ایک شخص سے فرمایا: تم ایک احمق شخص ہو! کیا تم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہو کہ ظہر کی نماز میں چار رکعت ہیں' ان میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' پھر اُنہوں نے تمام نمازوں کی گنتی کروائی' پھر زکوۃ اور ان دونوں کی مانند دیگر احکام کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: کیا تم یہ باتیں اللہ کی کتاب میں تفصیلی طور پر پاتے ہو؟ اللہ کی کتاب میں بنیادی احکام ذکر کیے گئے ہیں اور سنت میں اُن کی وضاحت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا واقعہ

105- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یعلی بن حکیم نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی' تو ایک شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب میں یہ یہ حکم دیا ہے۔ تو سعید بن جبیر نے کہا: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم

اللهَ تَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ تُعَارِضُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى. رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی کتاب کے حکم کی بنیاد پر اللہ کے رسول کی حدیث کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو حالانکہ اللہ کے رسول' اللہ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا واقعہ

106- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى مُحْرِمًا عَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَنَهَى الْمُحْرِمَ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِآيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى بِنَزْعِ ثِيَابِي، فَقَرَأَ عَلَيْهِ:

قطبہ بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن عیاش نے عبدالرحمٰن بن یزید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے حالتِ احرام میں (سلے ہوئے) کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اُنہوں نے احرام والے اُس شخص کو اس سے منع کیا تو وہ بولا: آپ اللہ کی کتاب کی کسی آیت کا حکم مجھے دکھائیں جو (سلے ہوئے) کپڑے کو اُتارنے کے بارے میں ہو۔ تو عبدالرحمٰن بن یزید نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

''رسول جو حکم تمہیں دیں اُسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کردیں اُس سے باز آجاؤ''۔

107- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوِيَةَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشَبِيهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کچھ لوگ قرآن کے حوالے سے تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنت کے حوالے سے اُن کے ساتھ مقابلہ کرنا کیونکہ سنت کے عالم لوگ ہی اللہ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔

السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

108- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی متشابہ آیات کے حوالے سے تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنت کے حوالے سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنت کا علم رکھنے والے لوگ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ

109- وَاَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ يَعْنِي الزَّهْرَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:

لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ تَعَالَى

فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ لَهُ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کرے''۔

اس بات کی اطلاع بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو ملی جس کا نام اُم یعقوب تھا' وہ قرآن پڑھی ہوئی تھی' وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے حوالے سے ایک روایت مجھ تک

109- رواه البخاري: 4886، ومسلم: 2125، وأبو داؤد: 4169، وابن حبان: 5505، والبيهقي 312/7۔

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُ هَذَا. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ. ثُمَّ قَالَ:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

110 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ قَبْلَهُ

111 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ الْمُهَلْهِلِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

پہنچی ہے کہ آپ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر نبی اکرم ﷺ نے بھی لعنت کی ہے اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے تو پورا قرآن پڑھا ہے مجھے تو یہ حکم اُس میں نہیں ملا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے واقعی اُسے پڑھا ہوتا تو تمہیں یہ مل جاتا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

''رسول تمہیں جو حکم دیں اُسے حاصل کر لو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اُس سے باز آ جاؤ''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون (اُن کی خدمت میں حاضر ہوئی) اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

110- انظر السابق.

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

عطاء بن ابی رباح کا قول

112- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى {فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ} [النساء: 59] قَالَ: إِلَى اللهِ: إِلَى كِتَابِ اللهِ، وَإِلَى الرَّسُولِ إِلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن ابوسلیمان نے عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر کسی چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم اُسے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف لوٹا دو''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ اُسے اللہ کی کتاب کی طرف لوٹایا جائے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف لوٹایا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا حکم نامہ

113- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا الْحَوْطِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ زِيَادٍ، وَعَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّاسِ: إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ مَعَ سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُولُ اللهِ

عمرو بن مہاجر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات لکھی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کی طرف یہ حکم لکھ کر بھجوایا تھا کہ جس سنت کو اللہ کے رسول نے مقرر کیا ہو اُس کے مقابلہ میں کسی شخص کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

سنت کی دو قسمیں

114- وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: السُّنَّةُ سُنَّتَانِ: سُنَّةٌ الْاَخْذُ بِهَا فَرِيضَةٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةٌ الْاَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ، وَتَرْكُهَا اِلَى غَيْرِ حَرَجٍ

امام اوزاعی نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ سنت ہے جسے اختیار کرنا لازم ہے اور اُسے ترک کرنا کفر ہے اور ایک وہ سنت ہے جسے اختیار کرنا فضیلت رکھتا ہے لیکن اُسے ترک کرنا کسی حرج (یا گناہ) کا باعث نہیں ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ فِي هَذَا الْجُزْءِ مِنَ التَّمَسُّكِ بِشَرِيعَةِ الْحَقِّ، وَالِاسْتِقَامَةِ عَلَى مَا نَدَبَ اللهُ تَعَالَى اِلَيْهِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَدَبَهُمْ اِلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِذَا تَدَبَّرَهُ الْعَاقِلُ عَلِمَ اَنَّهُ قَدْ اَلْزَمَهُ التَّمَسُّكَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى، وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَجَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَجَمِيعِ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ، وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرْكِ الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ فِي الدِّينِ، وَلَزِمَ مُجَانَبَةُ اَهْلِ الْبِدَعِ، وَالِاتِّبَاعَ، وَتَرْكُ الِابْتِدَاعِ. فَقَدْ كَفَانَا عِلْمُ مَنْ مَضَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس جزء میں میں نے شریعت کو حق اور استقامت کے ہمراہ مضبوطی سے تھام کے رکھنے سے متعلق چیزیں ذکر کی ہیں جن کی ترغیب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کو دی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس بات کی ترغیب دی ہے جب کوئی عقلمند شخص اس بارے میں غور و فکر کرے گا تو وہ یہ بات جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اللہ کے رسول کی سنت خلفاءِ راشدین کی سنت اور تمام صحابہ کرام کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام کے رکھے اور اُن لوگوں کے طریقوں کو بھی تھام کے رکھے جو احسان کے ہمراہ ان حضرات کی پیروی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے آئمہ (کے طریقہ کو بھی تھام کے رکھے) اور دین کے بارے میں بحث و مباحثہ اختلافات کرنے کو ترک کر دے اہلِ بدعت سے لاتعلقی اختیار کرے (سنت کے احکام) کی پیروی کرے بدعت کو ترک کر دے کیونکہ جو مسلمان آئمہ پہلے گزر چکے ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی اُن کا علم

مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ عَنْ ذِكْرِهِمْ، مِنْ مَذَاهِبِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ، وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

ہمارے لیے کافی ہے' اہلِ بدعت اور گمراہی کا شکار لوگوں کے مسلک کے مقابلہ میں (یہ ہمارے لیے کافی ہے)۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی بھلائی کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔

بَابُ ذَمِّ الْجِدَالِ وَالْخُصُومَاتِ فِي الدِّينِ

باب: دین کے بارے میں بحث اور اختلاف کرنے کی مذمت

115- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: نا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ.

''لوگ پہلے جس ہدایت پر تھے اُس کے بعد وہ جب بھی گمراہی کا شکار ہوئے تو اُنہیں (مذہبی معاملات کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا گیا''۔

ثُمَّ قَرَأَ:

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

{مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} [الزخرف: 58]

''وہ صرف بحث کے طور پر یہ مثال تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ اختلاف کرنے والے لوگ ہیں''۔

116- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

115- رواه الترمذي: 3250، وابن ماجه: 48، وأحمد 252/5، والحاكم 448/2.

الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُتُوا الْجَدَلَ،

''لوگ پہلے جس ہدایت پر گامزن تھے اُس کے بعد وہ جب بھی گمراہ ہوئے تو اُنہیں (مذہبی معاملات کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا گیا''۔

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} [الزخرف: 58]

''وہ لوگ تمہارے ساتھ سامنے صرف اس لیے مثال بیان کرتے ہیں' تا کہ بحث کریں حالانکہ وہ لوگ مخالفت کرنے والے لوگ ہیں''۔

صحابہ کرام کا واقعہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردِ عمل

117 - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ، أَيْضًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالُوا: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَمَارَى فِي شَيْءٍ مِنَ الدِّينِ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ، ثُمَّ انْتَهَرَنَا، فَقَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَا تُهَيِّجُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَهَجَ النَّارِ

عبداللہ بن یزید دمشقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالدرداء' حضرت ابوامامہ' حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم کسی دینی حکم کے بارے میں بحث کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید غصہ میں آ گئے' آپ کو اس سے پہلے کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ اپنے آپ کو جہنم کا شکار کرنے کی کوشش نہ کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا گیا' کیا تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

117- والحديث عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 156/1.

ثُمَّ قَالَ: أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ؟ أَوَ لَيْسَ عَنْ هَذَا نُهِيتُمْ. أَوَلَيْسَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا؟ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوا الْمِرَاءَ لِقِلَّةِ خَيْرِهِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ. وَيُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ الْمِرَاءَ لَا تُؤْمَنُ فِتْنَتُهُ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ الْمِرَاءَ يُورِثُ الشَّكَّ وَيُحْبِطُ الْعَمَلَ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمَارِي. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ الْمُمَارِي قَدْ تَمَّتْ حَسَرَاتُهُ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَكَفَى بِكَ إِثْمًا لَا تَزَالُ مُمَارِيًا. ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمُمَارِيَ لَا أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَأَنَا زَعِيمٌ بِثَلَاثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ: فِي وَسَطِهَا. وَرِبَاضِهَا. وَأَعْلَاهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِي رَبِّي تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ. وَشُرْبِ الْخَمْرِ. الْمِرَاءُ ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ وَلَكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكَ بِالتَّحْرِيشِ. وَهُوَ الْمِرَاءُ فِي الدِّينِ. ذَرُوا الْمِرَاءَ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَالنَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا عَلَى الضَّلَالَةِ. إِلَّا

فرمایا: تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ اس کا فائدہ تھوڑا ہے' یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دیتی ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کے نتیجہ میں آزمائش کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کے نتیجہ میں شک پیدا ہوتا ہے اور عمل ضائع ہو جاتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ مؤمن بحث نہیں کرتا' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی حسرت مکمل ہو جائے گی' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ یہی گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی میں قیامت کے دن شفاعت نہیں کروں گا' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ میں جنت میں تین مراتب کا کفیل ہوں اُس کے درمیانی حصہ کا اور اُس کے نیچے والے حصہ کا اور اوپر والے حصہ کا اُس شخص کیلئے (میں کفیل ہوں) جو بحث کو ترک کر دیتا ہے اور وہ سچا ہوتا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد یہ وہ پہلی چیز ہے جس سے میرے پروردگار نے مجھے منع کیا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے' البتہ وہ تمہارے درمیان آپس کے اختلافات سے راضی ہو جائے گا اور اس سے مراد دینی معاملات میں بحث کرنا ہے' تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور سب فرقے گمراہی پر ہوں گے صرف سوادِ اعظم کا معاملہ مختلف ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سوادِ اعظم سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السَّوَادَ الْأَعْظَمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا السَّوَادُ الْأَعْظَمُ؟ قَالَ: مَنْ كَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي، مَنْ لَمْ يُمَارِ فِي دِينِ اللهِ تَعَالَى وَلَمْ يُكَفِّرْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ بِذَنْبٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

نے فرمایا: جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں بحث (یا شک کا اظہار) نہیں کرتا اور اہلِ توحید میں سے کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتا (وہ سوادِ اعظم کا حصہ شمار ہوگا)''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَمَّا سَمِعَ هٰذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُمَارُوا فِي الدِّينِ. وَلَمْ يُجَادِلُوا. وَحَذَّرُوا الْمُسْلِمِينَ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ. وَأَمَرُوهُمْ بِالْأَخْذِ بِالسُّنَنِ. وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَهٰذَا طَرِيقُ أَهْلِ الْحَقِّ مِمَّنْ وَفَّقَهُ اللهُ تَعَالَى. وَسَنَذْكُرُ عَنْهُمْ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْنَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب تابعین اور اُن کے بعد ائمہ مسلمین کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس روایت کو سنا تو اُنہوں نے دینی معاملات کے بارے میں بحث نہیں کی (یا شک کا اظہار نہیں کیا) اُنہوں نے مجادلہ نہیں کیا اور مسلمانوں کو بھی بحث اور جدال سے منع کیا اور اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ سنت کو اختیار کریں اور اُس طریقہ کو اختیار کریں جس پر صحابہ کرام گامزن تھے' یہ اہلِ حق کا طریقہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی ہے' میں اُن آئمہ کے حوالے سے چند روایات ذکر کروں گا جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا' (اور وہ روایات درجِ ذیل ہیں)۔

118- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فَإِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ. وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ

محمد بن واسع نے مسلم بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: تم بحث سے بچ کے رہو کیونکہ یہ عالم شخص کی جہالت کی گھڑی ہوتی ہے جس کے ذریعہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ اُس عالم کو پھسلا دے۔

مسلم بن یسار کا قول

119- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

حماد بن زید نے محمد بن واسع کے حوالے سے مسلم بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ، فَإِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ، وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ

''تم لوگ بحث سے بچ کے رہو کیونکہ یہ عالم شخص کی جہالت کی گھڑی ہوتی ہے اور شیطان اس کے ذریعہ عالم کو پھسلانا چاہتا ہے''۔

ابوقلابہ کا قول

120- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَانَ أَبُو قِلَابَةَ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ، وَلَا تُجَادِلُوهُمْ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ، أَوْ يُلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

ایوب بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو اور اُن کے ساتھ بحث نہ کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ لوگ تمہیں بھی اُسی گمراہی کا شکار کر دیں' یا تمہارے دین کا معاملہ تمہارے لیے مشتبہ کر دیں جس طرح اُن کیلئے بعض احکام مشتبہ ہو گئے۔

معاویہ بن قرہ کا قول

121- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ تُحْبِطُ الْأَعْمَالَ

عوام بن حوشب نے معاویہ بن قرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: دینی احکام کے بارے میں بحث کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز کا قول

122- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی

120- رواہ الدارمی 120/1۔

122- رواہ الدارمی 102/1۔

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دین کو بحث مباحثہ کا نشانہ بنالیتا ہے' وہ اکثر (ایک مؤقف سے دوسرے مؤقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے۔

امام مالک کا واقعہ

123- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: انْصَرَفَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَوْمًا مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِي فَلَحِقَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ كَانَ يُتَّهَمُ بِالْإِرْجَاءِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اسْمَعْ مِنِّي شَيْئًا أُكَلِّمُكَ بِهِ وَأُحَاجُّكَ وَأُخْبِرُكَ بِرَأْيِي قَالَ: فَإِنْ غَلَبْتَنِي؟ قَالَ: إِنْ غَلَبْتُكَ اتَّبَعْتَنِي قَالَ: فَإِنْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَكَلَّمَنَا فَغَلَبَنَا؟ قَالَ: نَتَّبِعُهُ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينٍ وَاحِدٍ، وَأَرَاكَ تَنْتَقِلُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

معن بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے واپس تشریف لے جارہے تھے' اُنہوں نے میرے ہاتھ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی' ابوجویریہ نام کا ایک شخص اُن سے ملا' اُس شخص پر یہ الزام تھا کہ وہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا ہے' اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ میری کچھ بات سن لیں! میں آپ کے ساتھ کلام کرنا چاہتا ہوں' آپ کے ساتھ بحث کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنے مؤقف کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ امام مالک نے فرمایا: اگر تم مجھ پر غالب آ گئے تو؟ اُس نے کہا: اگر میں آپ پر غالب آ گیا تو آپ میری پیروی کریں گے۔ امام مالک نے فرمایا: اگر ایک اور شخص آئے اور ہم دونوں کے ساتھ بحث کر کے ہم دونوں پر غالب آ جائے؟ تو اُس نے کہا: ہم پھر اُس کی پیروی کر لیں گے۔ تو امام مالک نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دین کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور تمہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہوتے پھر رہے ہو۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے:

مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

''جو شخص اپنے دین (یعنی عقیدہ یا نظریات) کو بحث و تمحیص کا نشانہ بنا لیتا ہے' وہ اکثر (ایک مؤقف سے دوسرے مؤقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے''۔

حسن بصری کا واقعہ

124- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثنا مَخْلَدٌ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تَعَالَ حَتَّى أُخَاصِمَكَ فِي الدِّينِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ أَبْصَرْتُ دِينِي، فَإِنْ كُنْتَ أَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! آپ آئیں تاکہ میں دین کے بارے میں آپ کے ساتھ بحث کروں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: مجھے اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے اگر تمہارا دین گم ہو چکا ہے تو تم اُسے تلاش کرلو۔

عمران قصیر کا قول

125- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: كَانَ عِمْرَانُ الْقَصِيرُ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْمُنَازَعَةَ وَالْخُصُومَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ

محمد بن مسعدہ بیان کرتے ہیں: عمران القصیر فرماتے ہیں: تم لوگ اختلاف اور بحث سے بچو اور اُن لوگوں سے بچ کے رہو جو یہ کہتے ہیں: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ایوب سختیانی کی احتیاط

126- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ، زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ: فَوَلَّى أَيُّوبُ، وَجَعَلَ يُشِيرُ

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: سلام بن ابو مطیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے افراد (بدمذہب لوگوں) میں سے ایک شخص نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ تو ایوب نے منہ پھیر لیا اور اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا کہ آدھی بات بھی نہیں ہوگی آدھی بات بھی نہیں ہوگی۔

بِإِصْبَعِهِ: وَلَا نِصْفِ كَلِمَةٍ وَلَا نِصْفِ كَلِمَةٍ

ابن سیرین کا واقعہ

127- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي، أَسْمَاءَ بْنَ خَارِجَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ: لَا قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: لَا. لَتَقُومَنَّ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماء بن خارجہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی جو بدمذہب تھے وہ محمد بن سیرین کے پاس آئے اور اُن دونوں نے کہا: اے ابوبکر! ہم آپ کے ساتھ ایک بات کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن دونوں نے کہا: ہم آپ کے سامنے اللہ کی کتاب کی آیت تلاوت کرنا چاہتے ہیں؟ تو ابن سیرین نے کہا: جی نہیں! یا تو تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ' نہیں تو میں اُٹھ جاتا ہوں۔

تورات کے بارے میں روایت

128- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بشیر نے خصیف کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تورات میں یہ تحریر ہے:

يَا مُوسَى لَا تُخَاصِمْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَا مُوسَى لَا تُجَادِلْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ. فَيَقَعُ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ، فَيُرْدِيكَ فَيُدْخِلَكَ النَّارَ

"اے موسیٰ! تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے بحث نہ کرو' اے موسیٰ! تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے جدل نہ کرنا ورنہ تمہارے دل میں کوئی ایسی چیز واقع ہو جائے گی جو تمہیں پلٹا دے گی اور تمہیں جہنم میں داخل کروادے گی"۔

عبدالکریم جزری کا قول

129- قَالَ زُهَيْرٌ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ شُجَاعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيَّ يَقُولُ:

مَا خَاصَمَ وَرِعٌ قَطُّ فِي الدِّينِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مروان بن شجاع بیان کرتے ہیں:

میں نے عبدالکریم جزری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی پرہیزگار شخص کبھی بھی دین کے بارے میں بحث نہیں کرے گا''۔

130- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا اضْطَرَّ النَّاسَ إِلَى الْأَهْوَاءِ؟ قَالَ: الْخُصُومَاتُ

سفیان نے عمرو بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: کون سی چیز نے لوگوں کو نفسانی خواہشات کی طرف جانے پر مجبور کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مذہبی مباحث نے۔

ابراہیم نخعی کا جواب

131- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو حَمْزَةَ لِإِبْرَاهِيمَ: يَا أَبَا عِمْرَانَ أَيُّ هَذِهِ الْأَهْوَاءِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ؟ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ آخُذَ بِرَأْيِكَ وَأَقْتَدِيَ بِكَ، قَالَ: مَا جَعَلَ اللهُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَمَا هِيَ إِلَّا زِينَةُ الشَّيْطَانِ وَمَا الْأَمْرُ إِلَّا الْأَمْرُ الْأَوَّلُ

زیاد بن کلیب بیان کرتے ہیں: ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی سے کہا: اے ابوعمران! ان نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگوں میں سے کون آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ کیونکہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں آپ کی رائے کو اختیار کروں اور آپ کی پیروی کروں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان میں ذرّہ کے وزن جتنی بھی بھلائی نہیں رکھی ہے' یہ چیزیں صرف شیطان کی آراستہ کی ہوئی ہیں اور معاملہ صرف وہی ہے جو پہلے والا معاملہ ہے (یعنی جو صحابہ کرام کو زمانے سے چلا آ رہا ہے)۔

نفسانی خواہش' گمراہی ہوتی ہے

132- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ہر طرح

خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ هَوَانَا عَلَى هَوَاكُمْ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْهَوٰى كُلُّهُ ضَلَالَةٌ

کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہماری خواہشات کو آپ کی خواہشات کے مطابق بنایا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نفسانی خواہش' پوری کی پوری گمراہی ہوتی ہے (یا ہر قسم کی نفسانی خواہش گمراہی ہوتی ہے)۔

اسلاف کی پیروی لازم ہے

133- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: عَلَيْكَ بِآثَارِ مَنْ سَلَفَ، وَاِنْ رَفَضَكَ النَّاسُ، وَاِيَّاكَ وَآرَاءِ الرِّجَالِ، وَاِنْ زَخْرَفُوا لَكَ بِالْقَوْلِ

عباس بن ولید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو حضرات پہلے گزر چکے ہیں اُن کے آثار کو اختیار کرنا تم پر لازم ہے خواہ (موجودہ زمانے کے) لوگ تمہیں مسترد کر دیں اور (موجودہ زمانے کے) لوگوں کی آراء سے بچنا تم پر لازم ہے خواہ وہ اپنی بات کو کتنا ہی آراستہ کر کے تمہارے سامنے پیش کریں۔

134- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَشَبَبَةٌ قَرِيبٌ مِنْهُ، يَتَجَادَلُونَ، فَرَاَيْتُهُ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَقَامَ وَقَالَ: اِنَّمَا اَنْتُمْ جَرَبٌ اِنَّمَا اَنْتُمْ جَرَبٌ

محمد بن واسع بیان کرتے ہیں: میں نے صفوان بن محرز کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اس کونے' انہوں نے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ اور شبابہ اس کونے کے قریب آپس میں بحث کر رہے تھے' پھر میں نے اُنہیں دیکھا تو اُنہوں نے اپنے کپڑے جھاڑے اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: تم لوگ بیماری کا شکار ہو۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ

135- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی

135- ذکرہ البخاری فی التاریخ 28/1۔

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، انا أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: انا مُوسَى بْنُ أَبِي كَرْدَمَ وَقَالَ غَيْرُهُ: ابْنُ أَبِي دِرْهَمٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَجْلِسٍ، كَانَ فِي نَاحِيَةِ بَابِ بَنِي سَهْمٍ، يَجْلِسُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَخْتَصِمُونَ، فَتَرْتَفِعُ أَصْوَاتُهُمْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَيْهِمْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى وَقَفْنَا، فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبِرْهُمْ عَنْ كَلَامِ الْفَتَى الَّذِي كَلَّمَ بِهِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي بَلَائِهِ. قَالَ وَهْبٌ: فَقُلْتُ: قَالَ الْفَتَى: يَا أَيُّوبُ أَمَا كَانَ فِي عَظَمَةِ اللهِ وَذِكْرِ الْمَوْتِ مَا يَكِلُّ لِسَانَكَ وَيَقْطَعُ قَلْبَكَ وَيَكْسِرُ حُجَّتَكَ. يَا أَيُّوبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى عِبَادًا أَسْكَتَتْهُمْ خَشْيَةُ اللهِ مِنْ غَيْرِ عِيٍّ وَلَا بُكْمٍ، وَإِنَّهُمْ لَهُمُ النُّبَلَاءُ الْفُصَحَاءُ الطُّلَقَاءُ الْأَلِبَّاءُ الْعَالِمُونَ بِاللهِ وَأَيَّامِهِ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا ذَكَرُوا عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى تَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ وَطَاشَتْ عُقُولُهُمْ وَأَحْلَامُهُمْ فَرَقًا مِنَ اللهِ تَعَالَى وَهَيْبَةً لَهُ فَإِذَا اسْتَفَاقُوا مِنْ ذَلِكَ اسْتَبَقُوا إِلَى اللهِ

اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ ایک محفل جو باب بنو سہم کے گوشہ میں منعقد ہے' اُس میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ہیں جو آپس میں بحث کر رہے ہیں اور اُن کی آوازیں بلند ہو چکی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ ہمیں اُن کے پاس لے جاؤ! ہم لوگ وہاں گئے' وہاں جا کے ٹھہر گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: تم ان لوگوں کو اُس نوجوان کے کلام کے بارے میں بتاؤ کہ جو ایک نوجوان نے حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا' جب وہ آزمائش کا شکار تھے۔ تو وہب بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اس نوجوان نے کہا تھا: اے ایوب! اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت کا خیال اور موت کو یاد رکھنا ایسی چیزیں نہیں ہیں؟ جو آدمی کی زبان کو بند کر دیتی ہیں اور دل کو کاٹ کے رکھ دیتی ہیں اور آپ کی حجت کو توڑ دیتی ہیں' اے ایوب! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف نے اُن کو خاموش رکھا ہوا ہے' اُن کے بیان میں کوئی عجز نہیں ہے' وہ گونگے نہیں ہیں' وہ بڑے سمجھدار' فصیح' عقلمند لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے بارے میں بخوبی علم رکھتے ہیں لیکن جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے ہیں تو اُن کے دل کٹ جاتے ہیں' اُن کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں' اُن کی عقل اور سمجھداری پر پردہ پڑ جاتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی ہیبت کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب اُنہیں اس کیفیت سے نجات ملتی ہے تو وہ پاکیزہ اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے زیادہ باتیں منسوب نہیں کرتے ہیں اور اُس کیلئے تھوڑی چیز پر بھی

بِالْاَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ، لَا يَسْتَكْثِرُونَ لِلّٰهِ الْكَثِيرَ وَلَا يَرْضَوْنَ لَهُ بِالْقَلِيلِ يَعُدُّونَ اَنْفُسَهُمْ مَعَ الظَّالِمِينَ الْخَاطِئِينَ، وَاِنَّهُمْ لَاَنْزَاهٌ، اَبْرَارٌ، اَخْيَارٌ، وَمَعَ الْمُضَيِّعِينَ الْمُفْرِطِينَ، وَاِنَّهُمْ لَاَكْيَاسٌ اَقْوِيَاءُ، نَاحِلُونَ دَائِبُونَ، يَرَاهُمُ الْجَاهِلُ فَيَقُولُ: مَرْضَى وَلَيْسُوا بِمَرْضَى، وَقَدْ خُولِطُوا وَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ اَمْرٌ عَظِيمٌ

136- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ فَيْرُوزَ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي دِرْهَمٍ، عَنْ يُوسُفَ يَعْنِي ابْنَ مَاهَكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَجْلِسٍ فِي نَاحِيَةِ بَنِي سَهْمٍ فِيهِ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَخْتَصِمُونَ وَيَرْتَفِعُ اَصْوَاتُهُمْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِمْ قَالَ: فَانْطَلَقَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: اَخْبِرِ الْقَوْمَ عَنْ كَلَامِ الْفَتَى الَّذِي كَلَّمَ بِهِ اَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي بَلَائِهِ، فَقَالَ وَهْبٌ: قَالَ الْفَتَى: لَقَدْ كَانَ فِي عَظَمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَذِكْرِ الْمَوْتِ، مَا يَكُلُّ

راضی نہیں ہوتے ہیں' وہ اپنے آپ کو ظلم کرنے والوں اور خطاء کار لوگوں کا ساتھی شمار کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ پاکیزہ' نیک' بھلائی والے ہوتے ہیں' لیکن وہ خود کو ضائع ہو جانے والے لوگوں اور افراط کا شکار ہو جانے والے لوگوں کا ساتھی شمار کرتے ہیں' حالانکہ یہ لوگ عقلمند اور طاقتور ہوتے ہیں' رجوع کرنے والے ہوتے ہیں' کوئی جاہل اگر اُن کو دیکھ لے تو یہ کہے گا: یہ پسندیدہ لوگ ہیں' حالانکہ وہ پسندیدہ لوگ نہیں ہوں گے وہ اختلاط کا شکار ہو چکے ہوں گے اور لوگ ایک بڑے معاملہ کے بارے میں اختلاط کا شکار ہوئے ہیں۔

یوسف بن ماہک نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہیں یہ بات پتا چلی کہ بنوسہم کے محلہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان ایک محفل میں جمع ہیں اور بحث مباحثہ کر رہے ہیں' اُن کی آوازیں بلند ہو چکی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہب بن منبہ سے کہا: تم ہمیں اُن لوگوں کی طرف لے چلو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے اور اُن لوگوں کے پاس جا کر ٹھہر گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہب بن منبہ سے کہا: تم ان لوگوں کو اُس نوجوان کے کلام کے بارے میں بتاؤ جو اُس نوجوان نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کلام کیا تھا جب وہ آزمائش کا شکار تھے۔ تو وہب بن منبہ نے بتایا: اُس نوجوان نے کہا: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور موت کی یاد ایسی چیزیں ہیں جو زبان کو بند کر دیتی ہیں' دل کو منقطع کر دیتی ہیں اور حجت کو توڑ دیتی ہیں' اے حضرت ایوب! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کے بیان میں کوئی کمزوری نہیں ہے' وہ گونگے نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی

لِسَانَكَ، وَيَقْطَعُ قَلْبَكَ، وَيَكْسِرُ حُجَّتَكَ؟ أَفَلَمْ تَعْلَمْ يَا أَيُّوبُ أَنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا، أَسْكَتَتْهُمْ خَشْيَةُ اللهِ مِنْ غَيْرِ عِيٍّ وَلَا بَكَمٍ، وَإِنَّهُمْ لَهُمُ الْفُصَحَاءُ الطُّلَقَاءُ الْعَالِمُونَ بِاللهِ وَأَيَّامِهِ، وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا ذَكَرُوا عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى تَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ، وَكَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ، وَكَلَّتْ أَحْلَامُهُمْ فَرَقًا مِنَ اللهِ تَعَالَى وَهَيْبَةً لَهُ، حَتّٰى إِذَا اسْتَفَاقُوا مِنْ ذٰلِكَ ابْتَدَرُوا إِلَى اللهِ تَعَالَى بِالْأَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ، لَا يَسْتَكْثِرُونَ لِلّٰهِ الْكَثِيرَ، وَلَا يَرْضَوْنَ لَهُ بِالْقَلِيلِ، نَاحِلُونَ ذَائِبُونَ، يَرَاهُمُ الْجَاهِلُ فَيَقُولُ: مَرْضَى، وَقَدْ خُولِطُوا، وَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ

خشیت نے اُنہیں خاموش رکھا ہوا ہے حالانکہ وہ فصیح اور آزاد لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی مخلوق کا علم رکھتے ہیں لیکن جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے ہیں تو اُن کے دل پھٹ جاتے ہیں اور اُن کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں' ان کی سمجھداری اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی ہیبت کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں' جب اُنہیں اس کیفیت سے افاقہ نصیب ہوتا ہے تو وہ پاکیزہ اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف جلدی کرتے ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کثرت نہیں چاہتے ہیں اور تھوڑے سے بھی راضی نہیں ہوتے ہیں' یہ لوگ لاغر ہیں' پگھلنے والے ہیں' جاہل شخص انہیں دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے: یہ پسندیدہ ہیں' حالانکہ یہ لوگ اختلاط کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں اور یہ لوگ تو ایک عظیم معاملہ کے بارے میں اختلاط کا شکار ہوئے ہیں۔

وہب کی نصیحت

137- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبًا يَقُولُ: دَعِ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ عَنْ أَمْرِكَ، فَإِنَّكَ لَا تُعْجِزُ أَحَدَ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، فَكَيْفَ تُمَارِي وَتُجَادِلُ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ وَرَجُلٍ أَنْتَ أَعْلَمُ مِنْهُ، فَكَيْفَ تُمَارِي وَتُجَادِلُ مَنْ أَنْتَ أَعْلَمُ مِنْهُ، وَلَا يُطِيعُكَ، فَاقْطَعْ ذٰلِكَ عَلَيْكَ

عبدالصمد بن معقل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم اپنے معاملہ (یعنی دین) کے بارے میں بحث و تمحیص کو ترک کر دو کیونکہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں' یا تو یہ ہے کہ تم کسی ایسے شخص کے ساتھ بحث کرو گے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو' تو تم کسی ایسے شخص کے ساتھ کیسے بحث و تمحیص کر سکتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو' یا وہ کوئی ایسا شخص ہوگا کہ تم اُس سے زیادہ علم رکھتے ہو گے' تو تم ایسے شخص کے ساتھ کیسے بحث و مباحثہ کر سکتے ہو جس سے تم زیادہ علم رکھتے ہو اور وہ پھر بھی تمہاری اطاعت نہیں کرے گا' تو تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

حدیثِ رسول اور صحابہ کرام کی پیروی لازم ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ كَانَ لَهُ عِلْمٌ وَعَقْلٌ، فَمَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ عَلِمَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ إِلَى الْعَمَلِ بِهِ، فَإِنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا لَزِمَ سُنَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ عَصْرٍ، وَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِنَفْسِهِ لِيَنْتَفِيَ عَنْهُ الْجَهْلُ، وَكَانَ مُرَادُهُ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ لِلَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ مُرَادُهُ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ لِلْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ وَالْخُصُومَاتِ، وَلَا لِلدُّنْيَا، وَمَنْ كَانَ هَذَا مُرَادُهُ سَلِمَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ، وَاتَّبَعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ، وَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُوَفِّقَهُ لِذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس شخص کو بھی علم اور عقل حاصل ہو اور وہ ان تمام چیزوں کو دیکھے جو کتاب کے آغاز سے لے کر اس مقام تک گزر چکی ہیں تو وہ یہ بات جان لے گا کہ وہ شخص ان باتوں پر عمل کرنے کا محتاج ہے' اگر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اور جن چیزوں پر صحابہ کرام گامزن تھے اور ہر زمانہ کے مسلمان آئمہ جنہوں نے بھلائی کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کی' وہ جن چیزوں پر گامزن تھے وہ شخص اُنہیں لازم پکڑ لے گا' وہ اپنی ذات کیلئے علم حاصل کرے گا تاکہ اُس سے جہالت ختم ہوجائے اور اُس کی مراد یہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس علم کو حاصل کرے' اُس کی مراد یہ نہیں ہوگی کہ وہ بحث و تمحیص اور اختلاف کیلئے یا کسی دنیاوی فائدہ کے حصول کیلئے یہ علم حاصل کرے' جس شخص کی یہ مراد ہوگی (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا مراد ہوگی) وہ سلامت رہے گا' اگر اللہ نے چاہا' وہ نفسانی خواہشات کی پیروی' بدعت اور گمراہی سے سلامت رہے گا' تو وہ اُس چیز کا پیروکار ہوگا جس پر پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے آئمہ قائم تھے جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی ہے اور وہ شخص اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس بات کی توفیق دے۔

کیا عالم مذہبی بحث کرسکتا ہے؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنْ كَانَ رَجُلٌ قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عِلْمًا، فَجَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فِي الدِّينِ، يُنَازِعُهُ فِيهَا وَيُخَاصِمُهُ، تَرَى لَهُ أَنْ يُنَاظِرَهُ، حَتَّى تَثْبُتَ

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ بالفرض کسی شخص کو اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے اور پھر ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے اور اُس سے کسی دینی مسئلہ کے بارے میں دریافت کرتا ہے' وہ اُس کے ساتھ بحث و مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے کہ اُس کو اُس

عَلَيْهِ الْحُجَّةَ، وَيَرُدَّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ؟

دوسرے شخص کے ساتھ بحث کرنی چاہیے؟ تاکہ اُس کے سامنے حجت کو قائم کر دے اور اُس کے مؤقف کی تردید کر دے؟

قِيلَ لَهُ: هَذَا الَّذِي نُهِينَا عَنْهُ، وَهُوَ الَّذِي حَذَّرَنَاهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَاذَا نَصْنَعُ؟ قِيلَ لَهُ: إِنْ كَانَ الَّذِي يَسْأَلُكَ مَسْأَلَتَهُ مَسْأَلَةَ مُسْتَرْشِدٍ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ لَا مُنَاظَرَةً، فَأَرْشِدْهُ بِأَلْطَفِ مَا يَكُونُ مِنَ الْبَيَانِ بِالْعِلْمِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَوْلِ الصَّحَابَةِ، وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ مُنَاظَرَتَكَ، وَمُجَادَلَتَكَ، فَهَذَا الَّذِي كَرِهَ لَكَ الْعُلَمَاءُ، فَلَا تُنَاظِرْهُ، وَاحْذَرْهُ عَلَى دِينِكَ، كَمَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِنْ كُنْتَ لَهُمْ مُتَّبِعًا فَإِنْ قَالَ: فَنَدَعُهُمْ يَتَكَلَّمُونَ بِالْبَاطِلِ، وَنَسْكُتُ عَنْهُمْ؟

تو اُس سوال کرنے والے سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے' اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہمیں پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے آئمہ نے منع کیا ہے' اگر وہ قائل یہ کہے کہ تم ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تم سے جس شخص نے سوال کیا ہے اگر تو اُس کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کے راستہ کی طرف رہنمائی حاصل کرے' اُس کا مقصد مناظرہ نہ ہو' تو تم مناسب طریقہ سے مناسب طور پر کتاب وسنت کے علم کے مطابق اُس کی رہنمائی کر دو جو صحابہ کرام کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کی روشنی میں ہو' لیکن اگر وہ تمہارے ساتھ مناظرہ اور بحث کرنا چاہتا ہو تو یہ وہ چیز ہے جسے علماء نے تمہارے لیے مکروہ قرار دیا ہے' تو تم اُس کے ساتھ مناظرہ نہ کرنا اور اپنے دین کو بچانے کی کوشش کرنا' جس طرح مسلمانوں کے اُن ائمہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں' اگر تم نے اُن لوگوں کی پیروی کرنی ہے۔ اگر وہ شخص یہ کہے کہ کیا ہم اُن لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ وہ باطل کے مطابق کلام کرتے رہیں اور ہم اُن کے جواب میں خاموش رہیں گے؟

خاموشی' بحث سے زیادہ سخت ہوتی ہے

قِيلَ لَهُ: سُكُوتُكَ عَنْهُمْ وَهِجْرَتُكَ لِمَا تَكَلَّمُوا بِهِ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مُنَاظَرَتِكَ لَهُمْ كَذَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: تمہارا اُن کے مقابلہ میں خاموش رہنا اور اُس چیز سے لاتعلق ہو جانا جو وہ کلام کرتے ہیں' یہ اُن کیلئے تمہارے اُن کے ساتھ مناظرہ کرنے سے زیادہ سخت ہوگا جیسا کہ علماءِ مسلمین سے تعلق رکھنے والے' پہلے گزر جانے والے سلف صالحین نے یہ بات بیان کی ہے۔ (اُس کی اسناد اور روایات درج ذیل ہیں)

ایوب سختیانی کی رائے

138- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: انا مَنْصُورٌ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ:

لَسْتُ بِرَادٍّ عَلَيْهِمْ، أَشَدُّ مِنَ السُّكُوتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:

"میرا اُنہیں جواب نہ دینا خاموشی سے زیادہ سخت ہے"۔

بدمذہب کی صحبت دین کو کمزور کر دیتی ہے

139- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تَقِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لَا تُجَالِسْ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ، فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ مَمْرَضَةٌ لِلْقُلُوبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

"تم بدمذہبوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ اُن کی ہم نشینی دلوں کو بیمار کر دیتی ہے"۔

ابن سیرین کا واقعہ

140- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ: وَمَارَاهُ رَجُلٌ فِي شَيْءٍ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِالْمِرَاءِ مِنْكَ، وَلَكِنِّي لَا أُمَارِيكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مہدی بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو دیکھا کہ ایک شخص اُن کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بحث کرنے لگا تو ابن سیرین نے اُس سے کہا: تم جو چاہتے ہو اُس کا مجھے پتا ہے اور بحث کرنے کے آداب سے میں تم سے زیادہ واقف ہوں، لیکن میں پھر بھی تمہارے ساتھ بحث نہیں کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَحِمَكَ اللهُ اِلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ قَوْلِ اَبِي قِلَابَةَ:

لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ. فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ، اَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ہم نے جو روایات پہلے ذکر کی ہیں‘ کیا تم نے اُن میں یہ سنا نہیں ہے؟ کہ ہم نے ابوقلابہ کا یہ قول ذکر کیا تھا‘ وہ فرماتے ہیں:

’’تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کے ساتھ بحث نہ کرو کیونکہ میں یہ اندیشہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ لوگ تمہیں بھی اُسی گمراہی کا شکار کر دیں گے‘ یا تمہارے دین کے بعض معاملات کو تمہارے لیے مشتبہ کر دیں گے جس طرح اُن کیلئے بعض معاملات مشتبہ ہو گئے‘‘۔

اَوَ لَمْ تَسْمَعْ اِلَى قَوْلِ الْحَسَنِ وَقَدْ سَاَلَهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَقَالَ: اَلَا تُنَاظِرُنِي فِي الدِّينِ؟ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ اَبْصَرْتُ دِينِي. فَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ اَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

اور کیا آپ نے حسن بصری کا قول نہیں سنا ہے؟ کہ جب اُن سے ایک شخص نے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا اور یہ کہا کہ کیا آپ دینی احکام کے بارے میں میرے ساتھ مناظرہ نہیں کریں گے؟ تو حسن بصری نے اُس سے کہا: مجھے تو اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے‘ اگر تم اپنے دین کو کھو چکے ہو تو پھر تم اُسے تلاش کر لو۔

اَوَ لَمْ تَسْمَعْ اِلَى قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ اَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

اور کیا آپ نے عمر بن عبدالعزیز کے اُس قول کو نہیں سنا کہ وہ فرماتے ہیں:

’’جو شخص اپنے دین (یعنی عقائد و نظریات) کو بحث کا نشانہ بنا لیتا ہے‘ وہ اکثر (ایک مؤقف سے دوسرے مؤقف کی طرف) منتقل ہوتا رہتا ہے‘‘۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَمَنِ اقْتَدَى بِهٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ سَلِمَ لَهُ دِينُهُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو جو شخص ان آئمہ کے طریقہ کی پیروی کرے گا وہ اپنے دین کو سلامت رکھے گا‘ اگر اللہ نے چاہا۔

اگر مناظرہ مجبوری بن جائے؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنِ اضْطُرَّنِي فِي الْأَمْرِ وَقْتًا مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَى مُنَاظَرَتِهِمْ، وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَلَا أُنَاظِرُهُمْ؟

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ اگر میں کسی معاملہ کے بارے میں کسی بھی وقت میں اُن بدمذہب لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے پر مجبور ہو جاؤں اور اُن کے خلاف حجت ثابت کرنے پر مجبور ہو جاؤں تو کیا مجھے اُن کے ساتھ مناظرہ نہیں کرنا چاہیے؟

قِيلَ لَهُ: الِاضْطِرَارُ إِنَّمَا يَكُونُ مَعَ إِمَامٍ لَهُ مَذْهَبٌ سُوءٌ، فَيَمْتَحِنُ النَّاسَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى مَذْهَبِهِ، كَفِعْلِ مَنْ مَضَى فِي وَقْتِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: ثَلَاثَةُ خُلَفَاءَ امْتَحَنُوا النَّاسَ، وَدَعَوْهُمْ إِلَى مَذْهَبِهِمُ السُّوءِ. فَلَمْ يَجِدِ الْعُلَمَاءُ بُدًّا مِنَ الذَّبِّ عَنِ الدِّينِ، وَأَرَادُوا بِذَلِكَ مَعْرِفَةَ الْعَامَّةِ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ. فَنَاظَرُوهُمْ ضَرُورَةً لَا اخْتِيَارًا، فَأَثْبَتَ اللهُ تَعَالَى الْحَقَّ مَعَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَتِهِ وَأَذَلَّ اللهُ تَعَالَى الْمُعْتَزِلَةَ وَفَضَحَهُمْ وَعَرَفَتِ الْعَامَّةُ أَنَّ الْحَقَّ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَحْمَدُ وَمَنْ تَابَعَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: یہ مجبوری اُس وقت ہو سکتی ہے جب یہ کسی حکمران کے سامنے ہو' جس کا مسلک خراب ہو اور اس کی وجہ سے لوگ آزمائش میں مبتلا ہو سکتے ہوں' وہ حکمران اُن لوگوں کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دیتا ہو' جیسا کہ پہلے زمانہ میں امام احمد بن حنبل کے وقت میں ایسا ہوا تھا کہ تین خلفاء نے لوگوں کو اس حوالے سے آزمائش کا شکار کیا تھا اور اُن خلفاء نے لوگوں کو اپنے بُرے مسلک کی طرف دعوت دی تھی' اُس وقت علماء کو اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا کہ وہ دین کے صحیح احکام کا دفاع کریں' اُن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ عام لوگوں کو باطل کے مقابلہ میں حق کی معرفت حاصل ہو جائے' تو ان حضرات نے مجبوری کے عالم میں' کسی اختیار کی وجہ سے نہیں' بلکہ مجبوری کے عالم میں اُن کے ساتھ مناظرہ کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ثابت کی (یعنی ظاہر کی) کہ حق امام احمد بن حنبل اور اُن کے پیروکاروں کے ساتھ تھا اور اللہ تعالیٰ نے معتزلہ کو ختم کر دیا اور اُنہیں رسوائی کا شکار کیا اور عام لوگ یہ بات جان لیں کہ حق وہی تھا جس پر امام احمد بن حنبل اور اُن کے پیروکار افراد قیامت تک گامزن رہیں گے۔

أَرْجُو أَنْ يُعِيذَ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مِنْ

تو پھر ایسی صورتِ حال میں مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کو آئندہ کبھی بھی ایسی

مِحْنَةٍ تَكُونُ اَبَدًا

آزمائش سے بچا کے رکھے گا۔

خلیفہ واثق باللہ کے دور کا دلچسپ واقعہ

141- وَبَلَغَنِي عَنِ الْمُهْتَدِي رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ قَالَ: مَا قَطَعَ اَبِي يَعْنِي الْوَاثِقَ اِلَّا شَيْخٌ جِيءَ بِهِ مِنَ الْمَصِيصَةِ. فَمَكَثَ فِي السِّجْنِ مُدَّةً. ثُمَّ اِنَّ اَبِي ذَكَرَهُ يَوْمًا. فَقَالَ: عَلَيَّ بِالشَّيْخِ. فَاُتِيَ بِهِ مُقَيَّدًا. فَلَمَّا اُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

خلیفہ مہتدی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یعنی خلیفہ واثق باللہ کو جتنا ایک بوڑھے آدمی سے شرمندہ ہونا پڑا' اُتنا وہ اور کسی سے شرمندہ نہیں ہوا' وہ بوڑھا شخص مصیصہ نامی شہر سے آیا تھا اور ایک طویل عرصہ تک واثق کی قید میں رہا' ایک دن میرے والد کو اُس کی یاد آئی تو اُس نے کہا: اُس بوڑھے کو میرے پاس لے کر آ ؤ۔ تو اُس بوڑھے کو بیڑیوں میں جکڑ کر اُس کے پاس لایا گیا' جب وہ خلیفہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تو اُس نے خلیفہ کو سلام کیا' خلیفہ نے اُسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَا اسْتَعْمَلْتَ مَعِي اَدَبَ اللهِ تَعَالَى. وَلَا اَدَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا} [النساء: 86]

وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ السَّلَامِ.

اُس بوڑھے نے خلیفہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے میرے ساتھ وہ آداب بھی اختیار نہیں کیے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور وہ طریقہ بھی اختیار نہیں کیا جس کی تعلیم نبی اکرم ﷺ نے دی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اُس سے زیادہ بہتر طریقہ سے یا اُس کے مطابق سلام کا جواب دو''۔

اور نبی اکرم ﷺ نے بھی سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ. ثُمَّ قَالَ لِابْنِ اَبِي دُؤَادٍ: سَلْهُ. فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: اَنَا مَحْبُوسٌ مُقَيَّدٌ. اُصَلِّي فِي الْحَبْسِ بِتَيَمُّمٍ. مُنِعْتُ الْمَاءَ فَمُرْ بِقُيُودِي تُحَلَّ. وَمُرْ لِي بِمَاءٍ اَتَطَهَّرُ وَاُصَلِّي. ثُمَّ

تو میرے والد نے اُس بوڑھے کو وعلیک السلام کہا' پھر اُس نے (معتزلی عالم) ابن ابوداؤد سے کہا: تم اس سے سوال کرو! تو اُس بوڑھے نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں قید میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا' میں قید کے دوران تیمم کر کے نماز ادا کرتا تھا کیونکہ وہاں مجھے پانی نہیں ملتا تھا' آپ میرے بارے میں حکم دیں کہ میری زنجیریں کھول

سَلْنِي قَالَ: فَأَمَرَ. فَحَلَّ قَيْدَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ قَالَ: لِابْنِ أَبِي دُؤَادٍ: سَلْهُ. فَقَالَ الشَّيْخُ: الْمَسْأَلَةُ لِي، تَأْمُرُهُ أَنْ يُجِيبَنِي فَقَالَ: سَلْ.

دی جائیں اور حکم دیں کہ مجھے پانی فراہم کیا جائے تاکہ میں وضو کر کے نماز ادا کرلوں' پھر آپ مجھ سے سوالات کر لیجئے گا۔ راوی کہتے ہیں: خلیفہ نے حکم دیا تو اُس کی زنجیریں کھول دی گئیں' پھر خلیفہ نے حکم دیا تو اُسے پانی فراہم کیا گیا' اُس نے وضو کر کے نماز ادا کی' پھر خلیفہ نے ابن ابوداؤد سے کہا: تم اس سے سوال کرو! تو اُس بوڑھے نے کہا: پہلے مجھے ایک سوال کر لینے دیں اور انہیں یہ ہدایت کریں کہ یہ مجھے اُس سوال کا جواب دے دیں! خلیفہ نے کہا: تم سوال کرلو!

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی دعوت دی تھی؟

فَأَقْبَلَ الشَّيْخُ عَلَى ابْنِ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الَّذِي تَدْعُو النَّاسَ إِلَيْهِ، أَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَهُمَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بَعْدَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَشَيْءٌ دَعَا إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَهُمْ؟ قَالَ: لَا.

تو وہ بوڑھا' ابن ابوداؤد کی طرف متوجہ ہوا تاکہ اُس سے سوال کرے' اُس بوڑھے نے کہا: آپ جس بات (یعنی قرآن کے مخلوق ہونے کے عقیدہ) کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں کہ کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی دعوت ان دونوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی چیز ہے جس کی طرف ان حضرات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! بوڑھے نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کی طرف ان حضرات کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ

عنہ نے دعوت دی تھی؟ ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں۔

علم، ناواقفیت، سکوت اور گنجائش

قَالَ: فَشَيْءٌ لَمْ يَدْعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ، وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُمَّ عَنْهُمْ، تَدْعُو أَنْتَ النَّاسَ إِلَيْهِ؟ لَيْسَ يَخْلُو أَنْ تَقُولَ: عَلِمُوهُ أَوْ جَهِلُوهُ، فَإِنْ قُلْتَ: عَلِمُوهُ، وَسَكَتُوا عَنْهُ، وَسِعَنَا وَإِيَّاكَ مَا وَسِعَ الْقَوْمَ مِنَ السُّكُوتِ، وَإِنْ قُلْتَ: جَهِلُوهُ وَعَلِمْتُهُ أَنَا، فَيَا لُكَعُ بْنَ لُكَعٍ، يَجْهَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ شَيْئًا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ؟

تو بوڑھے نے کہا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی طرف نہ تو نبی اکرم ﷺ نے دعوت دی نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف بلایا اور آپ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو آپ یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم تھا، یا یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم نہیں تھا، اگر آپ یہ کہیں کہ ان حضرات کو اس کا علم تھا اور پھر بھی یہ اس کے حوالے سے خاموش رہے تو پھر ہمارے لیے (یعنی جو لوگ خلقِ قرآن کے عقیدہ کے قائل نہیں ہیں) اُن کیلئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ بھی اس معاملہ کے بارے میں خاموشی اختیار کریں اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرات اس مسئلہ سے ناواقف تھے اور آپ لوگوں کو اس مسئلہ کی حقیقت کا علم ہوا ہے تو یہ بات بیوقوفی کی انتہاء ہو گی کہ نبی اکرم ﷺ اور خلفاءِ راشدین اس بات سے ناواقف تھے اور آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے۔

قَالَ الْمُهْتَدِي: فَرَأَيْتُ أَبِي وَثَبَ قَائِمًا وَدَخَلَ الْحَبْزِي، وَجَعَلَ ثَوْبَهُ فِي فِيهِ، يَضْحَكُ؟ ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ: صَدَقَ، لَيْسَ يَخْلُو مِنْ أَنْ يَقُولَ: جَهِلُوهُ أَوْ عَلِمُوهُ، فَإِنْ قُلْنَا: عَلِمُوهُ وَسَكَتُوا عَنْهُ وَسِعَنَا مِنَ السُّكُوتِ مَا وَسِعَ الْقَوْمَ، وَإِنْ قُلْنَا: جَهِلُوهُ

مہتدی بیان کرتا ہے: میں نے اپنے والد (یعنی خلیفہ واثق باللہ) کو دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھا اور اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا، اُس نے اپنی ہنسی روکنے کیلئے اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھا ہوا تھا، پھر (تھوڑی دیر کے بعد) اُس نے کہا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے، یا تو یہ ہو سکتا ہے کہ اُن لوگوں کو علم نہیں تھا، یا یہ ہو سکتا ہے کہ اُن لوگوں کو علم تھا، تو اگر آپ یہ کہیں کہ اُن لوگوں کو علم تھا اور وہ پھر بھی خاموش رہے تو

وَعَلِمْتَهُ أَنْتَ. فَيَا لُكَعُ بْنَ لُكَعٍ يَجْهَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ شَيْئًا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: لَسْتُ أَعْنِيكَ. إِنَّمَا أَعْنِي ابْنَ أَبِي دُؤَادٍ. فَوَثَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَعْطِ هٰذَا الشَّيْخَ نَفَقَتَهُ وَأَخْرِجْهُ عَنْ بَلَدِنَا

پھر ہمیں بھی اُسی طرح خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش ہوگی جس طرح اُن لوگوں کو گنجائش تھی' اور اگر آپ یہ کہیں کہ وہ لوگ اس سے ناواقف تھے اور آپ کو اس کا علم ہو گیا ہے تو یہ بیوقوفی کی انتہاء ہوگی کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب تو اس سے لاعلم رہے اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اس کا علم ہو گیا (یعنی خلیفہ واثق باللہ نے اُس بوڑھے کی بات کو دُہرا دیا)۔ پھر خلیفہ نے آواز دی: اے احمد! میں نے جواب دیا: جناب! میں حاضر ہوں! خلیفہ نے کہا: میں تمہیں مراد نہیں لے رہا' میں ابن ابوداؤد کو بلا رہا ہوں' تو ابن ابوداؤد تیزی سے اُٹھ کر اُس کے پاس گیا تو خلیفہ نے کہا: اس بوڑھے کو اس کا خرچ فراہم کرو اور اسے ہمارے شہر سے نکلوا دو (یعنی اس کے آبائی علاقہ کی طرف واپس بھجوا دو)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَبَعْدَ هٰذَا نَأْمُرُ بِحِفْظِ السُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَالْأَوْزَاعِيِّ. وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَمْثَالِهِمْ. وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ. وَالْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ. وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ. وَيُنْبَذُ مَنْ سِوَاهُمْ. وَلَا نُنَاظِرُ. وَلَا نُجَادِلُ وَلَا نُخَاصِمُ. وَإِذَا لَقِيَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ أَخَذَ فِي غَيْرِهِ. وَإِنْ حَضَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اس کے بعد ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے منقول سنتوں' آپ کے اصحاب کے طریقہ اور احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے حضرات کے طریقہ کو محفوظ کریں اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کو بھی محفوظ کریں جیسے امام مالک' امام اوزاعی' سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' ان کے علاوہ امام شافعی' امام احمد بن حنبل' قاسم بن سلام ہیں اور جو بھی علماء ان حضرات کے طریقہ پر گامزن ہیں (اُن کے اقوال کو اختیار کریں) اور اُن کے علاوہ دیگر تمام (فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے کلام) کو ایک طرف کر دیں' ہم نہ تو بحث کریں نہ مناظرہ کریں' نہ اختلاف کریں' اگر راستہ میں کوئی بدعتی مل جاتا ہے تو دوسرا راستہ اختیار کریں' اگر کسی محفل میں کوئی بدعتی آ جاتا ہے تو وہاں سے اُٹھ جائیں' ہمارے اسلاف نے ہمیں اسی بات

مَجْلِسًا هُوَ فِيهِ قَامَ عَنْهُ هٰكَذَا اَدَّبَنَا مَنْ مَضٰى مِنْ سَلَفِنَا

کی تعلیم دی ہے۔

142- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اِذَا لَقِيتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ فَخُذْ فِي غَيْرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

جب کسی راستہ میں تمہاری کسی بدعتی شخص سے ملاقات ہوتو تم راستہ تبدیل کرلو۔

143- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِنَّ اَهْلَ الْاَهْوَاءِ اَهْلُ الضَّلَالَةِ، وَلَا اَرٰى مَصِيرَهُمْ اِلَّا اِلَى النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ' گمراہ لوگ ہوتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا آخری ٹھکانہ صرف جہنم ہوگا۔

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی

144- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا جِهَادٌ، وَلَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

بدعتی شخص کی نہ تو نماز قبول ہوگی' نہ روزہ' نہ حج' نہ عمرہ' نہ جہاد' نہ صدقہ خیرات قبول ہوگا۔

145- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

ایوب نے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کوئی شخص بدعت اختیار کرتا ہے تو وہ تلوار (یعنی اپنے قتل) کو حلال کر دیتا ہے۔

146- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام مالک کو سنا' اُن کے سامنے دینی حوالے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا تو امام مالک نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں:

سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ سُنَنًا، الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللهِ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَّاهُ اللهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتیں مقرر کر دی ہیں اور آپ کے بعد اولی الامر نے سنتیں مقرر کر دی ہیں' ان کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تکمیل کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت پہنچانے کے مترادف ہے' مخلوق میں سے کسی کو بھی انہیں متغیر یا تبدیل کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے برخلاف کسی چیز میں غور وفکر کرنے کا حق حاصل ہے جو شخص ان کے ذریعے ہدایت حاصل کرے گا وہ ہدایت یافتہ ہوگا' جو ان کے ذریعے مدد حاصل کرے وہ مدد یافتہ ہوگا' جو شخص ان کو ترک کر دے گا تو وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ کی پیروی کرے گا اور وہ جدھر منہ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُدھر ہی پھیر دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ وَبَيَّنْتَهُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ مُنَاظَرَتُنَا فِي شَيْءٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو چیز ذکر کی ہے اور جو چیز بیان کی ہے' ہمیں اُس کا پتا چل گیا ہے لیکن اگر ہم نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگوں کے ساتھ جن کا انکار اہلِ

مِنَ الْأَهْوَاءِ الَّتِي يُنْكِرُهَا أَهْلُ الْحَقِّ. وَنُهِينَا عَنِ الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ فِيهَا

حق نے کیا ہے اُن کے ساتھ کوئی مناظرہ نہیں کرتے ہیں اور ہمیں اس حوالے سے بحث مباحثہ کرنے اور اختلاف کرنے سے منع بھی کیا گیا ہے (تو ہم یہ کام نہیں کرتے)۔

فقہی مسائل میں مناظرہ کا حکم

فَإِنْ كَانَتْ مَسْأَلَةٌ مِنَ الْفِقْهِ فِي الْأَحْكَامِ، مِثْلُ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالنِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الْأَحْكَامِ، هَلْ لَنَا مُبَاحٌ أَنْ نُنَاظِرَ فِيهِ وَنُجَادِلَ، أَمْ هُوَ مَحْظُورٌ عَلَيْنَا. عَرِّفْنَا مَا يَلْزَمُ فِيهِ كَيْفَ السَّلَامَةُ.

لیکن اگر کوئی مسئلہ کسی فقہی حکم سے تعلق رکھتا ہو، جیسے طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، یا ان جیسے دیگر احکام ہیں، تو کیا ہمارے لیے یہ مباح ہوگا کہ ہم اس کے بارے میں مناظرہ کریں یا بحث کریں، یا یہ بھی ہمارے لیے ممنوع ہوگا، ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس حوالے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے اور اس حوالے سے کون سا پہلو سلامتی والا ہے؟

قِيلَ لَهُ: هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ مَا أَقَلَّ مَنْ يَسْلَمُ مِنَ الْمُنَاظَرَةِ فِيهِ، حَتَّى لَا يَلْحَقَهُ فِيهِ فِتْنَةٌ وَلَا مَأْثَمٌ، وَلَا يَظْفَرُ فِيهِ الشَّيْطَانُ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: آپ نے جو صورتِ حال ذکر کی ہے، اس حوالے سے مناظرہ کرنے میں کم ہی سلامتی پائی جاتی ہے، ایسی سلامتی کہ جس کے ساتھ کوئی فتنہ لاحق نہ ہو، یا گناہ لاحق نہ ہو، یا جس کے حوالے سے شیطان کامیاب نہ ہو۔

بحث ومباحثہ کے منفی پہلو

فَإِنْ قَالَ كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: هَذَا، قَدْ كَثُرَ فِي النَّاسِ جِدًّا فِي أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ فِي كُلِّ بَلَدٍ يُنَاظِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ يُرِيدُ مُغَالَبَتَهُ، وَيَعْلُو صَوْتُهُ، وَالِاسْتِظْهَارُ عَلَيْهِ بِالِاحْتِجَاجِ، فَيَحْمَرُّ لِذَلِكَ وَجْهُهُ، وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ، وَيَعْلُو صَوْتُهُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُحِبُّ أَنْ يُخْطِئَ صَاحِبُهُ، وَهَذَا الْمُرَادُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خَطَأٌ عَظِيمٌ، لَا

اگر وہ شخص دریافت کرے کہ وہ کیسے؟ تو اُسے کہا جائے گا: لوگوں میں یہ چیز بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ ہر شہر میں اہلِ علم اور فقہ کے ماہرین مناظرہ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے کے ساتھ بحث کرتا ہے اور اُس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے پر غالب آ جائے، اُس کی آواز بلند ہو جاتی ہے، وہ اپنی دلیل کا اظہار شدت سے کرتا ہے، اُس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، رگیں پھول جاتی ہے، آواز اونچی ہو جاتی ہے، اُن میں سے ہر ایک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دوسرے کو غلط ثابت کر دے اور دونوں طرف سے یہ مراد ہونا بہت بڑی غلطی ہے

يُحْمَدُ عَوَاقِبُهُ وَلَا يَحْمَدُهُ الْعُلَمَاءُ مِنَ الْعُقَلَاءِ؛ لِأَنَّ مُرَادَكَ أَنْ يُخْطِئَ مُنَاظِرُكَ: خَطَأً مِنْكَ، وَمَعْصِيَةٌ عَظِيمَةٌ. وَمُرَادُهُ أَنْ تُخْطِئَ خَطَأً مِنْهُ وَمَعْصِيَةٌ. فَمَتَى يَسْلَمُ الْجَمِيعُ؟

جس کے انجام کی تعریف نہیں کی جا سکتی اور عقلمند علماء نے اس کی تعریف کی بھی نہیں ہے کیونکہ جب آپ کی مراد اور مقصد یہ ہو کہ آپ کے ساتھ بحث کرنے والے شخص کو غلط ثابت کیا جائے تو یہ آپ کی طرف سے غلطی ہوگی اور بہت بڑی معصیت ہوگی' اور اگر اُس شخص کی مراد یہ ہو کہ وہ آپ کی غلطی کو ثابت کرے تو یہ اُس کی طرف سے غلطی ہوگی اور معصیت ہوگی' تو پھر ان دونوں کا مجموعہ کیسے سلامتی والا ہو سکتا ہے؟

بحث کا مثبت طریقہ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّمَا نُنَاظِرُ لِتَخْرُجَ لَنَا الْفَائِدَةُ؟ قِيلَ لَهُ: هَذَا كَلَامٌ ظَاهِرٌ، وَفِي الْبَاطِنِ غَيْرُهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم تو یہ مناظرہ اس لیے کرتے ہیں تا کہ ہمارے سامنے فوائد آئیں' تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ کلام وہ ہے جو لفظی طور پر کہا جا رہا ہے لیکن اس کے باطن کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

وَقِيلَ لَهُ: إِذَا أَرَدْتَ وَجْهَ السَّلَامَةِ فِي الْمُنَاظَرَةِ لِطَلَبِ الْفَائِدَةِ، كَمَا ذَكَرْتَ، فَإِذَا كُنْتَ أَنْتَ حِجَازِيًّا، وَالَّذِي يُنَاظِرُكَ عِرَاقِيًّا، وَبَيْنَكُمَا مَسْأَلَةٌ، تَقُولُ أَنْتَ: حَلَالٌ، وَيَقُولُ هُوَ: بَلْ حَرَامٌ فَإِنْ كُنْتُمَا تُرِيدَانِ السَّلَامَةَ، وَطَلَبَ الْفَائِدَةِ، فَقُلْ لَهُ: رَحِمَكَ اللهُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةُ قَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الشُّيُوخِ، فَتَعَالَ حَتَّى نَتَنَاظَرَ فِيهَا مِنَّا صِحَّةٌ لَا مُغَالَبَةٌ فَإِنْ يَكُنِ الْحَقُّ فِيهَا مَعَكَ، اتَّبَعْتُكَ، وَتَرَكْتُ قَوْلِي، وَإِنْ يَكُنِ الْحَقُّ مَعِي، اتَّبَعْتَنِي

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اگر آپ فائدہ کے حصول کیلئے مناظرہ میں سلامتی کے پہلو کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے' تو اگر آپ حجازی ہیں اور جو شخص آپ کے ساتھ بحث کر رہا ہے وہ عراقی ہے اور آپ کے درمیان ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں آپ یہ کہتے ہیں: یہ حلال ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: جی نہیں! بلکہ یہ حرام ہے' تو اگر تو آپ دونوں صاحبان سلامتی والے پہلو کا ارادہ رکھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ اُس سے یہ کہیں: (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے!) یہ ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں پہلے زمانہ کے مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو آپ آئیں تا کہ ہم خیر خواہی کے جذبہ کے تحت اس بارے میں غور و فکر کر لیں' ہمارا مقصد ایک دوسرے کو مغلوب کرنا نہ ہو' اگر اس مسئلہ کے بارے میں

وَتَرَكْتَ قَوْلَكَ. لَا أُرِيدُ أَنْ تُخْطِئَ وَلَا أُغَالِبَكَ. وَلَا تُرِيدُ أَنْ أُخْطِئَ. وَلَا تُغَالِبُنِي

حق آپ کے ساتھ ہوا تو میں آپ کی پیروی کروں گا اور اپنے قول کو ترک کر دوں گا' اور اگر حق میرے ساتھ ہوا تو آپ میری پیروی کر لیجئے گا اور اپنے قول کو ترک کر دیجئے گا' میرا ارادہ یہ نہیں ہے کہ میں آپ کو غلط قرار دوں' یا آپ پر غالب آ جاؤں اور آپ کا بھی یہ ارادہ نہ ہو کہ آپ مجھے غلط قرار دیں یا آپ مجھ پر غالب آ جائیں۔

فَإِنْ جَرَى الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَهُوَ حَسَنٌ جَمِيلٌ. وَمَا أَعَزَّ هَذَا فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: لَا نُطِيقُ هَذَا. وَصَدَقَا عَنْ أَنْفُسِهِمَا قِيلَ: لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. قَدْ عَرَفْتَ قَوْلَكَ وَقَوْلَ صَاحِبِكَ وَأَصْحَابِكَ وَاحْتِجَاجِهِمْ. وَأَنْتَ فَلَا تَرْجِعُ عَنْ قَوْلِكَ. وَتَرَى أَنَّ خَصْمَكَ عَلَى الْخَطَإِ وَقَالَ خَصْمُكَ كَذَلِكَ. فَمَا بِكُمَا إِلَى الْمُجَادَلَةِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ حَاجَةٌ إِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا لَيْسَ يُرِيدُ الرُّجُوعَ عَنْ مَذْهَبِهِ. وَإِنَّمَا مُرَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا أَنْ يُخَطِّئَ صَاحِبَهُ. فَأَنْتُمَا آثِمَانِ بِهَذَا الْمُرَادِ. أَعَاذَ اللهُ الْعُلَمَاءَ الْعُقَلَاءَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمُرَادِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اگر اس طرح کی صورتِ حال ہو تو یہ عمدہ اور اچھی ہے لیکن لوگوں میں یہ بہت کم پائی جاتی ہے اور اگر دونوں فریقوں میں سے ہر ایک یہ کہہ دے کہ ہمیں تو اس کی طاقت ہی نہیں ہے' تو وہ لوگ اپنی ذات کے بارے میں یہ بات سچ بیان کریں گے' اور اُن میں سے ہر ایک سے یہ کہا جائے گا کہ آپ کو اپنے مؤقف اور اپنے ساتھیوں کے مؤقف اور اُن کے دلائل کا پتا ہے اور آپ نے اپنے مؤقف سے رجوع بھی نہیں کرنا ہے اور آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آپ کا مقابل فریق غلطی پر ہے اور آپ کے مقابل فریق کا بھی یہی مؤقف ہے' تو پھر آپ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بحث مباحثہ اور اختلاف کرنے کی کیا ضرورت ہے' جبکہ آپ دونوں میں سے ہر ایک یہ ارادہ ہی نہیں رکھتا کہ اپنے مسلک سے رجوع کر لے' بلکہ آپ دونوں میں سے ہر ایک کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے کو غلطی پر ثابت قرار دیا جائے' تو اب اس مراد کے حوالے سے آپ دونوں گنہگار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے عقلمند علماء کو اس مقصد کے حوالے سے بچایا ہوا ہے۔

فَإِذَا لَمْ تَجْرِ الْمُنَاظَرَةُ عَلَى الْمُنَاصَحَةِ. فَالسُّكُوتُ أَسْلَمُ. قَدْ عَرَفْتَ مَا عِنْدَكَ وَمَا عِنْدَهُ وَعَرَفَ مَا عِنْدَهُ وَمَا

تو جب مناظرہ خیر خواہی کے جذبہ کے پیشِ نظر نہ ہو تو پھر خاموشی اختیار کرنا زیادہ سلامتی کا راستہ ہے' آپ کے جو دلائل ہیں اور اُس (دوسرے فریق) کے جو دلائل ہیں وہ آپ کو پتا ہیں اور

عِنْدَكَ، وَالسَّلَامُ

دوسرے فریق کے جو دلائل ہیں اور جو آپ کے دلائل ہیں وہ اُسے پتا ہیں' تو اتنا ہی کافی ہے۔

ایک اہم اندیشہ اور اُس کے نتائج

ثُمَّ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَقُولَ لَكَ فِي مُنَاظَرَتِهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَتَقُولُ لَهُ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، أَوْ تَقُولَ: لَمْ يَقُلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ. لِتَرُدَّ قَوْلَهُ. وَهَذَا عَظِيمٌ. وَكَذَلِكَ يَقُولُ لَكَ أَيْضًا. فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا يَرُدُّ حُجَّةَ صَاحِبِهِ بِالْمُخَارَقَةِ وَالْمُغَالَبَةِ وَهَذَا مَوْجُودٌ فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ رَأَيْنَا يُنَاظِرُ وَيُجَادِلُ وَنَتَجَادَلُ. حَتَّى رُبَّمَا خَرَقَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ هَذَا الَّذِي خَافَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ. وَكَرِهَهُ الْعُلَمَاءُ مِمَّنْ تَقَدَّمَ وَاللهُ أَعْلَمُ

پھر ہم اس حوالے سے بھی محفوظ نہیں ہیں (یعنی ہمیں اس بات کا بھی اندیشہ ہے) کہ وہ شخص مناظرہ کے دوران آپ سے یہ کہے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے' تو آپ اُس سے یہ کہہ دیں گے کہ یہ حدیث ضعیف ہے' یا یہ کہہ دیں گے کہ یہ بات تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہی نہیں ہے' دونوں صورتوں میں آپ کا مقصد یہ ہوگا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مسترد کر رہے ہیں اور یہ بہت بڑی غلطی ہے' اسی طرح وہ بھی آپ کو یہ کہہ سکتا ہے' تو آپ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے شخص کی دلیل کو مقابلہ بازی اور ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی وجہ سے مسترد کر سکتا ہے اور یہ بات اُن بہت سے مناظروں میں ہم نے دیکھی ہے جس میں ہم نے لوگوں کو بحث مباحثہ اور مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کو توڑ دیتا ہے، یہ وہ چیز ہے کہ جس کے اپنی اُمت میں ہونے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندیشہ ظاہر کیا تھا اور پہلے زمانہ کے علماء نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْمِرَاءِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآنِ مجید کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت

147 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

147- رواه الحاكم 223/2، ورواه أبو داؤد: 4603، وأحمد 528/2، وابن أبي شيبة 529/10، وابن حبان: 1464.

بْنُ عَمْرٍو قَالَ: انا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مِرَاءٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

''قرآن کے معاملہ میں بحث کرنا کفر ہے''۔

148- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

''قرآن کے معاملہ میں بحث کرنا کفر ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کا ناراضگی کا اظہار

149- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: هَاجَرْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِذْ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابوعمران جونی نے عبداللہ بن رباح انصاری کو خط لکھا تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن میں صبح جلدی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اسی دوران آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو قرآن کی ایک آیت کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ کے چہرے سے

148- انظر السابق.
149- رواہ مسلم: 2666، وأحمد 2/192.

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ. فَقَالَ:

غصہ کا اظہار ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ

''تم سے پہلے کے لوگ کتاب کے بارے میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے''۔

150- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُونَ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے (اپنے دادا) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا كِتَابُ اللهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ. فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا بِهِ. وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمِهِ

''تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے کہ وہ اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے حالانکہ یہ اللہ کی کتاب کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تصدیق کرتا ہے' تو تم اُس کے ایک حصہ کے ذریعہ دوسرے حصہ کی تکذیب نہ کرو' جس چیز کا تمہیں علم ہو اُس کے مطابق بیان کر دو اور جس سے ناواقفیت ہو اُس کا علم اُس کے سپرد کر دو جو اس سے واقف ہو''۔

151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

150- رواه أحمد 185/2.

151- رواه ابن أبي شيبة: 3166.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: انا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دَعُوا الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ، فَإِنَّ الْأُمَمَ قَبْلَكُمْ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ، وَإِنَّ الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

"قرآن کے بارے میں بحث کرنا چھوڑ دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں پر اُس وقت لعنت کی گئی جب اُنہوں نے قرآن (یا اللہ کی کتاب) کے بارے میں اختلاف کیا' کیونکہ قرآن میں اختلاف کرنا کفر ہے"۔

152- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَتَذَاكَرُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، يَنْزِعُ هَذَا بِآيَةٍ وَهَذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّمَا صُبَّ عَلَى وَجْهِهِ الْخَلُّ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس بیٹھ کر آپس میں گفتگو کر رہے تھے' ایک شخص اپنے مؤقف کی تائید میں ایک آیت پیش کر رہا تھا اور دوسرا دوسری آیت پیش کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آپ کے چہرے پر سرکہ انڈیل دیا گیا ہوگا (یعنی آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس موقع پر ارشاد فرمایا:

يَا هَؤُلَاءِ، لَا تَضْرِبُوا كِتَابَ اللهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَإِنَّهُ لَمْ تَضِلَّ أُمَّةٌ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

"اے لوگو! تم اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے مقابلہ میں پیش نہ کرو کیونکہ جو بھی اُمت گمراہی کا شکار ہوتی ہے اُسے (اللہ کی کتاب کے بارے میں) بحث میں مبتلا کر دیا جاتا ہے"۔

152- رواہ الطبرانی:5442، والبزار:180.

کفریہ بحث سے مراد کیا ہے؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: عَرَفْنَا هَذَا الْمِرَاءَ الَّذِي هُوَ كُفْرٌ، مَا هُوَ؟

قِيلَ لَهُ: نَزَلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَمَعْنَاهَا: عَلَى سَبْعِ لُغَاتٍ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُ كُلَّ قَبِيلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ الْقُرْآنَ عَلَى حَسَبِ مَا يَحْتَمِلُ مِنْ لُغَتِهِمْ. تَخْفِيفًا مِنَ اللهِ تَعَالَى بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانُوا رُبَّمَا إِذَا الْتَقَوْا، يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَيْسَ هَكَذَا الْقُرْآنُ، وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَيَعِيبُ بَعْضُهُمْ قِرَاءَةَ بَعْضٍ فَنُهُوا عَنْ هَذَا: اقْرَءُوا كَمَا عَلِمْتُمْ. وَلَا يَجْحَدْ بَعْضُكُمْ قِرَاءَةَ بَعْضٍ، وَاحْذَرُوا الْجِدَالَ وَالْمِرَاءَ فِيمَا قَدْ تَعَلَّمْتُمْ. وَالْحُجَّةُ فِيمَا قُلْنَا مَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے: ہمیں یہ پتا چل گیا ہے کہ یہ بحث مباحثہ کفر ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے؟

اُس شخص کو جواب دیا جائے گا: یہ قرآن نبی اکرم ﷺ پر سات حروف میں نازل ہوا تھا' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سات لغات میں نازل ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ عربوں کے ہر قبیلہ کو قرآن اُن کے محاورہ کے مطابق سکھایا کرتے تھے' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کی اُمت کیلئے تخفیف تھی' تو یہ لوگ بعض اوقات جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تھے تو اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے یہ کہتا تھا کہ قرآن اس طرح نہیں پڑھا جائے گا' اور قرآن کی تعلیم نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس طرح نہیں دی ہے' اس طرح وہ ایک دوسرے کی قرأت پر اعتراض کیا کرتے تھے تو اُن لوگوں کو اس چیز سے منع کیا گیا اور اُن لوگوں سے کہا گیا: تم لوگوں کو جس طرح تعلیم دی گئی ہے تم اُس طرح تلاوت کرو اور کوئی شخص دوسرے شخص کی قرأت کا انکار نہ کرے اور تم لوگوں نے جس چیز کا علم حاصل کیا ہے اُس کے بارے میں جدال اور بحث سے گریز کرو۔ ہمارے اس مؤقف کی تائید (درج ذیل روایات سے ہوتی ہے)۔

تلاوت کے الفاظ میں اختلاف کی ممانعت

153 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک

153- رواه أحمد 419/1، وابن حبان: 746، وأبو يعلى 480/1.

بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ لِرَجُلٍ: أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً. فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ لِآخَرَ: أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً. فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي الْأَوَّلُ. وَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَغَضِبَ. وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ جَالِسٌ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: قَالَ لَكُمْ: اقْرَءُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ

154- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقُلْتُ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا أَقْرَأُ فَقَرَأَ السُّورَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ بِخِلَافِ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالرَّجُلُ، وَإِذَا عِنْدَهُ

شخص سے کہا: تم مجھے سورۂ کہف کی تیس آیات پڑھا دو! تو اُس نے مجھے اُس طریقہ کے برخلاف پڑھانا شروع کیا جس طریقہ کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' میں نے ایک اور شخص سے کہا: تم مجھے سورۂ کہف کی تیس آیات پڑھا دو! تو اُس نے مجھے پہلے والے شخص کے طریقہ کے برخلاف پڑھانا شروع کیا' میں اُن دونوں کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تم سے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو جس طرح تعلیم دی گئی ہے اُس طریقہ کے مطابق تلاوت کرو''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک سورت کی تلاوت سکھائی تھی' ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا' میں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اس سورت کی تلاوت کر سکتا ہو؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: میں کر سکتا ہوں۔ پھر اُس نے اُس سورت کو پڑھنا شروع کیا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائی تھی' تو وہ اُس طریقہ کے برخلاف پڑھ رہا تھا جس طریقہ کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' پس ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں تھا اور وہ شخص تھا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ موجود تھے' ہم نے

154- أخرجه الحاكم 223/2۔

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفْنَا فِي قِرَاءَتِنَا. فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان قرأت کے حوالے سے اختلاف ہو گیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک تبدیل ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالِاخْتِلَافِ. فَلْيَقْرَأْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مَا أُقْرِئَ

"تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے، تم میں سے ہر ایک شخص کو اُسی طرح تلاوت کرنی چاہیے جس طرح اُسے تلاوت سکھائی گئی ہے"۔

155- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: انا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ. يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا. فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ. فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم کو نماز میں سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اُس طریقہ کے برخلاف تھا جس کے مطابق میں اُس کی تلاوت کرتا تھا حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اُس کی تلاوت سکھائی تھی، تو میں نے اُن کا کپڑا پکڑا اور اُنہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے سورۂ فرقان اُس طریقہ کے برخلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے اسے پڑھنا سکھایا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! اُنہوں نے اس کی تلاوت کی اور اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں نے اُنہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی

155- رواه البخاري:4992، ومسلم:818، والترمذي:2943، والطيالسي 5/2، وأحمد 24/1، وابن أبي شيبة 518/10، وابن حبان:741.

اَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهَا مِنْهُ. فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

ہے یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے تو تم پر جس طرح یہ آسان ہو تم اُسی طرح اس کی تلاوت کرو۔

بحث کے ممکنہ احتمالات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَصَارَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرًا بِهٰذَا الْمَعْنَى يَقُولُ هٰذَا: قِرَاءَتِي أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ. وَيَقُولُ الْآخَرُ: بَلْ قِرَاءَتِي أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ. وَيُكَذِّبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَقِيلَ لَهُمْ: لِيَقْرَأْ كُلُّ إِنْسَانٍ كَمَا عَلِمَ. وَلَا يَعِبْ بَعْضُكُمْ قِرَاءَةَ غَيْرِهِ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ. وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ. وَآمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ. وَاعْتَبِرُوا بِأَمْثَالِهِ. وَأَحِلُّوا حَلَالَهُ. وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قرآن کے بارے میں بحث کا کفر ہونا' اس مفہوم کے اعتبار سے ہوگا کہ ایک شخص یہ کہے کہ میری تلاوت تمہاری تلاوت سے افضل ہے اور دوسرا یہ کہے: جی نہیں! بلکہ میری تلاوت تمہاری تلاوت سے افضل ہے' اور یوں وہ ایک دوسرے کو جھوٹا قرار دیں' تو ان لوگوں سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر شخص اُسی طریقہ کے مطابق تلاوت کرے جس طرح اُسے تعلیم دی گئی ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی تلاوت پر اعتراض نہ کرے' تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' قرآن کی محکم آیات پر عمل کرو' اس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھو' اس کی مثالوں کے ذریعہ نصیحت حاصل کرو' اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھو' اس کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي تَأْلِيفِ كِتَابِ الْمُصْحَفِ، مُصْحَفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَالصَّحَابَةُ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ بَلَدٍ، وَقَوْلِ السَّبْعَةِ الْأَئِمَّةِ فِي الْقُرْآنِ مَا فِيهِ كِفَايَةٌ. وَلَمْ أُحِبَّ تَرْدَادَهُ هَاهُنَا. وَإِنَّمَا مُرَادِي هَاهُنَا تَرْكُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اپنی کتاب ''المصحف'' میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مصحف کا ذکر کیا ہے جس پر اُمت کا اتفاق ہے۔ صحابہ کرام' اُن کے بعد تابعین اور پھر ہر علاقہ کے مسلمانوں کے آئمہ نے اور قرآن کے بارے میں ساتوں آئمہ نے (یعنی علمِ تفسیر یا علمِ قرأت کے ماہرین نے) یہ بات بیان کی ہے کہ اس نسخہ میں کفایت پائی جاتی ہے۔ میں اس بحث کو یہاں دُہرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہاں تو میرا مقصود یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں بحث اور جدال کو ترک کر دیا جائے کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے' کوئی

الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ فِي الْقُرْآنِ. فَإِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْهُ. وَلَا يَقُولُ إِنْسَانٌ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ. وَلَا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ. إِلَّا مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ. أَوْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ أَوْ عَنْ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ. وَلَا يُمَارِي وَلَا يُجَادِلُ.

بھی شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق کچھ نہ کہے' وہ قرآن کی تفسیر اُسی طرح بیان کرے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' یا آپ کے صحابہ میں سے کسی ایک سے منقول ہے' یا تابعین میں سے کسی ایک سے منقول ہے' یا مسلمانوں کے آئمہ میں سے کسی امام سے منقول ہے' وہ خود اس بارے میں بحث مباحثہ نہ کرے۔

فقہاء کے بحث ومباحثہ کا حکم

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّا قَدْ نَرَى الْفُقَهَاءَ يَتَنَاظَرُونَ فِي الْفِقْهِ. فَيَقُولُ أَحَدُهُمْ: قَالَ اللهُ تَعَالَى كَذَا. وَقَالَ النَّبِيُّ كَذَا وَكَذَا. فَهَلْ يَكُونُ هَذَا مِنْ مِرَاءٍ فِي الْقُرْآنِ؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے فقہاء کو دیکھا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں ایک دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہیں اور اُن میں سے ایک یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے' تو ایسا کرنا قرآن میں بحث کرنا شمار ہو گا؟

قِيلَ: مَعَاذَ اللهِ. لَيْسَ هَذَا مِرَاءً فَإِنَّ الْفَقِيهَ رُبَّمَا نَاظَرَهُ الرَّجُلُ فِي مَسْأَلَةٍ. فَيَقُولُ لَهُ عَلَى جِهَةِ الْبَيَانِ وَالنَّصِيحَةِ حُجَّتُنَا فِيهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى كَذَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِهَةِ النَّصِيحَةِ وَالْبَيَانِ. لَا عَلَى جِهَةِ الْمُمَارَاةِ. فَمَنْ كَانَ هَكَذَا. وَلَمْ يُرِدِ الْمُغَالَبَةَ. وَلَا أَنْ يُخَطِّئَ خَصْمُهُ وَيَسْتَظْهِرَ عَلَيْهِ سَلِمَ. وَقُبِلَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى كَمَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ بحث نہیں ہے کیونکہ فقیہ شخص سے بعض اوقات کوئی شخص کوئی مسئلہ دریافت کرتا ہے تو وہ فقیہ اُسے جواب دیتے ہوئے وضاحت کرنے کے حوالے سے اور خیرخواہی کے حوالے سے یہ بیان کر دیتا ہے کہ اس بارے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے تو اس کا مقصد خیرخواہی اور مسئلہ کو بیان کرنا ہوتا ہے' اس کا مطلب بحث مباحثہ کرنا نہیں ہوتا' تو جو شخص اس طرح وضاحت کرتا ہے' اُس کا مقصد کسی پر غلبہ کا اظہار نہیں ہوتا یا اپنے مقابل فریق کو غلط قرار دینا نہیں ہوتا' یا اُس پر غلبہ حاصل کرنا نہیں ہوتا تو وہ اس سے سلامت رہتا ہے جیسا

کہ ہم اس سے پہلے باب میں یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

حسن بصری کا قول

قَالَ الْحَسَنُ: الْمُؤْمِنُ لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي، يَنْشُرُ حِكْمَةَ اللهِ، فَإِنْ قُبِلَتْ حَمِدَ اللهَ وَإِنْ رُدَّتْ حَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: مؤمن شخص نہ تو اندازے لگاتا ہے اور نہ ہی بحث کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کو پھیلاتا ہے' اگر وہ قبول کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور اگر اُسے قبول نہ کیا جائے تو وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔

وَبَعْدَ هَذَا فَأَكْرَهُ الْجِدَالَ وَالْمِرَاءَ وَرَفْعَ الصَّوْتِ فِي الْمُنَاظَرَةِ فِي الْفِقْهِ إِلَّا عَلَى الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ الْحَسَنَةِ

اس کے بعد میں اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں کہ فقہی مسائل میں مناظرہ کرتے ہوئے بحث و مباحثہ کے دوران آواز کو بلند کیا جائے بلکہ یہ بحث وقار اور اچھے طریقہ کی سکینت (یعنی پُرسکون انداز) میں ہونی چاہیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

156- وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْحِلْمَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ وَلْيَتَوَاضَعْ لَكُمْ مَنْ تُعَلِّمُونَهُ وَلَا تَكُونُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ، فَلَا يَقُومُ عِلْمُكُمْ بِجَهْلِكُمْ

''تم لوگ علم حاصل کرو اور علم کیلئے پہلے پُرسکون ہو اور بُردباری اختیار کرو' تم نے جن لوگوں سے علم حاصل کرنا ہے اُن کے سامنے تواضع کا اظہار کرو اور جس کو تم نے تعلیم دینی ہے وہ تمہارے سامنے تواضع کا اظہار کرے اور تم لوگ جابر (یا متکبر) عالم نہ بن جانا کہ تمہارا علم تمہاری جہالت کو ثابت کرے''۔

بَابُ تَحْذِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ بِمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَعُقُوبَةِ الْإِمَامِ لِمَنْ يُجَادِلُ فِيهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کرنے سے بچنے کی تلقین کرنا اور جو شخص اس حوالے سے بحث مباحثہ کرتا ہے' حاکمِ وقت کا اُسے سزا دینا

157- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

157- رواه البخاري: 4547، ومسلم: 2665، وابن ماجه: 47، وأحمد 48/6، وابن حبان: 76.

مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا هَذِهِ الْآيَةَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں یہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری قسم کی آیات متشابہ ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، أَوْ بِهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى، فَاحْذَرُوهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس (یعنی متشابہ آیات) کے بارے میں بحث کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اس کے حوالے سے بحث کر رہے ہوں) تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں تو تم لوگ ان سے بچ کے رہنا''۔

بحث وجدال کرنے والوں سے بچنے کی تلقین

158- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

158- انظر السابق۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ. هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں یہی کتاب کی بنیاد (یا اصل) ہیں اور دوسری قسم کی آیات متشابہ ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

فَقَالَ:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ. فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ تَعَالَى. فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم ان سے بچ کے رہنا''۔

159- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ. قَالَ: ثنا أَيُّوبُ. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى قَوْلِهِ: {أُولُو الْأَلْبَابِ}

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں'' یہ تلاوت ان الفاظ تک تھی: ''سمجھدار لوگ''۔

فَقَالَ:

يَا عَائِشَةُ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم ان سے بچ کے رہنا''۔

159- إنظر السابق.

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

اس روایت کے اور بھی دیگر طرق موجود ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ

160 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْأَلُ عَنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَمْكِنِّي مِنْهُ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ يُغَدِّي النَّاسَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ يَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ {وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا} [الذاريات: 2] فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ هُوَ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ، أَلْبِسُوهُ ثِيَابَهُ، وَاحْمِلُوهُ عَلَى قَتَبٍ، ثُمَّ أَخْرِجُوهُ حَتَّى تَقْدَمُوا بِهِ بِلَادَهُ، ثُمَّ لِيَقُمْ خَطِيبًا، ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا طَلَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو قرآن کی تاویل کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! تُو مجھے اس پر قابو دے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کا کھانا فراہم کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا جس نے لباس پہنا ہوا تھا اور عمامہ باندھا ہوا تھا' وہ بھی ناشتہ کرنے لگا' جب وہ فارغ ہوا تو اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! (قرآن کی ان آیات سے کیا مراد ہے؟)

''بکھیرنے والی (ہواؤں) کی قسم ہے جو بکھیر دیتی ہیں، جو بوجھ اُٹھانے والی ہیں''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی وہ شخص ہو؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے' اُنہوں نے اپنی آستینیں اوپر کر لیں اور مسلسل اُسے مارتے رہے یہاں تک کہ اُس کا عمامہ نیچے گر گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر میں تمہیں ایسی حالت میں پاتا کہ تم نے سر بھی منڈوایا ہوا ہوتا تو میں نے تمہارا سر اُڑا دینا تھا' تم لوگ اس کے کپڑے اسے پہناؤ (یعنی اس کا عمامہ اسے

الْعِلْمَ فَأَخْطَأَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ

دو) اور اسے پالان پر سوار کرو' پھر اسے لے جاؤ یہاں تک کہ اسے اس کے علاقہ میں لے کر جاؤ' پھر ایک شخص خطبہ دیتے ہوئے یہ کہے کہ صبیغ نامی اس شخص نے علم حاصل کرنے میں غلطی کی (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ شخص مرتے دم تک اپنی قوم میں کمتر حیثیت کے ساتھ رہا' حالانکہ وہ شخص پہلے اپنی قوم کا سردار تھا۔

161- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ: صَبِيغُ بْنُ عَسَلٍ، قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ كُتُبٌ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ جَلَسَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ صَبِيغٌ فَقَالَ عُمَرُ: وَأَنَا عَبْدُ اللهِ عُمَرُ، ثُمَّ أَهْوَى إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِتِلْكَ الْعَرَاجِينِ، فَمَا زَالَ يَضْرِبُهُ حَتَّى شَجَّهُ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَدْ وَاللهِ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

بنوتمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام صبیغ بن عسل تھا' وہ مدینہ منورہ آیا' اُس کے پاس کچھ تحریریں تھیں' اُس نے قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں سوال کرنے شروع کیے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے اُسے پیغام بھیج کر بلوایا اور اُس کیلئے کھجور کی شاخیں تیار کر لیں' جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھا تو اُنہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی طرف بڑھے اور اُن شاخوں سے اُس کی پٹائی کرنے لگے وہ مسلسل اُس کی پٹائی کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اُسے زخمی کر دیا اور اُس شخص کے چہرے پر خون بہنے لگا' تو اُس شخص نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ کیلئے اتنا ہی کافی ہے' مجھے اپنے سر میں جو کچھ محسوس ہو رہا تھا (یعنی جو غلط خیالات تھے) اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رخصت کر دیا ہے۔

قرآن سے متعلق سوال، سزا کو لازم کر دیتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَنْ يَسْأَلُ عَنْ تَفْسِيرِ {وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا} [الذاريات: 2] اسْتَحَقَّ الضَّرْبَ، وَالتَّنْكِيلَ بِهِ وَالْهِجْرَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص اس آیت کی تفسیر دریافت کرتا ہے: ''والذاریات ذروًا ......'' تو کیا وہ پٹائی کا مستحق ہوگا کہ اُسے سزا دی جائے اور شہر بدر کر دیا جائے؟

قِيلَ لَهُ: لَمْ يَكُنْ ضَرْبُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُ بِسَبَبِ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَلَكِنْ لَمَّا تَأَدَّى إِلَى عُمَرَ مَا كَانَ يَسْأَلُ عَنْهُ مِنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَرَاهُ عَلِمَ أَنَّهُ مَفْتُونٌ، قَدْ شَغَلَ نَفْسَهُ بِمَا لَا يَعُودُ عَلَيْهِ نَفْعُهُ، وَعَلِمَ أَنَّ اشْتِغَالَهُ بِطَلَبِ عِلْمِ الْوَاجِبَاتِ مِنْ عِلْمِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْلَى بِهِ، وَتَطَلُّبُ عِلْمِ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى بِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ مُقْبِلٌ عَلَى مَا لَا يَنْفَعُهُ، سَأَلَ عُمَرُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُمَكِّنَهُ مِنْهُ، حَتَّى يُنَكِّلَ بِهِ، وَحَتَّى: يُحَذِّرَ غَيْرَهُ؛ لِأَنَّهُ رَاعٍ يَجِبُ عَلَيْهِ تَفَقُّدُ رَعِيَّتِهِ فِي هَذَا وَفِي غَيْرِهِ، فَأَمْكَنَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ

تو اُس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کی پٹائی اس سوال کی وجہ سے نہیں کی تھی، بلکہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چلا تھا کہ وہ شخص صرف قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں دریافت کرتا پھر رہا ہے، اور یہ پتا اُس وقت چلا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا بھی نہیں تھا، تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ شخص فتنہ کا شکار ہے، اس نے اپنے آپ کو ایک ایسی چیز میں مشغول کر دیا ہے جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ اگر یہ شخص علم حرام اور علم حلال سے تعلق رکھنے والے لازمی چیزوں کے علم کے حصول میں مشغول ہوتا تو یہ اس کیلئے زیادہ مناسب ہوتا، یا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم حاصل کرتا تو یہ اس کیلئے زیادہ مناسب ہوتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ یہ ایک ایسی چیز کی طرف متوجہ ہے جس کا اسے فائدہ نہیں ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ انہیں اس پر قابو دیدے تا کہ وہ اُسے سزا دیں اور اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کو بچنے کی تلقین کریں، کیونکہ وہ ایک نگہبان تھے اور اُن پر یہ بات لازم تھی کہ وہ اس طرح کی صورتِ حال میں اپنی رعایا کے احوال کی خبر گیری کریں، تو اللہ تعالیٰ نے

اُنہیں اُس شخص پر قابو دے دیا۔

وَقَدْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حالانکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

سَيَكُونُ اَقْوَامٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِمُتَشَابَهِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں تمہارے ساتھ بحث کریں گے تو تم سنتوں کے ذریعہ اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کے عالم ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

قرآن کی وضاحت' سنت کے ذریعے ہوگی

162- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوَيَةَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشِبْهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى

''لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں بحث کریں گے تو تم سنتوں کی مدد سے اُن کا مقابلہ کرنا کیونکہ سنتوں کا علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهٰكَذَا كَانَ مَنْ بَعْدِ عُمَرَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، إِذَا سَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَمَّا لَا يَعْنِيهِ عَنَّفَهُ وَرَدَّهُ إِلَى مَا هُوَ أَوْلَى بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا' جب کوئی شخص اُن سے کوئی ایسا سوال کرتا جو لایعنی ہوتا تو وہ اُسے ڈانٹ دیتے تھے اور اُسے اُس چیز کو حاصل کرنے کی تلقین کرتے تھے جو اُس کیلئے زیادہ مناسب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

163- رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ يَوْمًا: سَلُونِي. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: مَا السَّوَادُ الَّذِي فِي الْقَمَرِ؟ فَقَالَ لَهُ: قَاتَلَكَ اللهُ. سَلْ تَفَقُّهًا. وَلَا تَسْأَلْ تَعَنُّتًا. أَلَا سَأَلْتَ عَنْ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ فِي أَمْرِ دُنْيَاكَ أَوْ أَمْرِ آخِرَتِكَ؟ ثُمَّ قَالَ: ذَلِكَ مَحْوُ اللَّيْلِ

یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا: تم لوگ مجھ سے کوئی سوال کرو۔ تو ابن کواء نامی شخص کھڑا ہوا اور بولا: چاند میں جو سیاہ دھبہ نظر آتا ہے وہ کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! تم علم فقہ حاصل کرنے کیلئے کوئی سوال کرو خواہ مخواہ کا سوال نہ کرو کیا تم کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کر سکتے جو تمہاری دنیا یا تمہاری آخرت کے کسی معاملہ میں تمہیں فائدہ دے! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رات کے مٹانے کا نشان ہے۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ الْعُلَمَاءُ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَكْرَهُونَ عُضَلَ الْمَسَائِلِ وَيَرُدُّونَهَا. وَيَأْمُرُونَ بِالسُّؤَالِ عَمَّا يَعْنِي خَوْفًا مِنَ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ الَّذِي نُهُوا عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قدیم اور جدید زمانہ کے علماء نے پیچیدہ مسائل کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' یہ حضرات اس قسم کے سوالات کو مسترد کرتے ہیں اور ایسا سوال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں جس کا کوئی فائدہ بھی ہو' اور وہ اس خوف کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ لوگوں کو جس بحث مباحثہ سے منع کیا گیا ہے کہیں وہ اُس میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(اس بارے میں ممانعت کی احادیث درج ذیل ہیں)

لایعنی بحث و مباحثہ کی ممانعت

164- نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیل و قال اور بکثرت سوال (یعنی غیر ضروری سوال) کرنے سے منع کیا ہے"۔

165- وَنَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (گہرے پیچیدہ مسائل میں) غلطیوں سے منع کیا ہے۔

164- رواه البخاري: 1477، ومسلم: 593، وأحمد 246/4، والدارمي 310/2، وابن حبان: 5555.

165- رواه أبو داؤد: 3656، وأحمد 435/5.

166 - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْأَلَتِهِ كُلُّ هٰذَا خَوْفًا مِنَ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ، فَاتَّقُوا اللهَ يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ، وَيَا اَهْلَ الْحَدِيثِ، وَيَا اَهْلَ الْفِقْهِ، وَدَعُوا الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ وَالْخُصُومَةَ فِي الدِّينِ وَاسْلُكُوا طَرِيقَ مَنْ سَلَفَ مِنْ اَئِمَّتِكُمْ، يَسْتَقِمْ لَكُمُ الْاَمْرُ الرَّشِيدُ، وَتَكُونُوا عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

فَقَدْ اُثْبِتَ فِي تَرْكِ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ مَا فِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ عَقَلَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَنْ اَحَبَّ

بَابُ ذِكْرِ الْاِيمَانِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى، وَاَنَّ كَلَامَهُ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ كَفَرَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ قَوْلَ الْمُسْلِمِينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمانوں کے بارے میں کسی مسلمان کا سب سے بڑا جرم یہ ہوگا جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرلے جو حرام نہ ہوئی ہو لیکن اُس کے سوال کرنے سے حرام قرار دے دی جائے''۔

یہ تمام فرامین بحث و مباحثہ کے خوف کی وجہ سے ہیں' تو اے اہلِ قرآن! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' اے اہلِ حدیث! اے اہلِ افتاء! آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور دینی احکام کے بارے میں اختلافات اور بحث و مباحثہ کو ترک کردیں اور آپ اپنے پرانے گزر جانے والے آئمہ کے راستہ پر چلیں' اس طرح درست راستہ آپ کیلئے ٹھیک رہے گا اور آپ واضح حجت پر گامزن رہیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

تو میں نے بحث و مباحثہ کو ترک کرنے کے حوالے سے اتنا کچھ نقل کردیا ہے کہ جس میں اُس شخص کیلئے کفایت پائی جاتی ہے جو عقل رکھتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے توفیق نصیب کردیتا ہے۔

باب: اس بات پر ایمان رکھنے کا تذکرہ کہ قرآن' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور آپ پر بھی رحم کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ وہ مسلمان جن

166- رواه البخاري:7289، ومسلم:2358، وأبو داؤد:4610، وأحمد1/179.

الَّذِينَ لَمْ يَزِغْ قُلُوبُهُمْ عَنِ الْحَقِّ، وَوُفِّقُوا لِلرَّشَادِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، لِأَنَّ الْقُرْآنَ مِنْ عِلْمِ اللهِ، وَعِلْمُ اللهِ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا. تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ

کے دل حق کو چھوڑ کر ٹیڑھے نہیں ہوئے ہیں اور جنہیں ہدایت نصیب ہوئی تھی' خواہ اُن کا تعلق پہلے کے زمانہ سے ہو' خواہ بعد کے زمانہ سے ہو' وہ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے' یہ مخلوق نہیں ہے کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کے علم کے نتیجہ میں صادر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے۔

دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، وَقَوْلُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا جَهْمِيٌّ خَبِيثٌ، وَالْجَهْمِيُّ فَعِنْدَ الْعُلَمَاءِ كَافِرٌ

اس بات پر دلالت قرآن وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کے ذریعہ ہوتی ہے اور اس بات کا انکار صرف وہ شخص کرسکتا ہے جو جہمی ہو اور خبیث ہو' اور جہمی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ' علماء کے نزدیک کافر ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ} [التوبة: 6]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مشرکین میں سے کوئی ایک شخص تم سے پناہ مانگے تو تم اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ} [البقرة: 75]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُن میں سے ایک گروہ اللہ کے کلام (یعنی تورات) کو سنتا ہے اور پھر اُس کو سمجھ لینے کے بعد اُس میں تحریف کردیتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

{قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ، فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ}

وَهُوَ الْقُرْآنُ،

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم فرمادو! اے لوگو! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں' وہ اللہ کہ جس کیلئے زمین و آسمان کی بادشاہی ہے' اُس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے تو تم اللہ اور اُس کے رسول پر جو اُمّی نبی ہیں' ایمان لاؤ' وہ رسول جو اللہ اور اُس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے''۔

یہاں اُس کے کلمات سے مراد قرآن ہے۔

وَقَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

{إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي} [الاعراف: 144]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ہے:

''میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے تمہیں تمام لوگوں میں سے منتخب کرلیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَمِثْلُ هَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن میں اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تمہارے پاس علم آ جانے کے بعد بھی' تمہارے ساتھ اس بارے میں بحث کرے''۔

وَقَالَ تَعَالَى

{وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو' اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو' تو اس صورت میں تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو گے''۔

صفاتِ الٰہیہ کے بارے میں عقیدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِمًا مُتَكَلِّمًا سَمِيعًا بَصِيرًا بِصِفَاتِهِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَشْيَاءِ. مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا كَفَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عالم' متکلم' سمیع' بصیر ہے' یعنی ان صفات سے متصف ہے اور یہ اشیاء کی تخلیق سے پہلے کی بات ہے' جو شخص اس کے علاوہ موقف اختیار کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنَ السُّنَنِ وَالْآثَارِ وَقَوْلِ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ مَا إِذَا سَمِعَهَا مَنْ لَهُ عِلْمٌ وَعَقْلٌ. زَادَهُ عِلْمًا وَفَهْمًا. وَإِذَا سَمِعَهَا مَنْ فِي قَلْبِهِ زَيْغٌ. فَإِنْ أَرَادَ اللهُ هِدَايَتَهُ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ رَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ. وَإِنْ لَمْ يَرْجِعْ فَالْبَلَاءُ عَلَيْهِ

اب ہم وہ سنن اور آثار اور علماء کے اقوال ذکر کریں گے جو اُن علماء کے اقوال ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی (یعنی جو مسلکِ حق سے تعلق رکھتے ہیں) جب کوئی ایسا شخص اُنہیں سنے گا جسے علم اور عقل حاصل ہو تو اُس کے علم اور فہم میں اضافہ ہوگا اور جب کوئی ایسا شخص اُسے سنے گا جس کے دل میں ٹیڑھا پن پایا جاتا ہو تو اگر تو اللہ تعالیٰ اُسے حق کے راستہ کی طرف ہدایت دینے کا ارادہ رکھتا ہو گا

اَعْظَمُ

تو وہ اپنے مسلک سے رجوع کر لے گا اور اگر وہ پھر بھی رجوع نہیں کرتا تو اُس کیلئے زیادہ بڑی آزمائش ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلقین

167- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ فَلَا اَعْرِفَنَّ مَا عَطَفْتُمُوهُ عَلَى اَهْوَائِكُمْ، فَاِنَّ الْاِسْلَامَ قَدْ خَضَعَتْ لَهُ رِقَابُ النَّاسِ، فَدَخَلُوهُ طَوْعًا وَكَرْهًا، وَقَدْ وُضِعَتْ لَكُمُ السُّنَنُ، وَلَمْ يُتْرَكْ لِاَحَدٍ مَقَالًا اِلَّا اَنْ يَكْفُرَ عَبْدٌ عَمْدًا عَيْنًا، فَاتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ، اعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ، وَآمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ

"اے لوگو! یہ قرآن اللہ کا کلام ہے' میں کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ کسی نے اس کو اپنی نفسانی خواہش کے مطابق موڑ لیا ہو کیونکہ اسلام کیلئے لوگوں کی گردنیں جھک گئی ہیں اور وہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اس میں داخل ہو گئے ہیں' تمہارے لیے سنتیں مقرر کر دی گئی ہیں' اب کسی شخص کیلئے کسی بات کی گنجائش نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کفر کرتا ہے تو اُس کا معاملہ مختلف ہے' تم لوگ (شرعی احکام کی) پیروی کرو' تم لوگ بدعت اختیار نہ کرو کیونکہ تمہاری کفایت ہو چکی ہے' تم قرآن کے محکم حکم پر عمل کرو اور اُس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھو"۔

168- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزعراء عبداللہ بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن

أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ فَلَا تَصْرِفُوهُ عَلَى آرَائِكُمْ

خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''قرآن اللہ کا کلام ہے' تو تم اسے اپنی آراء کے مطابق نہ پھیرو (یعنی اس کی من مانی تشریح نہ کرو)''۔

بارگاہِ الٰہی میں قرب کے حصول کا ذریعہ

169- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: أَخَذَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ بِيَدِي فَقَالَ: يَا هَنَاهُ، تَقَرَّبْ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِمَا اسْتَطَعْتَ، فَإِنَّكَ لَسْتَ تَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں:

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے شخص! جہاں تک ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور تم جس بھی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو گے اُن میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب' اُس کا کلام ہے''۔

امام جعفر صادق کا جواب

170- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: سُئِلَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُرْآنِ، أَخَالِقٌ أَوْ مَخْلُوقٌ؟ قَالَ: لَيْسَ خَالِقًا وَلَا مَخْلُوقًا، وَلَكِنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں:

جعفر بن محمد (شاید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مراد ہیں) سے قرآن کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ خالق ہے یا مخلوق ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نہ تو خالق ہے اور نہ ہی مخلوق ہے' بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

171- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِخَالِقٍ وَلَا مَخْلُوقٍ، وَلَكِنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ مَعْبَدُ بْنُ رَاشِدٍ كُوفِيٌّ رَوَى عَنْ مُوسَى بنِ دَاوُدَ وَرُوَيْمِ بْنِ يَزِيدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں:

میں نے جعفر بن محمد بن حسین سے قرآن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نہ تو خالق ہے نہ مخلوق ہے' بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

172- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمُّوَيَهُ بْنُ يُونُسَ إِمَامُ مَسْجِدِ جَامِعِ قَزْوِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الرَّاْسِيُّ، رَأْسُ الْعَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، كَاتِبُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ} [الزمر: 28]

قَالَ: غَيْرَ مَخْلُوقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاویہ بن صالح نے علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ قرآن ہے جو عربی میں ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) یہ مخلوق نہیں ہے۔

امام احمد کا اس روایت کو حاصل کرنا

وَقَالَ حَمُّوِيَهِ بْنُ يُونُسَ: بَلَغَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ هَذَا الْحَدِيثُ، فَكَتَبَ اِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، يَكْتُبُ اِلَيْهِ بِاِجَازَتِهِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِاِجَازَتِهِ فَسُرَّ اَحْمَدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ كَيْفَ فَاتَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ

حمویہ بن یونس بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل تک یہ روایت پہنچی تو اُنہوں نے جعفر بن محمد بن فضیل کو خط لکھا کہ وہ اُنہیں اجازت کے طور پر یہ روایت نقل کرنے کے بارے میں خط لکھیں۔ تو جعفر بن محمد بن فضیل نے اُنہیں تحریری اجازت بھجوا دی۔ امام احمد بن حنبل اس حدیث کی وجہ سے بہت مسرور ہوئے اور اُنہوں نے یہ فرمایا: عبداللہ بن صالح سے یہ روایت ہم حاصل نہیں کر سکے؟

قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ زندیقیت ہے

173- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَخٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِي زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنِ يُوسُفَ الزِّمِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اِدْرِيسَ: وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَمَّنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَقَالَ: مِنَ الْيَهُودِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنَ النَّصَارَى؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنَ الْمَجُوسِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمِمَّنْ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ. قَالَ: مَعَاذَ اللهِ اَنْ يَكُونَ هَذَا مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ. هَذَا زِنْدِيقٌ. مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ زَعَمَ اَنَّ اللهَ تَعَالَى مَخْلُوقٌ. يَقُولُ اللهُ تَعَالَى

{بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ}

[الفاتحة: 1]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزکریا یحییٰ بن یوسف الزمی بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن ادریس کو سنا' ایک شخص نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کیا وہ یہودی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس شخص نے دریافت کیا: کیا وہ عیسائی ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا وہ مجوسی شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُس نے دریافت کیا: پھر وہ کیا شمار ہوگا؟ کیا وہ اہلِ توحید میں سے شمار ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ ایسا شخص اہلِ توحید میں سے شمار ہو' ایسا شخص زندیق ہو گا جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی مخلوق ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

فَالرَّحْمَنُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا. وَالرَّحِيمُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا. وَاللهُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا. فَهَذَا اَصْلُ الزَّنْدَقَةِ

تو رحمٰن مخلوق نہیں ہے رحیم مخلوق نہیں ہے اللہ مخلوق نہیں ہے تو یہ (قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھنا) زندیقیت کی بنیاد ہے۔

174 - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيّ الْحُلْوَانِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا عِنْدَنَا فِي الْقُرْآنِ، فَمَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، مَا نَعْرِفُ غَيْرَ هَذَا

احمد بن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن علی حلوانی سے سوال کیا میں نے اُن سے کہا: ہمارے ہاں کے لوگ قرآن کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے ہمیں اس کے علاوہ کسی اور بات کا علم نہیں ہے۔

175 - قَالَ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ: وَسَمِعْتُ هَارُونَ الْقَزْوِينِيَّ يَقُولُ: لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَدِينَةِ، وَاَهْلِ السُّنَنِ، اِلَّا وَهُمْ يُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، وَيُكَفِّرُونَهُ قَالَ هَارُونُ: وَاَنَا اَقُولُ بِهَذِهِ السُّنَّةِ

احمد بن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے ہارون قزوینی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے مدینہ منورہ میں کسی بھی اہلِ علم کو یا کسی بھی سنتوں کے (یعنی علمِ حدیث کے) عالم کو نہیں سنا مگر یہ کہ وہ لوگ اُس بات کا انکار کرتے تھے جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ حضرات اُسے کافر قرار دیتے تھے۔ ہارون نامی راوی کہتے ہیں: میں بھی اس طریقہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: احمد بن ابوعوف نے ہمیں یہ بات کہی تھی کہ میں بھی ہارون کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

وَقَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ: وَاَنَا اَقُولُ بِمِثْلِ مَا قَالَ هَارُونُ قَالَ ابْنُ اَبِي عَوْفٍ، وَسَمِعْتُ هَارُونَ يَقُولُ: مَنْ وَقَفَ عَلَى الْقُرْآنِ بِالشَّكِّ، وَلَمْ يَقُلْ غَيْرَ مَخْلُوقٍ، فَهُوَ كَمَنْ قَالَ هُوَ مَخْلُوقٌ

ابن ابوعوف بیان کرتے ہیں: میں نے ہارون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص شک کی وجہ سے قرآن کے بارے میں توقف سے کام لے اور یہ نہ کہے کہ یہ مخلوق نہیں ہے تو وہ بھی اُس شخص کی مانند ہوگا جو یہ کہے کہ یہ مخلوق ہے۔

176 - وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَكَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، قَدْ بَلَغَكَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ ابْنِ عُلَيَّةَ فِي الْقُرْآنِ. فَمَا تَقُولُ فِيهِ؟ فَقَالَ: اسْمَعْ إِلَيَّ وَيْلَكَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ زِنْدِيقٌ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَعَالَى، لَا تُجَالِسْهُ وَلَا تُكَلِّمْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام ابوداؤد بجستانی نے حمزہ بن سعید مروزی' جو ایک ثقہ اور مامون شخص ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا' میں نے کہا: اے ابوبکر! قرآن کے بارے میں ابن علیہ کا جو معاملہ ہے وہ تو آپ تک پہنچ چکا ہوگا' آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم میری بات غور سے سنو! جو شخص تمہارے سامنے یہ بات بیان کرے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر اور زندیق اور اللہ کا دشمن ہے' تم اُس کے ساتھ نہ بیٹھنا اور اُس کے ساتھ کلام نہ کرنا۔

عبداللہ بن مبارک کا قول

177- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا مَخْلُوقٌ، فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احمد بن یونس بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا' اُنہوں نے قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کیا اور پھر فرمایا: جو شخص یہ گمان کرے کہ یہ مخلوق ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔

178- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يَقُولُ:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ، وَكَلَامُ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ، وَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ شَيْءٌ مَخْلُوقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابواویس بیان کرتے ہیں:

میں نے امام مالک کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''قرآن اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام' اللہ کی طرف سے آیا ہے اور اللہ کی کلام میں سے کوئی بھی چیز مخلوق نہیں ہے''۔

امام مالک کا موقف

179- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، وَيَسْتَفْظِعُ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ. قَالَ مَالِكٌ: يُوجَعُ ضَرْبًا، وَيُحْبَسُ حَتَّى يَمُوتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن نافع بیان کرتے ہیں:

امام مالک یہ فرمایا کرتے تھے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور وہ اُس شخص کے قول پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے تھے کہ جو یہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ امام مالک فرماتے تھے: ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی اور اُسے مرتے دم تک قید رکھا جائے گا۔

180- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِيمَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي عَلَى سُلْطَانٍ لَقُمْتُ عَلَى الْجِسْرِ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِي رَجُلٌ إِلَّا سَأَلْتُهُ، فَإِذَا قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَأَلْقَيْتُهُ فِي الْمَاءِ

ابراہیم بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سوال کیا' میں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو یہ کہتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر مجھے ریاستی عہدہ حاصل ہو تو میں کسی پل پر کھڑا ہو جاؤں اور میرے پاس سے جو بھی شخص گزرے' میں اُس سے اس بارے میں دریافت کروں' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے تو میں اُس کی گردن اُڑا کر اُسے پانی میں پھینک دوں۔

181- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: لَوْ كَانَ لِيَ الْأَمْرُ لَقُمْتُ عَلَى الْجِسْرِ، فَلَا يَمُرُّ بِي أَحَدٌ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، إِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَأَلْقَيْتُهُ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عمر قواریری بیان کرتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: اگر میرے پاس حکومتی غلبہ حاصل ہو تو میں (کسی دریا کے) پل پر کھڑا ہو جاؤں اور میرے پاس سے جو شخص بھی یہ کہتا ہوا گزرے کہ قرآن مخلوق ہے' تو میں اُس کی

الْمَاءِ

گردن اُڑا دوں اور اُسے پانی میں پھینک دوں۔

جہمی، زندیق ہیں

182- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَذَكَرَ الْجَهْمِيَّةَ قَالَ: هُمْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ زَنَادِقَةٌ، عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن صباح بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے جہمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، یہی لوگ زندیق ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

امام احمد کا فتویٰ

183- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسَأَلَهُ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِلْمَ اللَّهِ وَأَسْمَاءَهُ مَخْلُوقَةٌ فَقَدْ كَفَرَ. يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]

أَفَلَيْسَ هُوَ الْقُرْآنُ؟ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ عِلْمَ اللَّهِ وَأَسْمَاءَهُ وَصِفَاتَهُ مَخْلُوقَةٌ فَهُوَ كَافِرٌ لَا يُشَكُّ فِي ذَلِكَ. إِذَا اعْتَقَدَ ذَلِكَ، وَكَانَ رَأْيُهُ وَمَذْهَبُهُ وَكَانَ دِينًا يَتَدَيَّنُ بِهِ، كَانَ عِنْدَنَا كَافِرٌ

حنبل بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو سنا، یعقوب دورقی نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے، تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اُس کے اسماء مخلوق ہیں تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کفر کرتا ہے، (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تو جو شخص اس بارے میں تمہارے ساتھ بحث کرے، اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو"۔

تو کیا یہاں (علم سے مراد) قرآن نہیں ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کا علم، اُس کے اسماء، اُس کی صفات مخلوق ہیں، تو ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، جب وہ اس بات کا اعتقاد رکھے اور یہ بات اُس کی رائے اور اُس کا مسلک ہو تو وہ جو بھی دین ظاہر کرے، ہمارے نزدیک وہ کافر ہی شمار ہوگا۔

184- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ:

سعید بن نصر بیان کرتے ہیں: ابوعثمان واسطی نے خلف بزار کی

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ أَبُو عُثْمَانَ الْوَاسِطِيُّ فِي مَجْلِسِ خَلَفِ الْبَزَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: مَا يَقُولُ هَذِهِ الدُّوَيْبَةُ؟ يَعْنِي بِشْرًا الْمَرِيسِيَّ قَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَالَ: كَذَبَ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ}

[الاعراف: 54]

فَالْخَلْقُ: خَلْقُ اللهِ، وَالْأَمْرُ: الْقُرْآنُ

محفل میں یہ بات بیان کی: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ اس چھوٹے جانور کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُن کی مراد بشر مریسی تھا' لوگوں نے کہا: اے ابومحمد! یہ شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو سفیان بن عیینہ نے کہا: وہ جھوٹ بولتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! خلق اور امر اُسی سے متعلق ہیں''۔

تو یہاں خلق سے مراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور امر سے مراد قرآنِ مجید ہے۔

185- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ: وَسُئِلَ عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَقَالَ: كَافِرٌ

اسحاق بن ابراہیم بغوی نے امام احمد بن حنبل کے چچازاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ کافر ہے۔

186- قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: أَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ

وہب بن بقیہ واسطی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے' وہ کافر ہے۔

187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، أُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَشْرَبُ

محمد بن یوسف بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا' اُس نے امام احمد بن حنبل سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا میں ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرسکتا ہوں جو شراب پیتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا میں ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرسکتا ہوں جو اس بات کا قائل ہو کہ قرآن

الْمُسْكِرِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَنْهَاكَ عَنْ مُسْلِمٍ، وَتَسْأَلُنِي عَنْ كَافِرٍ؟

مخلوق ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں تمہیں مسلمان سے بھی منع کر رہا ہوں اور تم مجھ سے کافر کے بارے میں سوال کر رہے ہو۔

188 - أَخْبَرَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَذُكِرَ لَهُ رَجُلٌ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: إِنَّ أَسْمَاءَ اللهِ مَخْلُوقَةٌ وَالْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَقَالَ أَحْمَدُ: كُفْرٌ بَيِّنٌ. قُلْتُ لِأَحْمَدَ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: أَقُولُ: هُوَ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن کے سامنے ایک شخص نے یہ بات ذکر کی کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں اور قرآن مخلوق ہے' تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ واضح کفر ہے۔ (امام ابوداؤد کہتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟ تو امام احمد بن حنبل نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہے۔

189- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَحْمَدُ: يَا أَبَا طَالِبٍ لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِمَّا أَدْخَلْتَ عَلَيَّ مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ. قُلْتُ: عِلْمُ اللهِ مَخْلُوقٌ؟ قَالُوا: لَا. قُلْتُ: فَإِنَّ عِلْمَ اللهِ هُوَ الْقُرْآنُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

ابوطالب بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے فرمایا: اے ابوطالب! جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مخلوق ہے' جب مجھے اُن کے سامنے پیش کیا گیا تو اُن کے خلاف سب سے زیادہ مضبوط دلیل یہ تھی' میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے؟ اُس نے (یعنی معتزلی شخص نے یا خلیفہ نے) جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: تو اللہ تعالیٰ کے علم سے مراد قرآن ہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

''اگر تم اُن لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو' اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو تو اس صورت میں تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بارے میں تمہارے ساتھ بحث کرتا ہے' اس کے

مِنَ الْعِلْمِ} [آل عمران: 61]
هَذَا فِي الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ

بعد کہ تمہارے پاس علم آ چکا ہے"۔
تو یہ چیز قرآن میں کئی جگہ پر ہے (جہاں علم سے مراد قرآن ہو)۔

امام شافعی کا مؤقف

190 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ وَذَكَرَ الْقُرْآنَ وَمَا يَقُولُ حَفْصٌ الْفَرْدُ. وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَقُولُ: حَفْصٌ الْمُنْفَرِدُ. وَنَاظَرَهُ بِحَضْرَةِ وَالٍ كَانَ بِمِصْرَ فَقَالَ لَهُ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمُنَاظَرَةِ: كَفَرْتَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. ثُمَّ قَامُوا. فَانْصَرَفُوا. فَسَمِعْتُ حَفْصًا يَقُولُ: أَشَاطَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الشَّافِعِيُّ بِدَمِي

قَالَ الرَّبِيعُ: وَسَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ غَيْرَ مَخْلُوقٍ، وَمَنْ قَالَ: مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے قرآن کا ذکر کیا اور حفص فرط (نامی بدمذہب شخص) کے مؤقف کا ذکر کیا' ربیع کہتے ہیں: امام شافعی' حفص فرد سے یہ فرمانے لگے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب وہ مصر کے گورنر کے سامنے اُس کے ساتھ مناظرہ کر رہے تھے' امام شافعی نے مناظرہ کے دوران اُس سے فرمایا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! تم نے کفر کیا ہے۔ پھر وہ لوگ اُٹھے اور وہاں سے واپس چلے گئے۔ بعد میں' میں نے حفص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! شافعی نے میرے قتل کے حوالے سے بھڑکا دیا ہے۔

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

191 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسْنَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ الْقَاسِمَ بْنَ سَلَّامٍ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى اللهِ، وَقَالَ عَلَى اللهِ مَا لَمْ يَقُلْهُ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى

محمد بن اسحاق صاغانی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبید قاسم بن سلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرتا ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی منسوب نہیں کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدِ احْتَجَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ:
اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ
وَذَكَرَ اَنَّهُ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ: اِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی تھی وہ قلم تھا“۔
پھر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ اُس شخص کے مؤقف کے خلاف سب سے مضبوط دلیل ہے، جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

كَاَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ الْكَلَامُ قَبْلَ خَلْقِ الْقَلَمِ، وَاِذَا كَانَ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ دَلَّ عَلَى اَنَّ كَلَامَهُ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ؛ وَلِاَنَّهُ قَبْلَ خَلْقِ الْاَشْيَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) گویا امام احمد بن حنبل یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ اللہ کا کلام تو قلم پیدا ہونے سے پہلے بھی موجود تھا، تو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی تھی وہ قلم ہے، تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے، اور یہ تمام اشیاء کی تخلیق سے پہلے بھی موجود تھا۔

192- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبَّاسٍ النَّرْسِيِّ. فَقُلْتُ: كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ؟ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ: بَلَغَنِي عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: مَا قَوْلِي: الْقُرْآنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ. اِلَّا كَقَوْلِي: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَضَحِكَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ. وَسُرَّ بِذَلِكَ. قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ. اَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ؟ قَالَ: بَلَى. وَلَكِنْ هَذَا الشَّيْخُ دَلَّنَا عَلَيْهِ لُوَيْنٌ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَفْطِنْ لَهُ. قَوْلُهُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے عباس نرسی کے بارے میں دریافت کیا، میں نے کہا: وہ سنت کا عالم ہے! اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے! میں نے کہا: اُس کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے، یہ بات کہنا اسی طرح کہنے کے مترادف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو امام ابوعبداللہ (یعنی امام احمد بن حنبل) اس بات پر ہنس پڑے اور وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسا نہیں ہے جیسا اُس نے کہا ہے؟ تو امام احمد نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اس شیخ کے بارے میں لوین نامی راوی نے ہمیں یہ بتایا تھا، اس کی یہ بات بہت عمدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی تھی وہ قلم کو پیدا

الْقَلَمَ، وَالْكَلَامُ قَبْلَ الْقَلَمِ. قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ كَاَنَّهُ كَشَفَ عَنْ وَجْهِي الْغِطَاءَ، وَرَفَعَ يَدَهُ اِلَى وَجْهِهِ. قُلْتُ: اِنَّهُ شَيْخٌ قَدْ نَشَاَ بِالْكُوفَةِ. فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ: اِنَّ وَاحِدَ الْكُوفَةِ وَاحِدٌ. ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ:

کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا کلام قلم سے پہلے بھی موجود تھا۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے بھی اُسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے' امام احمد نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کتنی اچھی بات ہے۔ تو گویا اُنہوں نے میرے چہرے سے پردہ ہٹا دیا اور پھر وہ اپنا ہاتھ اپنے چہرے کی طرف لے گئے۔ میں نے کہا: یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کے نشوونما کوفہ میں ہوئی تھی' تو امام ابوعبداللہ نے فرمایا: کوفہ کا ایک' ایک ہی ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ذکر کی:

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ

''اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا تھا وہ قلم ہے''۔

فَقَالَ: كَمْ تَرَى، قَدْ كَتَبْنَاهُ؟ ثُمَّ قَالَ: نَظَرْتُ فِيهِ، فَاِذَا قَدْ رَوَاهُ خَمْسَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پھر اُنہوں نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو! ہم نے اس روایت کو کتنے حوالوں سے نوٹ کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس کا جائزہ لیا تو اسے پانچ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ خَرَّجْتُ هَذَا الْبَابَ فِي كِتَابِ الْقَدَرِ، وَاَنَا اَذْكُرُهُ هَهُنَا لِتَقْوَى بِهِ حُجَّةُ اَهْلِ الْحَقِّ عَلَى اَهْلِ الزَّيْغِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے یہ باب ''کتاب القدر'' میں بھی نقل کیا ہے' یہاں میں نے اُس میں سے صرف وہ چیزیں ذکر کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ حق' بھٹکے ہوئے لوگوں کے خلاف حجت حاصل کرسکیں۔

سب سے پہلے قلم پیدا ہوا

193 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِي الْاَزْرَقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

193- رواہ أبو داود: 4700، والبیهقی 3/9، وابن أبی شیبة 264/7، وابن أبی عاصم فی السنة 48/1، والبیهقی فی الاعتقاد 136/1، وعبد الله بن وهب فی القدر 121/1۔

يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہے:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ، ثُمَّ خَلَقَ بَعْدَهُ النُّونَ، وَهِيَ الدَّوَاةُ، ثُمَّ قَالَ: اُكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ عَمَلٍ، أَوْ أَثَرٍ، أَوْ رِزْقٍ، فَكَتَبَ مَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اُس کے بعد نون کو پیدا کیا (اس سے مراد دوات ہے) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو آگے ہوگا اور ہونے والا ہے' خواہ اُس کا تعلق عمل سے ہو' یا زندگی سے ہو' یا رزق سے ہو۔ تو قلم نے وہ سب کچھ لکھ لیا جو ہونا تھا اور جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}
[القلم: 1]

''ن اور قلم کی قسم ہے اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں''۔

ثُمَّ خَتَمَ عَلَى الْقَلَمِ، فَلَمْ يَنْطِقْ، وَلَا يَنْطِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس قلم پر مہر لگا دی' اب وہ نہ تو کوئی بات کر سکتا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی بات کرے گا۔

194- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ زِيَادٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ الْمَوْتَ فَقَالَ: يَا أَبَتِ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ قَالَ: اجْلِسْ، إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ اپنے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اُس وقت بیمار تھے اور توقع یہی تھی کہ اسی بیماری میں اُن کا انتقال ہو جائے گا' تو اُنہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور نصیحت کیجئے! تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پا سکتے اور ایمان کی حقیقت تک اُس

الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قُلْتُ وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ. وَأَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ. فَقَالَ لَهُ: اجْرِ. فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

فَإِنْ مِتَّ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ. دَخَلْتَ النَّارَ

وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں لاتے‘ خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے کہا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ وہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اس بات کا علم رکھو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی‘ وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی‘ اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہ سکے گی‘ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! (یعنی لکھنا شروع کر دو) تو اُس قلم نے اُس گھڑی سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی ہونا ہے وہ سب لکھ دیا“۔

(پھر حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مرتے ہو تو تم جہنم میں جاؤ گے۔

195- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي فَقَالَ: إِلَيَّ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ. قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے محمد بن عبادہ بن صامت کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: بیٹے! میرے پاس آؤ! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک وہ سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا‘ وہ قلم ہے‘ پھر اُس نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قلم نے اُس وقت

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

196- وَحَدَّثَنَا ابْنُ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى: الْقَلَمَ. فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَكَبَسَ عَلَى ظَهْرِهِ الْأَرْضَ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}

[القلم: 1]

197- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

198- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ:

سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی ہونا ہے سب تحریر کر دیا"۔

اس روایت کو ایک جماعت نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوضحیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو قیامت تک ہوگا! پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور اُس کی پشت پر زمین کو رکھ دیا' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"ن اور قلم کی قسم ہے اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوظبیان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے"۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مقسم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

197- انظر تخریج:179۔

198- انظر تخریج:179۔

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

کیا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے''۔اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وَلِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا طُرُقٌ جَمَاعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس روایت کی اور بھی اسناد ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَفِي حَدِيثِ آدَمَ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى، لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَسَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کی بحث بھی ایک قوی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' جسے اللہ نے چاہا تو ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔

199- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ،

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن وہب کے حوالے سے منقول ہے۔

200- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن وہب کے حوالے سے منقول ہے۔(وہ روایت اگلی ہے)

حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

201- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَصْبَغُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

199- رواه أبو داؤد:4702، وله شاهد عند البخاري:6614، ومسلم:2652، وابن ماجه:80، وأحمد 248/2۔

بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللهُ تَعَالَى آدَمَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ تَعَالَى مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنْ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو مجھے حضرت آدم علیہ السلام دکھا دے جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام دکھا دیئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُنہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ شخص ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا تھا' آپ کو تمام اسماء کا علم دیا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر آپ نے ایسا کیوں کیا کہ آپ نے ہمیں بھی اور خود کو بھی جنت سے نکلوا دیا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے نبی ہو؟ تم ہی وہ ہو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور اُس نے تمہارے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اللہ کی کتاب میں جو چیز پائی ہے وہ اللہ کی کتاب میں میری تخلیق سے پہلے طے شدہ تھی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا:

پھر تم ایک ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہو جو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالے سے تقدیر میں طے کر دی گئی تھی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اُس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

اس روایت سے وجہ استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: أَيْنَ مَوْضِعُ الْحُجَّةِ فِيمَا قُلْتَ؟ قِيلَ لَهُ: قَوْلُ آدَمَ لِمُوسَى: أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ وَإِنَّمَا كَانَ بَيْنَهُمَا الْكَلَامُ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ كَلَامَ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، إِذْ قَالَ: لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا، مِنْ خَلْقِهِ فَتَفَهَّمُوا هَذَا تَفَقَّهُوا إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو بیان کیا ہے اُس میں دلیل کیا چیز ہے؟ تو اُسے کہا جائے گا: حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہنا: ''آپ ہی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے اور اپنے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا'' تو یہ کلام اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوا تھا' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے' کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں: ''اُس نے آپ کے اور اپنے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا'' تو آپ اس بات کو سمجھ لیں اور اچھی طرح سمجھ لیں' اگر اللہ چاہے۔

202 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ، وَهَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ، وَعَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ حَمَّادٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَحَكِيمَ بْنَ سَيْفٍ الرَّقِّيَّ، وَأَيُّوبَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَوَّارَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَالرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، صَاحِبَ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ عَبْدِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق بن راھویہ' ہناد بن سری' عبدالاعلیٰ بن حماد' عبیداللہ بن عمر' حکیم بن سیف رقی' ایوب بن محمد' سوار بن عبداللہ' ربیع بن سلیمان جو امام شافعی کے شاگرد ہیں' عبدالوہاب بن عبدالحکم' محمد بن صباح' عثمان بن ابوشیبہ' محمد بن بکار بن ریّان' احمد بن جواس حنفی' وہب بن بقیہ اور اپنے علماء میں سے اتنی تعداد کو جس کا میں شمار نہیں کر سکتا' ان سب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

الْحَكَمِ، وَمُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ، وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، وَأَحْمَدَ بْنَ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيَّ، وَوَهْبَ بْنَ بَقِيَّةَ، وَمَنْ لَا أُحْصِيهِمْ مِنْ عُلَمَائِنَا، كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ

قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔ بعض حضرات نے یہ الفاظ کہے ہیں: یہ غیر مخلوق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَقَلَ وَسَلِمَ لَهُ دِينُهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اُس شخص کو تبلیغ کیلئے کافی ہے جسے عقل حاصل ہو اور جس کا دین سلامت ہو، باقی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی رہنمائی کی توفیق دینے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ مَذَاهِبِ الْوَاقِفَةِ

باب: (قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں) توقف کرنے والے مسلک کی ممانعت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَأَمَّا الَّذِينَ قَالُوا: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَوَقَفُوا فِيهِ وَقَالُوا: لَا نَقُولُ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ، فَهَؤُلَاءِ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ رَدَّ عَلَى مَنْ قَالَ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ، قَالُوا: هَؤُلَاءِ الْوَاقِفَةُ: مِثْلُ مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ وَأَشَرُّ؛ لِأَنَّهُمْ شَكُّوا فِي دِينِهِمْ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَشُكُّ فِي كَلَامِ الرَّبِّ: إِنَّهُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اور پھر اس بارے میں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ مخلوق نہیں ہے، تو وہ کثیر علماء جنہوں نے قرآن کے مخلوق ہونے کے نظریہ کو مسترد کیا ہے اُن کے نزدیک یہ مؤقف رکھنے والے لوگ توقف کرنے والے شمار ہوتے ہیں، ان کا مسلک بھی اُسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے دین کے بارے میں شک کا شکار ہیں اور ہم ہر اُس شخص سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جو پروردگار کے کلام کے بارے میں شک کا شکار ہو کہ یہ مخلوق نہیں ہے۔

وَاَنَا اَذْكُرُ مَا تَاَدّٰى اِلَيْنَا مِنْهُ مِمَّنْ اَنْكَرَ عَلَى الْوَاقِفَةِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

جن اہلِ علم نے توقف اختیار کرنے والے لوگوں کا انکار کیا ہے' اُن کے بارے میں جو روایات ہم تک پہنچی ہیں' اُن میں سے بعض میں یہاں نقل کرتا ہوں۔

توقف کے بارے میں امام احمد کا مسلک

203- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَسْاَلُ: هَلْ لَهُمْ رُخْصَةٌ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، ثُمَّ يَسْكُتُ؟ فَقَالَ: وَلِمَ يَسْكُتُ؟ لَوْلَا مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ كَانَ يَسَعُهُ السُّكُوتُ، وَلَكِنْ حَيْثُ تَكَلَّمُوا فِيمَا تَكَلَّمُوا، لِاَيِّ شَيْءٍ لَا يَتَكَلَّمُونَ؟

امام ابوداؤد سجستانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا کہ کیا لوگوں کیلئے اس بات کی رخصت ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر وہ خاموش ہو جائے۔ امام احمد نے دریافت کیا: وہ کیوں خاموش ہوگا؟ لوگوں کے درمیان جو صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے' کیا اُس کیلئے خاموش رہنا مناسب ہے' اُسے اُسی طرح کلام کرنا چاہیے جس طرح لوگ کلام کرتے ہیں اور یہ لوگ کس وجہ سے کلام نہیں کرتے ہیں۔

امام احمد کے موقف کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَعْنَى قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي هَذَا الْمَعْنَى يَقُولُ: لَمْ يَخْتَلِفْ اَهْلُ الْاِيمَانِ اَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى؟ فَلَمَّا جَاءَ جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ فَاَحْدَثَ الْكُفْرَ بِقَوْلِهِ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ لَمْ يَسَعِ الْعُلَمَاءَ اِلَّا الرَّدُّ عَلَيْهِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ غَيْرَ مَخْلُوقٍ بِلَا شَكٍّ، وَلَا تَوَقُّفٍ فِيهِ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ غَيْرَ مَخْلُوقٍ سُمِّيَ وَاقِفِيًّا، شَاكًّا فِي دِينِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل کے اس قول کا مطلب یہ ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اہلِ ایمان کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' لیکن جب جہم بن صفوان آیا اور اُس نے یہ کفریہ عقیدہ پیش کیا کہ قرآن مخلوق ہے' تو اب علماء کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں ہے (کہ وہ اس حوالے سے خاموشی اختیار کریں) بلکہ وہ اس کی تردید کریں گے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے اور اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اس بارے میں کوئی توقف اختیار نہیں کیا جائے گا' جو شخص یہ نہیں کہتا: ''یہ مخلوق نہیں ہے'' ایسے شخص کو وقوف کرنے والا (یعنی خاموشی اختیار کرنے والا' یا توقف کرنے والا) قرار دیا جائے گا اور ایسا شخص اپنے

دین کے بارے میں شک کا شکار ہوگا۔

204- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ: وَذَكَرَ رَجُلَيْنِ كَانَا وَقَّفَا فِي الْقُرْآنِ، وَدَعَوْا إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَدْعُو عَلَيْهِمَا وَقَالَ لِي: هَؤُلَاءِ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ. وَجَعَلَ يَذْكُرُهُمَا بِالْمَكْرُوهِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُنہوں نے دو ایسے آدمیوں کا ذکر کیا جو قرآن کے بارے میں توقف اختیار کرتے تھے اور اسی بات کی طرف دعوت بھی دیا کرتے تھے' امام احمد بن حنبل نے اُن دونوں کے خلاف دعا کی' اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: یہ بہت بڑا فتنہ ہے' امام احمد نے اُن کا ذکر ناپسندیدہ الفاظ کے ساتھ کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَأَيْتُ أَحْمَدَ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ، مِمَّنْ وَقَّفَ فِيمَا بَلَغَنِي. فَقَالَ لَهُ: اغْرُبْ، لَا أَرَاكَ تَجِيءُ إِلَى بَابِي فِي كَلَامٍ غَلِيظٍ، وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ لَهُ: مَا أَحْوَجَكَ أَنْ يَصْنَعَ بِكَ مَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِصُبَيْغٍ وَدَخَلَ بَيْتَهُ وَرَدَّ الْبَابَ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ بغداد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُنہیں سلام کیا' یہ شخص قرآن کے بارے میں توقف اختیار کرتا تھا جیسا کہ اس کے بارے میں مجھ تک روایت پہنچی ہے' تو امام احمد بن حنبل نے اُس سے فرمایا: تم چلے جاؤ! آئندہ میں تمہیں نہ دیکھوں کہ تم میرے دروازہ پر آئے ہو۔ امام احمد بن حنبل نے اُس کے ساتھ سختی کے ساتھ کلام کیا اور اُسے سلام کا جواب بھی نہیں دیا' پھر امام احمد بن حنبل نے اُس سے فرمایا: تمہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمہارے ساتھ بھی وہی کیا جائے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ نامی شخص کے ساتھ کیا تھا (یعنی اُس کی پٹائی کروائی تھی)۔ پھر امام احمد بن حنبل گھر کے اندر تشریف لے گئے اور اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

اسحاق بن راہویہ کا موقف

205- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا أَقُولُ الْقُرْآنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ فَهُوَ جَهْمِيٌّ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام اسحاق بن راھویہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ بات نہیں کہتا کہ قرآن مخلوق نہیں ہے' تو ایسا شخص جہنمی ہوگا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ: وَقِيلَ لَهُ الْوَاقِفَةُ. فَقَالَ: هَؤُلَاءِ الْوَاقِفَةُ شَرٌّ مِنْهُمْ. يَعْنِي مِمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُن سے توقف کرنے والے لوگوں کے بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: یہ توقف کرنے والے لوگ اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں' یعنی اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَيَسْكُتُونَ شَرٌّ مِنْ هَؤُلَاءِ. يَعْنِي مِمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ

میں نے عثمان بن ابوشیبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر خاموش ہوجاتے ہیں' یہ اُن لوگوں سے زیادہ بُرے ہیں' یعنی اُن لوگوں سے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ: عَمَّنْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، وَلَا يَقُولُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَلَا مَخْلُوقٍ؟ فَقَالَ: هَذَا شَاكٌّ، وَالشَّاكُّ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ نہیں کہتا کہ یہ مخلوق نہیں ہے' یا یہ غیر مخلوق ہے۔ تو احمد بن صالح نے کہا: ایسا شخص شک کرنے والا ہے اور شک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے۔

توقف کے قائلین' جہمیوں سے زیادہ بُرے ہیں

206- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُقَاتِلٍ الْعَبَّادَانِيَّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُ فِي الْوَاقِفَةِ: هُمْ عِنْدِي شَرٌّ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مقاتل عبدانی جو ایک نیک مسلمان تھے' اُنہیں توقف کرنے والے لوگوں کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا: یہ لوگ میرے نزدیک جہمیوں سے بدتر ہیں۔

207- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ

ابوطالب بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) سے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رُک جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ مخلوق نہیں ہے' اگر ایسا کوئی شخص

اللهِ عَمَّنْ اَمْسَكَ فَقَالَ: لَا اَقُولُ: لَيْسَ هُوَ مَخْلُوقًا. اِذَا لَقِيَنِي فِي الطَّرِيقِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ. أُسَلِّمُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ؟ وَلَا تُكَلِّمْهُ. كَيْفَ يَعْرِفُهُ النَّاسُ اِذَا سَلَّمْتَ عَلَيْهِ؟ وَكَيْفَ يَعْرِفُ هُوَ اَنَّكَ مُنْكِرٌ عَلَيْهِ؟ فَاِذَا لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيْهِ عَرَفَ الذُّلَّ. وَعَرَفَ اَنَّكَ اَنْكَرْتَ عَلَيْهِ. وَعَرَفَهُ النَّاسُ

مجھے راستہ میں ملتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے تو کیا میں اُسے سلام کا جواب دوں؟ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم اُسے سلام نہ کرو' اُس کے ساتھ بات چیت نہ کرو' اگر تم نے اُسے سلام کر لیا تو لوگوں کو اُس کی شناخت کیسے ہوگی اور کیسے یہ بات پتا چلے گی کہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جس کا تم نے انکار کیا ہے' جب تم اُسے سلام نہیں کرو گے تو اس سے اُس کی ذلت کا پتا چل جائے گی اور یہ بات پتا چل جائے گی کہ تم نے اُسے مسترد کیا ہے اور لوگ اُس کو پہچان جائیں گے۔

208- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُؤَمَّلَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، وَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ

قَالَ ابْنُ اَبِي بَزَّةَ: مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، اَوْ وَقَفَ، وَمَنْ قَالَ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، اَوْ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا، فَهُوَ عَلَى غَيْرِ دِينِ اللهِ تَعَالَى، وَدِينِ رَسُولِهِ حَتّٰى يَتُوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسن احمد بن محمد بن ابوبزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معمر بن اسماعیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ مخلوق نہیں ہے۔

ابن ابوبزہ بیان کہتے ہیں: جو شخص یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اور پھر وہ خاموشی اختیار کرے' یا وہ یہ کہے کہ میں قرآن کے جو الفاظ پڑھ رہا ہوں' یہ مخلوق ہیں یا اس طرح کی کوئی اور بات کہے تو وہ اللہ کے دین اور اُس کے رسول کے دین پر نہیں ہوگا' جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظِيَّةِ

وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حِكَايَةٌ لِلْقُرْآنِ الَّذِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ كَذَبُوا

باب: لفظی پہلو کا تذکرہ

جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ یہ قرآن اُس قرآن کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے' تو وہ غلط کہتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: احْذَرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: اِنَّ لَفْظَهُ بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ، وَهٰذَا عِنْدَ اَحْمَدَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ اُن لوگوں سے بھی بچ کے رہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے وہ الفاظ (جو ہم ادا کرتے ہیں) یہ مخلوق ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور جو

بْنِ حَنْبَلٍ، وَمَنْ كَانَ عَلَى طَرِيقَتِهِ مُنْكَرٌ عَظِيمٌ. وَقَائِلُ هَذَا مُبْتَدِعٌ. خَبِيثٌ وَلَا يُكَلَّمُ. وَلَا يُجَالَسُ. وَيُحَذَّرُ مِنْهُ النَّاسُ، لَا يَعْرِفُ الْعُلَمَاءُ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. وَهُوَ اَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللهِ غَيْرَ مَخْلُوقٍ، وَمَنْ قَالَ مَخْلُوقٌ، فَقَدْ كَفَرَ. وَمَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَوَقَفَ فَهُوَ جَهْمِيٌّ، وَمَنْ قَالَ لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ فَهُوَ جَهْمِيٌّ اَيْضًا. كَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ. وَغَلَّظَ فِيهِ الْقَوْلَ جِدًّا وَكَذَا مَنْ قَالَ: اِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي يَقْرَءُوهُ النَّاسُ، وَهُوَ فِي الْمَصَاحِفِ حِكَايَةٌ لِمَا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ. فَهَذَا قَوْلٌ مُنْكَرٌ، يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ

حضرات اُن کے طریقہ پر گامزن ہیں' اُن کے نزدیک یہ انتہائی قابلِ انکار بات ہے اور اس مؤقف کا قائل شخص بدعتی ہے' خبیث ہے' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُس کی ہم نشینی اختیار نہیں کی جائے گی' لوگوں کو اُس سے بچنے کی تلقین کی جائے گی' جن حضرات کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ علماء اس بات کے قائل نہیں ہیں' وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے' وہ کفر کرتا ہے' اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر خاموشی اختیار کرتا ہے تو وہ جہمی ہے' اور جو یہ کہتا ہے کہ میں قرآن کے جو الفاظ پڑھ رہا ہوں یہ مخلوق ہیں تو وہ شخص بھی جہمی ہیں' امام احمد بن حنبل نے اسی طرح فرمایا ہے اور اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں انتہائی سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اسی طرح جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن جس کی لوگ تلاوت کرتے ہیں اور جو مصاحف میں تحریر ہے' یہ اُس قرآن کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں تحریر ہے' تو یہ قول بھی منکر ہے جس کو علماء نے قابلِ انکار قرار دیا ہے۔

اس مؤقف پر نقد و تبصرہ

يُقَالُ لِقَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ الْقُرْآنُ يُكَذِّبُكَ. وَيَرُدُّ قَوْلَكَ. وَالسُّنَّةُ تُكَذِّبُكَ وَتَرُدُّ قَوْلَكَ

اس مؤقف کے قائل شخص سے یہ کہا جائے گا کہ قرآن نے تمہاری اس بات کو غلط قرار دیا ہے اور تمہارے اس قول کو مسترد کیا ہے' اسی طرح سنت نے بھی تمہاری اس بات کو غلط قرار دیا ہے اور تمہارے اس قول کو مسترد کیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَاِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ} [التوبة: 6]

فَاَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى: اِنَّهُ اِنَّمَا يَسْمَعُ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مشرکین میں سے کوئی ایک شخص تم سے پناہ مانگے تو تم اُسے پناہ دیدو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے''۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ

النَّاسُ كَلَامَ اللهِ. وَلَمْ يَقُلْ: حِكَايَةَ كَلَامِ اللهِ.

کا کلام سنیں گے' اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اللہ کے کلام کی حکایت سنیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [الاعراف: 204]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

فَأَخْبَرَ أَنَّ السَّامِعَ إِنَّمَا يَسْمَعُ الْقُرْآنَ. وَلَمْ يَقُلْ: حِكَايَةَ الْقُرْآنِ.

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ سننے والا شخص قرآن کو سنتا ہے' یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کی حکایت کو سنتا ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ} [الاسراء: 9]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو سب سے سیدھا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ. قَالُوا: يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ. يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ. وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ} [الاحقاف: 30]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب ہم نے تمہاری طرف کچھ جنات کو بھیجا اور اُنہوں نے غور سے قرآن کو سنا' جب وہ وہاں آئے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ لوگ اپنی قوم کی طرف گئے تا کہ اُنہیں ڈرائیں' اُن لوگوں نے کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اُس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہیں' یہ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ. فَقَالُوا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ جب کچھ جنات نے اس کو غور سے سنا تو اُنہوں نے کہا: ہم نے قرآن کو بڑی

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ} [الجن: 1]

حیران کن چیز کے طور پر سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے' تو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں''۔

وَلَمْ يَقُلْ يَسْتَمِعُونَ حِكَايَةَ الْقُرْآنِ وَلَا قَالَتِ الْجِنُّ: إِنَّا سَمِعْنَا حِكَايَةَ الْقُرْآنِ، كَمَا قَالَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ، وَأَتَى بِخِلَافِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِخِلَافِ قَوْلِ الْمُؤْمِنِينَ

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اُنہوں نے قرآن کی حکایت کو سنا تھا اور نہ ہی جنات نے یہ کہا کہ ہم نے قرآن کی حکایت کو سنا ہے' جیسا کہ وہ لوگ کہتے ہیں جو گمراہ' بدعت اختیار کرنے والے ہیں اور وہ کتاب وسنت اور اہلِ ایمان کے مسلک کے برخلاف مؤقف پیش کرتے ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ}

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن میں سے جو میسر ہو اُس کی تلاوت کرلو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ لِمَنْ تَدَبَّرَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ چیزیں قرآن میں بہت زیادہ ہیں' اُس شخص کیلئے جو اس میں غور وفکر کرتا ہے۔ (جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ درج ذیل ہیں:)

احادیثِ مبارکہ سے استدلال

209- وَقَالَ النَّبِيُّ:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے یا اُس کی تعلیم دے''۔

210- وَقَالَ:

إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو' اُس کی مثال ویران گھر کی طرح ہے''۔

211- وَقَالَ:

مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے' اگر اُس کا

209- رواہ البخاری: 275' وأبو داؤد: 1452' والترمذی: 2907' وابن ماجه: 212' وأحمد 58/1' والطیالسی: 73' وابن حبان: 118۔

210- رواہ أحمد 223/1' والدارمی: 3306' والحاکم 554/1۔

211- رواہ ابن أبی شیبۃ: 2999' وأحمد 23/2' وابن ماجه: 3783۔

إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ

مالک اُس کا دھیان رکھے گا تو وہ اُسے روکے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا"۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر نہ کرو"۔

212- وَقَالَ: فِي حَدِيثٍ آخَرَ

لَا تُسَافِرُوا بِالْمَصَاحِفِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَنَالُوهَا

ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مصاحف کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف سفر نہ کرو کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ اسے حاصل کر لیں گے (اور اس کی بے حرمتی کریں گے)"۔

213- وَقَالَ:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حسد صرف دو طرح کے لوگوں پر کیا جاتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو"۔

214- وَقَالَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى: قَرَأَ طه، ويس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ، قَالُوا: طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ هَذَا، وَطُوبَى لِأَلْسُنٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا، وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت (فرشتوں کے سامنے) کی تھی' جب فرشتوں نے قرآن کو سنا تو اُنہوں نے کہا: اُس اُمت کو مبارک ہو جن پر یہ نازل ہوگا اور اُن زبانوں کو مبارک ہوں جو اس کو پڑھیں گی اور اُن ذہنوں کو مبارک ہو جن میں یہ سمائے گا"۔

215- وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

212- رواہ البخاری:5031، ومسلم:789، وأحمد6/2، وأبو داؤد:2610.

213- رواہ البخاری:7529، ومسلم:815، وأحمد36/2، وابن ماجہ:4209، وابن أبی شیبۃ557/10، وابن حبان:125.

214- رواہ الدارمی:3414، وابن الجوزی فی الموضوعات110/1، وابن حبان فی المجروحین108/1.

215- رواہ الدارمی:3308، وخرجہ الألبانی فی الصحیحۃ:660.

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ. فَإِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

''تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو اس کی تلاوت کرو کیونکہ اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

وَفِي السُّنَنِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ كَثِيرٌ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے' احادیث میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات ہیں اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

امام آجری کی تلقین

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَتَّقُوا اللهَ تَعَالَى. وَيَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ. وَيَتَعَلَّمُوا أَحْكَامَهُ. فَيُحِلُّوا حَلَالَهُ وَيُحَرِّمُوا حَرَامَهُ. وَيَعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ. وَيُؤْمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ. وَلَا يُمَارُوا فِيهِ. وَيَعْلَمُوا أَنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى. غَيْرَ مَخْلُوقٍ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو مسلمانوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور قرآن کا علم حاصل کریں' اُس کے احکام کا علم حاصل کریں' اُس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھیں' اُس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھیں' اس کی محکم آیات پر عمل کریں' اس کی متشابہ آیات پر ایمان رکھیں اور اس کے بارے میں بحث و مباحثہ نہ کریں اور یہ بات جان لیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

فَإِنْ عَارَضَهُمْ إِنْسَانٌ جَهْمِيٌّ فَقَالَ: مَخْلُوقٌ. أَوْ قَالَ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَوَقَفَ. أَوْ قَالَ: لَفْظِي بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ. أَوْ قَالَ: هَذَا الْقُرْآنُ حِكَايَةٌ لِمَا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ فَحُكْمُهُ أَنْ يُهْجَرَ وَلَا يُكَلَّمَ. وَلَا يُصَلَّى خَلْفَهُ. وَيُحَذَّرَ مِنْهُ.

اگر جہمی فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اُن کے مقابل آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ مخلوق ہے' یا یہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور پھر توقف اختیار کرتا ہے' یا یہ کہتا ہے کہ قرآن کے جو الفاظ میں پڑھ رہا ہوں یہ مخلوق ہیں' یا یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن اُس چیز کی حکایت ہے جو لوحِ محفوظ میں تحریر ہے۔ تو ایسے شخص کا حکم یہ ہوگا کہ ایسے شخص سے لاتعلقی اختیار کی جائے' اس کے ساتھ کوئی کلام نہ کیا جائے' اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے اور اس سے بچ کے رہا جائے۔

وَعَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ بِالسُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ. وَقَوْلِ التَّابِعِينَ. وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ تَرْكِ

اس کے بعد آپ پر لازم ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے منقول سنتوں اور آپ کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے اقوال اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال کی پیروی کریں اور دین میں بحث و مباحثہ اور اختلاف کرنے سے بچ کے رہیں' جو شخص اس

الْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ وَالْجِدَالِ فِي الدِّينِ، فَمَنْ كَانَ عَلَى هَذَا الطَّرِيقِ رَجَوْتُ لَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى كُلَّ خَيْرٍ. وَسَأَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا لَا بُدَّ لِمَنْ كَانَ هَذَا مَذْهَبَهُ وَعِلْمَهُ، عَمِلَ بِهِ مِنْ مَعْرِفَةِ الْإِيمَانِ، وَشَرِيعَةِ الْإِسْلَامِ. حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

طریقہ پر رہتا ہے اُس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کی بھلائی کی میں اُمید رکھتا ہوں۔ اس کے بعد یہ بات ضروری ہے کہ جو شخص یہ مسلک رکھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے اور اس پر عمل رکھتا ہے' میں اُس کے سامنے ایمان کی معرفت اور اسلامی شریعت کے احکام کے حوالے سے ایک حالت کے بعد دوسری حالت کا تذکرہ کروں' باقی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے' اگر اللہ نے چاہا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا جو بلند و برتر اور عظمت کا مالک ہے۔

خلیفہ مہتدی باللہ کا واقعہ

216- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُمْتَنِعِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو الْفَضْلِ صَالِحُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْمَنْصُورِ الْهَاشِمِيُّ وَكَانَ مِنْ وُجُوهِ بَنِي هَاشِمٍ وَأَهْلِ الْجَلَالَةِ، وَالشَّأْنِ مِنْهُمْ قَالَ: حَضَرْتُ الْمُهْتَدِيَ بِاللهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَدْ جَلَسَ يَنْظُرُ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فِي دَارِ الْعَامَّةِ. فَنَظَرْتُ إِلَى قِصَصِ النَّاسِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَيَأْمُرُ بِالتَّوْقِيعِ فِيهَا وَإِنْشَاءِ الْكُتُبِ لِأَصْحَابِهَا. وَيَخْتِمُ وَيَدْفَعُ إِلَى صَاحِبِهِ. بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَرَّنِي ذَلِكَ، وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَفَطِنَ وَنَظَرَ إِلَيَّ. فَغَضَضْتُ

احمد بن ممتنع بن عبید اللہ قرشی تیمی بیان کرتے ہیں: ابوالفضل صالح بن علی بن یعقوب بن منصور ہاشمی جو بنوہاشم کے اکابرین اور معززین اور بلند مرتبہ افراد میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں امیرالمؤمنین خلیفہ مہتدی باللہ کے پاس موجود تھا' وہ عام نشست گاہ میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کے اُمور کا جائزہ لے رہے تھے' کبھی میں لوگوں کے بیان کردہ واقعات کی طرف توجہ مبذول کر لیتا تھا جو اُن کے سامنے شروع سے لے کر آخر تک بیان کیے جاتے تھے اور پھر وہ اُس پر دستخط کرنے کا' یا متعلقہ افراد کو خط لکھنے کا حکم دیتے تھے' پھر وہ اُس پر مہر لگا کر متعلقہ شخص کے سپرد کر دیتے تھے جو اُن کے سامنے موجود ہوتا تھا' مجھے یہ بات بہت اچھی لگی' میں کبھی اُن کی طرف دیکھتا تھا' اُنہیں یہ اندازہ ہوا تو اُنہوں نے میری طرف دیکھا تو میں نے اپنی نگاہیں جھکالیں یہاں تک کہ کئی مرتبہ میری طرف اور اُن کی طرف سے ایسا ہوا' ایسا تین مرتبہ ہوا کہ جب وہ میری طرف دیکھتے تھے تو میں نظر جھکا لیتا تھا اور جب وہ

عَنْهُ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ مِنِّي وَمِنْهُ مِرَارًا ثَلَاثًا.
وَإِذَا نَظَرَ غَضَضْتُ، وَإِذَا اشْتَغَلَ نَظَرْتُ،
فَقَالَ لِي: يَا صَالِحُ. فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ. فَقُمْتُ قَائِمًا. فَقَالَ: فِي نَفْسِكَ
مِنَّا شَيْءٌ يَجِبُ أَنْ تَقُولَهُ؟ أَوْ قَالَ: تُرِيدُ
أَنْ تَقُولَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. يَا سَيِّدِي يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لِي: عُدْ إِلَى مَوْضِعِكَ.
فَعُدْتُ، وَعَادَ فِي النَّظَرِ. حَتَّى إِذَا قَامَ قَالَ
لِلْحَاجِبِ: لَا يَبْرَحُ صَالِحٌ. فَانْصَرَفَ
النَّاسُ ثُمَّ أَذِنَ لِي، وَقَدْ أَهَمَّتْنِي نَفْسِي
فَدَخَلْتُ فَدَعَوْتُ لَهُ. فَقَالَ لِي: اجْلِسْ.
فَجَلَسْتُ. فَقَالَ: يَا صَالِحُ. تَقُولُ لِي. مَا دَارَ
فِي نَفْسِكَ. أَوْ أَقُولُ أَنَا: مَا دَارَ فِي نَفْسِي أَنَّهُ
دَارَ فِي نَفْسِكَ؟ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَا
تَعْزِمُ عَلَيْهِ. وَمَا تَأْمُرُ بِهِ فَقَالَ: وَأَقُولُ:
كَأَنِّي بِكَ وَقَدِ اسْتَحْسَنْتَ مَا رَأَيْتَ مِنَّا.
فَقُلْتُ: أَيُّ خَلِيفَةٍ خَلِيفَتُنَا. إِنْ لَمْ يَكُنْ
يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؟ فَوَرَدَ عَلَى قَلْبِي
أَمْرٌ عَظِيمٌ. وَأَهَمَّتْنِي نَفْسِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا
نَفْسُ. هَلْ تَمُوتِينَ إِلَّا مَرَّةً؟ وَهَلْ تَمُوتِينَ
قَبْلَ أَجَلِكِ؟ وَهَلْ يَجُوزُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ أَوْ
هَزْلٍ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَمَا
دَارَ فِي نَفْسِي إِلَّا مَا قُلْتُ. ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيًّا.

مصروف ہوتے تھے تو میں اُنہیں دیکھنے لگتا تھا' اُنہوں نے مجھ سے کہا: اے صالح! میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں حاضر ہوں! پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہارے ذہن میں کوئی بات ہے جو تم کہنا چاہتے ہو؟ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! اُنہوں نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو! میں واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور پھر اُنہیں دیکھنے لگا یہاں تک کہ جب وہ اس نشست گاہ سے اُٹھنے لگے تو اُنہوں نے دربان سے کہا کہ صالح کو نہیں جانے دینا' پھر تمام لوگ چلے گئے تو اُنہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی' میں کچھ پریشان تھا' میں اندر گیا' مجھے اُن کے پاس لے جایا گیا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اُنہوں نے فرمایا: اے صالح! تم مجھے بتاؤ جو تمہارے ذہن میں ہے! یا پھر میں یہ بتاتا ہوں کہ میرے ذہن میں جو ہے کیا وہی تمہارے ذہن میں بھی چل رہا ہے؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر پختہ ارادہ کیے ہوئے ہیں اور کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ تم نے اُس چیز کو اچھا سمجھا ہے جو تم نے میرے طریقۂ کار کو دیکھا ہے۔ تو میں نے کہا: اے ہمارے خلیفہ کے خلیفہ! (یہ کتنی اچھی بات ہے) بس ایک چیز ٹھیک نہیں ہے کہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مخلوق ہے (یہ کہنے کے بعد) مجھے خوف بھی محسوس ہوا اور مجھے اپنے حوالے سے پریشانی بھی ہوئی' پھر میں نے سوچا کہ اے نفس! کیا تم نے دو مرتبہ مرنا ہے؟ کیا تمہیں تمہارے مخصوص وقت سے پہلے موت آنی ہے؟ کیا مذاق میں یا سنجیدگی میں جھوٹ بولنا جائز ہے؟ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! میرے ذہن میں یہی کچھ چل رہا تھا جو میں نے

ثُمَّ قَالَ لِي: وَيْحَكَ، اسْمَعْ مِنِّي مَا أَقُولُ، فَوَاللهِ لَتَسْمَعَنَّ مِنِّي الْحَقَّ، فَسُرِّيَ عَنِّي فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَمَنْ أَوْلَى بِقَوْلِ الْحَقِّ مِنْكَ، وَأَنْتَ خَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَابْنُ عَمِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَالَ لِي: مَا زِلْتُ أَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ الْوَاثِقِ، حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دُؤَادٍ شَيْخًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ أَهْلِ أَذَنَةَ فَأُدْخِلَ الشَّيْخُ عَلَى الْوَاثِقِ مُقَيَّدًا، وَهُوَ جَمِيلُ الْوَجْهِ تَامُّ الْقَامَةِ، حَسَنُ الشَّيْبَةِ، فَرَأَيْتُ الْوَاثِقَ قَدِ اسْتَحْيَى مِنْهُ، وَرَقَّ لَهُ، فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ وَيُقَرِّبُهُ، حَتَّى قَرُبَ مِنْهُ، فَسَلَّمَ الشَّيْخُ فَأَحْسَنَ السَّلَامَ، وَدَعَا فَأَبْلَغَ الدُّعَاءَ، وَأَوْجَزَ، فَقَالَ لَهُ الْوَاثِقُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا شَيْخُ، نَاظِرِ ابْنَ أَبِي دُؤَادٍ عَلَى مَا يُنَاظِرُكَ عَلَيْهِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ يَقِلُّ وَيَضِيقُ، وَيَضْعُفُ عَنِ الْمُنَاظَرَةِ فَغَضِبَ الْوَاثِقُ، وَعَادَ مَكَانَ الرَّأْفَةِ لَهُ غَضَبًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ أَبِي دُؤَادٍ يَصْبُو وَيَقِلُّ وَيَضْعُفُ عَنْ مُنَاظَرَتِكَ أَنْتَ؟ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: هَوِّنْ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا

بیان کر دیا ہے۔ تو خلیفہ کچھ دیر خاموش رہا' پھر اُس نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! میں جو تمہیں بتانا لگا ہوں اُسے غور سے سنو' اللہ کی قسم! تم سچی بات ہی سنو گے۔ اس سے میری پریشانی ختم ہوئی' میں نے کہا: اے میرے آقا! حق بات کہنے کا آپ سے زیادہ حقدار اور کون ہے جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں اور تمام جہانوں کے پروردگار کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں اور تمام رسولوں بلکہ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کے سردار (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کی اولاد میں سے ہیں۔ تو خلیفہ نے مجھ سے کہا: پہلے میں بھی اسی بات کا قائل تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ خلیفہ واثق کے عہد خلافت کے ابتدائی دور کی بات ہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ شام سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ احمد بن ابوداؤد ہمارے ہاں آیا' اُس بزرگ کو خلیفہ واثق کے پاس بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا' اُس کا چہرہ بڑا خوبصورت تھا' قد لمبا تھا' بال سفید تھے تو میں نے خلیفہ واثق کو دیکھا کہ اُسے اُس بزرگ سے شرم آئی اور اُس کے دل میں اُس بزرگ کیلئے نرمی کے جذبات پیدا ہوئے تو اُس نے اُس بزرگ کو زیادہ قریب آنے کیلئے کہا یہاں تک کہ جب وہ بزرگ اُس کے قریب آ گیا تو اُس بزرگ نے اچھے طریقے سے سلام کیا اور دعا دی اور بہترین طریقہ سے مختصر الفاظ میں دعا دی' تو خلیفہ واثق نے اُس سے کہا: آپ تشریف رکھیں! پھر خلیفہ نے اُس سے کہا: اے بزرگوار! آپ (میرے وزیر) ابن ابوداؤد کے ساتھ اُس بارے میں مناظرہ کریں جو آپ کے ساتھ بحث کرنا چاہتا ہے۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! ابن ابوداؤد نے اگر مناظرہ کیا تو یہ ہار جائے گا' تنگی کا شکار ہوگا اور کمزور ظاہر ہوگا۔ تو خلیفہ واثق غصہ میں آ گیا اور اُسے اُس بزرگ کیلئے جو نرمی محسوس ہو

بِكَ وَائْذَنْ لِي فِي مُنَاظَرَتِهِ. فَقَالَ الْوَاثِقُ: مَا دَعَوْتُكَ إِلَّا لِلْمُنَاظَرَةِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دُوَادٍ. إِلَى مَا دَعَوْتَ النَّاسَ وَدَعَوْتَنِي إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِلَى أَنْ تَقُولَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ؛ لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ دُونَ اللهِ مَخْلُوقٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنْ رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ مَا نَقُولُ. قَالَ: أَفْعَلُ. قَالَ الشَّيْخُ: أَخْبِرْنِي يَا أَحْمَدُ عَنْ مَقَالَتِكَ هَذِهِ. أَوَاجِبَةٌ دَاخِلَةٌ فِي عَقْدِ الدِّينِ. فَلَا يَكُونُ الدِّينُ كَامِلًا حَتَّى يُقَالَ فِيهِ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ أَخْبِرْنِي عَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَى عِبَادِهِ. هَلْ سَتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِهِ فِي دِينِهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ الشَّيْخُ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمَّةَ إِلَى مَقَالَتِكَ هَذِهِ؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُوَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: تَكَلَّمْ فَسَكَتَ. فَالْتَفَتَ الشَّيْخُ إِلَى الْوَاثِقِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَاحِدَةٌ فَقَالَ الْوَاثِقُ: وَاحِدَةٌ.

رہی تھی وہ غضب میں تبدیل ہو گئی' اُس نے کہا: کیا ابوعبداللہ بن ابوداؤد تنگی کا شکار ہو گا! یا وہ کم پڑ جائے گا' یا تمہارے ساتھ مناظرہ میں کمزوری کا اظہار کرے گا؟ تو اُس بزرگ نے خلیفہ سے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ ٹھنڈے ہوں اور مجھے اس کے ساتھ بحث کرنے کی اجازت دیں۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: میں نے تمہیں مناظرہ کرنے کیلئے ہی بلایا ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: اے احمد بن ابوداؤد! وہ کیا بات ہے جس کی طرف آپ لوگوں کو بھی دعوت دیتے ہیں اور مجھے بھی دعوت دے رہے ہیں؟ احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: یہ کہ آپ اس بات کے قائل ہوں کہ قرآن مخلوق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز مخلوق ہوتی ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: اے امیرالمؤمنین! میں اب اس سے جو سوال کروں گا آپ نے اُسے یاد رکھنا ہے۔ خلیفہ نے کہا: ٹھیک ہے! اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ اپنے اس مؤقف کے بارے میں مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ کوئی ایسی لازمی چیز ہے جو دین کے بنیادی احکام میں داخل ہو اور دین اُس وقت تک کامل نہ ہو جب تک اس بارے میں وہی مؤقف اختیار نہ کیا جائے جو آپ نے بیان کیا ہے؟ تو احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بتائیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے بندوں کی طرف مبعوث کیا تو کیا نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے اُس کے دین کے بارے میں کسی چیز کو چھپایا تھا؟ احمد بن ابوداؤد نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُس بزرگ نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو اُس بات کی دعوت دی تھی جو آپ کا اس بارے میں مؤقف ہے؟ تو ابن ابوداؤد خاموش ہو گیا' اُس بزرگ نے کہا: تم کچھ بولو! تو وہ

خاموش رہا۔ وہ بزرگ، خلیفہ واثق کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! یہ ایک بات ہوگئی! (جس میں آپ کا نائب خاموش ہو گیا ہے) واثق نے کہا: یہ ایک بات ہوگئی۔

فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ تَعَالَى، حِينَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

پھر اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایئے کہ جب اُس نے قرآنِ مجید کو اپنے رسول پر نازل کر لیا اور یہ ارشاد فرمایا:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي، وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں''۔

أَكَانَ اللهُ تَعَالَى الصَّادِقُ فِي إِكْمَالِ دِينِهِ، أَمْ أَنْتَ الصَّادِقُ فِي نُقْصَانِهِ، فَلَا يَكُونُ الدِّينُ كَامِلًا حَتَّى يُقَالَ فِيهِ بِمَقَالَتِكَ هَذِهِ؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: أَجِبْ يَا أَحْمَدُ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اثْنَتَانِ فَقَالَ الْوَاثِقُ: اثْنَتَانِ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ أَخْبِرْنِي عَنْ مَقَالَتِكَ هَذِهِ، أَعَلِمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ جَهِلَهَا؟ قَالَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ: عَلِمَهَا قَالَ الشَّيْخُ: فَدَعَا النَّاسَ إِلَيْهَا؟ فَسَكَتَ ابْنُ أَبِي دُؤَادٍ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ثَلَاثٌ فَقَالَ الْوَاثِقُ: ثَلَاثٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَحْمَدُ، فَاتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ

تو اپنے دین کو مکمل قرار دینے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے، یا اُس میں کمی ہونے کے حوالے سے آپ کا مؤقف سچا ہے کہ دین ابھی کامل نہیں ہوا جب تک اس دین میں وہ بات بھی شامل نہیں کی جاتی جو آپ کا مسلک ہے؟ تو ابن ابوداؤد خاموش رہا، اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! تم جواب دو! لیکن ابن ابوداؤد نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا، تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ دو باتیں ہوگئیں۔ خلیفہ واثق نے کہا: دو باتیں ہوگئیں۔ پھر اُس بزرگ نے کہا: آپ اپنے اس مؤقف کے بارے میں بتایئے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ناواقف تھے؟ تو ابن ابوداؤد نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ تو اُس بزرگ نے کہا: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات کی طرف دعوت دی؟ تو ابن ابوداؤد خاموش ہو گیا، اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ تین باتیں ہوگئیں۔ خلیفہ واثق نے کہا: یہ تین باتیں ہوگئیں۔ اُس بزرگ نے کہا: اے احمد! آپ کے بیان کے

عَلِمَهَا كَمَا زَعِمْتَ، وَلَمْ يُطَالِبْ أُمَّتَهُ بِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ الشَّيْخُ: وَاتَّسَعَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟ فَقَالَ ابْنُ أَبِي دُوَادٍ: نَعَمْ فَأَعْرَضَ الشَّيْخُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَ عَلَى الْوَاثِقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ قَدَّمْتُ لَكَ الْقَوْلَ أَنَّ أَحْمَدَ يَصْبُو وَيَقِلُّ وَيَضْعُفُ عَنِ الْمُنَاظَرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَكَ الْإِمْسَاكُ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ، مَا اتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَا وَسَّعَ اللهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَهُ مَا اتَّسَعَ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ الْوَاثِقُ: نَعَمْ إِنْ لَمْ يَتَّسِعْ لَنَا مِنَ الْإِمْسَاكِ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ مَا اتَّسَعَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَا وَسَّعَ اللهُ عَلَيْنَا، اقْطَعُوا قَيْدَ الشَّيْخِ، فَلَمَّا قُطِعَ ضَرَبَ الشَّيْخُ بِيَدِهِ إِلَى الْقَيْدِ لِيَأْخُذَهُ فَجَاذَبَهُ الْحَدَّادُ عَلَيْهِ، فَقَالَ الْوَاثِقُ: دَعِ الشَّيْخَ لِيَأْخُذَهُ، فَأَخَذَهُ الشَّيْخُ فَوَضَعَهُ فِي كُمِّهِ. فَقَالَ الْوَاثِقُ: لِمَ جَاذَبْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ الشَّيْخُ: لِأَنِّي نَوَيْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَى مَنْ أُوصِي إِلَيْهِ إِذَا مِتُّ أَنْ

مطابق جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے گنجائش اختیار کی اور اپنی اُمت سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اس مؤقف کو اختیار کرے۔ تو احمد نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس گنجائش کو اختیار کیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی کیا' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی کیا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی کیا۔ تو ابن ابوداؤد نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس بزرگ نے احمد بن ابوداؤد سے رُخ موڑا اور خلیفہ واثق کی طرف منہ کر کے بولا: اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کو پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ احمد بن ابوداؤد تنگی کا شکار ہو جائے گا اور مناظرہ کرنے میں کمتری اور کمزوری کا اظہار کرے گا' اے امیر المؤمنین! جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کیلئے گنجائش رکھتی تھی' اگر وہ اس مؤقف کے حوالے سے رُکنے کے بارے میں آپ کیلئے گنجائش نہیں رکھتی تو پھر اللہ تعالیٰ اُس شخص کو گنجائش عطا نہ کرے جو اُس گنجائش کو اختیار نہیں کرتا جو گنجائش ان حضرات نے اختیار کی تھی۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: جی ہاں! اگر ہم اس مؤقف سے رُکنے کے حوالے سے اپنے لیے گنجائش نہیں پاتے جس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے گنجائش اختیار کی تھی تو اللہ تعالیٰ واقعی ہمیں گنجائش عطا نہ کرے' تم لوگ اس بزرگ کی رسّیاں کھول دو۔ جب اُنہوں نے اس کی رسّیاں کھول دیں تو اُس بزرگ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُس بیڑی کو پکڑنا چاہا تو جلاد نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ خلیفہ واثق نے کہا: اس بزرگ کو وہ چیز پکڑ لینے دو۔

يَجْعَلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ كَفَنِي. حَتَّى أُخَاصِمَ بِهِ هَذَا الظَّالِمَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَقُولَ: يَا رَبِّ، سَلْ عَبْدَكَ هَذَا لِمَ قَيَّدَنِي وَرَوَّعَ أَهْلِي وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي بِلَا حَقٍّ وَأَوْجَبَ ذَلِكَ عَلَيَّ؟ وَبَكَى الشَّيْخُ فَبَكَى الْوَاثِقُ وَبَكَيْنَا. ثُمَّ سَأَلَهُ الْوَاثِقُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ مِمَّا نَالَهُ فَقَالَ الشَّيْخُ: وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقَدْ جَعَلْتُكَ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ إِكْرَامًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذْ كُنْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ الْوَاثِقُ: لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنْ كَانَتْ مُمْكِنَةً فَعَلْتُ فَقَالَ الْوَاثِقُ: تُقِيمُ فِينَا فَيَنْتَفِعَ بِكَ فِتْيَانُنَا. فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَدَّكَ إِيَّايَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخْرَجَنِي مِنْهُ هَذَا الظَّالِمُ أَنْفَعُ لَكَ مِنْ مَقَامِي عَلَيْكَ. وَلَأُخْبِرُكَ بِمَا فِي ذَلِكَ: أَصِيرُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي وَأَكُفُّ دُعَاءَهُمْ عَلَيْكَ. فَقَدْ خَلَّفْتُهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْوَاثِقُ: فَتَقَبَّلْ مِنَّا صِلَةً مَا تَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى دَهْرِكَ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَحِلُّ لِي، أَنَا عَنْهَا غَنِيٌّ، وَذُو مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ: فَسَلْ حَاجَتَكَ قَالَ: أَوَ تَقْضِيهَا يَا أَمِيرَ

اُس بزرگ نے اُسے پکڑ کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔ خلیفہ واثق نے کہا: آپ نے یہ کیوں لی ہے؟ تو اُس بزرگ نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ نیت کی تھی کہ جب میں کسی ایسے شخص کے پاس جاؤں گا جسے میں کوئی وصیت کرسکوں تو مرتے وقت میں یہ کہوں گا کہ اس بیڑی کو میرے اور میرے کفن کے درمیان رکھ دیا جائے تاکہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس ظالم شخص کے خلاف مقدمہ کرسکوں اور یہ کہوں کہ اے میرے پروردگار! تُو اپنے اس بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قید کیا تھا اور میرے اہلِ خانہ کو' میری اولاد کو' میرے بھائیوں کو ناحق طور پر کیوں خوف کا شکار کیا تھا' کیا یہ بات میرے اوپر لازم تھی (کہ میں اس موقف کو اختیار کروں)۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ رونے لگا اور خلیفہ واثق بھی رونے لگا اور ہم لوگ بھی رونے لگے' پھر خلیفہ واثق نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اس کی طرف سے ہونے والی زیادتی کو معاف کردے۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! میں پہلے دن سے آپ کی طرف سے ہونے والی ہر زیادتی کو معاف کرتا ہوں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر کررہا ہوں کیونکہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہے۔ تو خلیفہ واثق نے کہا: مجھے آپ سے ایک اور کام بھی ہے! اُس بزرگ نے کہا: اگر یہ ممکن ہوا تو میں کردوں گا۔ خلیفہ واثق نے کہا: آپ ہمارے درمیان مقیم رہیں تاکہ ہمارے نوجوان آپ سے استفادہ کریں۔ تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے مجھے جس جگہ سے نکالا ہے' اگر آپ مجھے واپس اُس جگہ بھجوادیں تو یہ آپ کیلئے اُس سے زیادہ فائدہ مند ہوگا کہ میں آپ کے ہاں قیام کروں' اس بارے میں

الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَخَلِّ سَبِيلِي إِلَى الثَّغْرِ السَّاعَةَ، وَتَأْذَنُ لِي قَالَ: قَدْ أَذِنْتُ لَكَ، فَسَلَّمَ الشَّيْخُ، وَخَرَجَ

میں آپ کو بتاتا ہوں' میں اپنے اہلِ خانہ اور اولاد کی طرف واپس جاؤں گا اور اُنہیں آپ کے خلاف دعا کرنے سے روک دوں گا تو یہ چیز آپ کے حق میں بہتر ہوگی۔ خلیفہ واثق نے اُس بزرگ سے کہا: پھر آپ ہماری طرف سے وہ عطیات قبول کریں جو آپ کیلئے ہمیشہ کام آئیں! تو اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرے لیے یہ حلال نہیں ہیں کیونکہ میں ان سے بے نیاز ہوں اور میں خوشحال شخص ہوں۔ خلیفہ نے کہا: پھر آپ کوئی حاجت پیش کریں! اُس بزرگ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اُسے پورا کر دیں گے؟ خلیفہ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس بزرگ نے کہا: آپ مجھے اسی وقت یہاں سے جانے کی اجازت دیدیں! خلیفہ نے کہا: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں! پھر اُس بزرگ نے سلام کیا اور وہاں سے چلا گیا۔

قَالَ صَالِحٌ: قَالَ الْمُهْتَدِي بِاللهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ: فَرَجَعْتُ عَنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ مُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَأَظُنُّ الْوَاثِقَ بِاللهِ كَانَ رَجَعَ عَنْهَا مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ

صالح بیان کرتے ہیں: خلیفہ مہتدی باللہ نے کہا: اُس دن سے میں نے اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا اور خلیفہ واثق باللہ کے بارے میں بھی میرا یہ گمان ہے کہ اُس نے اُسی وقت اس موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیطان بھی قرآن کو مخلوق نہیں مانتا

217- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقَزْوِينِيُّ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يُوسُفَ الزِّمِّيَّ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا قَائِلٌ فِي بَعْضِ بُيُوتِ خَانَاتِ مَرْوٍ فَإِذَا أَنَا بِهَوْلٍ عَظِيمٍ، قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: لَيْسَ تَخَافُ، يَا أَبَا زَكَرِيَّا قَالَ قُلْتُ:

یحییٰ بن یوسف الزمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مرو کے کچھ گھروں کے درمیان میں کسی شخص کو کچھ کہتے ہوئے سنا' میں نے وہاں جا کر دیکھا تو وہاں ایک ہولناک چیز تھی' میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: تم ڈرو نہیں! اے ابو زکریا! میں نے کہا: ٹھیک ہے! لیکن تم کون ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کے اس لیے گیا تھا کہ اُس سے لڑائی کروں گا۔ اُس نے کہا: میں ابو مرہ ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہ رکھے! اُس نے کہا: اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ اس

فَنَعَمْ. مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: وَقُمْتُ وَتَهَيَّأْتُ لِقِتَالِهِ. فَقَالَ: أَنَا أَبُو مُرَّةَ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا حَيَّاكَ اللهُ. فَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ فِي هَذَا الْبَيْتِ لَمْ أَدْخُلْ. وَكُنْتُ أَنْزِلُ بَيْتًا آخَرَ. وَكَانَ هَذَا مَنْزِلِي حِينَ آتِي خُرَاسَانَ قَالَ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ؟ قَالَ: مِنَ الْعِرَاقِ قَالَ وَقُلْتُ: وَمَا عَمِلْتَ بِالْعِرَاقِ؟ قَالَ: خَلَّفْتُ فِيهَا خَلِيفَةً. قُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: بِشْرٌ الْمَرِيسِيُّ. قُلْتُ: وَإِلَى مَا يَدْعُو؟ قَالَ: إِلَى خَلْقِ الْقُرْآنِ قَالَ: وَآتِي خُرَاسَانَ فَأَخْلُفُ فِيهَا خَلِيفَةً أَيْضًا قَالَ: قُلْتُ: إِيشِ تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا وَإِنْ كُنْتُ شَيْطَانًا رَجِيمًا أَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

گھر میں آپ رہتے ہیں تو میں اس کے اندر آتا ہی نہیں' میں کسی اور گھر میں جا کے پڑاؤ کر لیتا' یہ خراسان آنے کے بعد میرا پہلا پڑاؤ ہے۔ میں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: عراق سے! میں نے دریافت کیا: عراق میں تم کیا کام کرتے تھے؟ اُس نے جواب دیا: میں وہاں اپنا ایک نائب چھوڑ کے آیا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: بشر مریسی! میں نے دریافت کیا: وہ کس بات کی طرف دعوت دیتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اس بات کی کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ میں خراسان آیا ہوں اور یہاں بھی میں نے اپنا ایک جانشین مقرر کیا ہے۔ یحییٰ بن یوسف کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا قرآن کے بارے میں تمہارا بھی یہی مسلک ہے؟ اُس نے کہا: میں اگرچہ ایک مردود شیطان ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

218- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ایک معتزلی کا واقعہ

219- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ عَلَى شَيْخٍ ضَرِيرٍ بِالْبَصْرَةِ. فَلَمَّا أَحْدَثُوا بِبَغْدَادَ الْقَوْلَ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ قَالَ

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید اور ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: ہم بصرہ میں ایک اندھے بزرگ کے پاس روایات پڑھا کرتے تھے' جب قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں بغداد میں نیا مؤقف سامنے آیا تو اُس بزرگ نے کہا: اگر قرآن مخلوق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ میرے سینے سے قرآن کو مٹا دے۔ جب ہم نے اُس کی

الشَّيْخُ: إِنْ لَمْ يَكُنِ الْقُرْآنُ مَخْلُوقًا. فَمَحَا اللهُ الْقُرْآنَ مِنْ صَدْرِي قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْنَا هَذَا مِنْ قَوْلِهِ تَرَكْنَاهُ وَانْصَرَفْنَا عَنْهُ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَقِينَاهُ. فَقُلْنَا يَا فُلَانُ مَا فَعَلَ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: مَا بَقِيَ فِي صَدْرِي مِنْهُ شَيْءٌ. قُلْنَا: وَلَا {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} [الاخلاص: 1] قَالَ: وَلَا {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} [الاخلاص: 1] إِلَّا أَنْ أَسْمَعَهَا مِنْ غَيْرِي يَقْرَؤُهَا

یہ بات سنی تو ہم نے اُسے ترک کر دیا اور اُسے چھوڑ کر چلے آئے' پھر اس کے طویل عرصہ بعد ہماری اُس سے ملاقات ہوئی تو ہم نے دریافت کیا: اے فلاں! پھر قرآن کا کیا بنا؟ اُس نے کہا: قرآن میں سے کوئی بھی چیز میرے سینے میں باقی نہیں رہی۔ ہم نے کہا: سورۂ اخلاص بھی نہیں رہی؟ اُس نے جواب دیا: سورۂ اخلاص بھی نہیں رہی' البتہ اگر میں کسی دوسرے کو اسے پڑھتا ہوا سنوں (تو اُسے پڑھ سکتا ہوں)۔

الرَّدُّ عَلَى الْمُرْجِئَةِ

مرجئہ فرقے کی تردید

بَابُ تَفْرِيعِ مَعْرِفَةِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَشَرَائِعِ الدِّينِ

ایمان' اسلام اور دین کے احکام کی معرفت کے فروعی پہلو

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر حال میں ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

أَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوا رَحِمَنَا وَإِيَّاكُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لِيُقِرُّوا بِتَوْحِيدِهِ. فَيَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا مُوقِنًا مِنْ قَلْبِهِ وَنَاطِقًا بِلِسَانِهِ أَجْزَأَهُ. وَمَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا فَإِلَى الْجَنَّةِ. فَلَمَّا آمَنُوا بِذَلِكَ، وَأَخْلَصُوا

امابعد! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا تا کہ وہ لوگ اُس کی توحید کا اقرار کر لیں اور یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو جس شخص نے دل کے یقین کے ساتھ اپنی زبان کے ذریعہ یہ بات کہہ دی تو اُس کیلئے یہ کفایت کر گیا اور جو شخص اس عقیدہ پر مرے گا وہ جنت کی طرف جائے گا' جب وہ

تَوْحِيدَهُمْ، فَرَضَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ، فَصَدَّقُوا بِذَلِكَ، وَآمَنُوا وَصَلَّوْا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْهِجْرَةَ، فَهَاجَرُوا، وَفَارَقُوا الْأَهْلَ وَالْوَطَنَ، .ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ بِالْمَدِينَةِ الصِّيَامَ، فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ. ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الزَّكَاةَ. فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا، وَأَدَّوْا ذَلِكَ كَمَا أُمِرُوا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادَ، فَجَاهَدُوا الْبَعِيدَ وَالْقَرِيبَ، وَصَبَرُوا وَصَدَّقُوا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْحَجَّ، فَحَجُّوا وَآمَنُوا بِهِ، فَلَمَّا آمَنُوا بِهَذِهِ الْفَرَائِضِ، وَعَمِلُوا بِهَا تَصْدِيقًا بِقُلُوبِهِمْ، وَقَوْلًا بِأَلْسِنَتِهِمْ، وَعَمَلًا بِجَوَارِحِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

لوگ اس بات پر ایمان لے آئے اور اُنہوں نے توحید کو خالص کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے مکہ میں اُن لوگوں پر نماز کو فرض قرار دیا' اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کی' ایمان لائے اور نماز ادا کرنا شروع کر دی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر ہجرت کو فرض کیا تو اُن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے اہل وعیال اور وطن سے جدا ہو جائے' پھر اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں اُن لوگوں پر روزے فرض کیے تو وہ لوگ ایمان لائے' اُنہوں نے تصدیق کی اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنا شروع کر دیئے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی تو وہ اس پر ایمان لائے اور اُنہوں نے اس کی تصدیق کی اور جب بھی اُنہیں حکم ہوا تو اُنہوں نے زکوٰۃ ادا کی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جہاد فرض کیا تو اُنہوں نے دور اور نزدیک کے علاقوں میں جہاد کیا' صبر سے کام لیا اور اس بات کی تصدیق کی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر حج فرض کیا تو اُنہوں نے حج کیا اور اس پر ایمان لائے' تو جب وہ لوگ ان فرائض پر ایمان لے آئے اور اپنے دلوں کے ذریعہ ان کی تصدیق کر کے اور زبانوں کے ذریعہ ان کا اعتراف کر کے اور اعضاء کے ذریعہ ان پر عمل کر کے اُنہوں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے پھر یہ ارشاد فرمایا:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا''۔

ثُمَّ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا دِينَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو یہ بتایا کہ آخرت میں صرف دینِ اسلام ہی قبول ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ

''جو شخص اسلام کی بجائے کسی اور دین کا طلبگار ہوتا ہے تو وہ

يُقْبَلَ مِنْهُ، وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [آل عمران: 85]

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ}

[آل عمران: 19]

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

ثُمَّ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَهٰذَا رَحِمَكُمُ اللهُ طَرِيقُ الْمُسْلِمِينَ

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ بِالْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ:

مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

قِيلَ لَهُ: هٰذِهِ كَانَتْ قَبْلَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ، عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَهٰذَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، مِمَّنْ نَفَعَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِالْعِلْمِ، وَكَانُوا أَئِمَّةً يُقْتَدَى بِهِمْ،

اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ کا شکار ہونے والوں میں سے ہو جائے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین' اسلام ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت الحرام کا حج کرنا (یہ اُس کیلئے ہے) جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کیلئے اسلام کے شرعی احکام یکے بعد دیگرے بیان کیے ہیں' جنہیں ہم عنقریب آگے چل کر ذکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے۔

اگر کوئی شخص اُن روایات کے ذریعہ استدلال کرے جن میں یہ بات مذکور ہے:

''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ یہ حکم اُس وقت تھا جب فرائض نازل نہیں ہوئے تھے' جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں اور مسلمانوں کے علماء کا بھی یہی موقف ہے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہے اور یہ لوگ پیشوا ہیں جن کی

سِوَى الْمُرْجِئَةِ الَّذِينَ خَرَجُوا عَنْ جُمْلَةِ مَا عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ. وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَقَوْلِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ فِي كُلِّ بَلَدٍ

پیروی کی جاتی ہے' البتہ مرجئہ فرقہ کے لوگوں کا یہ موقف نہیں ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو اُس گروہ سے نکل گئے ہیں جس (عقیدے) پر صحابہ کرام اور اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے (یعنی تابعین) گامزن تھے' اور مسلمانوں کے اُن آئمہ کا بھی یہی موقف ہے جو ہر علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنْ ذَلِكَ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ. وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ. وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اُس کے بعد ہم وہ روایات ذکر کریں گے جو اس وقت ہمیں مستحضر ہیں' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

220- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

علی بن ابوطلحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ} [الفتح: 4]

''وہی وہ ذات ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں سکینت نازل کی تاکہ اُن کے ایمان کے ساتھ' ایمان کا اضافہ ہو جائے''۔

قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَلَمَّا صَدَّقَ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ زَادَهُمُ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اس کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی گواہی دینے کے حکم کے ہمراہ مبعوث کیا کہ

الصَّلَاةَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهَا زَادَهُمُ اللّٰهُ الصِّيَامَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهِ زَادَهُمُ الزَّكَاةَ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهَا زَادَهُمُ الْحَجَّ. فَلَمَّا صَدَّقُوا بِهِ زَادَهُمُ الْجِهَادَ. ثُمَّ أَكْمَلَ لَهُمْ دِينَهُمْ. فَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب اہلِ ایمان نے اس بات کی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نماز کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں روزہ رکھنے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زکوٰۃ دینے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حج کرنے کا مزید حکم دیا' جب اُنہوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں جہاد کرنے کا مزید حکم دیا اور پھر اُن کیلئے اُن کے دین کو مکمل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے کے طور پر راضی ہو گیا''۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ يَحُجُّونَ جَمِيعًا فَلَمَّا نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ نُفِيَ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ. وَحَجَّ الْمُسْلِمُونَ لَا يُشَارِكُهُمْ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے مشرکین اور مسلمان اکٹھے حج کیا کرتے تھے' جب سورۂ توبہ کے احکام نازل ہوئے تو مشرکین کو بیت الحرام سے جلاوطن کر دیا گیا اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ بیت الحرام میں اُن کے ساتھ کوئی مشرک شریک نہیں تھا' تو یہ نعمت کی تکمیل تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ. فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ آج کے دن تمہارے دین کے حوالے سے مایوس ہو گئے ہیں' تو تم اُن سے نہ ڈرنا بلکہ مجھ سے ڈرنا' آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا ہوں''۔

سفیان بن عیینہ کی وضاحت

221- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمِصِّيصِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ فِي سَنَةِ سَبْعِينَ وَمِائَةٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ: يَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ، وَيَنْقُصُ حَتَّى لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنْهُ مِثْلُ هَذِهِ، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: كَيْفَ نَصْنَعُ بِقَوْمٍ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ أَحْكَامُ الْإِيمَانِ وَحُدُودُهُ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ كَافَّةً أَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا بِهَا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ تَعَالَى صِدْقَ ذَلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ، أَمَرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالصَّلَاةِ، فَأَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا، فَوَاللهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْإِقْرَارُ الْأَوَّلُ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ صِدْقَ ذَلِكَ

محمد بن عبدالملک مصیصی ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: 170 ہجری میں ہم لوگ سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھے‘ ایک شخص نے اُن سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام ہے) اُس شخص نے دریافت کیا: کیا یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جتنا اللہ تعالیٰ چاہے اُتنا زیادہ ہوتا ہے اور یہ اتنا کم ہوتا ہے کہ اس میں سے اتنی سی چیز بھی باقی نہیں رہ جاتی۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ جملہ کہا۔ تو اُس شخص نے کہا: ہم ایسے لوگوں کا کیا کریں؟ جو ہمارے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اس میں عمل شامل نہیں ہے۔ تو سفیان نے جواب دیا: صرف قول کی بنیاد پر ایمان کا حکم‘ ایمان کے تفصیلی احکام اور حدود نازل ہونے سے پہلے تھا‘ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی طرف مبعوث کیا جنہیں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا‘ اس حکم کے ساتھ کہ وہ لوگ یہ اعتراف کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں‘ جب اُن لوگوں نے یہ بات کہہ دی تو اس کے ذریعہ اُنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا‘ البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف تھا اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ تھا‘ جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اُنہوں نے اپنے دل سے اس بات کی تصدیق کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو) یہ حکم دیا کہ وہ اُن لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ نماز ادا کریں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا تو اُن لوگوں نے

مِنْ قُلُوبِهِمْ. أَمَرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ. فَأَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. فَوَاللهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْإِقْرَارُ الْأَوَّلُ وَلَا صَلَاتُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ صِدْقَ ذَلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ أَمَرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالرُّجُوعِ إِلَى مَكَّةَ فَيُقَاتِلُوا آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ. حَتَّى يَقُولُوا كَقَوْلِهِمْ. وَيُصَلُّوا صَلَاتَهُمْ. وَيُهَاجِرُوا هِجْرَتَهُمْ. فَأَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. حَتَّى أَتَى أَحَدُهُمْ بِرَأْسِ أَبِيهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. هَذَا رَأْسُ شَيْخِ الْكَافِرِينَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْإِقْرَارُ الْأَوَّلُ. وَلَا صَلَاتُهُمْ. وَلَا هِجْرَتُهُمْ. وَلَا قِتَالُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدْقَ ذَلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ. أَمَرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ تَعَبُّدًا. وَأَنْ يَحْلِقُوا رُءُوسَهُمْ تَذَلُّلًا فَفَعَلُوا. فَوَاللهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْإِقْرَارُ الْأَوَّلُ. وَلَا صَلَاتُهُمْ. وَلَا مُهَاجَرَتُهُمْ. وَلَا قَتْلُ آبَائِهِمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ صِدْقَ ذَلِكَ مِنْ قُلُوبِهِمْ. أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ. فَأَمَرَهُمْ فَفَعَلُوا. حَتَّى أَتَوْا بِهَا. قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا. وَاللهِ لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا مَا نَفَعَهُمُ الْإِقْرَارُ الْأَوَّلُ. وَلَا

ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار اُنہیں کوئی فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کر دی کہ وہ اس حوالے سے اپنے دل کے اعتبار سے سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اُن لوگوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار یا اُن کی نمازیں اُنہیں کوئی فائدہ نہ دیتیں' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اُنہوں نے دل سے اس بات کی تصدیق کر دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ وہ مکہ کی طرف جا کر اپنے آباؤ اجداد اور آل اولاد کے ساتھ جنگ کریں' یہاں تک کہ وہ (یعنی مشرکینِ مکہ) اُن کے قول کی طرح قول اختیار کریں (یعنی ایمان لے آئیں) اُن کی نمازوں کی طرح نمازیں ادا کریں' اُن کی ہجرت کی طرح ہجرت کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اُن میں سے ایک شخص اپنے باپ کا سر لے آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! یہ کافروں کے بڑے کا سر ہے۔ (سفیان بن عیینہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلے والا اقرار یا اُن کی نمازیں یا اُن کی ہجرت یا اُن کی لڑائی اُنہیں فائدہ نہ دیتی' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی ظاہر کر دیا کہ یہ لوگ اس حوالے سے دلی طور پر سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ وہ عبادت گزاری کے طور پر بیت اللہ کا طواف کریں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے سروں کو منڈوا دیں' تو اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو اُن کا پہلے والا اقرار' یا اُن

صَلَاتُهُمْ، وَلَا مُهَاجَرَتُهُمْ، وَلَا قِتَالُهُمْ آبَاءَهُمْ، وَلَا طَوَافُهُمْ. فَلَمَّا عَلِمَ اللهُ الصِّدْقَ مِنْ قُلُوبِهِمْ فِيمَا تَتَابَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَرَائِعِ الْإِيمَانِ وَحُدُودِهِ قَالَ لَهُ: قُلْ لَهُمْ:

کی نماز' یا اُن کی ہجرت' یا اُن کا اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ جنگ کرنا اُنہیں فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ وہ دلی طور پر اس حوالے سے سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اُن کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کر کے اُنہیں پاکیزہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ تھوڑی یا زیادہ (جتنی بھی زکوٰۃ بنتی تھی) وہ اُسے لے آئے' اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے تو پہلا اقرار' یا اُن کی نماز' یا اُن کی ہجرت' یا اُن کا اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ جنگ کرنا' یا اُن کا طواف کرنا اُنہیں فائدہ نہ دیتا' جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ وہ دلی طور پر اس حوالے سے سچے ہیں تو یکے بعد دیگرے اُن پر شریعت کے احکام اور حدود کو لاگو کیا گیا' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: تم اُن لوگوں سے یہ کہہ دو:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَمَنْ تَرَكَ خَلَّةً مِنْ خِلَلِ الْإِيمَانِ جَاحِدًا كَانَ بِهَا عِنْدَنَا كَافِرًا، وَمَنْ تَرَكَهَا كَسَلًا أَوْ تَهَاوُنًا، أَدَّبْنَاهُ، وَكَانَ بِهَا عِنْدَنَا نَاقِصًا. هَكَذَا السُّنَّةُ أَبْلِغْهَا عَنِّي مَنْ سَأَلَكَ مِنَ النَّاسِ

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: جو شخص انکار کرتے ہوئے ایمان کے بنیادی احکام میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے تو وہ اس وجہ سے ہمارے نزدیک کافر شمار ہوگا اور جو شخص کاہلی کی وجہ سے اور سستی کی وجہ سے اسے ترک کر دیتا ہے' ہم اُس کو ادب سکھائیں گے اور ایسا شخص ہمارے نزدیک ایمان کے اعتبار سے ناقص شمار ہوگا' سنت کا حکم یہی ہے' جو بھی شخص تم سے اس حوالے سے دریافت کرے' تم اُس تک میرے حوالے سے یہ بات پہنچا دینا۔

بَابُ مَعْرِفَةِ اَيِّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَوْلُهُ تَعَالَى {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3] الْآيَةَ

باب: اس بات کی معرفت کہ یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا"

222- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3] لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: اَنَا اَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم (یعنی یہودیوں) پر نازل ہوئی ہوتی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا" تو ہم اُس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی تھی' یہ عرفہ کے دن اور جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

223- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ اَنَّا نَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہمیں یہ پتا چل جائے کہ یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی؟ تو ہم اُس دن کو عید کا دن بنالیں گے:

222- رواه البخاري:4606، ومسلم:3017.

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ، أُنْزِلَتْ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِعَرَفَاتٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس دن سے واقف ہوں جس دن میں یہ نازل ہوئی تھی' یہ اُس وقت نازل ہوئی تھی جب ہم عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کیے ہوئے تھے۔

224- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: ثنا وَكِيعٌ قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بنو ہاشم کے غلام عمار بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: لَوْ عَلِمْنَا فِي أَيِّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ جَعَلْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اُس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' اُس نے کہا: اگر ہمیں یہ پتا چل جائے کہ یہ کون سے دن میں نازل ہوئی ہے تو ہم اُس دن کو عید بنا لیں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا بَيَانٌ لِمَنْ عَقَلَ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ الدِّينُ إِلَّا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اُس شخص کیلئے وضاحت ہے جو عقل رکھتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ دین اُسی وقت درست ہوتا ہے

224- رواه الترمذي:3057، وصححه الألباني في صحيح الترمذي:2438۔

بِالتَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، وَالْإِقْرَارِ بِاللِّسَانِ، وَالْعَمَلِ بِالْجَوَارِحِ، مِثْلُ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ، وَالْجِهَادِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ

جب دل کے ذریعہ تصدیق کی جائے' زبان کے ذریعہ اقرار کیا جائے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کیا جائے (اس عمل میں) جیسے نماز' زکوٰۃ' روزہ رکھنا' حج کرنا' جہاد اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں۔

بَابُ عَلَى كَمْ بُنِيَ الْإِسْلَامُ؟

باب: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

225- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

226- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

225- رواه الترمذی:2104.

226- رواه البخاری:8؛ ومسلم:16.

خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

227- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

228- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأُشْنَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

227- رواہ مسلم: 21، والترمذی: 2609، وأحمد 120/2، وابن حبان: 158، والحمیدی: 703۔

228- رواہ أحمد 364/4، وخرجه الألبانی فی الارواء 250/3۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

”بے شک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے‘ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں‘ نماز قائم کرنا‘ زکوٰۃ ادا کرنا‘ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔

بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ؟ وَعَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟

باب: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرنا کہ وہ کیا ہے اور ایمان کے بارے میں سوال کرنا کہ وہ کیا ہے؟

229- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنَّا، حَتَّى جَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا‘ اس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے‘ ہم میں سے کوئی بھی شخص اُسے پہچانتا نہیں تھا یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی زانوں پر رکھ لیں‘ پھر اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسلام کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج

229- رواه البخاري: 50، ومسلم: 8، والترمذي: 2610، وابن ماجه: 63، وأحمد 52/1، وابن حبان: 168، وابن أبي شيبة 44/11، والطيالسي: 21.

اَخْبِرْنِي عَنِ الْاِسْلَامِ، وَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا اَنَّهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِيمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ عُمَرُ: فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلِ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِينِكُمْ

کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو۔ تو اُس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال بھی کیا ہے اور پھر اُس کی تصدیق بھی کر دی ہے' پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ پر' اُس کے فرشتوں پر' اُس کی کتابوں پر' اُس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (پھر وہ شخص چلا گیا) تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دے دیں۔

حدیث جبریل کی ایک اور روایت

230- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: بصرہ میں سب سے پہلے جس شخص نے تقدیر کے بارے میں گفتگو کی' (یعنی تقدیر کا انکار کیا) وہ

مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ. فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. فَلَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ. فَقُلْنَا: إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا أُنَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَبْتَغُونَ الْعِلْمَ. وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ. وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ. فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ. وَالَّذِي حَلَفَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ. لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ أُحُدًا ذَهَبًا. فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ. ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

معبد جہنی ہے' ایک مرتبہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن گئے' ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے کہا: ہمارے علاقہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور علم کی پیروی کرتے ہیں لیکن وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے' ہر معاملہ نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو اُنہیں بتا دینا کہ میں اُن لوگوں سے لاتعلق ہوں اور اُن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اُس ذات کی قسم ہے جس کے نام کا ابن عمر حلف اُٹھاتا ہے' اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ کے جتنا سونا خیرات کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے یہ اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ. شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ. لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ. حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ. وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. وَتُقِيمَ

ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ہمارے سامنے ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے' اُس پر سفر کا نشان نظر نہیں آ رہا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے زانوؤں پر رکھ لیں' پھر عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور تم

الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ يَرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رِعَاءُ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ. فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جا سکو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اس نے خود ہی سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تم تقدیر پر ایمان رکھو وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے! آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا ہے۔ اُس نے عرض کی: آپ مجھے اُس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اُس کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ) کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں نامناسب لباس والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا' تین دن گزرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہارے پاس اس لیے آئے تھے

تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

231- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ عِنْدَنَا بِالْعِرَاقِ رِجَالًا يَقُولُونَ: إِنْ شَاءُوا عَمِلُوا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يَعْمَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا دَخَلُوا الْجَنَّةَ، وَإِنْ شَاءُوا دَخَلُوا النَّارَ، وَيَصْنَعُونَ مَا شَاءُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قَالَ: لَبَّيْكَ قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُصَلِّي الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ مِنْ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمارے ہاں عراق میں کچھ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو عمل کریں اور اگر چاہیں تو عمل نہ کریں، اگر وہ چاہیں تو جنت میں داخل ہو جائیں، اگر وہ چاہیں تو جہنم میں داخل ہو جائیں، وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں (یعنی تقدیر میں کچھ بھی طے نہیں ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُنہیں بتا دینا کہ میرا اُن سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اُن کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُنہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہاں ہوں! اُنہوں نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم فرض نماز ادا کرو اور تم فرض زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے مہینہ کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: اگر میں ایسا کر لوں گا تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں، اُس کی

بَعْدِ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ صَدَقْتَ

کتابوں' اُس کے رسولوں' مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے' جنت' جہنم اور تقدیر ان سب باتوں پر ایمان رکھو۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مؤمن ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

232- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يُعْرَفُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبُوا مِنْهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک شخص جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے' اُس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا لیکن کوئی اُسے پہچانتا بھی نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو اور تم غسلِ جنابت کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے کہ اُس نے خود ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں' آخرت کے دن' جنت اور جہنم' دوبارہ زندہ کیے جانے' حساب لیے جانے اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' میٹھی ہو یا کڑوی ہو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! تو

بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ، وَبِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَحُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبُوا مِنْهُ أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: يَا عُمَرُ، تَدْرِي مَنِ الرَّجُلِ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ، وَمَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ فِيهَا، إِلَّا فِي صُورَتِهٖ هٰذِهٖ

لوگ اُس پر حیران ہوئے کہ اُس نے خود ہی سوال کیا ہے اور خود ہی تصدیق کر دی ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر اُس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے! پھر وہ چلا گیا' اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل تھے یہ تمہارے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں' یہ میرے پاس جس بھی صورت میں آئے تو میں نے انہیں پہچان لیا البتہ اس صورت کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ ذِكْرِ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟ وَأَدْنَى الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟

باب: افضل ایمان کا تذکرہ کہ اس سے مراد کیا ہے؟ اور ایمان کا سب سے کمتر درجہ کیا ہے؟

233- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْمَانِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ، أَوْ بِضْعٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ

233- رواه البخاري: 9، ومسلم: 35، وأبو داود: 4676، وابن ماجه: 57، وأحمد 2/414، وابن أبي شيبة 11/40، والطيالسي: 2402.

وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، اَفْضَلُهَا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

ہیں:) ستر سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں

234- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ، اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا: اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

235- وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، لَفْظُهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

234- رواه البخاري:9، ومسلم:35.

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ الْإِيمَانَ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً. أَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

"بے شک ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور سب سے کم فضیلت راستہ سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کو ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ مَا دَلَّ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب: اُس چیز کا تذکرہ جو ایمان میں اضافہ ہونے یا کمی ہونے پر دلالت کرتی ہے

236- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَا قَلْبَهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"بے شک جب کوئی مؤمن کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور لاتعلق ہو جائے اور استغفار کر لے تو اُس کا دل صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ مزید (گناہ کا ارتکاب کرے) تو وہ نکتہ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے، یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان الفاظ میں) کیا ہے:

236- رواه في صحيح الترمذي: 2654، والحديث رواه ابن ماجه: 4244، وأحمد 2/297، والحاكم 2/517۔

{كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} [المطففين: 14]

''خبردار! بلکہ اُن کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اُس چیز کی وجہ سے جو اُنہوں نے کمائی کی ہے''۔

237- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ربیعہ حضرمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ

''ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے''۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ کا قول

238- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد (مجاہد) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:

الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ

''ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے''۔

239- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر خطمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمیر بن حبیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اس میں اضافہ اور کمی کیا ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب

قِيلَ لَهُ: وَمَا زِيَادَتُهُ وَنُقْصَانُهُ؟ قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَمِدْنَاهُ وَخَشِيْنَاهُ، فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ. فَإِذَا غَفَلْنَا وَضَيَّعْنَا، فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ

ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں تو یہ اُس میں اضافہ ہوتا ہے اور جب ہم غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور خود کو ضائع کرتے ہیں تو یہ اُس میں کمی ہوتی ہے۔

عمیر بن حبیب کا قول

240- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَقِيلَ: وَمَا زِيَادَتُهُ وَنُقْصَانُهُ؟ قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَا اللهَ وَحَمِدْنَاهُ وَسَبَّحْنَاهُ، فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَضَيَّعْنَا وَنَسِينَا، فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر خطمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمیر بن حبیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: یہ اضافہ اور کمی کیا ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' اُس کی حمد بیان کرتے ہیں' اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں تو یہ اُس میں اضافہ ہوتا ہے اور جب ہم غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں تو یہ اُس میں کمی ہوتی ہے۔

241- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: هَلُمُّوا نَزْدَادُ إِيمَانًا، فَيَذْكُرُونَ اللهُ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبید نے ذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ آؤ تاکہ ہم ایمان میں اضافہ کریں۔ اور پھر وہ لوگ اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعا

242- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ:

اللّٰهُمَّ زِدْنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا وَفِقْهًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میرے ایمان' یقین اور فقہ (یعنی دین کی سمجھ بوجھ) میں اضافہ کردے''۔

خواتین کا دین کے حوالے سے ناقص ہونا

243- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنِّسَاءِ:

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِأَلْبَابِ ذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے یہ فرمایا تھا:

''میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے نقص رکھنے والی ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار لوگوں کی عقل پر تمہارے مقابلہ میں زیادہ غالب آجائے''۔

244- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

243- رواه الترمذی:2616، وصححه الألبانی فی تخریج أحادیث السلسلة:956، وبنحوه رواه البخاری:304، ومسلم:80۔

244- رواه أحمد6/139۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

''بندہ جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو اس دوران وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب وہ چوری کر رہا ہوتا ہے تو اس دوران وہ مؤمن نہیں رہتا''۔

گناہ کے ارتکاب کے وقت مؤمن نہ رہنا

245- وَحَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

''چور جب چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا اور زنا کرنے والا جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا جب شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا' البتہ اُس کے بعد توبہ کی گنجائش ہوتی ہے''۔

246- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

245- رواه البخاري:2475، ومسلم:104، وأبو داود:4689، والترمذي:2625، وابن ماجه:3936، والنسائي 65/8۔

246- رواه عبد الرزاق في المصنف:13688، والنسائي 64/8، وابن أبي شيبة 32/11۔

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

247- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي فِرَاسٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُدْرِكَ بْنَ عُمَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَعْنِي عَبْدَ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

امام باقر کی وضاحت

248- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: انا أَبِي، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي جَعْفَرٍ، فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہذیل بن یسار بیان کرتے ہیں:

امام ابوجعفر (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

247- رواہ أحمد 352/4، وعزاہ الهيثمي في المجمع 100/1۔

مُؤْمِنٌ

قَالَ: فَدَوَّرَ دَائِرَةً. فَقَالَ: هَذَا الْإِسْلَامُ. ثُمَّ دَوَّرَ حَوْلَهَا دَائِرَةً فَقَالَ: وَهَذَا الْإِيمَانُ مَحْصُورٌ فِي الْإِسْلَامِ. فَإِذَا سَرَقَ أَوْ زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَا يُخْرِجُهُ عَنْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا الشِّرْكُ

راوی بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا: یہ اسلام ہے' پھر اُنہوں نے اس کے اردگرد ایک اور دائرہ بنایا اور فرمایا: یہ ایمان ہے جو اسلام میں محصور ہے جب کوئی شخص چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے تو وہ ایمان سے نکل کر اسلام تک آ جاتا ہے لیکن اسلام سے اُسے صرف شرک ہی باہر نکال سکتا ہے۔

249- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ الْقَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: هَذَا الْإِسْلَامُ وَدَوَّرَ دَائِرَةً فِي وَسَطِهَا أُخْرَى وَهَذَا الْإِيمَانُ الَّذِي فِي وَسَطِهَا مَقْصُورٌ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن یسار بیان کرتے ہیں:

امام محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) نے یہ فرمایا ہے: یہ اسلام ہے' پھر اُنہوں نے اس کے درمیان میں ایک اور دائرہ کھینچا اور فرمایا: یہ ایمان ہے جو اس کے وسط میں ہے اور یہ چاروں طرف سے اسلام میں گھرا ہوا ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِذَا

پھر انہوں نے فرمایا: ایسا شخص ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آ جاتا ہے' البتہ وہ اسلام سے باہر نہیں جاتا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ

تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَجَعَ إِلَى الْإِيمَانِ

تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کرے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: پھر وہ شخص ایمان کی طرف واپس آ جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَا أَحْسَنَ مَا قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. وَذَلِكَ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ. يَزِيدُ بِالطَّاعَاتِ. وَيَنْقُصُ بِالْمَعَاصِي وَالْإِسْلَامُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام محمد بن علی (یعنی امام باقر) نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ کتنی عمدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کم یا زیادہ ہوتا ہے' وہ نیکی کے ذریعہ زیادہ ہوتا ہے اور گناہوں کے ذریعہ کم ہو جاتا ہے لیکن اسلام کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

وَقَدْ رَوَى جَمَاعَةٌ مِمَّنْ تَقَدَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا: إِذَا زَنَى نُزِعَ مِنْهُ الْإِيمَانُ. فَإِنْ تَابَ رَدَّهُ اللهُ إِلَيْهِ. كُلُّ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ. وَالْإِسْلَامُ لَيْسَ كَذَلِكَ. أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پہلے زمانہ کے بزرگوں کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کو الگ کر دیا جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ ایمان کو اُسے لوٹا دیتا ہے۔ یہ سب باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے' جبکہ اسلام کی یہ حیثیت نہیں ہے' کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ملاحظہ نہیں کیا ہے:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. فَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ

''بندہ اور کفر کے درمیان بنیادی فرق نماز کو ترک کرنا ہے جو شخص نماز کو ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى: قَرَنَ الزَّكَاةَ فِي كِتَابِهِ مَعَ الصَّلَاةِ. فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے ساتھ کیا ہے' تو جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اُس کی نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

250- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ. عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا زَنَى نَزَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ نُوْرَ الْاِيمَانِ، فَاِنْ شَاءَ رَدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ

جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دیتا ہے پھر اگر اللہ چاہے تو اُس نور کو اُس شخص کی طرف واپس کر دیتا ہے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کر دیتا ہے۔

251 - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمِّي غِلْمَانَهُ تَسْمِيَةَ الْعَرَبِ وَيَقُولُ: لَا تَزْنُوا: فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا زَنَى نُزِعَ مِنْهُ نُورُ الْاِيمَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کے نام عربوں کے سے رکھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: تم زنا نہ کرنا کیونکہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو ایمان کا نور اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔

ایمان کا نور الگ ہو جانا

252- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ: مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ زَوَّجْنَاهُ، لَا يَزْنِي مِنْكُمْ زَانٍ اِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْهُ نُورَ الْاِيمَانِ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ، رَدَّهُ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَمْنَعَهُ مِنْهُ مَنَعَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے غلاموں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص شادی کرنا چاہتا ہو ہم اُس کی شادی کروا دیں گے لیکن تم میں سے کوئی شخص زنا نہ کرے کیونکہ جب وہ زنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دے گا پھر اگر اللہ چاہے گا تو اُس نور کو اُس شخص کی طرف لوٹا دے گا اور اگر اُسے روکنا چاہے گا تو اُس شخص سے اُس نور کو روک دے گا۔

253- وَحَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي بْنَ هَارُونَ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْاِيمَانُ نَزِهٌ، فَمَنْ زَنَا فَارَقَهُ الْاِيمَانُ، فَاِنْ لَامَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ، رَاجَعَهُ الْاِيمَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ایمان کو پاکیزہ قرار دیا گیا ہے' جو شخص زنا کرتا ہے ایمان اُس سے الگ ہو جاتا ہے' پھر اگر وہ شخص اپنے آپ کو ملامت کرے اور رجوع کر لے تو ایمان بھی اُس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

254- وَحَدَّثَنِي اَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، يَنْزِعُ اللهُ مِنْهُ نُورَ الْاِيمَانِ كَمَا يَخْلَعُ اَحَدُكُمْ قَمِيصَهُ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کے نور کو الگ کر دیتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنی قمیص اُتار دیتا ہے' پھر اگر وہ بندہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

255- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا اَبُو نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْاِيمَانِ فَاِنْ تَابَ اُعِيدَ اِلَيْهِ الْاِيمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''ایسے شخص سے ایمان الگ کر دیا جاتا ہے پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو ایمان اُس کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے''۔

256- قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سَعِيدٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: يُجَانِبُهُ الْإِيمَانُ مَا كَانَ كَذٰلِكَ، فَإِنْ رَجَعَ رَاجَعَهُ الْإِيمَانُ

حسن بصری فرماتے ہیں: ایسے شخص سے ایمان الگ ہو جاتا ہے جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے' پھر جب وہ رجوع کر لے تو ایمان اُس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

کامل مؤمن کون ہے؟

257- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

''ایمان کے حوالے سے سب سے زیادہ کامل مؤمن وہ ہوتا ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو''۔

258- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

''ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل مؤمن وہ ہوتا ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو''۔

حیاء' ایمان کا حصہ ہے

259- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

257- رواہ أبو داؤد:4682، والترمذی:1162، والدارمی 323/2، وأحمد 250/2، والحاکم 3/1۔

259- رواہ البخاری:24، ومسلم:36، ومالک 98/3، والترمذی 26/5، وابن ماجہ:58، والنسائی 121/8، وأحمد 9/2۔

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسے رہنے دو! کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے''۔

260- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے لیکن اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

مسجد میں کوئی ایک بھی مؤمن نہیں ہوگا

261- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ، لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے لیکن اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

260- رواه الحاكم 442/4۔

261- انظر السابق۔

262- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ مَا فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ جب وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے اور اُن میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا''۔

ایمان میں کمی وبیشی، قرآن سے استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ: كُلُّ هَذِهِ الْآثَارِ تَدُلُّ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ، وَسَنَذْكُرُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَاهُ وَهَذَا طَرِيقُ مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور اُس میں کمی بھی ہوتی ہے، اب ہم قرآنِ مجید کے حوالے سے وہ آیات ذکر کریں گے جو ہمارے اس مؤقف پر دلالت کرتی ہوں گی اور یہ اُس شخص کا راستہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ} [التوبة: 124]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو اُن میں سے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے تو جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ خوشخبری حاصل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ} [الفتح: 4]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جس نے مؤمنین کے دلوں میں سکینت نازل کی تا کہ اُن کے ایمان کے ہمراہ اُن کے ایمان میں اضافہ ہو''۔

قَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

262- انظر السابق۔

{وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ} [محمد: 17]

''وہ لوگ جنہوں نے ہدایت کی پیروی کی اُن کی ہدایت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اُن کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيمَا أَثْنَى بِهِ عَلَى أَصْحَابِ الْكَهْفِ:

{إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ} [الكهف: 13]

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی تعریف کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے' پھر ہم نے اُن کی ہدایت کی اضافہ کر دیا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [الانفال: 2]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات تلاوت کی جائیں تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا} [المدثر: 31]

وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تا کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی اُنہیں یہ یقین ہو جاتا اور جو لوگ ایمان لائے اُن کے ایمان میں اضافہ ہو جائے''۔

یہ چیز قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى

{الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} [آل عمران: 173]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ کہ جب کچھ لوگوں نے اُن سے کہا کہ کئی لوگ تمہارے لیے جمع ہو چکے ہیں تو تم اُن سے ڈرو' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ کیا اور اُنہوں نے کہا: ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

سفیان بن عیینہ کا قول

263- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ
مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ لُوَيْنًا يَقُولُ: سَمِعْتُ
سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ غَيْرَ مَرَّةٍ:
الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ: ابْنُ عُيَيْنَةَ:
فَأَخَذْنَاهُ مِمَّنْ قَبْلَنَا: قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَإِنَّهُ لَا
يَكُونُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ قِيلَ لِابْنِ عُيَيْنَةَ:
يَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ إِذًا؟

264- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ:
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ:
قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ الْإِيمَانُ يَزِيدُ
وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ تَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ؟
{فَزَادَهُمْ إِيمَانًا}
[آل عمران: 173]
فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ. قِيلَ: يَنْقُصُ؟ قَالَ:
لَيْسَ شَيْءٌ يَزِيدُ إِلَّا وَهُوَ يَنْقُصُ

سفیان ثوری کا قول

265- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ:
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ
وَيَنْقُصُ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابوسلیمان محمد بن لوین بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان
عیینہ کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور عمل (کے مجمو
کا نام ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: ہم نے اپنی طرف سے اس بار
حاصل کیا ہے کہ یہ قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے اور یہ قول اُس و
معتبر ہوگا جب عمل بھی ساتھ ہو۔ ابن عیینہ سے کہا گیا: کیا اس
اضافہ اور کمی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ بھلا کیوں نہ ہوگی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی
کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابوالفتح نصر بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے سو
کیا گیا: کیا ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا
لوگ قرآن تلاوت نہیں کرتے ہو! (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)
''تو اُن لوگوں کا ایمان زیادہ ہوگیا''۔

یہ کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ اُن سے سوال کیا گیا: کیا یہ
بھی ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو چیز زیادہ ہوتی ہے وہ کم بھی ہو
ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی س
کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
محمد بن قاسم اسدی بیان کرتے ہیں:
میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایمان کم او
زیادہ ہوتا ہے۔ سفیان فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ایمان وہ چ

يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ سُفْيَانُ: وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الصُّدُورِ، وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ

ہے جو دل میں جم جائے اور عمل اُس کی تصدیق کرے۔

266- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرًا يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے سفیان ثوری' ابن جریج اور معمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

267- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے معمر' سفیان ثوری' امام مالک' ابن جریج' سفیان بن عیینہ ان سب حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

268- أَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَا تَقُولَنَّ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، فَغَضِبَ وَقَالَ: اسْكُتْ يَا صَبِيُّ، بَلَى حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل کا نام ہے' یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ اُن کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے اُن سے کہا: اے ابو محمد! آپ یہ ہرگز نہ کہیں کہ یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ تو سفیان بن عیینہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تم خاموش رہو! اے بچے! یہ (اُس وقت تک کم ہوتا رہتا ہے) جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔

امام اوزاعی کا قول

269- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُدَيْكُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَاحْذَرُوهُ، فَإِنَّهُ مُبْتَدِعٌ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فدیک بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے جو شخص یہ گمان کرے کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے اور کم نہیں ہوتا تم اُس سے بچ کے رہو کیونکہ وہ بدعتی ہوگا۔

امام احمد کا قول

270 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے اور یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

امام مالک کا قول

271 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

سریج بن نعمان بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن نافع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: امام مالک یہ فرماتے تھے: ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے یہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

272 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا نَقَصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ إِلَّا نَقَصَ إِيمَانُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع نے سفیان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بھی کسی بندہ میں امانت کم ہوتی ہے تو اُس کا ایمان بھی کم ہو جاتا ہے۔

قَالَ الْفَضْلُ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا انْتُقِصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ إِلَّا انْتُقِصَ إِيمَانُهُ

فضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُن سے ایمان کی کمی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وکیع نے سفیان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد (عروہ بن زبیر) کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کسی بندہ میں امانت کم ہوتی ہے تو اُس کے ایمان میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

قَالَ: وَقَالَ أَحْمَدُ: قَالَ وَكِيعٌ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

ابوعبداللہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ وکیع نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے' اور سفیان کا بھی یہی قول ہے۔

273- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: {وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوہیثم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''لیکن میرے دل کو اطمینان حاصل ہو جائے''۔

قَالَ: لِيَزْدَادَ إِيمَانًا

تو سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یعنی اُن کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مُقْنِعٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللهُ تَعَالَى لِلرَّشَادِ، وَسَلِمَ مِنَ الْأَهْوَاءِ الضَّالَّةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اُس شخص کیلئے کفایت کر جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق عطا کی ہو اور جو شخص گمراہ کن خواہشات سے محفوظ ہو۔

بَابُ الْقَوْلِ بِأَنَّ الْإِيمَانَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا، إِلَّا أَنْ تَجْتَمِعَ فِيهِ هَذِهِ الْخِصَالُ الثَّلَاثُ

باب: یہ مؤقف کہ ایمان دل کے ذریعہ تصدیق' زبان کے ذریعہ اقرار اور اعضاء کے ذریعہ عمل کا نام ہے اور آدمی اُسی وقت مؤمن ہوتا ہے جس اُس میں یہ تینوں خصوصیات اکٹھی ہو جائیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الَّذِي عَلَيْهِ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ الْإِيمَانَ وَاجِبٌ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ، وَهُوَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ مسلمانوں کے علماء کا جو مؤقف ہے وہ یہ ہے کہ ایمان تمام مخلوق پر واجب ہے اور اس سے مراد دل کے ذریعہ تصدیق کرنا' زبان کے ذریعہ اقرار کرنا اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا ہے۔

زبان کے ذریعہ اقرار کا لازم ہونا

ثُمَّ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَا تُجْزِئُ الْمَعْرِفَةُ بِالْقَلْبِ وَالتَّصْدِيقُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُ الْإِيمَانُ بِاللِّسَانِ نُطْقًا، وَلَا تُجْزِيءُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَنُطْقٌ بِاللِّسَانِ، حَتَّى يَكُونَ عَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، فَإِذَا كَمُلَتْ فِيهِ هَذِهِ الثَّلَاثُ الْخِصَالِ: كَانَ مُؤْمِنًا

پھر آپ یہ بات بھی جان لیں کہ دل کے ذریعہ معرفت اور تصدیق اُس وقت تک کفایت نہیں کرتی جب تک آدمی کے ساتھ زبان کے ساتھ بول کر ایمان موجود نہ ہو اور دل کی معرفت اور زبان کا اقرار اُس وقت تک کفایت نہیں کرتا جب تک اعضاء کا عمل بھی موجود نہ ہو' جب کسی آدمی میں یہ تینوں خصوصیات اکٹھی ہو جائیں گی تو وہ مؤمن ہوگا۔

دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ، وَالسُّنَّةُ، وَقَوْلُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ:

کتاب وسنت اور مسلمانوں کے علماء کے اقوال اس مؤقف پر دلالت کرتے ہیں۔

فَأَمَّا مَا لَزِمَ الْقَلْبَ مِنْ فَرْضِ الْإِيمَانِ فَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایمان کے لزوم میں دل (کی معرفت) لازم ہے' تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جو سورۃ المائدہ میں ہے:

{يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ

''اے رسول! وہ لوگ تمہیں غمگین نہ کریں جو کفر میں جلدی

يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ﴾ [المائدة: 41]

وَقَالَ تَعَالَى:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ اِيمَانِهِ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

[النحل: 106]

وَقَالَ تَعَالَى:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ [الحجرات: 14] الْآيَةَ

فَهٰذَا مِمَّا يَدُلُّكَ عَلَى اَنَّ عَلَى الْقَلْبِ الْاِيمَانَ، وَهُوَ التَّصْدِيقُ وَالْمَعْرِفَةُ، وَلَا يَنْفَعُ الْقَوْلُ اِذْ لَمْ يَكُنِ الْقَلْبُ مُصَدِّقًا بِمَا يَنْطِقُ بِهِ اللِّسَانُ مَعَ الْعَمَلِ، فَاعْلَمُوا ذٰلِكَ

کرتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا انکار کرے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے مجبور کر دیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان کے حوالے سے مطمئن ہو' لیکن جس کو کفر کے حوالے سے شرحِ صدر حاصل ہو تو اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دیہاتی یہ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے' تم فرما دو کہ تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے' ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے"۔

تو یہ آیات اس بات پر آپ کی رہنمائی کریں گی کہ ایمان کا تعلق دل سے بھی ہوتا ہے اور اس سے مراد تصدیق کرنا اور معرفت حاصل کرنا ہے اور جب دل کی تصدیق موجود نہ ہو تو پھر آدمی کا زبانی اقرار جو زبان کے ذریعہ اُس نے اعتراف کیا ہے اور اُس کے ساتھ جو ظاہری عمل موجود ہے وہ اُسے نفع نہیں دیتا' آپ لوگ یہ بات جان لیں۔

زبانی اقرار کے لازم ہونے کے دلائل

وَاَمَّا فَرْضُ الْاِيمَانِ بِاللِّسَانِ: فَقَوْلُهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ

﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ، وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، وَاِسْحَاقَ، وَيَعْقُوبَ، وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوتِيَ مُوسَى

جہاں تک زبان کے ذریعہ ایمان کی فرضیت کا تعلق ہے تو اُس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جو سورۃ البقرہ میں ہے:

"تم فرما دو! ہم لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اُس پر جو ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور اسباط (یعنی اُن کی اولاد) کی طرف نازل کیا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو

وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ، لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ، فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا} الْآيَةَ

دیا گیا اور جو انبیاء کو اُن کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا' ہم اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں' پس اگر وہ ایمان لے آئیں اُس کی مانند جس طرح تم اُس پر ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت حاصل کر لیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ، وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ} [آل عمران: 84] الْآيَةَ

''تم فرما دو! ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو ابراہیم پر نازل کیا گیا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں'' اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

فَهَذَا الْإِيمَانُ بِاللِّسَانِ نُطْقًا فَرْضًا وَاجِبًا

تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زبان کے ذریعہ اعتراف کر کے ایمان لانا لازمی فرض ہے۔

وَأَمَّا الْإِيمَانُ بِمَا فُرِضَ عَلَى الْجَوَارِحِ تَصْدِيقًا بِمَا آمَنَ بِهِ الْقَلْبُ، وَنَطَقَ بِهِ اللِّسَانُ: فَقَوْلُهُ تَعَالَى:

جہاں تک اس ایمان کا تعلق ہے کہ جو اعضاء کے حوالے سے لازم ہے کہ اعضاء اُس چیز کی تصدیق کرتے ہوں جس پر دل ایمان لایا ہے اور جس کا زبان نے اقرار کیا ہے تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا} [الحج: 77] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {تُفْلِحُونَ} [البقرة: 189]

''اے ایمان والو! تم رکوع اور سجدہ کرو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم کامیاب ہو جاؤ''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ}
[البقرة: 43]

"تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو"۔

فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمِثْلُهُ فَرْضُ الصِّيَامِ عَلَى جَمِيعِ الْبَدَنِ، وَمِثْلُهُ فَرْضُ الْجِهَادِ بِالْبَدَنِ، وَبِجَمِيعِ الْجَوَارِحِ

یہ قرآنِ مجید میں کئی مقام پر ذکر ہوا ہے اور اسی کی مانند روزے کی فرضیت کا حکم ہے جس کا تعلق پورے جسم سے ہے اور اسی کی مانند جہاد کی فرضیت کا ذکر ہے جس کا تعلق جسم سے ہے اور دیگر تمام اعضاء سے ہے۔

فَالْأَعْمَالُ رَحِمَكُمُ اللهُ بِالْجَوَارِحِ: تَصْدِيقٌ عَنِ الْإِيمَانِ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ، فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقِ الْإِيمَانَ بِعَمَلِهِ وَبِجَوَارِحِهِ: مِثْلُ الطَّهَارَةِ، وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ، وَأَشْبَاهٌ لِهَذِهِ وَرَضِيَ مِنْ نَفْسِهِ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْقَوْلِ لَمْ يَكُنْ مُؤْمِنًا، وَلَمْ يَنْفَعْهُ الْمَعْرِفَةُ وَالْقَوْلُ، وَكَانَ تَرْكُهُ لِلْعَمَلِ تَكْذِيبًا مِنْهُ لِإِيمَانِهِ، وَكَانَ الْعَمَلُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ تَصْدِيقًا مِنْهُ لِإِيمَانِهِ، وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

تو اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! یہ اُس بات کی تصدیق ہے جس پر دل اور زبان ایمان لائے ہیں' تو جو شخص اپنے عمل اور اپنے اعضاء کے ذریعہ ایمان کی تصدیق نہیں کرتا جیسے طہارت' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' جہاد اور اس جیسے دیگر احکام کے ذریعہ تصدیق نہیں کرتا اور اپنی ذات کیلئے صرف معرفت اور زبانی اعتراف سے راضی رہ جاتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوگا' اُس کی معرفت اور اُس کا زبانی اعتراف اُسے فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اُس کا عمل کو ترک کرنا اُس کی طرف سے اپنے ایمان کی تکذیب کے مترادف شمار ہوگا اور جو چیزیں ہم نے ذکر کی ہیں اُن پر اُس کا عمل کرنا اُس کی طرف سے اپنے ایمان کی تصدیق شمار ہوگی' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

"تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں"۔

فَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ شَرَائِعَ الْإِيمَانِ أَنَّهَا عَلَى هَذَا النَّعْتِ

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے شرعی احکام بیان کیے ہیں اور اس بارے میں بہت سی احادیث مذکور ہیں اور اللہ تعالیٰ

فِي اَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ. وَقَدْ قَالَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، وَبَيَّنَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ اَنَّ الْاِيمَانَ لَا يَكُونُ اِلَّا بِعَمَلٍ، وَبَيَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا قَالَتِ الْمُرْجِئَةُ، الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

{لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوا، وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ} [البقرة: 177] اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {الْمُتَّقُونَ} [البقرة: 177]

نے بھی اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے اور کئی مقامات پر یہ بات واضح کی ہے کہ ایمان صرف اُسی وقت ہوگا جب عمل بھی ساتھ میں موجود ہو اور نبی اکرم ﷺ نے بھی یہی بات بیان کی ہے جبکہ مرجیہ نامی فرقہ کا موقف اس سے مختلف ہے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ شیطان کھیل کود کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو شخص ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور انبیاء پر اور وہ اپنا مال اپنی خوشی سے قریبی رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں' مانگنے والوں' غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور وہ نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' اپنے عہد کو پورا کرے جب اُنہوں نے کوئی عہد کیا ہو اور تنگی اور پریشانی میں صبر سے کام لیں'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''پرہیزگاروں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: سَاَلَ اَبُو ذَرٍّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيمَانِ فَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تھی۔

274- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے

274- رواه الحاكم 2/272.

الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ:

{لَيْسَ الْبِرَّ} [البقرة: 177] أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمُ الْآيَةَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَبِهَذَا الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ يَحْتَجُّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّهُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ. وَجَاءَ بِهِ مِنْ طُرُقٍ

275- حَدَّثَنَاهُ أَبُو نَصْرٍ الْفَلَّاسُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ

276- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: انا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ:

{لَيْسَ الْبِرَّ} [البقرة: 177] أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قَالَ: يَعْنِي الرَّجُلُ: لَيْسَ عَنِ الْبِرِّ

نبی اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے پھیرلو''۔

آپ نے یہ پوری آیت تلاوت کی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کے ذریعہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ''الایمان'' میں یہ استدلال کیا ہے کہ ایمان' قول اور عمل کے مجموعہ کے نام ہے اور یہ روایت کئی حوالوں سے ثابت ہے۔

شیخ ابونصر فلاس نے اپنی کتاب ''الایمان'' میں اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' یہی روایت شیخ ابن ابوداؤد نے ایک اور سند کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

امام ابوبکر بن ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ قاسم کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رُخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو''۔

تو اُس شخص نے کہا: میں نے آپ سے نیکی کے بارے میں

سَأَلْتُكَ. قَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَمَا سَأَلْتَنِي؟ فَقَرَأَ عَلَيْهِ كَمَا قَرَأْتُ عَلَيْكَ فَأَبَى أَنْ يَرْضَى كَمَا أَبَيْتَ أَنْ تَرْضَى. فَقَالَ: ادْنُ مِنِّي. فَدَنَا مِنْهُ. فَقَالَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَعْمَلُ حَسَنَةً فَتَسُرُّهُ وَيَرْجُو ثَوَابَهَا. وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَتَسُوءُهُ وَيَخَافُ عَاقِبَتَهَا

سوال نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے وہی سوال کیا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے سامنے وہی آیت تلاوت کی جو میں نے تمہارے سامنے تلاوت کی ہے تو اُس نے بھی اس بات سے راضی ہونے سے انکار کر دیا جس طرح تم نے اس سے راضی ہونے سے انکار کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے قریب ہو جاؤ! وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہوتا ہے کہ جو کوئی نیکی کرے تو یہ کام اُسے خوش کرے اور وہ اُس کے ثواب کی اُمید رکھے اور اگر وہ بُرائی کرے تو یہ چیز اُسے بُری لگے اور اُسے اس کے انجام کا خوف ہو۔

عملِ صالح کی اہمیت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ. وَيَا أَهْلَ الْعِلْمِ. وَيَا أَهْلَ السُّنَنِ وَالْآثَارِ. وَيَا مَعْشَرَ مَنْ فَقَّهَهُمُ اللهُ تَعَالَى فِي الدِّينِ. بِعِلْمِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَنَّكُمْ إِنْ تَدَبَّرْتُمُ الْقُرْآنَ. كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى عَلِمْتُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بِهِ وَبِرَسُولِهِ: الْعَمَلَ. وَأَنَّهُ تَعَالَى لَمْ يُثْنِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَأَنَّهُمْ قَدْ رَضُوا عَنْهُ وَأَثَابَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الدُّخُولَ إِلَى الْجَنَّةِ. وَالنَّجَاةَ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اے اہلِ قرآن اور اے اہلِ علم اور اے اہلِ سنن و آثار! وہ گروہ جسے اللہ تعالیٰ نے حلال وحرام کے علم کے حوالے سے دین کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے' کہ اگر آپ قرآن میں غور و فکر کریں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اُس طرح سے علم حاصل کریں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے رسول پر ایمان لانے کے بعد اہلِ ایمان پر عمل کو لازم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں بھی اہلِ ایمان کی یہ تعریف کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن اہلِ ایمان کو یہ ثواب عطا کرے گا کہ اُنہیں جنت میں داخل کرے گا اور جہنم سے

النَّارِ. إِلَّا الْإِيمَانَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ وَقَرَنَ مَعَ الْإِيمَانِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ. لَمْ يُدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. حَتَّى ضَمَّ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ. الَّذِي قَدْ وَفَّقَهُمْ لَهُ. فَصَارَ الْإِيمَانُ لَا يَتِمُّ لِأَحَدٍ حَتَّى يَكُونَ مُصَدِّقًا بِقَلْبِهِ. وَنَاطِقًا بِلِسَانِهِ. وَعَامِلًا بِجَوَارِحِهِ لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ تَدَبَّرَ الْقُرْآنَ وَتَصَفَّحَهُ. وَجَدَهُ كَمَا ذَكَرْتُ.

انہیں نجات دیدے گا تو یہ سب اُس صورت میں ہے کہ جب ایمان اور نیک عمل ساتھ ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ نیک عمل کو بھی ملایا ہے وہ صرف ایمان کی بنیاد پر اُن لوگوں کو جنت میں داخل نہیں کرے گا جب تک آدمی اُس کے ساتھ نیک عمل کو نہیں شامل کرتا وہ نیک عمل جس کی توفیق اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عطا کرے گا تو اب ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک وہ شخص دل کے ذریعہ تصدیق نہیں کرتا' زبان کے ذریعہ اقرار نہیں کرتا اور اعضاء کے ہمراہ عمل نہیں کرتا' یہ بات مخفی نہیں ہے جو شخص قرآن میں غور وفکر کرے گا اور اس کی تحقیق کرے گا تو وہ یہی بات پالے گا جو میں نے ذکر کی ہے۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ أَنِّي قَدْ تَصَفَّحْتُ الْقُرْآنَ فَوَجَدْتُ فِيهِ مَا ذَكَرْتُهُ فِي سِتَّةٍ وَخَمْسِينَ مَوْضِعًا مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُدْخِلِ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. بَلْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. وَبِمَا وَفَّقَهُمْ لَهُ مِنَ الْإِيمَانِ بِهِ. وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ. وَهَذَا رَدٌّ عَلَى مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ: الْمَعْرِفَةُ. وَرَدٌّ عَلَى مَنْ قَالَ: الْمَعْرِفَةُ وَالْقَوْلُ. وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ قَائِلِ هَذَا

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ جب میں نے قرآنِ مجید کی تحقیق کی تو میں نے اس مؤقف کے بارے میں یہ بات قرآن میں پائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں چھپن (56) مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو صرف ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمت کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کرے گا اور اُس چیز کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کرے گا جو اُس نے اُن لوگوں کو ایمان کی توفیق دی ہے اور نیک عمل کی توفیق دی ہے' یہ بات اُن لوگوں کے مؤقف کی تردید کرتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان سے مراد صرف معرفت ہے اور یہ اُن لوگوں کے مؤقف کی بھی تردید کرتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان سے مراد صرف معرفت اور زبانی اقرار ہے' اگرچہ آدمی عمل نہ بھی کرے' تو ہم اس مؤقف کے قائلین سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ هَذَا الَّذِي بَيَّنْتَهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ وہ چیز ذکر کریں جو آپ نے اللہ کی

مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. لِيَسْتَغْنِيَ غَيْرُكَ عَنِ التَّصَفُّحِ لِلْقُرْآنِ. قِيلَ لَهُ: نَعَمْ. وَاللهُ تَعَالَى الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کتاب کے حوالے سے ابھی بیان کی ہے تاکہ کوئی دوسرا شخص قرآن کی تحقیق کرنے سے بے نیاز ہو جائے (یعنی اُسے اس حوالے سے سارا مواد یہاں مل جائے) تو اُسے کہا جائے گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی توفیق عطا کرنے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ، وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا، وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ} [البقرة: 25]

”اور تم اُن لوگوں کو خوشخبری دے دو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے کہ اُن لوگوں کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' جب کبھی بھی اُنہیں اُن باغات میں سے پھلوں کا رزق دیا جائے گا تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ وہ چیز ہے جو ہمیں اس سے پہلے رزق کے طور پر دی گئی تھی اور اُنہیں اس کی مانند چیز دی گئی تھی اور اُن باغات میں اُن کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} [البقرة: 277]

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور اُنہوں نے نماز قائم کی اور اُنہوں نے زکوٰۃ ادا کی تو اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن لوگوں کیلئے اُن کا اجر ہوگا اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے“۔

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ

”جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا تو میں اُنہیں دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور اُن کا کوئی

نَاصِرِينَ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ} [آل عمران: 57]

مددگار نہیں ہوگا' اور جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو (اللہ تعالیٰ) اُنہیں اُن کا پورا اجر دے گا اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا} [النساء: 57]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اُن میں اُن لوگوں کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم اُنہیں بہترین سائے میں داخل کریں گے''۔

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا} [النساء: 122]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور کون ہے''۔

وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ} [النساء: 172] الْآيَةَ

''مسیح نے ہرگز عار محسوس نہیں کی کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور نہ ہی مقرب فرشتوں نے کی اور جو شخص اُس کی عبادت میں عار محسوس کرے اور بڑائی اختیار کرے تو عنقریب اُن سب لوگوں کو اُس کی بارگاہ میں اکٹھا کیا جائے گا' جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' تو وہ (اللہ تعالیٰ) اُنہیں اُن کا پورا اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی عطا کرے گا''۔

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ} [المائدة: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اللہ تعالیٰ نے اُن سے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ اُن کے لیے مغفرت اور عظیم اجر ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو یہی لوگ جہنم (میں جانے) والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ. فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} [الانعام: 48]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے رسولوں کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تو جو شخص ایمان لائے اور نیکی کرے تو اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ. لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}

[الاعراف: 42]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو ہم کسی بھی شخص کو اُس کی گنجائش کے مطابق ہی پابند کرتے ہیں' یہی لوگ جنت والے ہیں یہ اُس جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور ہم اُن کے دلوں میں موجود اختلاف کو الگ کر دیں گے' اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس بات کی ہدایت نصیب کی حالانکہ ہم از خود ہدایت حاصل نہیں کر سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت نہ دی ہوتی' تحقیق ہمارے پروردگار کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور پھر اُنہیں یہ نداء دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا میں نے تمہیں وارث قرار دیا ہے' اُس چیز کے بدلے میں' جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی

سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ}

[التوبة: 20]

راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کا درجہ زیادہ ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں' اُن کا پروردگار اُنہیں اپنی طرف سے رحمت' رضامندی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے کہ وہ لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ نعمتوں کے ساتھ رہیں گے' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم اجر ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ أَيْضًا:

{لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ. وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}

[التوبة: 88]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُس کے ساتھ ایمان لائے جنہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کیا' یہی لوگ ہیں کہ جن کیلئے بھلائیاں ہوں گی اور یہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: اعْتَبِرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ بِمَا تَسْمَعُونَ. لَمْ يُعْطِهِمْ مَوْلَاهُمُ الْكَرِيمُ هَذَا الْخَيْرَ كُلَّهُ بِالْإِيمَانِ وَحْدَهُ. حَتَّى ذَكَرَ عَزَّ وَجَلَّ هِجْرَتَهُمْ وَجِهَادَهُمْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ لوگ اُن آیات پر توجہ فرمائیں جو آپ نے سنی ہیں کہ اُن کا مالک اُنہیں یہ سب بھلائی صرف ایمان کی وجہ سے عطا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ہجرت کرنے اور اُن کے اپنے اعمال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ قَوْمًا آمَنُوا بِمَكَّةَ. وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَاذَا قَالَ فِيهِمْ؟ وَهُوَ قَوْلُهُ:

اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بات بھی بتائی ہے کہ جب اُس نے اُس قوم کا ذکر کیا جو مکہ میں ایمان لائی تھی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں کیا کہا تھا' وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا. مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا} [الانفال: 72]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت نہیں کی' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا جب تک وہ ہجرت نہیں کر لیتے''۔

ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا آمَنُوا بِمَكَّةَ، وَأَمْكَنَتْهُمُ الْهِجْرَةُ إِلَيْهَا، فَلَمْ يُهَاجِرُوا، فَقَالَ فِيهِمْ قَوْلًا، هُوَ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا ذکر کیا جو مکہ میں ایمان لائے تھے اور اُن کے پاس ہجرت کرنے کی گنجائش تھی لیکن اُنہوں نے ہجرت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں وہ بات ارشاد فرمائی جو ان پہلے والوں سے زیادہ بڑی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 97]

''وہ لوگ جنہیں فرشتے ایسی حالت میں موت دیتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تم لوگ کس حال میں تھے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: تو کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر لیتے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

ثُمَّ عَذَرَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْهِجْرَةَ وَلَا النُّهُوضَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو معذور قرار دیا ہے جو ہجرت کی استطاعت نہیں رکھتے اور ایمان لانے کے بعد نکل نہیں سکتے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا، فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ} [النساء: 98] الْآيَةَ

''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف جو مرد' خواتین اور بچے کمزور ہیں جو کسی حیلہ کی استطاعت نہیں رکھتے اور کسی راستہ کی گنجائش نہیں پاتے تو یہ وہ لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: كُلُّ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَى هَذَا رَدًّا عَلَى الْمُرْجِئَةِ، الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان سے مراد' دل کے ذریعہ تصدیق کرنا' زبان کے ذریعہ اعتراف کرنا اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنا ہے اور یہ تمام آیات مرجئہ فرقہ کی تردید پر دلالت کرتی ہیں جن کے ساتھ شیطان کھیل کود کرتا ہے' اس بارے میں امتیاز کر لیں تو آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ

مَيِّزُوا هٰذَا تَفْقَهُوا اِنْ شَاءَ اللهُ.

حاصل ہو جائے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ يُونُسَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا اِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ} [یونس: 4]

''تم سب نے اُسی کی بارگاہ کی طرف لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا ہے' اُسی نے مخلوق کو ابتداء میں پیدا کیا تھا' وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ وہ اُن لوگوں کو انصاف کے ساتھ جزاء عطا کرے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے''۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ} [یونس: 9]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کا پروردگار اُن کے ایمان کے حوالے سے اُنہیں ہدایت نصیب کرے گا (اُس جگہ کی) جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو نعمتوں والی جنتوں میں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [یونس: 63]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کیلئے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے' اللہ تعالیٰ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرَّعْدِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد میں ارشاد فرمایا ہے:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ، اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ. الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 28]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہیں' خبردار! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مبارکباد ہے اور اچھا انجام ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ اِبْرَاهِيمَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَاُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُنہیں

الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ. خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ. تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ} [ابراهيم: 23]

اُن باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے وہاں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا سلام کرنے کا طریقہ السلام علیکم ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ سُبْحَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ اسراء (سورۂ بنی اسرائیل) میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ. وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا}

[الاسراء: 9]

''بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور اہلِ ایمان کو خوشخبری دیتا ہے جنہوں نے نیک اعمال کیے (یہ خوشخبری کہ) اُن کیلئے بڑا اجر ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکھف میں ارشاد فرمایا ہے:

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ. وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا} [الكهف: 1]

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی اور اُسے ٹیڑھا نہیں بنایا بالکل ٹھیک رکھا تا کہ وہ اُس زبردست عذاب سے ڈرائے جو اُس کی طرف سے آئے گا اور اہلِ ایمان کو خوشخبری دے جنہوں نے نیک اعمال کیے کہ اُن کیلئے عمدہ اجر ہے' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا} [الكهف: 30]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' تو ہم اُس شخص کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھا عمل کرتا ہے' اُن لوگوں کیلئے ایسے باغات ہیں جو رہنے والے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' اُن میں اُن لوگوں کو سونے سے بنے ہوئے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ موٹے ریشم اور باریک ریشم کا سبز لباس پہنیں گے' وہ وہاں پر تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھیں گے' یہ کیا ہی عمدہ ثواب ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا} [الكهف: 107]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے جنت الفردوس کی مہمانی ہے' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل نہیں ہونا چاہیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مَرْيَمَ:

{فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا} [مريم: 59]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں ارشاد فرمایا ہے:

''تو اُن کے بعد وہ لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو عنقریب وہ (جہنم کی ایک مخصوص وادی) غی میں پہنچ جائیں گے' البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جنہوں نے توبہ کی اور وہ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مَرْيَمَ أَيْضًا:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا} [مريم: 96]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم ہی میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا'' (یعنی اُنہیں اپنا محبوب بنا لے گا)۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ طه:

{وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَا جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى}

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اُس کی بارگاہ میں مؤمن ہونے کے طور پر حاضر ہوگا جبکہ اُس نے نیک اعمال کیے ہوئے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے بلند درجات ہیں' رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' یہ اُس شخص کی جزاء ہے جو پاکیزگی اختیار کرے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى} [طه: 82]

''بے شک میں اُس شخص کی بہت مغفرت کرنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اور پھر ہدایت پر گامزن رہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْحَجِّ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ} [الحج: 14]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' بے شک اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے وہ کرتا ہے''۔

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ} [الحج: 23]

''بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اُن میں وہ لوگ سونے اور موتیوں کے بنے ہوئے کنگن پہنیں گے اور وہاں اُن کا لباس ریشم کا ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} [الحج: 49]

''تم فرما دو! اے لوگو! میں تمہارے لیے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ} [الحج: 56]

''آج کے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا' پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ نعمتوں والے باغات میں ہوں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' ہم

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ. وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ} [العنكبوت: 7]

ضرور اُن کی بُرائیاں اُن سے دور کر دیں گے اور اُنہیں اُن اچھے کاموں کا بدلہ عطا کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [العنكبوت: 58]

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے ہم اُنہیں جنت میں ایسے بالاخانے دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے' وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اُنہوں نے اپنے پروردگار پر توکل کیا"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الرُّومِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ. فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ} [الروم: 14]

"جب قیامت قائم ہوگی اُس دن وہ لوگ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو وہ لوگ باغ میں ہوں گے جہاں اُن کی خاطر داری کی جائے گی"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ لُقْمَانَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ خَالِدِينَ فِيهَا. وَعْدَ اللهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [لقمان: 8]

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے نعمت والے باغ ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ السَّجْدَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 18]

"کیا وہ شخص جو مؤمن ہو وہ اُس کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو' یہ برابر نہیں ہو سکتے' جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے ٹھکانہ جنت ہے جہاں مہمان نوازی ہوگی اُس چیز کے عوض میں جو وہ عمل کرتے تھے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ سَبَأٍ:

{لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} [سبا: 4]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ سبا میں ارشاد فرمایا ہے:

''تاکہ وہ جزاء دیدے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن لوگوں کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا. فَأُولَئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ} [سبا: 37]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہیں جو تمہیں ہماری بارگاہ میں مقرب کردیں' البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن کیلئے دُگنا اجر ہوگا اُس چیز کا جو اُنہوں نے عمل کیے اور وہ بالاخانوں میں امن کی حالت میں رہیں گے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ فَاطِرٍ:

{الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ، وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ} [فاطر: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاطر میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کیلئے زبردست عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّمَرِ:

{وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا} إِلَى قَوْلِهِ {أَجْرُ الْعَامِلِينَ} [الزمر: 74]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہیں اُنہیں جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا'' یہ آیت یہاں تک ہے:''عمل کرنے والے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق

{تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

''تم ظلم کرنے والوں کو دیکھو گے کہ وہ ڈرے ہوئے ہوں گے اُس چیز کے حوالے سے جو اُنہوں نے کمایا (جو عمل کیے) اور وہ اُن پر واقع ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اُنہوں نے نیک عمل کیے وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے' اُن کے پروردگار کی بارگاہ کی طرف

الْكَبِيرُ}

وَقَالَ تَعَالَى:

{ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [الشورى: 23]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّخْرُفِ:

{الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ} [الزخرف: 67] إِلَى قَوْلِهِ {وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الزخرف: 72]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْجَاثِيَةِ:

{وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً} [الجاثية: 28] إِلَى قَوْلِهِ {فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ} [الجاثية: 30]

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَحْقَافِ:

{إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}

[الاحقاف: 13]

سے اُنہیں وہ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور یہ بڑا فضل ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کو دی تھی جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے''۔

سورۃ الزخرف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے' البتہ پرہیزگاروں کا معاملہ مختلف ہے' اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی تم غمگین ہو گے' جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے' (اُن سے کہا جائے گا:) تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمہاری بیویاں بھی' تمہاری خاطر داری کی جائے گی'' یہ آیت' یہاں تک ہے: ''یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کرتے تھے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے کہ وہ گھٹنوں کے بل' ہوگا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن کا پروردگار اُنہیں اپنی رحمت میں داخل کر دے گا اور یہ واضح کامیابی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کی تو اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ لوگ غمگین بھی نہیں ہوں گے' یہ لوگ جنتی ہیں جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے' یہ اُس چیز کی جزاء ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ} [محمد: 1]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا (اللہ تعالیٰ) اُن کے (اچھائی کے طور پر) کیے گئے اعمال کو ضائع کر دے گا' وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور وہ اُس چیز پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کی گئی اور وہ اُن لوگوں کے پروردگار کی طرف سے حق ہے' (تو اللہ تعالیٰ) اُن سے اُن کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اُن کا معاملہ ٹھیک کر دے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ} [الحج: 14] إِلَى قَوْلِهِ {مَثْوًى لَهُمْ} [فصلت: 24]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو داخل کرے گا جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن کا ٹھکانہ ہو گی''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ التَّغَابُنِ:

{وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التغابن: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے (تو اللہ تعالیٰ) اُس سے اُس کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الطَّلَاقِ:

{وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ} [الطلاق: 11]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الطلاق میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانشقاق میں ارشاد فرمایا ہے:

انْشَقَّتْ:

{فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ} [الانشقاق: 7] إِلَى قَوْلِهِ {إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [الانشقاق: 25]

''پس جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اُس کا نامۂ اعمال دیا گیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے بے حساب اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبُرُوجِ:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ} [البروج: 11]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البروج میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے ایسی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ التِّينِ وَالزَّيْتُونِ:

{إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [التين: 6]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں ارشاد فرمایا ہے:

''البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے بے حساب اجر ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَيِّنَةِ:

{لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ} [البينة: 1] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ} [البينة: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البینہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ نہیں تھے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ مخلوق میں بہتر ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْعَصْرِ:

{وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ} [العصر: 1]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العصر میں ارشاد فرمایا ہے:

''زمانہ کی قسم ہے! بے شک انسان خسارہ میں ہے البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق بات کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَيِّزُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے!

رَحِمَكُمُ اللهُ قَوْلَ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمِ: هَلْ ذَكَرَ الْإِيمَانَ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا وَقَدْ قَرَنَ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ؟

وَقَالَ تَعَالَى:

{إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر:10]

فَأَخْبَرَ تَعَالَى بِأَنَّ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ حَقِيقَةٌ أَنْ يُرْفَعَ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِالْعَمَلِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ عَمَلٌ بَطَلَ الْكَلَامُ مِنْ قَائِلِهِ، وَرُدَّ عَلَيْهِ. وَلَا كَلَامٌ طَيِّبٌ أَجَلَّ مِنَ التَّوْحِيدِ وَلَا عَمَلٌ مِنْ أَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ أَجَلَّ مِنْ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ

آپ اپنے معزز پروردگار کے فرمان کا جائزہ لے لیں' اُس نے قرآن میں جس بھی جگہ پر ایمان کا ذکر کیا ہے' کیا اُس کے ساتھ نیک عمل کا ذکر نہیں کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاکیزہ بات اُسی کی طرف بلند ہوتی ہے اور نیک عمل کو وہ اوپر کرتا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اس بات کی اطلاع دی ہے کہ پاکیزہ بات' اُس کی حقیقت یہ ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف نیک عمل کے ساتھ بلند کیا جائے' اگر عمل نہیں ہوگا تو قائل کی طرف سے اُس کا کلام باطل ہوگا اور اُس کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور توحید سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ جلیل القدر کلام اور کوئی نہیں ہے اور فرائض کی ادائیگی کے حوالے سے نیک اعمال سے زیادہ بڑا عمل اور کوئی نہیں ہے۔

اتباع' محبت کی نشانی ہے

277- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: نَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ قَوْمٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَنُحِبُّ رَبَّنَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى بِذَلِكَ قُرْآنًا:

{قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ}

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ ناجی بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ ہم اپنے پروردگار سے محبت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل کی:

''تم یہ فرما دو کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم لوگ میری پیروی کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے

[آل عمران: 31]

فَجَعَلَ اتِّبَاعَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَمًا لِحُبِّهِ، وَكَذَّبَ مَنْ خَالَفَهُ، ثُمَّ جَعَلَ عَلَى كُلِّ قَوْلٍ دَلِيلًا مِنْ عَمَلٍ يُصَدِّقُهُ، وَمِنْ عَمَلٍ يُكَذِّبُهُ، وَإِذَا قَالَ قَوْلًا حَسَنًا، وَعَمِلَ عَمَلًا حَسَنًا، رَفَعَ اللهُ قَوْلَهُ بِعَمَلِهِ، وَإِذَا قَالَ قَوْلًا حَسَنًا، وَعَمِلَ عَمَلًا سَيِّئًا، رَدَّ اللهُ الْقَوْلَ عَلَى الْعَمَلِ، وَذَلِكَ فِي كِتَابِهِ تَعَالَى:

{إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

278- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا}

[البقرة: 177]

يَقُولُ: تَكَلَّمُوا بِكَلَامِ الْإِيمَانِ، وَحَقَّقُوهُ بِالْعَمَلِ

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ، وَحَقِيقَتُهُ الْعَمَلُ،

گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی پیروی کو اپنی محبت کے لیے نشانی قرار دیا اور جو شخص اس کے برخلاف کرتا ہے اُسے جھوٹا قرار دیا' پھر اُس نے ہر ایک چیز پر ایک دلیل بنائی' ایک اُس عمل کی جو اُس کی تصدیق کرتی ہے اور ایک اُس عمل کی جو اُس کو جھوٹا قرار دیتی ہے' تو جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کے ساتھ اُس کے قول کو بھی بلند کرے گا اور جب کوئی شخص اچھی بات کہے اور بُرا عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے قول کو اُس کے عمل کی طرف لوٹا دے گا' یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے:

''اُسی کی طرف بلند ہوتی ہے پاکیزہ بات اور نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن انس نے ابوالعالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کہا''۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: اُنہوں نے ایمان کے حوالے سے کلام کیا اور اپنے عمل کے ذریعہ اُس کو سچ ثابت کیا۔

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: ایمان کلام ہے اور اُس کی حقیقت عمل ہے' اگر قول' عمل کو حق ثابت نہیں کرتا

فَإِنْ لَمْ يُحَقِّقِ الْقَوْلُ بِالْعَمَلِ، لَمْ يَنْفَعْهُ الْقَوْلُ

تو پھر قول آدمی کو فائدہ نہیں دے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَكَذَلِكَ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى الْمُتَّقِينَ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْهُ، وَدُخُولَهُمُ الْجَنَّةَ. فَقَالَ:

{ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [النحل: 32]

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کا ذکر اپنی کتاب میں کئی جگہ پر کیا ہے اور اُن لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ اُس چیز کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے''۔

وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ يَطُولُ بِهِ الْكِتَابُ لَوْ جَمَعْتُهُ. مِثْلَ قَوْلِهِ فِي الزُّخْرُفِ

یہ پہلو قرآن میں بہت سے مقامات پر ہے' اگر میں اس کو جمع کروں تو کتاب طویل ہو جائے گی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سورۃ الزخرف میں ہے:

{الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ} [الزخرف: 67] إِلَى قَوْلِهِ {وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الزخرف: 72]

''دوست اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے' البتہ پرہیزگاروں کا معاملہ مختلف ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَمِثْلَ قَوْلِهِ فِي سُورَةِ ق، وَالذَّارِيَاتِ، وَالطُّورِ. مِثْلَ قَوْلِهِ:

اس کی مانند سورۂ ق' سورۃ الذاریات اور سورۃ الطور میں بھی مذکور ہے' اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ. فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ. كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الطور: 18]

''بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور وہ خوشحال ہوں گے اُس چیز کے حوالے سے جو اُن کا پروردگار اُنہیں دے گا اور اُن کا پروردگار اُنہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا' (اُن سے کہا جائے گا:) تم لوگ خوش ہو کر کھاؤ پیو یہ اُس چیز کا عوض ہے جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الْمُرْسَلَاتِ:

{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المرسلات میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں کے پاس

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [المرسلات: 41]

ہوں گے“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تم لوگ کھاؤ پیو خوش ہو کر اُس چیز کے عوض میں جو تم عمل کیا کرتے تھے“۔

تصدیق‘ قول‘ عمل کا ایمان کا حصہ ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: كُلُّ هَذَا يَدُلُّ الْعَاقِلَ عَلَى أَنَّ الْإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي وَلَا بِالتَّمَنِّي وَلَكِنْ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ، وَصَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ. كَذَا قَالَ الْحَسَنُ وَغَيْرُهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ سب چیزیں عقلمند شخص کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ ایمان کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو زیور ہے یا جس کی صرف آرزو کی جاتی ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے جو دل میں پختہ ہوتی ہے اور عمل اُس کی تصدیق کرتا ہے‘ حسن بصری اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَأَنَا بَعْدَ هَذَا أَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَنْ كَثِيرٍ مِنَ التَّابِعِينَ أَنَّ الْإِيمَانَ تَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، وَمَنْ لَمْ يَقُلْ عِنْدَهُمْ بِهَذَا فَقَدْ كَفَرَ

اس کے بعد میں وہ چیزیں ذکر کروں گا جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اور آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کے حوالے سے اور بہت سے تابعین کے حوالے سے منقول ہیں کہ ایمان دل کے ذریعہ تصدیق کرنے‘ زبان کے ذریعہ اقرار کرنے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنے کا نام ہے اور جو شخص اس بات کا قائل نہ ہو وہ اُن حضرات کے نزدیک کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

ائمہ اہل بیت سے منقول ایک روایت

279- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْخُرَسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام علی رضا اپنے والد (امام موسیٰ کاظم) کے حوالے سے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

279- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 128/1، وقال الألباني في ضعيف ابن ماجه: 11.

طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ، وَيَقِينٌ بِالْقَلْبِ

''ایمان زبان کے ذریعہ کہنے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنے اور دل کے ذریعہ یقین کا نام ہے''۔

280- حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالکریم جزری نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

لَا يَنْفَعُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا عَمَلٌ إِلَّا بِقَوْلٍ، وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ إِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا نِيَّةٌ إِلَّا بِمُوَافَقَةِ السُّنَّةِ

''قول (یعنی ایمان کے بارے میں زبانی اقرار) صرف عمل کے ساتھ ہی فائدہ دیتا ہے اور عمل صرف قول کے ساتھ ہی فائدہ دیتا ہے اور قول اور عمل' نیت کے بغیر کچھ نہیں ہیں اور نیت' سنت کی موافقت کے بغیر کچھ نہیں ہے''۔

281- وَأَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحیان بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ، وَلَا قَوْلَ إِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا قَوْلَ وَعَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلَ وَعَمَلَ وَنِيَّةَ إِلَّا بِسُنَّةٍ

''ایمان' قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے اور عمل کے بغیر قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نیت کے بغیر قول اور عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور سنت کے بغیر قول' عمل اور نیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

سلف صالحین کے اقوال

282- وَأَخْبَرَنَا أَيْضًا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ: عَنِ الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ ابْنَ الْجَرِيحِ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے ابن جریج سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيَّ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے نافع بن عمر جمحی سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے امام مالک سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ فُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے فضیل بن عیاض سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَأَلْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ. فَقَالَ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

میں نے سفیان بن عیینہ سے یہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَسَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: أَهْلُ السُّنَّةِ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَالْمُرْجِئَةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ. وَالْجَهْمِيَّةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ الْمَعْرِفَةُ

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اہلِ سنت یہ کہتے ہیں: ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔ جبکہ مرجئہ یہ کہتے ہیں: ایمان صرف قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے اور جہمیہ یہ کہتے ہیں: ایمان صرف معرفت (یعنی دل کے ذریعہ تصدیق) کا نام ہے (اس میں زبانی اقرار کی کوئی حیثیت نہیں ہے)۔

283- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ) کا نام ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ: فَقُلْتُ لِهِشَامٍ: فَمَا تَقُولُ أَنْتَ؟ فَقَالَ: الْإِيمَانُ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَكَانَ مُحَمَّدٌ الطَّائِفِيُّ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

محمد طائفی فرماتے ہیں: یہ قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ: وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بن سلیم بیان کرتے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

یحییٰ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ: وَكَانَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

وہ بیان کرتے ہیں: فضیل بن عیاض یہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

284- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:

میں نے معمر' سفیان ثوری' امام مالک' ابن جریج اور سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

285- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ:

امام ابوداؤد سجستانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

قَالَ أَحْمَدُ: وَبَلَغَنِي أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَابْنَ جُرَيْجٍ، وَفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ قَالُوا: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

286- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَقُولُ:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ: وَسَأَلْتُ بَقِيَّةَ بْنَ الْوَلِيدِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَا: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَسَأَلْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ فَقُلْتُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ

287- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے' یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

امام احمد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ امام مالک' ابن جریج اور فضیل بن عیاض یہ فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

امام ابوداؤد نے امام احمد کے حوالے سے ابراہیم بن شماس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جریر بن عبدالحمید کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے' یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے بقیہ بن ولید اور ابوبکر بن عیاش سے اس بارے میں سوال کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق فزاری سے یہی سوال کیا' میں نے کہا: کیا ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: (یا ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُؤَمَّلَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ مُقْنِعٌ لِمَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْخَيْرَ. فَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يَتِمُّ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ هَذَا هُوَ الدِّينُ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ:

{وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ}

[البينة: 5]

بَابُ كُفْرِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

288- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسن احمد بن محمد بن ابوبزہ بیان کرتے ہیں:
میں نے مؤمل بن اسماعیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور یہ بڑھتا اور کم ہوتا ہے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کافی ہوگا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو اور وہ شخص یہ بات جان جائے گا کہ اُس کا ایمان' عمل کے بغیر مکمل نہیں ہوگا' یہ وہ دین ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُنہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے اور سیدھے راستہ پر گامزن رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' یہی درست دین ہے''۔

باب: جو شخص نماز ترک کردے اُس کا کافر ہوجانا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

288- رواه مسلم: 82، وأبو داؤد: 4678، والترمذي: 2618، وابن ماجه: 1078، وأحمد 370/3، والبيهقي 366/3۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''بندہ اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے''۔

289- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ

''مسلمان بندہ اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے''۔

290- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ أَوْ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''بندہ اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندہ اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔

291- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

291- رواه الترمذی:2623، والنسائی 231/1، والحاکم 6/1، ورواه أحمد 346/5، وابن أبی شیبة 34/11۔

زِيَادٍ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

''ہمارے اور اُن لوگوں (یعنی غیر مسلموں) کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

292- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الْكُفْرُ تَرْكُ الصَّلَاةِ

''نماز ترک کرنا' کفر ہے''۔

293- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام اوزاعی نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں قاسم بن مخیمرہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا} [مريم: 59]

''تو اُن کے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو وہ عنقریب (جہنم کی ایک مخصوص وادی) غی میں پہنچ جائیں گے''۔

قَالَ: اَضَاعُوا الْمَوَاقِيتَ، وَلَمْ يَتْرُكُوهَا، وَلَوْ تَرَكُوهَا صَارُوا بِتَرْكِهَا كُفَّارًا

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں: وہ نمازوں کو اُن کے مخصوص اوقات میں ادا نہیں کرتے تھے' ایسا نہیں ہے کہ وہ سرے سے ہی نماز ترک کر دیتے تھے کیونکہ اگر وہ لوگ سرے سے ہی اسے ترک کر دیتے تو اسے ترک کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہو جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

294- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ: اَخْبَرَهُ حِينَ طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَفْزَعُوهُ فَقَالُوا: الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَالْجُرْحُ يَثْعَبُ دَمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو وہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب زیادہ صبح ہو گئی تو لوگوں نے کہا: جناب! نماز! نماز۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کر دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے (یعنی وہ نماز ادا کرنے کیلئے اُٹھے) حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا''۔

295- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا جب اُنہیں زخمی کیا جا چکا تھا' لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز! ہاں!

فَقَالُوا: الصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: الصَّلَاةُ هَا اللهَ إِذَنْ، وَلَاحَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ -

یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کردے۔

296 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ، يَقُولُ: إِذَا قَالَ: لَا أُصَلِّي، فَهُوَ كَافِرٌ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

297 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: نَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ قَالَ: نَا قَتَادَةُ، وَأَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ كِلَاهُمَا عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَصَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ، وَرُكُوعِهِنَّ، وَسُجُودِهِنَّ، وَمَوَاقِيتِهِنَّ، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ مِنْ مَالِهِ طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا: قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: وَايْمُ اللهِ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

''پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ایمان کے ہمراہ قیامت کے دن انہیں لے کر آئے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' جو پانچ نمازیں' اُن کے وضو' رکوع' سجود اور اُن کے اوقات کے ہمراہ باقاعدگی سے ادا کرے' جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ راوی کہتے ہیں: گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے: اللہ کی قسم! یہ کام صرف مؤمن کرسکتا ہے (یعنی اپنی خوشی سے زکوٰۃ وہی ادا کرسکتا ہے) اور وہ رمضان کے روزے رکھے اور اگر وہاں تک جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور امانت ادا کرے''۔

297- رواہ أبو داؤد:429 وحسنه الألبانی فی صحیح أبی داؤد:414۔

قَالُوا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَأْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ غَيْرَهَا

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوالدرداء! امانت کی ادائیگی سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: غسلِ جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دین کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کسی چیز سے انسان کو مامون قرار نہیں دیا ہے۔

298- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا الصَّلَاةَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا، وَإِضَاءَةً، أَوْ قَالَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا، وَلَا بُرْهَانًا، وَلَا إِضَاءَةً، أَوْ قَالَ: نَجَاةً وَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ

''جو شخص باقاعدگی سے اسے ادا کرے گا' یہ قیامت کے دن اُس کیلئے نور' برہان' روشنی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نجات ہوگی' جو شخص باقاعدگی سے اسے ادا نہیں کرے گا یہ اُس کیلئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی اور روشنی نہیں ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نجات نہیں ہوگی' وہ شخص قیامت کے دن قارون' فرعون' ھامان اور اُبی بن خلف کے ہمراہ آئے گا''۔

299- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدٌ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن یزید مقری سے منقول ہے۔

298- رواه أحمد 2/169، والدارمي: 2721، وابن حبان: 1467، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 2851.

299- انظر السابق.

الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَهُ

300- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الرَّحَبَةِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَرَى فِي الْمَرْأَةِ لَا تُصَلِّي؟ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معقل بن معقل خثعمی بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ اُس وقت میدان میں بیٹھے ہوئے تھے' وہ بولا: اے امیرالمؤمنین! ایسی خاتون کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز ادا نہیں کرتی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

ان روایات سے استدلال کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذِهِ السُّنَنُ وَالْآثَارُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَتَضْيِيعِهَا مَعَ مَا لَمْ نَذْكُرْهُ مِمَّا يَطُولُ بِهِ الْكِتَابُ، مِثْلُ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ وَقَوْلُهُ لِرَجُلٍ لَمْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام سنن اور آثار نماز ترک کرنے اور اُسے ضائع کر دینے کے بارے میں ہیں اور ابھی ہم نے بہت سی روایات نقل نہیں کی ہیں کیونکہ اس طرح کتاب طویل ہو جاتی جیسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے جس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں جو اُس شخص کے بارے میں ہے جس نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا تھا (وہ الفاظ یہ ہیں:)

301- لَوْ مَاتَ هَذَا، لَمَاتَ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اگر یہ شخص اسی حالت میں مر گیا تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے علاوہ پر مرے گا"۔

302- وَمِثْلُهُ عَنْ بِلَالٍ وَغَيْرِهِ، مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ لَمْ

اسی کی مانند وہ روایت ہے جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر سے منقول ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز ایمان کا حصہ

يُصَلِّ فَلَا إِيمَانَ لَهُ وَلَا إِسْلَامَ قَدْ سَمَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الصَّلَاةَ: إِيمَانًا.

ہے اور جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اُس کا ایمان نہیں ہوتا اور اُس کا اسلام نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز کیلئے لفظ ایمان استعمال کیا ہے۔

303- وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِلَى أَنْ حُوِّلُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَمَاتَ قَوْمٌ عَلَى ذَلِكَ. فَلَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ قَوْمٌ: يَا رَسُولَ اللهِ. فَكَيْفَ بِمَنْ مَاتَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِمَّنْ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے لوگ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' پھر اُنہیں خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دے دیا گیا تو کچھ لوگ اُس حالت میں انتقال کر چکے تھے (کہ وہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے. جب قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا تو کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اُن بھائیوں کا کیا بنے گا؟ جو اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ}

[البقرة: 143]

''اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا''۔

يَعْنِي صَلَاتَكُمْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگوں نے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے جو نمازیں ادا کی تھیں (اُن کو ضائع نہیں کرے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ فِيهِ

باب: ایمان کے بارے میں استثناء کا تذکرہ' جبکہ اس میں شک نہ ہو

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ صِفَةِ أَهْلِ الْحَقِّ، مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ، لَا عَلَى جِهَةِ الشَّكِّ. نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّكِّ فِي الْإِيمَانِ، وَلَكِنْ خَوْفَ التَّزْكِيَةِ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ حق کی صفات میں یہ بات بھی شامل ہے' وہ اہلِ حق جن کا ذکر ہم اہلِ علم کے طور پر کر چکے ہیں کہ ایمان میں استثناء کیا جائے گا اور یہ شک ہونے کے حوالے سے نہیں ہوگا کیونکہ ہم ایمان میں شک ہونے کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بلکہ یہ اس اندیشہ کے تحت ہوگا کہ کہیں اپنے لیے ایمان کے مکمل

303- رواہ البخاری:399۔

الِاسْتِكْمَالِ لِلْإِيمَانِ، لَا يَدْرِي أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَحِقُّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟ وَذَلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ إِذَا سُئِلُوا: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَأَشْبَاهِ هَذَا، وَالنَّاطِقُ بِهَذَا، وَالْمُصَدِّقُ بِهِ بِقَلْبِهِ مُؤْمِنٌ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ لَا يَدْرِي: أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَوْجِبُ مَا نَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟

ہونے کا اعتراف کر کے خود کو پاکیزہ تو قرار نہیں دیا جا رہا' کیونکہ جو شخص یہ بات نہیں جانتا کہ کیا وہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو ایمان کی حقیقت کے مستحق ہیں یا نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ حق سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم ؒ سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کیا مؤمن ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن اور جنت اور جہنم اور اس جیسی دیگر چیزوں پر ایمان رکھتا ہوں اور ان باتوں کے بارے میں اعتراف کرنے والا اور اپنے دل کے ذریعہ اس کی تصدیق کرنے والا شخص مؤمن ہوتا ہے' ایمان کے بارے میں استثناء اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ اُسے یہ نہیں معلوم کہ کیا اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جن کی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ رکھی ہے کہ وہ ایمان والے ہیں تو کیا وہ ایمان کی حقیقت میں ہے یا نہیں ہے۔

هَذَا وَطَرِيقُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، عِنْدَهُمْ أَنَّ الِاسْتِثْنَاءَ فِي الْأَعْمَالِ، لَا يَكُونُ فِي الْقَوْلِ، وَالتَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْأَعْمَالِ الْمُوجِبَةِ لِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، وَالنَّاسُ عِنْدَهُمْ عَلَى الظَّاهِرِ مُؤْمِنُونَ، بِهِ يَتَوَارَثُونَ، وَبِهِ يَتَنَاكَحُونَ، وَبِهِ تَجْرِي أَحْكَامُ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَلَكِنَّ الِاسْتِثْنَاءَ مِنْهُمْ عَلَى حَسَبِ مَا بَيَّنَّاهُ لَكَ، وَبَيَّنَهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ قَبْلِنَا.

یہ طریقہ صحابہ کرام اور اُن کے بعد احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کا ہے' اُن کے نزدیک اعمال میں استثناء کیا جائے گا' یہ قول کے بارے میں (یعنی زبانی اقرار کے بارے میں) یا دل کے ذریعہ تصدیق کے بارے میں نہیں ہوگا بلکہ یہ استثناء اُن اعمال کے بارے میں ہوگا جو ایمان کی حقیقت کو لازم کرتے ہیں اور ان حضرات کے نزدیک لوگ بظاہر اس حوالے سے مؤمن شمار ہوں گے' اُن میں اہلِ ایمان کی طرح وراثت کے احکام جاری ہوں گے' اس بنیاد پر وہ ایک دوسرے سے نکاح کر سکیں گے' اس بنیاد پر اُن پر اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن اُن سے استثناء اُس اعتبار سے ہوگا جو ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے' یہ چیز ہم سے پہلے کے علماء نے بھی بیان کی ہے۔

رُوِيَ فِي هَذَا سُنَنٌ كَثِيرَةٌ، وَآثَارٌ تَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا.

اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں اور ہم نے جو بیان کیا ہے' میں اُس بارے میں مزید آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

استثناء کے بارے میں استدلال

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ} [الفتح: 27]

وَقَدْ عَلِمَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ دَاخِلُونَ، وَقَدْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ضرور امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا''۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ وہ لوگ داخل ہوں گے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ قبرستان میں داخل ہوئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

304 - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

''تم پر سلام ہو اے اہلِ ایمان کی قوم کے رہنے والو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

305- وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''۔

306- وَرُوِيَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَا مُؤْمِنٌ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: أَرْجُو فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَلَا وَكَلْتَ الْأُولَى كَمَا وَكَلْتَ الْأُخْرَى؟

یہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے کہا: میں مؤمن ہوں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جنتی ہو؟ اُس نے کہا: مجھے یہ اُمید ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے پہلی بات کو اُسی طرح (اللہ کے سپرد) کیوں نہیں کیا جس طرح دوسری کو کیا ہے؟

307- وَقَالَ رَجُلٌ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو إِنْ شَاءَ اللهُ

ایک شخص نے علقمہ سے دریافت کیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔

304- رواه مسلم: 1110.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَهٰذَا مَذْهَبُ كَثِيرٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاحْتَجَّ أَحْمَدُ بِمَا ذَكَرْنَا، وَاحْتَجَّ بِمُسَاءَلَةِ الْمَلَكَيْنِ فِي الْقَبْرِ لِلْمُؤْمِنِ، وَمُجَاوَبَتِهِمَا لَهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَيُقَالُ لِلْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ: عَلَى شَكٍّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ بہت سے علماء کا مسلک ہے' یہ امام احمد بن حنبل کا مسلک ہے' امام احمد نے اُن دلائل سے استدلال کیا ہے جو ہم نے ذکر کیے ہیں اور اُنہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ قبر میں جب دو فرشتے مؤمن سے سوال جواب کریں گے اور اُس کا جواب لیں گے تو پھر اُس سے کہیں گے: تم یقین پر تھے اور اسی پر تم مر گئے اور اسی یقین پر تمہیں قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔ اور کافر اور منافق سے یہ کہا جائے گا: تم شک پر تھے اور اسی شک پر تم مرے اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی شک پر تمہیں زندہ کیا جائے گا۔

امام احمد کا مؤقف

308- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَثْرَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ مَا تَقُولُ فِيهِ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَا أُعِيبُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِذَا كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَاسْتَثْنَى مَخَافَةً وَاحْتِيَاطًا، لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ عَلَى الشَّكِّ، إِنَّمَا تَسْتَثْنِي لِلْعَمَلِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ} [الفتح: 27]

فَهٰذَا اسْتِثْنَاءٌ بِغَيْرِ شَكٍّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر اثرم بیان کرتے ہیں:

میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو سنا' اُن سے ایمان میں استثناء کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس پر اعتراض نہیں کرتا ہوں۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ایمان' قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے اور پھر خوف اور احتیاط کے پیشِ نظر احتیاط کر لیتا ہے تو یہ اُن افراد کی مانند نہیں ہوگا جو شک کی بنیاد پر کہتے ہیں کیونکہ استثناء عمل کے اعتبار سے ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ضرور امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا''۔

تو اب یہاں استثناء ہے لیکن اس میں شک نہیں ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ: هَذَا كُلُّهُ تَقْوِيَةٌ لِلِاسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ

309- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ: يُعْجِبُهُ الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ: مُؤْمِنٌ، وَكَافِرٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ، إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ، وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ} [التوبة: 106]

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا إِلَّا عَلَى الِاسْتِثْنَاءِ

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلَا بَلَغَنِي إِلَّا الِاسْتِثْنَاءُ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ إِذَا سُئِلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ إِنْ شَاءَ [illegible]

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں''۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تو یہ تمام چیزیں اس بات کو تقویت دیتی ہیں کہ ایمان کے بارے میں بھی استثناء کیا جا سکتا ہے۔

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُنہیں ایمان کے بارے میں استثناء پسند تھا' ایک شخص نے اُن سے کہا: لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں' یا مؤمن ہوتا ہے یا کافر ہوتا ہے۔ تو امام ابوعبداللہ (یعنی امام احمد بن حنبل) نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہاں جائے گا:

''اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم (یعنی مشیت) پر موقوف ہوگا کہ یا تو وہ اُنہیں عذاب دیدے گا یا اُن کی توبہ قبول کر لے گا''۔

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ہر کسی کو استثناء (کے جواز کا قائل ہونے) پر پایا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو ایک مرتبہ یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے جتنے بھی اہلِ علم کو پایا ہے اور جن حضرات کے حوالے سے بھی مجھ تک روایات پہنچی ہیں وہ استثناء کو درست ہی سمجھتے تھے' میں نے ابوعبداللہ کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو سنا' جب اُن سے یہ سوال کیا گیا: کیا آپ مؤمن

شَاءَ قَالَ: سُؤَالُكَ إِيَّايَ بِدْعَةٌ. وَلَا أَشُكُّ فِي إِيمَانِي وَلَا يُعَنِّفُ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ يَنْقُصُ. أَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ. لَيْسَ يَكْرَهُهُ. وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الشَّكِّ

ہیں؟ تو اگر وہ چاہتے تو اُسے جواب نہ دیتے اور اگر چاہتے تو یہ کہہ دیتے کہ تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے' مجھے اپنے ایمان کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' اور وہ نہ ہی اُس شخص پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے جو اس بات کا قائل تھا کہ ایمان کم ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا (تو وہ مؤمن ہوگا) اُنہوں نے اس چیز کو مکروہ قرار نہیں دیا اور یہ چیز شک میں داخل نہیں ہوتی۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: إِذَا قَالَ أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَيْسَ هُوَ بِشَاكٍّ. قِيلَ لَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ. أَلَيْسَ هُوَ شَكًّا؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ. أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں' تو یہ شخص شک کرنے والا نہیں ہوگا۔ اُن سے کہا گیا: اگر وہ یہ کہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کیا وہ شک کرنے والا نہیں ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

{لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ} [الفتح: 27]

''اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے''۔

وَفِي عِلْمِهِ أَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ.

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ بات تھی کہ وہ مسجدِ حرام میں داخل ہوں گے۔

وَصَاحِبُ الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ: عَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَأَيُّ شَكٍّ هَاهُنَا؟ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ. وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: النَّاسُ عِنْدَنَا مُؤْمِنُونَ فِي الْأَحْكَامِ وَالْمَوَارِيثِ. وَلَا يَدْرِي كَيْفَ هُمْ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى؟

اسی طرح قبر میں موجود شخص سے جب یہ کہا جائے گا کہ اسی بات پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا (تو کیا فرشتوں کو دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں شک ہے؟) یہاں کون سا شک پایا جاتا ہے؟ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی قبرستان کی دعا میں یہ کہا:) اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے (تو اس میں کون سا شک پایا جاتا ہے؟) میں نے ابوعبداللہ کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: وکیع بیان کرتے ہیں کہ سفیان فرماتے ہیں:

وَنَرْجُو اَنْ نَكُونَ كَذٰلِكَ

لوگ ہمارے نزدیک (شرعی) احکام کے اعتبار سے' وراثت کے احکام کے اعتبار سے مؤمن شمار ہوں گے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی کیا حیثیت ہوگی' البتہ ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی) ایسے ہی (مؤمن) شمار ہوں گے۔

310- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: اِذَا سُئِلَ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ اِنْ شَاءَ لَمْ يُجِبْهُ. اَوْ يَقُولُ لَهُ: سُؤَالُكَ اِيَّايَ بِدْعَةٌ. وَلَا اَشُكُّ فِي اِيمَانِي وَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيْسَ يَكْرَهُ، وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الشَّكِّ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سفیان کو سنا' وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ سوال کیا جائے کہ کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو اگر آدمی چاہے تو اُسے جواب نہ دے' یا پھر اُس سے یہ کہہ دے کہ تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے' مجھے اپنے ایمان کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ چیز مکروہ نہیں ہوگی اور یہ چیز (یا وہ شخص) شک میں داخل ہونے والا شمار نہیں ہوگا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: مَا اَدْرَكْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا. وَلَا بَلَغَنِي اِلَّا عَلَى الِاسْتِثْنَاءِ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے اصحاب میں سے جس کسی کو بھی پایا اور مجھ تک جس کے بارے میں بھی روایت پہنچی تو وہ استثناء کے درست ہونے کے بارے میں ہی تھی۔

وَقَالَ: قَالَ يَحْيَى: الْاِيمَانُ: قَوْلٌ وَعَمَلٌ

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: النَّاسُ عِنْدَنَا مُؤْمِنُونَ فِي الْاَحْكَامِ وَالْمَوَارِيثِ، فَنَرْجُو اَنْ نَكُونَ كَذٰلِكَ، وَلَا نَدْرِي حَالَنَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وکیع بیان کرتے ہیں کہ سفیان فرماتے ہیں: "شرعی) احکام اور وراثت کے احکام کے حوالے سے لوگ ہمارے نزدیک مؤمن شمار ہوں گے اور ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں بھی) وہ اسی طرح ہوں گے لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی حالت کیا ہے۔

وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ سُفْيَانُ يُنْكِرُ أَنْ يَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ

میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: سفیان اس بات کا انکار کرتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے: میں مؤمن ہوں۔

311- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُؤَمَّلٌ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، يَذْكُرُ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ: يَهَابَانِ أَنْ يَقُولَا: مُؤْمِنٌ، وَيَقُولَانِ: مُسْلِمٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے ہشام کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا: حسن بصری اور محمد بن سیرین اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مؤمن ہیں' وہ یہ کہتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں۔

312- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: يَقُولُ: نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: يَقُولُ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ. قِيلَ لَهُ فَإِنِ اسْتَثْنَيْتُ فِي إِيمَانِي أَكُونُ شَاكًّا؟ قَالَ: لَا

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ سے دریافت کیا گیا: ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مؤمن ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہیں گے کہ ہم مسلمان ہیں۔ پھر ابوعبداللہ نے فرمایا: روزہ' نماز اور زکوٰۃ' ایمان کا حصہ ہے۔ اُن سے کہا گیا: اگر میں اپنے ایمان میں استثناء کرلوں تو کیا میں شک کرنے والا شمار ہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

سلف صالحین کا موقف

313- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَقُولُ: الْإِيمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ نے ہمیں یہ بات بتائی کہ علی بن بحر نے جریر بن عبدالحمید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایمان' قول

قَوْلٌ وَعَمَلٌ

اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے۔

قَالَ: وَكَانَ الْاَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، وَمُغِيرَةُ، وَلَيْثٌ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، وَعُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَالْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَاَبُو يَحْيَى صَاحِبُ الْحَسَنِ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ يَقُولُونَ: نَحْنُ مُؤْمِنُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَيَعِيبُونَ عَلَى مَنْ لَمْ يَسْتَثْنِ

وہ بیان کرتے ہیں: اعمش' منصور' مغیرہ' لیث' عطاء بن سائب' اسماعیل بن خالد' عمارہ بن قعقاع' علاء بن مسیب' ابن شبرمہ' سفیان ثوری' حسن بصری کے شاگرد ابویحییٰ' حمزہ زیات' (یہ سب حضرات) یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو ہم مؤمن ہیں' اور یہ حضرات اُس شخص پر اعتراض کرتے تھے جو اس میں استثناء نہیں کرتا ہے۔

قَالَ اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَشْيَخَتِنَا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ:

امام ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ایک بزرگ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِذَا تُرِكَ الِاسْتِثْنَاءُ، فَهُوَ اَصْلُ الْاِرْجَاءِ

''جب آدمی استثناء کو ترک کر دے تو یہ ارجاء کے عقیدہ کی بنیاد ہوگی''۔

314- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى اَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى قَالَ: نا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ: اِنِّي مُؤْمِنٌ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَزْعُمُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ: فَسَلُوهُ، اَهُوَ فِي الْجَنَّةِ اَوْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: فَسَاَلُوهُ، فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَقَالَ: اَلَا وَكَلْتَ الْاُولَى كَمَا وَكَلْتَ

عبدالاعلیٰ نے یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے کہا: میں مؤمن ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ یہ مؤمن ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے دریافت کرو کہ کیا یہ جنتی ہے یا جہنمی ہے؟ لوگوں نے اُس سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح تم نے دوسری بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے اُس طرح پہلی کی نسبت کیوں نہیں کی؟

الْآخِرَةَ

315- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قِيلَ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: علقمہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے۔

316- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلْقَمَةَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو

عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے علقمہ سے دریافت کیا: کیا آپ مؤمن ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے۔

317- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور یہ دعا پڑھی:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

"اے اہلِ ایمان کی قوم کے علاقہ کے رہنے والو! تم لوگوں پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے"۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فِيمَا ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مُقْنِعٌ إِنْ شَاءَ اللهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں جو کچھ ذکر کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو یہ کافی ہوگا اور اُس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

317- رواہ مسلم: 249۔

بَابٌ فِيمَنْ كَرِهَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ يَسْأَلُ لِغَيْرِهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَنْتَ مُؤْمِنٌ؟ هَذَا عِنْدَهُمْ مُبْتَدِعٌ رَجُلُ سُوءٍ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے سوال کرتے ہوئے یہ کہے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو علماء کے نزدیک ایسا شخص بدعتی اور برا شخص ہوگا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: إِذَا قَالَ لَكَ رَجُلٌ: أَنْتَ مُؤْمِنٌ؟ فَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ لَا تُجِيبَهُ تَقُولُ لَهُ: سُؤَالُكَ إِيَّايَ بِدْعَةٌ، فَلَا أُجِيبُكَ. وَإِنْ أَجَبْتَهُ، فَقُلْتَ: أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّعْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَاحْذَرْ مُنَاظَرَةَ مِثْلِ هَذَا، فَإِنَّ هَذَا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مَذْمُومٌ. وَاتَّبِعْ مَنْ مَضَى مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ تَسْلَمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص آپ سے یہ کہے: آپ مؤمن ہیں؟ تو آپ کہیں: میں اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، موت پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر، جنت پر، جہنم پر ایمان رکھتا ہوں، اور اگر آپ چاہیں تو آپ اُسے جواب نہ دیں اور آپ اُس سے یہ کہیں: تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے، اس لیے میں تمہیں جواب نہیں دوں گا، اور اگر آپ اُسے جواب دیتے ہیں تو آپ یہ کہیں: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں گا۔ یہ اُس طریقہ کے مطابق ہوگا جس کے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس طرح کی صورتِ حال میں آپ مناظرہ کرنے سے بچیں، کیونکہ یہ چیز علماء کے نزدیک قابلِ مذمت ہے اور آپ اس بارے میں پہلے گزرے ہوئے مسلمانوں کے آئمہ کی پیروی کریں، آپ سلامت رہیں گے، اگر اللہ نے چاہا۔

سفیان بن عیینہ کا جواب

318 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: الرَّجُلُ يَقُولُ: مُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقَالَ: فَقُلْ:

محمد بن سلیمان لوین بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو سفیان نے کہا: تم یہ کہو کہ مجھے اپنے ایمان کے بارے میں شک نہیں ہے لیکن تمہارا مجھ سے یہ سوال کرنا بدعت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں

مَا اَشُكُّ فِي اِيمَانِي، وَسُؤَالُكَ اِيَّايَ بِدْعَةٌ، وَقَالَ: مَا اَدْرِي اَنَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، شَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ، اَمَقْبُولُ الْعَمَلِ اَوْ لَا؟

معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' میں بد بخت ہوں یا خوش نصیب ہوں' میرا عمل مقبول ہوگا یا نہیں ہوگا۔

319- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: اِذَا قِيلَ لَكَ: اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ فَقُلْ: اَرْجُو اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے حسن بن عبیداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابراہیم نے مجھ سے کہا: جب تم سے یہ دریافت کیا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم یہ کہو: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے اُمید ہے۔

320- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: اِذَا قِيلَ لَكَ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ فَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے محل بن خلیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابراہیم نے مجھ سے کہا: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: میں اللہ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

321- قَالَ: وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، مِثْلَهُ

عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں: سفیان نے معمر کے حوالے سے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

322- وَبِاِسْنَادِهِ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

اسی سند کے ساتھ محمد بن سیرین کا یہ بیان منقول ہے: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

عَتِيقٍ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِذَا قِيلَ لَكَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ: {آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ}

''ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو ابراہیم کی طرف نازل کیا گیا اور جو اسماعیل اور اسحاق کی طرف نازل کیا گیا اُس پر ایمان رکھتے ہیں''۔

323- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا قِيلَ لَكَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اسی سند کے ساتھ حسن بن عمرو کا یہ بیان منقول ہے: ابراہیم فرماتے ہیں: جب تم سے یہ کہا جائے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

324- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُؤَالُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ بِدْعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے:

آدمی کا دوسرے آدمی سے یہ سوال کرنا کہ کیا تم مؤمن ہو؟ یہ بدعت ہے۔

325- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: وَتَكَلَّمَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ بِكَلَامٍ كَرِهَهُ فَقَالَ عَلْقَمَةُ:

{وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا} [الاحزاب: 58]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کی موجودگی میں خوارج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایسا کلام کیا جو اُنہیں پسند نہیں آیا تو علقمہ نے یہ پڑھا: (جو قرآن میں ہے:)

''وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو اُن کے کیے ہوئے کسی کام کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور واضح گناہ اپنے سر لیتے ہیں''۔

فَقَالَ لَهُ الْخَارِجِيُّ: أَوَ مِنْهُمْ أَنْتَ؟

فَقَالَ: أَرْجُو

تو اُس خارجی نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ اُن میں سے (یعنی مؤمن مردوں میں سے) ایک ہیں؟ تو علقمہ نے جواب دیا: مجھے اُمید ہے۔

326- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، لَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ دریافت کیا جاتا کہ کیا آپ مؤمن ہیں؟ تو وہ جواب دیتے تھے: میں اللہ تعالیٰ پر اُس کے فرشتوں اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

327- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سُئِلْتَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِنَّهُمْ سَيَدَعُونَكَ

حسن بن عمرو نے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم سے یہ سوال کیا جائے: کیا تم مؤمن ہو؟ تو تم کہو: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو لوگ عنقریب تم سے (یہ سوال کرنا) چھوڑ دیں گے۔

امام اوزاعی کا جواب

328- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي الرَّجُلِ سُئِلَ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ عَمَّا سُئِلَ بِدْعَةٌ، وَالشَّهَادَةُ بِهِ تَعَمُّقٌ لَمْ نُكَلَّفْهُ فِي دِينِنَا وَلَمْ يَشْرَعْهُ نَبِيُّنَا لَيْسَ لِمَنْ يَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ فِيهِ إِمَامٌ، الْقَوْلُ بِهِ

ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا جس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو امام اوزاعی فرماتے ہیں: جس چیز کے بارے میں یہ سوال کیا گیا ہے اُس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور اس کے بارے میں جواب دینا گہرائی میں جانے کے مترادف ہے جس کے بارے میں ہمیں اپنے دین میں پابند نہیں کیا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشروع قرار نہیں دیا' جس شخص سے اس بارے میں سوال کیا جاتا ہے اُس کیلئے اس میں کوئی پیشوا نہیں ہے' اس کے

جَدَلٌ، وَالْمُنَازَعَةُ فِيهِ حَدَثٌ، وَلَعَمْرِي مَا شَهَادَتُكَ لِنَفْسِكَ بِالَّتِي تُوجِبُ لَكَ تِلْكَ الْحَقِيقَةَ إِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ وَلَا تَرْكُكَ الشَّهَادَةَ لِنَفْسِكَ بِهَا بِالَّتِي تُخْرِجُكَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنْ كُنْتَ كَذَلِكَ، وَإِنَّ الَّذِي سَأَلَكَ عَنْ إِيمَانِكَ لَيْسَ يَشُكُّ فِي ذَلِكَ مِنْكَ، وَلَكِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُنَازِعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ فِي ذَلِكَ، حِينَ يَزْعُمُ أَنَّ عِلْمَهُ وَعِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، فَاصْبِرْ نَفْسَكَ عَلَى السُّنَّةِ، وَقِفْ حَيْثُ وَقَفَ الْقَوْمُ، وَقُلْ فِيمَا قَالُوا، وَكُفَّ عَمَّا كَفُّوا عَنْهُ، وَاسْلُكْ سَبِيلَ سَلَفِكَ الصَّالِحِ، فَإِنَّهُ يَسَعُكَ مَا وَسِعَهُمْ وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذِهِ الْبِدْعَةِ، حَتَّى قَذَفَهَا إِلَيْهِمْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِمَّنْ دَخَلَ فِي تِلْكَ الْبِدْعَةِ، بَعْدَ مَا رَدَّ عَلَيْهِمْ فُقَهَاؤُهُمْ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأُشْرِبَتْهَا قُلُوبُ طَوَائِفَ مِنْهُمْ، وَاسْتَحْلَتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ، وَأَصَابَهُمْ مَا أَصَابَ غَيْرَهُمْ مِنَ الِاخْتِلَافِ، وَلَسْتُ بِآيِسٍ أَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَرَّ هَذِهِ الْبِدْعَةِ، إِلَى أَنْ يَصِيرُوا إِخْوَانًا فِي دِينِهِمْ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بارے میں بات کرنا جدل ہے' اس کے بارے میں اختلاف کرنا بدعت ہے' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! اپنی ذات کے بارے میں تمہاری یہ گواہی جو ایک ایسی چیز کے بارے میں ہو جو تمہارے لیے اُس حقیقت کو واجب کر رہی ہو' وہ کیا حیثیت رکھتی ہو گی؟ اگر وہ حقیقت موجود نہ ہو' اور تمہارا اپنی ذات کے بارے میں ایک ایسی چیز کی گواہی کو ترک کر دینا جو تمہیں ایمان سے نکال رہی ہو' اُس کی کیا حیثیت ہو گی کہ اگر تم ویسے ہو (یعنی واقعی مؤمن ہو) اور وہ شخص جس نے تم سے تمہارے ایمان کے بارے میں سوال کیا ہے وہ تمہاری طرف سے اس کے بارے میں شک نہیں رکھتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم کا مقابلہ کرے' وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس چیز کے بارے میں اُس کا علم اور اللہ تعالیٰ کا علم برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' تو تم اپنے آپ کو سنت پر ثابت قدم رکھو اور وہیں ٹھہرو جہاں (یعنی صحابہ کرام اور مسلمانوں کے آئمہ) ٹھہرے تھے اور تم اس بارے میں وہی کہو جو اُن لوگوں نے کہا تھا اور اُس بات سے رُک جاؤ جس سے وہ لوگ رُک گئے تھے' تم اس بارے میں سلف صالحین کے طریقہ پر چلو کیونکہ جو چیز اُن کیلئے گنجائش رکھتی تھی وہ تمہارے لیے بھی گنجائش رکھے گی' اہلِ شام اس بدعت کے حوالے سے غفلت کا شکار ہو گئے ہیں' اہلِ عراق میں سے کچھ لوگوں نے یہ چیز اُن کی طرف ڈالی ہے جو اس بدعت سے تعلق رکھتی ہے حالانکہ اُن کے فقہاء اور اُن کے علماء نے اسے مسترد کر دیا تھا لیکن اُن میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ چیز رچ بس گئی ہے اور اُن کی زبانوں نے اسے میٹھا سمجھ لیا ہے اور وہ بھی اس بارے میں اُسی اختلاف کا شکار ہو گئے جس طرح دوسرے لوگ اختلاف کا شکار ہوئے تھے' اور میں اس بات سے مایوس نہیں

ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کی خرابی کو پرے کر دے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے دین کے بارے میں بھائی بھائی بن جائیں گے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

ثُمَّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: لَوْ كَانَ هَذَا خَيْرًا مَا خُصِصْتُمْ بِهِ دُونَ أَسْلَافِكُمْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُدَّخَرْ عَنْهُمْ خَيْرٌ خُبِّئَ لَكُمْ دُونَهُمْ لِفَضْلٍ عِنْدَكُمْ، وَهُمْ أَصْحَابُ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَالَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبَعَثَهُ فِيهِمْ، وَوَصَفَهُ بِهِمْ فَقَالَ جَلَّ وَعَلَا:

اُس کے بعد امام اوزاعی نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چیز بہتر ہوتی تو یہ بطورِ خاص تمہیں نصیب نہ ہوتی جو تمہارے اسلاف کو نہیں ملی تھی کیونکہ یہ کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے کہ جو اُن لوگوں کیلئے نہیں تھی اور تمہارے لیے سنبھال کر رکھی گئی' اور اس کی وجہ وہ فضیلت تھی جو تمہیں حاصل ہے' حالانکہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے اصحاب ہیں (جو ہمارے اسلاف ہیں) جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اُن کے درمیان مبعوث کیا ہے اور اُن کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ} [الفتح: 29]

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

''محمد' اللہ کے رسول ہیں' وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی تلاش کر رہے ہوتے ہیں' اُن کا مخصوص نشان' ان کے چہروں پر موجود سجدوں کے آثار ہوں گے''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

بَابٌ فِي الْمُرْجِئَةِ، وَسُوءِ مَذَاهِبِهِمْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

باب: مرجئہ کا تذکرہ' علماء کے نزدیک اُن کے مسلک کی خرابی کا بیان

329- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کثیر نے امام اوزاعی کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا ابْتُدِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةٌ أَضَرُّ عَلَى الْمِلَّةِ مِنْ هَذِهِ يَعْنِي: أَهْلَ الْإِرْجَاءِ

اسلام میں کوئی ایسی بدعت رونما نہیں ہوئی جو اس دین کیلئے اس مسلک سے زیادہ نقصان دِہ ہو۔ اُن کی مراد اہلِ ارجاء تھے۔

330- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ الْأَعْوَرِ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا تَرَى فِي رَأْيِ الْمُرْجِئَةِ؟ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں:

میں نے ابراہیم سے کہا: مرجئہ کے نظریات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا:

أَوَّهْ، لَفَّقُوا قَوْلًا، فَأَنَا أَخَافُهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ، وَالشَّرُّ مِنْ أَمْرِهِمْ كَثِيرٌ، فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ

"افوہ! انہوں نے ایک باطل بات کو مزین کیا اور مجھے اُن کے بارے میں اُمت کے حوالے سے اندیشہ ہے اُن کے معاملہ میں شر بہت زیادہ ہے تو تم اُس سے بچ کے رہو۔"

331- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ ثنا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ:

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ حکیم بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم فرماتے ہیں:

الْمُرْجِئَةُ أَخْوَفُ عِنْدِي عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ عِدَّتِهِمْ مِنَ الْأَزَارِقَةِ

"اسلام کے بارے میں اتنی ہی تعداد کے ازارقہ فرقہ کے لوگوں سے اتنا خوف نہیں جتنا مرجئہ فرقہ کے لوگوں سے خوف ہے (کہ یہ اسلام کو زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں)"۔

332- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَهْلَ دِينَيْنِ، أَهْلُ ذَلِكَ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ. قَوْمٌ يَقُولُونَ الْإِيمَانُ: كَلَامٌ وَإِنْ زَنَى وَقَتَلَ. وَقَوْمٌ يَقُولُونَ: إِنْ أُولِينَا الضُّلَّالَ مَا بَالُ خَمْسِ صَلَوَاتٍ. وَإِنَّمَا هُمَا صَلَاتَانِ:

{أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ} [الاسراء: 78]

امام اوزاعی نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دونوں فرقوں سے واقف ہوں' دونوں فرقے جہنم میں جائیں گے' ایک فرقہ وہ ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ایمان زبانی اقرار کا نام ہے خواہ آدمی زنا کرے یا قتل کرے (وہ پھر بھی مؤمن شمار ہوگا) اور ایک فرقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ ہمارے لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ گمراہ رہیں' پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے حالانکہ یہ دو نمازیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج ڈھل جانے کے وقت سے رات اچھی طرح پھیل جانے تک نماز ادا کرو''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول

333- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ:

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَهْلَ دِينَيْنِ هَذَيْنِ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ. قَوْمٌ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ. وَقَوْمٌ يَقُولُونَ: مَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؟ وَإِنَّمَا هُمَا صَلَاتَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعمرو نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''میں دو طرح کے فرقوں سے واقف ہوں' یہ دونوں فرقے جہنم میں جائیں گے' ایک وہ گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے' یہ تو دو نمازیں ہیں''۔

مرجئہ بے دین ہیں

334- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:
مَثَلُ الْمُرْجِئَةِ مَثَلُ الصَّابِئِينَ

عطاء بن سائب نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''مرجئہ فرقہ کے لوگوں کی مثال صابی (بے دین لوگوں) کی مانند ہے''۔

335- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَلَمْ أَرَكَ مَعَ طَلْقٍ قُلْتُ: بَلَى، فَمَا لَهُ؟ قَالَ: لَا تُجَالِسْهُ فَإِنَّهُ مُرْجِئٌ. قَالَ أَيُّوبُ: وَمَا شَاوَرْتُهُ فِي ذَلِكَ. وَيَحِقُّ لِلْمُسْلِمِ إِذَا رَأَى مِنْ أَخِيهِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَأْمُرَهُ وَيَنْهَاهُ

ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں طلق (یعنی طلق بن حبیب نامی مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص) کے ساتھ دیکھا ہے' میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ مرجئی ہے۔ ایوب کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی اس سے مشورہ نہیں کیا۔ مسلمان کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو ناپسندیدہ ہے تو اُسے حکم دے یا اُسے منع کرے۔

336- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ: وَذَكَرَ الْمُرْجِئَةَ فَقَالَ: رَأْيٌ مُحْدَثٌ، أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَى غَيْرِهِ

عبداللہ بن نمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو سنا کہ مرجئہ کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک نیا پیدا ہونے فرقہ ہے' ہم نے لوگوں کو اس کے برعکس (نظریات) پر پایا ہے۔

337- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: قَدْ كَانَ يَحْيَى وَقَتَادَةُ يَقُولَانِ: لَيْسَ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْءٌ أَخْوَفُ عِنْدَهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ مِنَ الْإِرْجَاءِ

ابواسحاق فزاری بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی فرماتے ہیں: یحییٰ اور قتادہ فرماتے ہیں: نفسانی خواہشات کے پیروکار فرقوں میں سے کسی کے بارے میں بھی اُمت کے حوالے سے اتنا اندیشہ نہیں ہے جتنا زیادہ ارجاء سے اندیشہ ہے۔

338- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ قَالَ: قَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فِي شَيْءٍ: لَا أَقُولُ كَمَا قَالَتِ الْمُرْجِئَةُ الضَّالَّةُ الْمُبْتَدِعَةُ

عبداللہ بن نمیر نے جعفر احمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: منصور بن معتمر نے کسی چیز کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ میں اُس طرح نہیں کہوں گا جس طرح گمراہ اور بدعتی مرجئہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں۔

339- قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا: وَذَكَرَ الْمُرْجِئَةَ، قَالَ: هُمْ أَخْبَثُ قَوْمٍ وَحَسْبُكَ بِالرَّافِضَةِ خُبْثًا وَلَكِنِ الْمُرْجِئَةَ يَكْذِبُونَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حجاج بیان کرتے ہیں: میں نے شریک کو سنا کہ اُنہوں نے مرجئہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ سب سے زیادہ خبیث قوم ہے اور خبیث ہونے کے اعتبار سے تمہارے لیے رافضی کافی ہیں لیکن مرجئہ فرقہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں۔

340- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ: وَسُئِلَ عَنِ الْمُرْجِئِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو سنا' اُن سے مرجئہ فرقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے (وہ مرجئی شمار ہوتا ہے)۔

341- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَهُ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: هَذَا قَبْلَ أَنْ تُحَدَّ الْحُدُودُ، وَتَنْزِلَ الْفَرَائِضُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع نے سلمہ بن نبیط کے حوالے سے ضحاک بن مزاحم کا یہ قول نقل کیا ہے:

اُن کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حکم حدود کا حکم نازل ہونے اور فرائض کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا۔

مرجئہ وجہمیہ کی تردید

342- أَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے

الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: أَهْلُ السُّنَّةِ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ. وَالْمُرْجِئَةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ. وَالْجَهْمِيَّةُ يَقُولُونَ: الْإِيمَانُ الْمَعْرِفَةُ

ہوئے سنا ہے: اہلِ سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان' قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہے اور مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اور جہمیہ کہتے ہیں: ایمان صرف معرفت کا نام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ قَوْلٌ دُونَ الْعَمَلِ. يُقَالُ لَهُ: رَدَدْتَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ. وَمَا عَلَيْهِ جَمِيعُ الْعُلَمَاءِ. وَخَرَجْتَ مِنْ قَوْلِ الْمُسْلِمِينَ. وَكَفَرْتَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِنْ قَالَ: بِمَ ذَا؟ قِيلَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ أَنْ صَدَّقُوا فِي إِيمَانِهِمْ: أَمَرَهُمْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ. وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ. وَفَرَائِضَ كَثِيرَةٍ. يَطُولُ ذِكْرُهَا. مَعَ شِدَّةِ خَوْفِهِمْ. عَلَى التَّفْرِيطِ فِيهَا. النَّارَ وَالْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے' عمل اس میں شامل نہیں ہے' اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تم نے قرآن وسنت کو مسترد کر دیا ہے اور اُس چیز کو مسترد کیا ہے جس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تم مسلمانوں کے نظریہ سے باہر نکل گئے اور تم نے عظیم اللہ کا کفر کیا ہے۔ اگر وہ دریافت کرے کہ وہ کیوں؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے ایمان میں سچے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نماز کا' زکوٰۃ کا' روزہ رکھنے کا' حج کرنے کا' جہاد کرنے کا اور دیگر بہت سے فرائض کا حکم دیا' جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا اور اُن لوگوں کے حوالے سے اس بارے میں شدید خوف پایا جاتا تھا کہ اگر کوئی اس میں کوتاہی کرے گا تو وہ جہنم میں جائے گا اور اس کو زبردست عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا ذَكَرْنَا. وَلَمْ يُرِدْ مِنْهُمُ الْعَمَلَ. وَرَضِيَ مِنْهُمْ بِالْقَوْلِ. فَقَدْ خَالَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا تَكَامَلَ أَمْرُ الْإِسْلَامِ بِالْأَعْمَالِ قَالَ:

تو جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں مسلمانوں پر فرض قرار دی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مراد یہ نہیں ہے کہ لوگ اُن پر عمل بھی کریں' اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی راضی ہوگا کہ اگر وہ زبانی طور پر اُن کا اعتراف کر لیتے ہیں' تو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے برخلاف موقف رکھتا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عمل کے اعتبار سے اسلام کے معاملہ کو کامل قرار دیتے ہوئے ارشاد

فرمایا ہے:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدۃ: 3]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ.

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ.

''جو شخص نماز ترک کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے''۔

صرف معرفت کو ایمان قرار دینے پر اعتراض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ: الْمَعْرِفَةُ، دُونَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، فَقَدْ أَتَى بِأَعْظَمِ مِنْ مَقَالَةِ مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ: قَوْلٌ وَلَزِمَهُ أَنْ يَكُونَ إِبْلِيسُ عَلَى قَوْلِهِ مُؤْمِنًا؛ لِأَنَّ إِبْلِيسَ قَدْ عَرَفَ رَبَّهُ: قَالَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کہے کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے اس میں زبانی اقرار اور عمل شامل نہیں ہے تو وہ پہلے والے موقف سے بھی زیادہ غلط موقف رکھتا ہے کہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے تو یہ لازم آ جائے گا کہ ابلیس کو بھی مؤمن قرار دیا جائے کیونکہ ابلیس اپنے پروردگار کی معرفت رکھتا ہے کیونکہ اُس نے یہ کہا تھا:

{رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي} [الحجر: 39]

''اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو نے جو مجھے گمراہ رہنے دیا ہے''۔

وَقَالَ:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{رَبِّ فَأَنْظِرْنِي} [الحجر: 36]

''اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے مہلت دے''۔

وَيَلْزَمُ أَنْ تَكُونَ الْيَهُودُ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ أَنْ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اسی طرح اس موقف سے یہ بھی لازم آئے گا کہ یہودی بھی مؤمن شمار ہوں کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی معرفت رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ}

[البقرۃ: 146]

فَقَدْ أَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ يَعْرِفُونَ اللهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ.

وَيُقَالُ لَهُمْ: إِيشِ الْفَرْقُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ؟ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ قَدْ عَرَفُوا بِعُقُولِهِمْ أَنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَلَا يُنَجِّيهِمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا أَصَابَتْهُمُ الشَّدَائِدُ لَا يَدْعُونَ إِلَّا اللهَ. فَعَلَى قَوْلِهِمْ إِنَّ الْإِيمَانَ الْمَعْرِفَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ مِثْلُ مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ: الْمَعْرِفَةُ عَلَى قَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ الْوَحْشِيَّةِ لَعْنَةُ اللهِ

بَلْ نَقُولُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَوْلًا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَعُلَمَاءَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ. وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمْ: إِنَّ الْإِيمَانَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ تَصْدِيقًا يَقِينًا، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ، وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا إِلَّا بِهَذِهِ الثَّلَاثَةِ. لَا يُجْزِئُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

''وہ لوگ اُس رسول کو یوں پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اس بات کی اطلاع دی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کو پہچانتے ہیں۔

اُن لوگوں سے یہ کہا جائے گا کہ کیا اسلام اور کفر کے درمیان فرق نہیں ہے؟ ہمیں یہ بات پتا ہے کہ اہلِ کفر اور اہلِ شرک اپنی عقل کے اعتبار سے یہ بات پہچانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان موجود چیزوں کو پیدا کیا ہے اور خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں اُن لوگوں کو نجات صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے اور جب اُنہیں مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں' تو اُن کے اس قول کی بنیاد پر کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے' یہ سب کے سب لوگ مؤمن شمار ہوں گے' تو جو شخص یہ نامانوس مؤقف رکھتا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔

بلکہ ہم یہ کہتے ہیں: اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' ہمارا وہ مؤقف ہے جو کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اُن علماء کے نظریات کے مطابق ہے جن کا ذکر وحشت کا باعث نہیں ہوتا اور ہم نے اُن کا ذکر اس سے پہلے کیا ہے کہ ایمان دل کے ذریعہ معرفت کا نام ہے جو یقینی تصدیق کے ہمراہ ہو اور زبان کے اقرار اور اعضاء کے ذریعہ عمل کا نام ہے اور کوئی بھی شخص ان تینوں کے بغیر مؤمن نہیں ہو سکتا' ان میں سے کسی ایک کا ہونا کفایت نہیں کرے گا' تو اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

ایک حدیث اور اُس کی وضاحت

343- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: اَلْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا: اُس حدیث کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا خواہ اُس نے زنا کیا ہو' یا چوری کی ہو''۔

قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ هَذَا قَبْلَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَقَبْلَ الْفَرَائِضِ

زہری کہتے ہیں: تو میں نے اُس سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ یہ اوامر اور منہیات اور فرائض کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: احْذَرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ اِنَّ اِيمَانَهُ كَاِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، وَمَنْ يَقُولُ: اَنَا مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللهِ، وَاَنَا مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الْاِيمَانِ هَذَا كُلُّهُ مَذْهَبُ اَهْلِ الْاِرْجَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ لوگ اُس شخص کے مؤقف سے بچ کے رہیں' جو اس بات کا مؤقف ہے کہ اُس کا ایمان حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کی مانند ہوتا ہے اور اُس شخص کے مؤقف سے جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مؤمن ہوں اور میں ایسا مؤمن ہوں کہ جس کا ایمان مکمل ہے' یہ سب ارجاء فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے نظریات ہیں۔

تین نظریات بدعت ہیں

344- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

343- رواه البخاري:1408، ومسلم:154، والترمذي:2644، وأحمد5/152.

الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ بِدْعَةٌ: أَنَا مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الْإِيمَانِ، وَأَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَأَنَا مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن محمد بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی فرماتے ہیں: تین نظریات بدعت ہیں' ایک یہ کہ میں ایسا مؤمن ہوں جس کا ایمان مکمل ہے' ایک یہ کہ میں حقیقی مؤمن ہوں اور ایک یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہوں۔

345- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لَهُ جَلِيسٌ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ نَاسًا يُجَالِسُونَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ إِيمَانَهُمْ كَإِيمَانِ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ؟ فَغَضِبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ: مَا رَضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى فَضَّلَهُ بِالثَّنَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر قرشی بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ابن ابوملیکہ کے پاس موجود تھے' اُن کے پاس بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! کچھ لوگ جو آپ کے پاس بیٹھتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اُن کا ایمان حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کی مانند ہے۔ تو ابن ابوملیکہ غصہ میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے تو حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ یہ کیا ہے کہ تعریف کرتے ہوئے اُنہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی اور یہ فرمایا:

{إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ، مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ} [التكوير: 20]

''یہ ایک معزز قاصد (یعنی فرشتے) کا بیان ہے جو قوت والا ہے اور وہ عرش والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں بڑا مرتبہ رکھتا ہے وہ (فرشتوں کا) پیشوا ہے اور امین ہے اور تمہارے آقا مجنون نہیں ہیں''۔

يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَفَأَجْعَلُ إِيمَانَ

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں ہیں۔ ابن ابوملیکہ نے کہا: کیا میں جبریل اور میکائیل علیہما السلام کے ایمان کو فہدان (نامی شخص)

جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ كَإِيمَانِ فَهْدَانَ؟ لَا وَلَا كَرَامَةَ وَلَا حُبًّا

قَالَ نَافِعٌ: قَدْ رَأَيْتُ فَهْدَانَ كَانَ رَجُلًا لَا يَصْحُو مِنَ الشَّرَابِ

کے ایمان کی مانند قرار دے سکتا ہوں' ہرگز نہیں! یہ نہ تو کوئی عزت کی بات ہے اور نہ کوئی پسندیدہ بات ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے فہدان نامی شخص کو دیکھا ہے' وہ ایک شخص تھا جو شراب کے نشہ سے کبھی ہوش میں ہی نہیں آتا تھا۔

مرجئہ پر نقد واعتراض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ قَالَ هَذَا فَلَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَتَى بِضِدِّ الْحَقِّ، وَبِمَا يُنْكِرُهُ جَمِيعُ الْعُلَمَاءِ؛ لِأَنَّ قَائِلَ هَذِهِ الْمَقَالَةِ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ: لَمْ تَضُرَّهُ الْكَبَائِرُ أَنْ يَعْمَلَهَا، وَلَا الْفَوَاحِشُ أَنْ يَرْتَكِبَهَا، وَأَنَّ عِنْدَهُ أَنَّ الْبَارَّ التَّقِيَّ الَّذِي لَا يُبَاشِرُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، وَالْفَاجِرَ يَكُونَانِ سَوَاءً، هَذَا مُنْكَرٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ بات کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بڑا الزام عائد کرتا ہے اور وہ حق کے برعکس مؤقف اختیار کرتا ہے اور ایسا مؤقف اختیار کرتا ہے جس کا تمام علماء نے انکار کیا ہے' کیونکہ اس مؤقف کا قائل یہ کہتا ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے گا تو کسی بھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب اُسے نقصان نہیں دے گا اور کسی بھی فحش کام کا ارتکاب اُسے نقصان نہیں دے گا' ایسے شخص کے نزدیک نیک' پرہیزگار مسلمان جو ان میں سے کسی بُرے کام کا ارتکاب نہیں کرتا اور گناہگار شخص' یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اور یہ بات منکر ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ} [الجاثية: 21]

''کیا وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں جنہوں نے بُرائیوں کا ارتکاب کیا ہے کہ ہم اُنہیں اُن لوگوں کی مانند کر دیں گے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' زندگی اور موت میں یہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اُنہوں نے جو فیصلہ دیا ہے وہ بہت بُرا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ} [ص: 28]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' کیا ہم اُنہیں اُن لوگوں کی مانند بنا دیں گے جنہوں نے زمین میں فساد کیا' یا ہم پرہیزگاروں کو گنہگاروں کی مانند کر دیں گے''۔

فَقُلْ لِقَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ النَّكِرَةِ: يَا ضَالُّ يَا مُضِلُّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُسَوِّ بَيْنَ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ، حَتَّى فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ دَرَجَاتٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

تو اس منکر مؤقف کے قائل شخص سے آپ یہ کہہ دیں کہ اے گمراہ شخص! اور اے گمراہ کرنے والے شخص! اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کو برابر قرار نہیں دیا' وہ دو گروہ جو دونوں اہلِ ایمان سے تعلق رکھتے ہیں تو نیک اعمال کے حساب سے اُنہیں برابر قرار نہیں دیا بلکہ درجہ کے اعتبار سے اُن میں سے ایک گروہ کو دوسرے پر فضیلت دی اور ارشاد فرمایا:

{لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [الحديد: 10]

''تم میں سے جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی میں حصہ لیا' وہ برابر نہیں ہیں' یہ درجہ کے اعتبار سے اُن سے بلند درجہ پر ہیں جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ میں حصہ لیا' دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے''۔

فَوَعَدَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّهُمُ الْحُسْنَى، بَعْدَ أَنْ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ،

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کے ساتھ بھلائی کا وعدہ کیا ہے لیکن اُن میں سے ایک گروہ کو دوسرے پر فضیلت عطا کی ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً} [النساء: 95]

''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو' وہ لوگ اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگوں کو بیٹھے رہ جانے والے لوگوں پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت عطا کی ہے''۔

ثُمَّ قَالَ:

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى}

[النساء: 95]

''ان سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے''۔

وَكَيْفَ يَجُوزَ لِهَذَا الْمُلْحِدِ فِي الدِّينِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ إِيمَانِهِ وَإِيمَانِ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَيَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ حَقًّا؟

تو پھر دین میں الحاد اختیار کرنے والے اس شخص کیلئے یہ کیسے جائز ہوگا؟ کہ وہ اپنے ایمان اور حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کے ایمان کو برابر قرار دے اور وہ یہ گمان کرے کہ وہ حقیقی مؤمن ہے؟

مرجئہ وقدریہ کی مذمت

346- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا قَبْلِي، فَاسْتَجْمَعَتْ لَهُ أُمَّتُهُ، إِلَّا كَانَ فِيهِمْ مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ يُشَوِّشُونَ أَمْرَ أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَلَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ الْمُرْجِئَةَ وَالْقَدَرِيَّةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا أَنَا آخِرُهُمْ، أَوْ أَحَدُهُمْ

”جب بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو مبعوث کیا اور اُس کیلئے اُس کی اُمت اکٹھی ہوئی تو اُن میں قدریہ اور مرجئہ فرقہ کے لوگ بھی موجود ہوئے جو نبی کے بعد اُس کی اُمت کے معاملہ کو خرابی کا شکار کرتے تھے' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے ستر انبیاء کی زبانی قدریہ اور مرجئہ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور میں اُن انبیاء میں آخری ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اُن انبیاء میں سے ایک ہوں“۔

مرجئہ وقدریہ کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

347- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

346- رواه ابن أبي عاصم في السنة 143/1، والطبراني في الكبير 117/20، وأعله الهيثمي في المجمع 204/7.

نِزَارٍ عَلِيٌّ اَوْ مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

''میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' مرجیہ اور قدریہ''۔

348- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

''میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' مرجیہ اور قدریہ''۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ

باب: قدریہ فرقہ کی تردید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: حَسْبِيَ اللهُ وَكَفَى وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَهْلِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ، وَالْعِزَّةِ وَالْبَقَاءِ، وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ، اَحْمَدُهُ عَلَى تَوَاتُرِ نِعَمِهِ، وَقَدِيمِ اِحْسَانِهِ وَقَسْمِهِ، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى الْبَشِيرِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو حمد اور ثناء کا' عزت اور بقاء کا' عظمت اور کبریائی کا اہل ہے' میں اُس کی حمد بیان کرتا ہوں اس بات پر کہ اُس نے متواتر نعمتیں عطا کی ہیں' اُس کا احسان اور اُس کی تقسیم قدیم ہے' ایک ایسے شخص کی حمد جو یہ جانتا ہے کہ اُس کا آقا معزز ہے اور وہ حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حالت میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے اور اُس کا درود' خوشخبری سنانے والے اور

348- رواه الترمذي: 2149، وابن ماجه: 62، والطبراني في الأوسط 174/2، والكبير 262/11، وعبد بن حميد 20/1۔

النَّذِيرِ، السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، ذَلِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِينَ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

ڈرانے والے' روشن چراغ' تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں کے سردار پر نازل ہو اور وہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل اور منتخب اصحاب پر بھی اور اُن کی ازواج پر بھی جو اُمہات المومنین ہیں (اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل کرے)''۔

تقدیر کے بارے میں مصنف کا مسلک

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ سَائِلًا سَأَلَ عَنْ مَذْهَبِنَا فِي الْقَدَرِ؟

امابعد! اگر کوئی شخص ہم سے تقدیر کے بارے میں ہمارے مسلک کے بارے میں دریافت کرے۔

فَالْجَوَابُ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نُخْبِرَهُ بِمَذْهَبِنَا أَنَّا نَنْصَحُ لِلسَّائِلِ، وَنُعَلِّمُهُ أَنَّهُ لَا يَحْسُنُ بِالْمُسْلِمِينَ التَّنْقِيرُ وَالْبَحْثُ عَنِ الْقَدَرِ؛ لِأَنَّ الْقَدَرَ سِرٌّ مِنْ سِرِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، بَلِ الْإِيمَانُ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ وَاجِبٌ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ، ثُمَّ لَا يَأْمَنُ الْعَبْدُ أَنْ يَبْحَثَ عَنِ الْقَدَرِ فَيُكَذِّبُ بِمَقَادِيرِ اللهِ الْجَارِيَةِ عَلَى الْعِبَادِ، فَيَضِلُّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اُسے اپنے مسلک کے بارے میں بتانے سے پہلے سوال کرنے والے کی خیرخواہی کیلئے یہ بات واضح کریں گے اور اُسے یہ بتائیں گے کہ مسلمانوں کے لیے تقدیر کے بارے میں بحث اور جستجو کرنا درست نہیں ہے کیونکہ تقدیر اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سرّ ہے لیکن تقدیر جس حوالے سے بھی جاری ہوتی ہے خواہ وہ بھلائی ہو یا بُرائی ہو' اُس پر ایمان رکھنا بندوں پر واجب ہے کہ وہ اُس پر ایمان لائیں اور جب کوئی بندہ تقدیر کے حوالے سے بحث کرتا ہے تو وہ اس بات سے محفوظ نہیں رہتا کہ بندوں پر جاری ہونے والی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے کچھ فیصلوں کو غلط قرار دے اور پھر حق کے راستے سے گمراہ ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالشِّرْكِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ حَتَّى يَكُونَ بَدْوِ أَمْرِهَا وَشِرْكِهَا: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ

''کوئی بھی اُمت کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہوئی' صرف اُس وقت ہلاکت کا شکار ہوئی جب اُس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا' اور کوئی بھی امت اُس وقت تک شرک کی مرتکب نہیں ہوئی جب تک اُن کے معاملہ اور اُن کے شرک کا آغاز تقدیر کے انکار کے ذریعہ نہیں ہوا''۔

قدریہ فرقہ کی تردید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَوْلَا أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَمَّا بَلَغَهُمْ عَنْ قَوْمٍ ضُلَّالٍ شَرَدُوا عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَكَذَّبُوا بِالْقَدَرِ. فَرَدُّوا عَلَيْهِمْ قَوْلَهُمْ، وَسَبُّوهُمْ وَكَفَّرُوهُمْ، وَكَذَلِكَ التَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ سَبُّوا مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ وَكَذَّبَ بِهِ وَلَعَنُوهُمْ وَنَهَوْا عَنْ مُجَالَسَتِهِمْ، وَكَذَلِكَ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ يَنْهَوْنَ عَنْ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ وَعَنْ مُنَاظَرَتِهِمْ وَبَيَّنُوا لِلْمُسْلِمِينَ قَبِيحَ مَذَاهِبِهِمْ فَلَوْلَا أَنَّ هَؤُلَاءِ رَدُّوا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ لَمْ يَسَعْ مَنْ بَعْدَهُمُ الْكَلَامُ عَلَى الْقَدَرِ. بَلِ الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ: خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَاجِبٌ قَضَاءٌ وَقَدَرٌ، وَمَا قُدِّرَ يَكُنْ، وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ لَمْ يَكُنْ، فَإِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، عَلِمَ أَنَّهَا بِتَوْفِيقِ اللهِ لَهُ فَيَشْكُرُهُ عَلَى ذَاكَ وَإِنْ عَمِلَ بِمَعْصِيَتِهِ نَدِمَ عَلَى ذَلِكَ، وَعَلِمَ أَنَّهَا بِمَقْدُورٍ جَرَى عَلَيْهِ، فَذَمَّ نَفْسَهُ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، هَذَا مَذْهَبُ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) صحابہ کرام کو جب ایسے لوگوں کے بارے میں پتا چلا جو گمراہی کا شکار تھے اور حق کے راستہ سے بھٹک گئے تھے اور اُنہوں نے تقدیر کا انکار کیا' تو صحابہ کرام نے اُن لوگوں کے مؤقف کی تردید کی' اُنہیں بُرا کہا اور اُنہیں کافر قرار دیا' اسی طرح احسان کے ہمراہ صحابہ کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) نے بھی اُس شخص کو بُرا کہا جس نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' یا اُس کو جھٹلایا' ان حضرات نے اُن لوگوں پر لعنت کی اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے سے منع کیا' مسلمانوں کے آئمہ نے بھی اسی طرح قدریہ فرقہ کے لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرنے اور اُن سے مناظرہ کرنے سے منع کیا' اور مسلمانوں کے سامنے اُن لوگوں کے مسلک کی قباحت کو واضح کیا' اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان لوگوں نے قدریہ فرقہ کی تردید کی ہے' تو بعد والے لوگوں کیلئے اس بات کی گنجائش ہی نہ ہوتی کہ وہ تقدیر کے بارے میں کلام کریں بلکہ تقدیر پر ایمان رکھنا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' قضاء وقدر کے فیصلہ کو ماننا کہ جو تقدیر میں طے ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تقدیر میں طے نہیں ہے وہ نہیں ہوگا' یہ ضروری ہے۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتا ہے تو اُسے اس بات کا پتا چل جانا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے ہے' تو اُسے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے' اور اگر کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس پر ندامت کا اظہار کرنا چاہیے اور اُسے یہ جاننا چاہیے کہ یہ بھی تقدیر کے تابع ہے جو اُس پر جاری ہوا ہے' لیکن اس حوالے سے اُسے اپنے آپ کی مذمت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی

چاہیے، مسلمانوں کا مسلک یہی ہے۔

وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حُجَّةٌ. بَلْ لِلَّهِ الْحُجَّةُ عَلَى خَلْقِهِ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ. فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ} [الانعام: 149]

کسی بھی شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت نہیں ہے بلکہ ساری مخلوق کے خلاف حجت اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم فرما دو کہ غالب حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت نصیب کر دیتا''۔

مصنف کے مسلک کی وضاحت

ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ مَذْهَبَنَا فِي الْقَدَرِ أَنَّ الْقَدَرَ أَنْ نَقُولَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَهْلًا. وَأَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنَّهُ يَمْلَأُ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَاسْتَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ هُوَ خَالِقُهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقًا فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقًا فِي السَّعِيرِ وَخَلَقَ إِبْلِيسَ. وَأَمَرَهُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ لِلْمَقْدُورِ. الَّذِي قَدْ جَرَى عَلَيْهِ مِنَ الشِّقْوَةِ الَّتِي قَدْ سَبَقَتْ فِي الْعِلْمِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. لَا مُعَارِضَ لِلَّهِ الْكَرِيمِ فِي حُكْمِهِ. يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يُرِيدُ عَدْلًا مِنْ رَبِّنَا قَضَاؤُهُ وَقَدَرُهُ. وَخَلَقَ آدَمَ وَحَوَّاءَ

پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! تقدیر کے بارے میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور جہنم کو پیدا کیا ہے اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کے اہل افراد کو پیدا کیا ہے، اُس نے اپنی عزت کی قسم اُٹھائی ہے کہ وہ جہنم کو جنات اور انسانوں سے بھر دے گا، پھر اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن کی پشت سے اُن کی ساری ذریت کو نکالا جسے اُس نے قیامت کے دن تک پیدا کرنا تھا اور پھر اُس نے اُس ذریت کے دو حصے کیے، ایک حصہ جنت میں جائے گا اور ایک حصہ جہنم میں جائے گا، اُس نے ابلیس کو پیدا کیا اور اُسے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ تقدیر کے فیصلہ کے تحت وہ سجدہ نہیں کرے گا، ابلیس کے خلاف تقدیر میں یہ طے ہو چکا تھا کہ اُس کو بدبختی لاحق ہوگی اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے تھی، تو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے مقابل نہیں آ سکتا، وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرتا ہے اور یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے عدل کے مطابق ہوتا ہے جو بھی اُس کا فیصلہ ہو اور جو بھی اُس کی

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، لِلْأَرْضِ خَلَقَهُمَا، وَأَسْكَنَهُمَا الْجَنَّةَ، وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَأْكُلَا مِنْهَا رَغَدًا مَا شَاءَا، وَنَهَاهُمَا عَنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ لَا يَقْرَبَاهَا، وَقَدْ جَرَى مَقْدُورُهُ أَنَّهُمَا سَيَعْصِيَانِهِ بِأَكْلِهِمَا مِنَ الشَّجَرَةِ، فَهُوَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الظَّاهِرِ يَنْهَاهُمَا، وَفِي الْبَاطِنِ مِنْ عِلْمِهِ: قَدْ قَدَّرَ عَلَيْهِمَا أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ مِنْهَا:

مقرر کردہ تقدیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حواؑ علیہما السلام کو زمین کیلئے پیدا کیا' پہلے اُنہیں جنت میں ٹھہرایا پھر اُن دونوں کو حکم دیا کہ وہ اُس میں سے جو چاہیں کھائیں' لیکن اُنہیں ایک درخت کے پاس جانے سے منع کر دیا کہ وہ اُس کے قریب نہ جائیں' لیکن اُن کی تقدیر میں یہ طے ہو چکا تھا کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں مانیں گے اور اُس درخت کو کھالیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اُن دونوں کو اس سے منع کیا تھا اور باطن میں اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کے بارے میں تقدیر کا یہ فیصلہ طے کیا تھا کہ وہ دونوں اُس کو کھائیں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ} [الانبیاء: 23]

''وہ جو کرتا ہے اُس کے بارے میں اُس سے نہیں پوچھا جائے گا لیکن لوگوں سے پوچھا جائے گا''۔

لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بُدٌّ مِنْ أَكْلِهِمَا، سَبَبًا لِلْمَعْصِيَةِ، وَسَبَبًا لِخُرُوجِهِمَا مِنَ الْجَنَّةِ، إِذْ كَانَا لِلْأَرْضِ خُلِقَا، وَأَنَّهُ سَيَغْفِرُ لَهُمَا بَعْدَ الْمَعْصِيَةِ، كُلُّ ذَلِكَ سَابِقٌ فِي عِلْمِهِ، لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَحْدُثُ فِي جَمِيعِ خَلْقِهِ، إِلَّا وَقَدْ جَرَى مَقْدُورُهُ بِهِ، وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمًا قَبْلَ كَوْنِهِ أَنَّهُ سَيَكُونُ خَلَقَ الْخَلْقَ كَمَا شَاءَ لِمَا شَاءَ، فَجَعَلَهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيدًا قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا، وَهُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَكَتَبَ آجَالَهُمْ، وَكَتَبَ أَرْزَاقَهُمْ، وَكَتَبَ أَعْمَالَهُمْ، ثُمَّ

اُن دونوں کیلئے اُس کو کھانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا جو اُن کی معصیت کا سبب بنا اور اُن کے جنت سے نکلنے کا سبب بنا' جبکہ اُن دونوں کی تخلیق زمین کیلئے ہوئی تھی اور اُن دونوں کی معصیت کے بعد اُن دونوں کی مغفرت بھی ہو گئی' یہ سب چیزیں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں' یہ بات درست نہیں ہے کہ اُس کی مخلوق میں کوئی بھی چیز نئے سرے سے رونما ہو (اور اللہ تعالیٰ کو اُس کا علم نہ ہو) بلکہ اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہوتا ہے اور اُس کے ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا علم اس بات کو محیط ہوتا ہے کہ ایسا ہوگا' اُس نے مخلوق کو جیسا چاہا' جس لیے چاہا پیدا کیا' اُس نے اُنہیں خوش بخت اور بد بخت لوگوں میں تقسیم کیا' اس سے پہلے کہ وہ اُنہیں دنیا میں بھیجتا' یہ اُس وقت کیا جب وہ اپنی ماؤں کے پیٹ

أَخْرَجَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا. وَكُلُّ إِنْسَانٍ يَسْعَى فِيمَا كُتِبَ لَهُ وَعَلَيْهِ. ثُمَّ بَعَثَ رُسُلَهُ. وَأَنْزَلَ عَلَيْهِمْ وَحْيَهُ. وَأَمَرَهُمْ بِالْبَلَاغِ لِخَلْقِهِ. فَبَلَّغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ. وَنَصَحُوا قَوْمَهُمْ. فَمَنْ جَرَى فِي مَقْدُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُؤْمِنَ آمَنَ. وَمَنْ جَرَى فِي مَقْدُورِهِ أَنْ يَكْفُرَ كَفَرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

میں تھے اُس نے اُن کی زندگی کی آخری حد مقرر کی اُن کا رزق مقرر کیا' اُن کے اعمال مقرر کیے اور پھر اُنہیں دنیا کی طرف نکالا' تو جو چیز آدمی کے حق میں یا اُس کے خلاف تحریر کی گئی تھی' آدمی اُس کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور اُن پر اپنی وحی نازل کی اور اُنہیں اپنی مخلوق کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا تو اُن حضرات نے اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کی اور اپنی قوم کیلئے خیر خواہی کی' تو جن لوگوں کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ تھا کہ وہ ایمان لائیں' وہ ایمان لے آئے اور جن کے لیے تقدیر میں تھا کہ وہ کافر رہیں گے تو وہ کافر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ. وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ}
[التغابن: 2]

''تو وہی وہ ذات ہے جس نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ کافر ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ مؤمن ہیں' اور اللہ تعالیٰ اُس چیز کو دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو''۔

أَحَبَّ مَنْ أَرَادَ مِنْ عِبَادِهِ. فَشَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ. وَمَقَتَ آخَرِينَ. فَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِهِمْ. وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا. يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ:

اُس نے اپنے بندوں میں سے جس سے محبت کرنے کا ارادہ کیا' اُس کے سینہ کو ایمان اور اسلام کیلئے کشادہ کر دیا اور دوسروں پر ناراضگی کا اظہار کیا تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور اُن کی سماعت اور بصارت پر مہر لگا دی تو وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کر سکیں گے' وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبیاء: 23]

''اُس سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا جا سکتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا جائے گا''۔

ساری مخلوق' اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

الْخَلْقُ كُلُّهُمْ لَهُ يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يُرِيدُ. غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ. جَلَّ ذِكْرُهُ أَنْ

ساری مخلوق اُس کی فرمانبردار ہے اور وہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ اپنی مخلوق میں ظلم کرنے والا نہیں ہے' اُس کا ذکر

يُنْسَبَ رَبُّنَا اِلَى الظُّلْمِ مَنْ يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ بِمِلْكٍ، وَاَمَّا رَبُّنَا تَعَالَى فَلَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى، وَلَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ، جَلَّ ذِكْرُهُ، وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُهُ، اَحَبَّ الطَّاعَةَ مِنْ عِبَادِهِ وَاَمَرَ بِهَا، فَجَرَتْ مِمَّنْ اَطَاعَهُ بِتَوْفِيقِهِ لَهُمْ، وَنَهَى عَنِ الْمَعَاصِي، وَاَرَادَ كَوْنَهَا مِنْ غَيْرِ مَحَبَّةٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا لِلْاَمْرِ بِهَا، تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَنْ اَنْ يَأْمُرَ بِالْفَحْشَاءِ، اَوْ يُحِبَّهَا وَجَلَّ رَبُّنَا وَعَزَّ مِنْ اَنْ يَجْرِيَ فِي مُلْكِهِ مَا لَمْ يُرِدْ اَنْ يَجْرِيَ، اَوْ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ قَبْلَ كَوْنِهِ، قَدْ عَلِمَ مَا الْخَلْقُ عَامِلُونَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَهُمْ، وَبَعْدَ اَنْ خَلَقَهُمْ، قَبْلَ اَنْ يَعْمَلُوا قَضَاءً وَقَدَرًا قَدْ جَرَى الْقَلَمُ بِاَمْرِهِ تَعَالَى فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ بِمَا يَكُونُ، مِنْ بِرٍّ اَوْ فُجُورٍ، يُثْنِي عَلَى مَنْ عَمِلَ بِطَاعَتِهِ مِنْ عَبِيدِهِ، وَيُضِيفُ الْعَمَلَ اِلَى الْعِبَادِ، وَيَعِدُهُمْ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْعَظِيمَ، وَلَوْلَا تَوْفِيقُهُ لَهُمْ مَا عَمِلُوا بِمَا اسْتَوْجَبُوا بِهِ مِنْهُ الْجَزَاءُ،

اس بات سے بلند و برتر ہے کہ ہمارے پروردگار کی نسبت ظلم کی طرف کی جائے کیونکہ ظلم تو وہ شخص کرتا ہے جو کوئی ایسی چیز حاصل کرتا ہے جس کا وہ مالک نہ ہو' لیکن اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان موجود ہر چیز کا مالک ہے اور تحت الثریٰ میں جو کچھ موجود ہے اُس کا مالک ہے' دنیا اور آخرت اُسی کی ملکیت ہیں' اُس کا ذکر بلند و برتر ہے' اُس کے اسماء پاک ہیں' وہ اپنے بندوں کی طرف سے فرمانبرداری کو پسند کرتا ہے اور اُس نے اس بات کا حکم بھی دیا ہے۔ تو جو شخص اُس کی اطاعت کرتا ہے وہ تقدیر کے فیصلہ کے تحت اور اُس کی عطا کردہ توفیق کے تحت ایسا کرتا ہے' اُس نے گناہوں کے ارتکاب سے منع کیا ہے اور یہ ارادہ کیا کہ وہ گناہ اُس کی طرف سے محبت کا باعث نہیں ہوں گے' اُس نے گناہوں کا حکم بھی نہیں دیا اور اُس نے بُرائی کے ارتکاب کا بھی حکم نہیں دیا' ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ ایسا کرنے کا حکم دے یا ایسا کرنے کو پسند کرے اور ہمارا پروردگار اس سے بھی بلند و برتر ہے کہ اُس کی بادشاہی میں کوئی ایسی چیز جاری ہو جو اُس نے مراد نہ لی ہو کہ وہ جاری ہو' یا کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں اُس کے ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا علم اُس کو محیط نہ ہو۔ وہ مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہ بات جانتا ہے کہ اُنہوں نے کیا عمل کرنا ہے اور پیدا ہونے کے بعد بھی یہ بات جانتا ہے کہ وہ لوگ قضاء اور تقدیر کے فیصلوں کے مطابق عمل کریں گے' اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق لوحِ محفوظ میں قلم جاری ہو چکا ہے جو اُس حوالے سے ہے جو کچھ ہوگا' جو نیکی اور گناہ ہر حوالے سے ہوگا۔ اُس کے بندوں میں سے جو شخص اُس کی فرمانبرداری کا عمل کرتا ہے اُس کی اُس نے تعریف کی ہے' اُس نے عمل کی نسبت بندوں کی

طرف کی ہے اور اس حوالے سے اُن کیلئے عظیم جزاء تیار کی ہے لیکن اگر اُس کی عطا کردہ توفیق بندوں کو نہ ملے تو وہ لوگ اُس عمل کو نہ کر سکیں جس کے نتیجہ میں اُن کی جزاء لازم ہوتی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21].

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

وَكَذَا ذَمَّ قَوْمًا عَمِلُوا بِمَعْصِيَتِهِ، وَتَوَعَّدَهُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِهَا وَأَضَافَ الْعَمَلَ إِلَيْهِمْ بِمَا عَمِلُوا، وَذَلِكَ بِمَقْدُورٍ جَرَى عَلَيْهِمْ، يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

اسی طرح اُس نے اُس قوم کی مذمت کی ہے جو اُس کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اُنہیں اُن کے اس عمل کے حوالے سے وعید سنائی ہے اور وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اُس کی نسبت اُن کی طرف کی ہے اور یہ اُس تقدیر کے مطابق ہے جو اُن کے خلاف جاری ہوئی ہے' وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَذْهَبُنَا فِي الْقَدَرِ الَّذِي سَأَلَ عَنْهُ السَّائِلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تقدیر کے بارے میں یہ ہمارا مسلک ہے جس کے بارے میں سائل نے سوال کیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْحُجَّةُ فِيمَا قُلْتَ؟

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

قِيلَ لَهُ: كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ،

تو اُس سے کہا جائے گا: اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کی کتاب' اُس کے رسول کی سنت اور اُن کے اصحاب کی سنت ہے اور اُن کی پیروی احسان کے ساتھ کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کا طریقہ اور مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال (اس کی دلیل ہیں)۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ مِنْ ذَلِكَ مَا نَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَقِينًا،

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ ان میں سے کچھ چیزیں ذکر کریں تا کہ ہمارے علم اور یقین میں اضافہ ہو۔

قِيلَ لَهُ: نَعَمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ بِمَنِّهِ

تو اُس سے کہا جائے گا کہ ٹھیک ہے! اگر اللہ نے چاہا (تو ہم اُن کا ذکر کرتے ہیں)' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر بھلائی کی توفیق عطا کرنے والا ہے اور اپنے فضل کے تحت اُس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ يَخْتِمُ عَلَى قُلُوبِ مَنْ أَرَادَ مِنْ عِبَادِهِ فَلَا يَهْتَدُونَ إِلَى الْحَقِّ، وَلَا يَسْمَعُونَهُ، وَلَا يُبْصِرُونَهُ، لِأَنَّهُ مَقَتَهُمْ فَطَبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہا اُن کے دلوں پر مہر لگا دی تو اب وہ حق کی طرف ہدایت حاصل نہیں کر سکتے' وہ نہ اُس کو سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اُن کے دلوں پر مہر لگا دی

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ: {إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ خَتَمَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، وَعَلَى سَمْعِهِمْ، وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ، وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [البقرة: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا:
''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اُن کیلئے برابر ہے خواہ تم اُنہیں ڈراؤ یا تم اُنہیں نہ ڈراؤ' وہ ایمان نہیں لائیں گے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر اور اُن کی سماعت پر مہر لگا دی ہے اور اُن کی بصارت پر پردہ ہے اور اُن کیلئے عظیم عذاب ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النِّسَاءِ {فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ، وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ، بَلْ طَبَعَ اللهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ، فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا} [النساء: 155]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:
''اُن کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر کی وجہ سے اُن پر مہر لگا دی ہے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے' البتہ تھوڑے لوگوں کا معاملہ مختلف ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: {وَمَنْ يُرِدِ اللهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:-
''جس شخص کی آزمائش کا اللہ تعالیٰ ارادہ کر لے تو تم اللہ تعالیٰ

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [المائدة: 41].

کے مقابلہ میں اُس کے حق میں کسی چیز کے مالک نہیں ہو' یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے دلوں کو پاک کرے' اُن کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور اُن کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

{وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا} [الانعام: 25] الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

''اُن میں سے کچھ ایسے ہیں جو غور سے تمہاری بات سنتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس بات سے کہ وہ اُس بات کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے' اگر وہ ساری آیات بھی دیکھ لیں تو اُن پر ایمان نہ لائیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

{فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ. وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا. كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ. كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ} [الانعام: 125]

اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر لے کہ اُسے ہدایت نصیب کرے گا تو اُس کے سینہ کو وہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں وہ یہ ارادہ کر لے کہ اُسے گمراہ رہنے دے گا تو اُس کے سینہ کو تنگ اور حرج والا کر دیتا ہے' یوں جیسے وہ آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہو (تو گھٹن محسوس ہوتی ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ ناپاکی کو اُن لوگوں پر لاگو کرتا ہے جو ایمان نہیں لاتے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ:

{إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''مواخذہ اُن لوگوں کا ہوگا جنہوں نے خوشحال ہونے کے باوجود تم سے (جہاد میں شرکت نہ کرنے کی) اجازت مانگی' وہ اس بات سے راضی رہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی تو وہ علم نہیں رکھتے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النَّحْلِ

{مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اللہ کا کفر کرے' البتہ

مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا، فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللهِ، وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 106] إِلَى قَوْلِهِ {أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ} [النحل: 108]

اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان کے حوالے سے مطمئن ہو' لیکن جس شخص کا سینہ کفر کے حوالے سے کشادہ ہو تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب نازل ہو گا اور اُن کیلئے بڑا عذاب ہے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر' اُن کی سماعت پر اور اُن کی بصارت پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ ہی غافل ہیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

{وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا، وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا} [الاسراء: 45] الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم قرآن تلاوت کرتے ہو تو ہم تمہارے اور اُن کے درمیان' جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے' ایک پردہ والا حجاب ڈال دیتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ وہ اس کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

{وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ، وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا} [الكهف: 57]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور اُس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جس کے سامنے اُس کے پروردگار کی آیات کا تذکرہ کیا جائے اور وہ اُن سے منہ موڑ لے اور اُس چیز کو بھول جائے جو اُس کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہے' ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس بات سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں روئی ہے' اگر تم اُن کو ہدایت کی طرف بلاؤ گے تو بھی وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کریں گے"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الشُّعَرَاءِ:

{وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَى بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء میں ارشاد فرمایا ہے:

"اگر ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی پر نازل کر دیتے اور وہ ان کے سامنے اسے پڑھتا تو بھی انہوں نے اُس پر ایمان نہیں لانا تھا' ہم نے یہ چیز (یعنی انکار کرنا) مجرم لوگوں کے دلوں میں اسی طرح ڈال

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ﴾

[الشعراء: 198]

دیا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک وہ دردناک عذاب کو نہیں دیکھ لیتے“۔

وَقَالَ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ يٰس:

﴿لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا. فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [يس: 7]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰسین میں ارشاد فرمایا ہے:

”اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کے بارے میں قول ثابت ہو چکا ہے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے، ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ منہ اوپر کی طرف اُٹھائے ہیں، ہم نے اُن کے آگے بھی ایک رکاوٹ بنا دی ہے اور اُن کے پیچھے بھی رکاوٹ بنا دی ہے تو ہم نے اُنہیں ڈھانپ دیا ہے، اب وہ دیکھ نہیں سکتے ہیں، اُن کیلئے برابر ہے کہ تم اُنہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ، وہ ایمان نہیں لائیں گے“۔

وَقَالَ تَعَالٰى فِي حم الْجَاثِيَةِ:

﴿اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ. وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ. وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشٰوَةً. فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾

[الجاثية: 23]

اللہ تعالیٰ نے حٰم الجاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

”ایسے شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے علم ہونے کے باوجود گمراہ رہنے دیا ہو اور اُس کی سماعت اور دل پر مہر لگا دی ہو اور اُس کی آنکھ پر پردہ بنا دیا ہو تو اللہ تعالیٰ کے بعد کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے، کیا تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو“۔

وَقَالَ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ. حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ﴾

[محمد: 16]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد ﷺ میں ارشاد فرمایا ہے:

”اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو غور سے تمہاری بات سنتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے اُن سے کہتے ہیں: اُنہوں نے ابھی کیا فرمایا ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں“۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ:
{ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا. فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ. فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ}
[المنافقون: 3]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقین میں ارشاد فرمایا ہے:
''اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ایمان لائے پھر اُنہوں نے کفر کیا تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو اب وہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے ہیں''۔

آیات سے وجہ استدلال کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا تَلَوْتُهُ مِنْ هَذِهِ الْآيَاتِ يَدُلُّ الْعُقَلَاءَ عَلَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَتَمَ عَلَى قُلُوبِ قَوْمٍ. وَطَبَعَ عَلَيْهَا. وَلَمْ يُرِدْهَا لِعِبَادَتِهِ. وَاَرَادَهَا لِمَعْصِيَتِهِ. فَاَعْمَاهَا عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ تُبْصِرْهُ. وَاَصَمَّهَا عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ تَسْمَعْهُ. وَاَخْزَاهَا وَلَمْ يُطَهِّرْهَا. يَفْعَلُ بِخَلْقِهِ مَا يُرِيدُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جتنی بھی آیات تلاوت کی ہیں یہ سب عقلمند لوگوں کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے' اُس نے اُن پر مہر لگائی ہے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی عبادت کا ارادہ نہیں کیا' اُس نے اُن لوگوں کی نافرمانی کا ارادہ کیا تو اُنہیں حق سے نابینا کر دیا وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے' اُس نے اُنہیں حق سے بہرا کر دیا وہ اُسے سن نہیں سکتے' اُس نے اُنہیں رسوائی کا شکار کیا اور اُنہیں ناپاک کر دیا اور وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جو ارادہ کرتا ہے' وہ کرتا ہے۔

ایک سوال اور اُس کا جواب

لَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ اَنْ يَقُولَ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ؟ فَمَنْ قَالَ ذَلِكَ. فَقَدْ عَارَضَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي فِعْلِهِ. فَضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ.

کسی بھی کہنے والے کیلئے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فعل کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے' تو ایسا شخص حق کے راستہ سے گمراہ ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ اخْتَصَّ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ اَحَبَّ. فَشَرَحَ قُلُوبَهُمْ لِلْإِيمَانِ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِهِمْ.

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہا اُسے مخصوص کر لیا اور اُن کے دلوں کو ایمان کیلئے کشادہ کر دیا اور ایمان کو اُن لوگوں کے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

{وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ اُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ فَضْلًا

''اور اُس نے تمہارے لیے کفر' فسق اور گناہوں کو ناپسندیدہ کیا' یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے اور

مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ} [الحجرات: 7]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْقِلُوا يَا مُسْلِمِيْنَ مَا يُخَاطِبُكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ يُعَلِّمُكُمْ اَنِّي مَالِكٌ لِلْعِبَادِ. اَخْتَصُّ مِنْهُمْ مَنْ اُرِيدُ. فَاُطَهِّرُ قَلْبَهُ. وَاَشْرَحُ صَدْرَهُ. وَاُزَيِّنُ لَهُ طَاعَتِي. وَاُكَرِّهُ اِلَيْهِ مَعْصِيَتِي. لَا لِيَدٍ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ اِلَيَّ. اَنَا الْغَنِيُّ عَنْ عِبَادِي. وَهُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَيَّ

{ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21]

وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ هَدَاهُ لِلْإِيمَانِ.

اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانو! تم سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا خطاب فرمایا ہے؟ اس کے ذریعہ وہ تمہیں اس بات کی تعلیم دینا چاہتا ہے کہ میں بندوں کا مالک ہوں' اُن میں سے جس کے بارے میں' میں ارادہ کروں گا اُسے مخصوص کرلوں گا' اُس کے دل کو پاک کردوں گا' اُس کے سینہ کو کشادہ کردوں گا' اُس کیلئے اپنی فرمانبرداری کو آراستہ کردوں گا اور اپنی نافرمانی کو ناپسندیدہ کردوں گا اور ایسا اُس کے کسی احسان کی وجہ سے نہیں ہوگا جو اُس نے پہلے مجھ پر کیا ہو' کیونکہ میں تو اپنے بندوں سے بے نیاز ہوں اور وہ سب میرے محتاج ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اُسے عطا کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے"۔

اور اس بات پر اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ اُس نے آدمی کو ایمان کی طرف ہدایت نصیب کی۔

اسلام' اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

اَلَمْ تَسْمَعُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِلَى قَوْلِ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمِ حِينَ امْتَنَّ قَوْمٌ بِاِسْلَامِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَمُنُّونَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ}

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اسلام کے حوالے سے احسان جتلانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"وہ لوگ تم پر احسان جتلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسلام لائے ہیں' تم فرمادو! تم مجھ پر اپنے اسلام کی وجہ سے احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان کیا ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی

[الحجرات: 17]

طرف رہنمائی نصیب کی ہے اگر تم سچے ہو"۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا يَهْدُونَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ أَنَّهُ يَهْدِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے اور یہ کہ انبیاء صرف اُسے ہدایت دے سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود ہو کہ وہ اسے ہدایت دے گا

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

{فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا} [النساء: 88]

"کیا وجہ ہے کہ منافقین کے بارے میں تم لوگ دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اُن کے کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اوندھا کر دیا، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے گمراہ کیا ہو تم اُسے ہدایت دیدو، اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے تم اُس کیلئے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں پاؤ گے"۔

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذِهِ السُّورَةِ، وَقَدْ ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے، اُس میں منافقین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا:

{مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ، وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا} [النساء: 143]

"وہ اس بارے میں تذبذب کا شکار رہتے ہیں، نہ اُن کی طرف نہ ان کی طرف اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تم اُس کیلئے (ہدایت کا) راستہ نہیں پاؤ گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

"وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ تاریکیوں میں گونگے اور بہرے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُسے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو وہ چاہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ. فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰاكُمْ اَجْمَعِيْنَ} [الانعام: 149]

''تم فرما دو! بالغ حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

{مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ} [الاعراف: 186]

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہوگا، وہ اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الرَّعْدِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ. وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ} [الرعد: 27]

''جن لوگوں نے کفر کیا وہ یہ کہتے ہیں: اُس پر اُس کے پروردگار کی طرف سے کوئی آیت نازل کیوں نہیں ہوئی، تم فرما دو بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جو (اُس کی طرف) رجوع کرنے والا ہو اُسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. اَنْ لَّوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا} [الرعد: 31]

''تو کیا ایمان والوں کو اس بات سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت نصیب کر دیتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ. وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ} [الرعد: 33]

''بلکہ کفر کرنے والوں کیلئے اُن کا فریب آراستہ کر دیا گیا اور اُنہیں (ہدایت کے) راستہ سے روک دیا گیا، تو جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کیلئے رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ سُوْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ. فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ

''ہم نے جس بھی رسول کو مبعوث کیا اُسے اُس کی قوم کی زبان کے ہمراہ بھیجا تا کہ وہ اُن کے سامنے (شرعی احکام) بیان کرے، تو

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [ابراهيم: 4]

اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے ہدایت عطا کردے، وہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النَّحْلِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَعَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ} [النحل: 9]

''اور سیدھا راستہ (دکھانا) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور اُن (راستوں) میں سے کئی ٹیڑھے بھی ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ. وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ} [النحل: 37]

''اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول کو مبعوث کیا (اس حکم کے ساتھ) کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی باطل معبودوں) سے بچ کے رہو، تو اُن میں سے کچھ لوگ وہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی اور کچھ لوگ وہ تھے جن پر گمراہی مسلط ہو گئی، تم لوگ زمین میں گھومو اور اس بات کا جائزہ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا اور اگر تمہیں اُن کے ہدایت حاصل کرنے کہ خواہش ہے تو اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے اُسے وہ ہدایت عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اُن لوگوں کا کوئی مددگار ہوگا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْإِسْرَاءِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاسراء میں ارشاد فرمایا ہے:

{مَنْ يَهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ}

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو تم اُس کے علاوہ کسی اور کو اُن لوگوں کیلئے مددگار نہیں پاؤ گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف میں ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَنْ نَدْعُوَ مِنْ

''وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور ہم نے اُن کے دل مضبوط کر دیئے جب وہ اُٹھے اور اُنہوں نے یہ کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جو

دُونِهِ إِلَهًا. لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا}

آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، ہم اُس کے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کریں گے (اگر ہم ایسا کریں) تو یہ انتہائی لغو بات ہو گی"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللهِ مَنْ يَهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا}

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو تم اُس کیلئے کوئی ایسا مددگار نہیں پاؤ گے جو رہنمائی کر دے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْحَجِّ:

{وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، وَأَنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ} [الحج: 16]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور اسی طرح ہم نے اُس (قرآن) کو واضح نشانیوں کی شکل میں نازل کیا اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النُّورِ:

{يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ}

[النور: 35]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کیلئے ہدایت عطا کر دیتا ہے"۔

ثُمَّ قَالَ

{وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ} [النور: 40]

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے نور طے نہ کیا ہو اُسے نور نصیب نہیں ہوتا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ، وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[النور: 46]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تحقیق ہم نے آیات نازل کی ہیں جو واضح کرنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ:

{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم جسے پسند کرتے ہو اُسے تم ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے اور وہ ہدایت حاصل

بِالْمُهْتَدِينَ}

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الرُّومِ:

{بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ} [الروم: 29]

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ السَّجْدَةِ:

{وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا، وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ} [السجدة: 13]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ:

{أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ، إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ} [فاطر: 8]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الزُّمَرِ:

{فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ}

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

کرنے والوں کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم میں ارشاد فرمایا ہے:

”جن لوگوں نے ظلم کیا اُنہوں نے علم کے بغیر، اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا ہوا اور اُن لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدۃ میں ارشاد فرمایا ہے:

”اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اُس کی ہدایت عطا کر دیتے لیکن ہماری طرف سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں، دونوں سے بھر دوں گا“۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاطر میں ارشاد فرمایا ہے:

”کیا وہ شخص جس کیلئے اُس کے بُرے عمل کو آراستہ کر دیا گیا ہے اور وہ اُسے اچھا سمجھتا ہو (وہ نیک آدمی کی طرح ہو سکتا ہے!) بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے تو تم اُن (کفار) پر حسرت کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب نہ ہو، وہ لوگ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں علم رکھنے والا ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر میں ارشاد فرمایا ہے:

”اُن بندوں کو خوش خبری دے دو جو بات کو غور سے سنتے ہیں اور اُس میں سے بہترین کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے اور یہی لوگ عقل رکھنے والے ہیں“۔

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ اِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ. ذَلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [الزمر: 23]

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب کی شکل میں ہے (جس کے مضامین) ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں اور اُنہیں دُہرایا جاتا ہے تو اُن لوگوں کی کھالیں کانپنے لگتی ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور پھر اُن کی کھالیں اور اُن کے دل، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے نرم ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت ہے جس کے ذریعہ وہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ} [الزمر: 36]

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں حضرت محمد ﷺ کیلئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ تمہیں اُن کے حوالے سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا غیر ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ غالب (اور) انتقام لینے والا نہیں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم الْمُؤْمِنُ:

{يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ. وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [غافر: 33]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰم المؤمن میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ:

{كَذَلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ. وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [المدثر: 31]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اَنَّ مَوْلَاكُمُ الْكَرِيمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہارے آقا نے تمہیں یہ خبر دی ہے کہ وہ جسے چاہتا

يُخْبِرُكُمْ اَنَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، فَيُوَصِّلُ اِلَى قَلْبِهِ مَحَبَّةَ الْاِيمَانِ، فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ، وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ، فَلَا يَقْدِرُ نَبِيٌّ وَلَا غَيْرُهُ عَلَى هِدَايَتِهِ بَعْدَ اَنْ اَضَلَّهُ اللهُ عَنِ الْاِيمَانِ

ہے ہدایت دیتا ہے اور اُس کے دل تک ایمان کی محبت پہنچا دیتا ہے تو وہ شخص ایمان لے آتا ہے اور تصدیق کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے تو کوئی نبی یا کوئی اور اُسے ہدایت دینے پر قادر نہیں ہوتا' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایمان کے حوالے سے گمراہ رہنے دیا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى اَنَّهُ اَرْسَلَ الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ يُضِلُّونَهُمْ وَلَا يُضِلُّونَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ فِي عِلْمِهِ اَنَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَلَا يَضُرُّونَ اَحَدًا اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ وَكَذَلِكَ السَّحَرَةُ لَا يَضُرُّونَ اَحَدًا اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُس نے شیاطین کو کافر لوگوں کی طرف بھیجا تا کہ وہ اُنہیں گمراہ کریں اور وہ اُسی صورت میں گمراہ ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے' وہ شیاطین کسی بھی شخص کو اللہ کی اجازت سے ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں' اسی طرح جادوگر لوگ کسی کو اللہ کی اجازت سے ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

{وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا} [البقرة: 102] اِلَى قَوْلِهِ: {فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ} [البقرة: 102]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور اُن لوگوں نے اُس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے عہد حکومت میں شیاطین (منتر وغیرہ) پڑھا کرتے تھے، سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''وہ اُن دونوں سے اُس چیز کا علم حاصل کرتے تھے جس کے ذریعہ وہ لوگ آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دیں اور وہ اس کے ذریعہ کسی کو بھی، اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہی، نقصان پہنچا سکتے تھے''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ مَرْيَمَ:

{اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے کفر کرنے والوں پر شیاطین

الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا} [مريم: 83]

کو چھوڑ دیا جو اُنہیں مسلسل اُکساتے رہتے ہیں"۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ وَالصَّافَاتِ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ. مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

[الصافات: 162]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصافات میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو"۔

349- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد حذاء نے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

"(تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو"۔

قَالَ: الشَّيَاطِينُ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

حسن بصری فرماتے ہیں: شیاطین اُن لوگوں کی گمراہی کے حوالے سے اُنہیں گمراہی کا شکار صرف اُس صورت میں کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کیلئے یہ بات لازم کر دی ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

عمر بن عبدالعزیز کا قول

350- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہیں کی جائے گی تو وہ شیطان کو پیدا ہی نہ کرتا جو تمام بُرائیوں کی جڑ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ بات معلوم ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا تھا) تو جو شخص اُس سے ناواقف رہا وہ ناواقف رہا اور جس نے اس کو

الْخَطِيئَةِ. وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللهِ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ ثُمَّ قَرَأَ:

جانتا تھا اُس نے جان لیا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ. مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

''تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (تم سب) اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جلنے والا ہو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَالَ تَعَالَى: {وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ} [فصلت: 25]

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تو ہم نے اُن کیلئے ساتھی مقرر کیے ہیں جو اُن کے سامنے اور اُن کے پیچھے اُن کیلئے چیزیں آراستہ کرتے ہیں اور اُن پر فرمان ثابت ہو چکا ہے جو ایسی اُمتوں کے بارے میں ہیں جو اُن سے پہلے گزر چکی ہیں جن کا تعلق جنات اور انسانوں سے ہے' بے شک وہ لوگ خسارہ پانے والے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الزُّخْرُفِ: {وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ، وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ} [الزخرف: 36]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑتا ہے ہم اُس کیلئے شیطان کو مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کا ساتھی ہوتا ہے اور وہ لوگ اُنہیں (حق کے راستے سے) روکتے ہیں اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ أَخْبَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى يَا مُسْلِمُونَ أَنَّهُ يُرْسِلُ الشَّيَاطِينَ عَلَى مَنْ لَمْ يَجْرِ لَهُ فِي مَقْدُورِهِ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيُضِلُّهُمْ بِالشَّيَاطِينِ، فَيُزَيِّنُونَ لَهُمْ قَبِيحَ مَا هُمْ عَلَيْهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ خبر دی ہے اے مسلمانو! کہ وہ شیاطین کو اُن لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جن کی تقدیر میں یہ طے ہی نہیں ہوا کہ وہ مؤمن ہوں گے تو اللہ تعالیٰ' شیاطین کے ذریعہ اُن لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے' وہ شیاطین اُن لوگوں کے سامنے قبیح چیزوں کو آراستہ کرتے ہیں جن قبیح چیزوں پر وہ لوگ

گامزن ہوتے ہیں۔

وَقَدْ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ تَعَالَى اَنَّهُ هُوَ الَّذِي فَتَنَ قَوْمَ مُوسَى، حَتَّى عَبَدُوا الْعِجْلَ بِمَا قَبَضَ لَهُمُ السَّامِرِيُّ، فَاَضَلَّهُمْ بِمَا عَمِلَ لَهُمْ مِنَ الْعِجْلِ، اَلَمْ تَسْمَعُوا اِلَى قَوْلِهِ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اُسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو آزمائش کا شکار کیا یہاں تک کہ وہ لوگ بچھڑے کی عبادت کرنے لگے' اس کی وجہ یہ تھی کہ سامری نے اُن کے سامنے یہ صورتِ حال آراستہ کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُس حوالے سے گمراہ رہنے دیا جو اُنہوں نے بچھڑے کے حوالے سے عمل کیا تھا' کیا آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا جو اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا تھا:

{فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ} [طه: 85]

''اُس نے فرمایا: ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش کا شکار کر دیا ہے اور سامری نے اُنہیں گمراہ کر دیا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ الْاَنْبِيَاءِ:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُونَ} [الانبياء: 35]

''اور ہم تمہیں بُرائی اور بھلائی کے حوالے سے آزمائش کے طور پر آزمائیں گے اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹا دیا جائے گا''۔

وَقَالَ تَعَالَى: فِي سُورَةِ حم الْمُؤْمِنُ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حٰم المؤمن میں ارشاد میں فرمایا ہے:

{وَكَذَلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ، وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ} [غافر: 37]

''اسی طرح فرعون کیلئے اُس کے بُرے عمل کو آراستہ کر دیا گیا اور اُسے راستہ سے روک دیا گیا''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالَى اَنَّ مَشِيئَةَ الْخَلْقِ تَبَعٌ لِمَشِيئَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَهْتَدِيَ اهْتَدَى، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُضِلَّ لَمْ يَهْتَدِ اَبَدًا

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ مخلوق کی مشیت' اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے' تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے کہ

وہ ہدایت حاصل کر لے' وہ ہدایت حاصل کر لیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں وہ یہ چاہے کہ وہ گمراہ رہے تو وہ کبھی ہدایت حاصل نہیں کرتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا ہے:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ، لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ. وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ. بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ. وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [البقرة: 213]

''پہلے لوگ ایک ہی گروہ تھے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا، اُس نے اُن کے ہمراہ کتاب نازل کی جو حق والی تھی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دیں جس کے بارے میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اس کے بارے میں اختلاف اُنہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی، اس کے بعد کہ اُن کے بعد واضح ثبوت آ گئے، یہ اُن کی آپس کی سرکشی کی وجہ سے تھا تو جس حق کے بارے میں اُن لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن کے تحت ایمان والوں کو ہدایت عطا کر دی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيهَا:

اللہ تعالیٰ نے اس (سورت) میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا اقْتَتَلُوا، وَلَكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ} [البقرة: 253]

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ آپس میں اختلاف نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [الانعام: 35]

''اور اگر اُن لوگوں کا منہ پھیر لینا تم پر گراں گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے تو اُن کیلئے زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر و تاکہ تم اُن کے پاس کوئی نشانی لے آؤ، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُن سب کو ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو تم ناواقف لوگوں میں ہرگز نہ ہو جانا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي هَذِهِ السُّورَةِ:

اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

''وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا وہ تاریکیوں میں گونگے اور بہرے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اُسے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ} [الانعام: 107]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اُس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور تم مشرکین سے منہ موڑ لو اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے، ہم نے تمہیں اُن پر محافظ مقرر نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم اُن پر وکیل ہو''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ، وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا. مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الانعام: 111]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتے نازل کر دیں اور مردے اُن کے ساتھ کلام کریں اور ہم وہ سب چیزیں اُن کے سامنے لے آئیں جو پہلے گزر چکی ہیں تو بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، البتہ اگر اللہ چاہے تو معاملہ مختلف ہے لیکن اُن میں سے زیادہ تر لوگ جاہل ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ هُودٍ:

{وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ} [هود: 118]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود میں ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا یہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے، البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے اور تمہارے پروردگار کی یہ بات پوری ہوگی کہ میں جہنم کو جنات اور انسانوں، دونوں سے ضرور بھر دوں گا''۔

حسن بصری کا قول

351- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس کا معاملہ

رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے"۔

قَالَ: وَمَنْ رَحِمَ رَبُّكَ غَيْرُ مُخْتَلِفِينَ وَقُلْتُ: وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ. وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ. وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلرَّحْمَةِ. وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلْعَذَابِ

حسن بصری نے فرمایا: یعنی جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا وہ اختلاف نہیں کریں گے۔ میں نے کہا: کیا اسی لیے اُس نے اُنہیں پیدا کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے انہیں جنت کیلئے پیدا کیا ہے اور دوسروں کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے' ان لوگوں کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے اور دوسروں کو عذاب کیلئے پیدا کیا ہے۔

352- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَكَانَ مُجَانِبًا لِلْحَسَنِ، لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ فِي الْقَدَرِ، حَتَّى لَقِيَهُ، فَسَأَلَهُ الرَّجُلُ أَوْ سُئِلَ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہمارے پاس آیا' وہ پہلے حسن بصری سے الگ الگ رہا کیونکہ اُسے حسن بصری کے حوالے سے تقدیر کے بارے میں ایک مخصوص مسلک کا پتا چلا تھا' یہاں تک کہ جب اُس کی ملاقات حسن بصری سے ہوئی اور اُس شخص نے حسن بصری سے سوال کیا' یا حسن بصری سے ویسے ہی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

"وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا ہو اور اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے"۔

قَالَ: لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ رَحْمَةِ اللَّهِ. قَالَ: {وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]؟ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِ، وَأَهْلَ النَّارِ لِلنَّارِ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْذِبُ عَنِ الْحَسَنِ

حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت والے لوگ اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے۔ اُس نے کہا: اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے؟ تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کو جنت کیلئے اور اہلِ جہنم کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص حسن بصری کی طرف سے دفاع کیا کرتا تھا۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ارشاد فرمایا ہے:

السَّلَامُ:

{وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [ابراهيم: 4]

''ہم نے ہر رسول کو اُس کی قوم کی مخصوص زبان کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُن کے سامنے بیان کر دے' تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کر دے' وہ غالب حکمت والا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ النُّورِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا ہے:

{لَقَدْ اَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [النور: 46]

''بے شک ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْقَصَصِ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں اپنے نبی سے یہ فرمایا ہے:

{اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

''بے شک تم اُسے ہدایت نہیں دے سکتے جسے تم چاہتے ہو' لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

وَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الملائکہ میں اپنے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ، وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ. اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيرٌ} [فاطر: 22]

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے سنا دیتا ہے اور تم اُسے نہیں سناتے جو قبور میں ہیں' تم صرف ڈرانے والے ہو''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ حم عسق:

اللہ تعالیٰ نے حٰم عسق میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهٖ} [الشورى: 8]

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم اُسے نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں' تم صرف ڈرانے والے ہو''۔

وَقَالَ فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ:

{كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ، وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ. هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ} [المدثر: 54]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشادفرمایا ہے:

''خبردار! یہ نصیحت کی بات ہے تو جو شخص چاہے وہ اس سے نصیحت حاصل کر لے اور نصیحت صرف وہ حاصل کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے' وہ لوگ تقویٰ والے ہیں اور وہ مغفرت والے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا}

[الانسان: 1]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانسان میں ارشادفرمایا ہے:

''کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا''۔

بَعْدَ أَنْ حَذَّرَ مِنَ النَّارِ، وَشَوَّقَ إِلَى الْجَنَّاتِ مِمَّا أَعَدَّ فِيهَا لِأَوْلِيَائِهِ. فَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ:

{إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا} [المزمل: 19]

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنہیں جہنم سے بچنے کی تلقین کی اور اُس چیز کی طرف اُنہیں شوق دلایا جو جنت میں اُس نے اپنے دوستوں کیلئے تیار کی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے ارشادفرمایا:

''بے شک یہ نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے تو جو شخص چاہے گا وہ اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کر لے گا''۔

ثُمَّ قَالَ:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ، إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے:

''اور تم لوگ کچھ نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے' وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت میں داخل کر لے گا اور ظالم لوگوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِي سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ، وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التکویر میں ارشادفرمایا ہے:

''تم میں سے جس کیلئے اُس نے چاہا کہ وہ سیدھا رہے' اور تم نہیں چاہتے مگر اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

353- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَقِيمَ}

[التكوير: 28]

قَالُوا: الْاَمْرُ اِلَيْنَا، اِنْ شِئْنَا اسْتَقَمْنَا، وَاِنْ شِئْنَا لَمْ نَسْتَقِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْتَبِرُوا يَا مُسْلِمُونَ، هَلْ لِقَدَرِيٍّ فِي جَمِيعِ مَا تَلَوْتُهُ حُجَّةٌ؟ اِلَّا خِذْلَانًا وَشِقْوَةً

زید بن اسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''یہ اُس کیلئے ہیں جو تم میں سے یہ چاہے کہ وہ سیدھا رہے''۔

تو لوگوں نے عرض کی: کیا یہ معاملہ ہماری طرف آ گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں گے تو ٹھیک رہیں گے اور اگر نہیں چاہیں گے تو ٹھیک نہیں رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم کچھ نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اے مسلمانو! تم غور کرو کہ کیا قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کیلئے ان تمام آیات میں سے کسی میں کوئی حجت ہے؟ جو میں نے تلاوت کی ہیں، صرف رسوائی اور بدبختی ہے۔

354- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ: مَا اَضَلَّ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ فِيهِ حُجَّةٌ اِلَّا قَوْلُهُ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی بیان کرتے ہیں:

امام مالک نے فرمایا: وہ شخص کتنا گمراہ ہے جو تقدیر کا انکار کرتا ہے، اُن لوگوں کے خلاف اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی حجت ہونے کے طور پر کافی ہے:

''اُسی ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ کافر

وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ} [التغابن: 2]

لَكَفٰى بِهَا حُجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس کی وضاحت

355- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَفِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

{كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُودُونَ. فَرِيقًا هَدٰى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ}

[الاعراف: 30]

وَكَذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حِينَ خَلَقَهُمْ، فَجَعَلَهُمْ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا، وَسَعِيدًا وَشَقِيًّا، وَكَذٰلِكَ يَعُودُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُهْتَدِينَ وَضُلَّالًا

356- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

{ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 49]

ہیں اور کچھ مؤمن ہیں"۔

تو اس کے حجت ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جس طرح اُس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے' ایک گروہ نے ہدایت حاصل کی اور ایک گروہ کے بارے میں گمراہی طے ہو گئی"۔

تو اسی طرح جب اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا تو یونہی پیدا کیا اور اُس نے اُن لوگوں کو مؤمن اور کافر بنایا اور نیک بخت اور بدبخت بنایا' اسی طرح قیامت کے دن وہ اُن کو دوبارہ بنائے گا کہ کچھ ہدایت یافتہ ہوں گے اور کچھ گمراہ ہوں گے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

"(اُن لوگوں سے کہا جائے گا:) تم لوگ "سقر" کا ذائقہ چکھو' ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

قَالَ: نَزَلَتْ تَعْيِيرًا لِاَهْلِ الْقَدَرِ

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا: یہ اہلِ قدر کو عار دلانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

357- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا}

[الشمس: 8]

قَالَ: فَالتَّقِيُّ اَلْهَمَهُ التَّقْوَى، وَالْفَاجِرُ اَلْهَمَهُ الْفُجُورَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

انس بن عیاض نے ابوحازم کا یہ قول نقل کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو اُس نے اُسے اُس کا فجور اور پرہیز گاری الہام کی''۔

ابوحازم فرماتے ہیں: پرہیز گار شخص کو اُس نے پرہیز گاری الہام کی اور گنہگار شخص کو اُس نے گناہ الہام کیے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ: وَاللهِ مَا قَالَتِ الْقَدَرِيَّةُ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى، وَلَا كَمَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَلَا كَمَا قَالَ النَّبِيُّونَ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ النَّارِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَخُوهُمْ اِبْلِيسُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) زید بن اسلم یہ فرما چکے ہیں کہ اللہ کی قسم! قدریہ فرقہ کا جو موقف ہے وہ اُس کے مطابق نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو فرشتوں نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو انبیاء نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اہلِ جنت نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اہلِ جہنم نے کہا ہے اور نہ ہی اُس کے مطابق ہے جو اُن کے بھائی ابلیس نے کہا ہے۔ (اس کی دلیل یہ آیات ہیں:)

قَالَ اللهُ تَعَالَى:

{وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم کچھ نہیں چاہتے صرف وہ (ہوتا) ہے جو اللہ چاہتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ:

{سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا}

[البقرۃ: 32]

فرشتوں نے یہ کہا:

''اُنہوں نے کہا: تُو ہر عیب سے پاک ہے، ہمیں کوئی علم نہیں ہے صرف وہ علم ہے جو تُو نے ہمیں دیا ہے''۔

وَقَالَ النَّبِيُّونَ مِنْهُمْ شُعَيْبٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّنَا} [الاعراف: 89]

وَقَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ:

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ}

[الاعراف: 43]

وَقَالَ أَهْلُ النَّارِ:

{رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا}

[المؤمنون: 106]

وَقَالَ أَخُوهُمْ إِبْلِيسُ

{رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي} [الحجر: 39].

358- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ بِذَلِكَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْرُوفُ بِكُرْدُوسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ حُبَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ هَذَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَصَدَّقَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ. وَنَحْنُ نَزِيدُ عَلَى مَا قَالَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ. مِمَّا قَالَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ، مِمَّا هُوَ حُجَّةٌ عَلَى أَهْلِ الْقَدَرِ. وَمِمَّا قَالَهُ أَهْلُ النَّارِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ. مِمَّا فِيهِ حُجَّةٌ عَلَى أَهْلِ

انبیاء نے یہ کہا: جن میں سے ایک حضرت شعیب علیہ السلام ہیں:

"ہمارے لیے یہ نہیں تھا کہ ہم دوبارہ اس میں آتے مگر یہ کہ اگر اللہ چاہے جو ہمارا پروردگار ہے"۔

اور اہلِ جنت یہ کہیں گے:

"ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس چیز کی ہدایت نصیب کی اور ہم ہدایت پانے والے نہ تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی"۔

اہلِ جہنم یہ کہیں گے:

"اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی"۔

اُن (قدریہ فرقہ کے لوگوں) کا بھائی ابلیس اُس نے یہ کہا تھا:

"اے میرے پروردگار! جو تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے"۔

فریابی نے اپنی سند کے ساتھ زبیر بن حبیب کے حوالے سے زیاد بن اسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یہ بات کہی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) زید بن اسلم نے سچ کہا ہے اور زید بن اسلم کی کہی ہوئی بات پر ہم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو بات انبیاء کرام نے کہی ہے وہ اہلِ قدر کے خلاف حجت رکھتی ہے اور جو بات اہلِ جہنم نے کہی ہے جو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے اُس میں بھی ایسی چیز ہے جو اہلِ قدر کے خلاف حجت رکھتی ہے تو یہاں اس سے

الْقَدَرِيَّةِ فَأَوَّلُ مَا أَبْدَأُ بِذِكْرِهِ هَاهُنَا بَعْدَ ذِكْرِنَا لِمَا مَضَى زِيَادَةً عَلَى مَا قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ذَكَرْنَا عَنِ اللهِ تَعَالَى مَا قَالَهُ، مِمَّا يَفْتَضِحُ بِهِ أَهْلُ الْقَدَرِ، وَنَذْكُرُ مَا قَالَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ مِمَّا هُوَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِ الْقَدَرِ، الَّذِينَ زِيغَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَالَّذِي قَدْ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ، وَخَالَفُوا سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ،

پہلے میں جس بات کا ذکر کروں گا وہ زید بن اسلم کا جو قول ہم نے ذکر کیا ہے اُس پر اضافہ ہوگا' ہم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جو اُنہوں نے بھی بیان کی جس کی وجہ سے قدریہ فرقہ کے لوگوں کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اب ہم اُس چیز کا ذکر کریں گے جو انبیاء کرام نے کہی تھی جس سے قدریہ فرقہ کے لوگوں کی تردید ہوتی ہے' وہ لوگ کہ جو حق کے راستہ سے ہٹ گئے اور گمراہ ہو گئے' وہ لوگ جن کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور اُس نے اُنہیں گھیرے میں لے لیا ہے اور وہ لوگ مسلمانوں کے راستہ سے الگ ہو گئے ہیں۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْمٍ أَشْقَاهُمْ وَأَضَلَّهُمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہیں اُس نے بدبخت بنایا اور اُنہیں حق کے راستہ سے گمراہ رہنے دیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الأنعام: 111]

"اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتوں کو نازل کریں اور مُردے اُن کے ساتھ کلام کریں اور ہم ہر چیز کو اُن کے سامنے جمع کر دیں تو بھی وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں' البتہ صرف اُس صورت میں' اگر اللہ چاہے' لیکن ان میں سے زیادہ تر لوگ جاہل ہیں"۔

قدریہ فرقہ کے شخص کو کیا کہا جائے گا؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰكَذَا الْقَدَرِيُّ يُقَالُ لَهُ: قَالَ اللهُ كَذَا، وَقَالَ: كَذَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَا وَقَالَ: كَذَا، وَقَالَتِ الْأَنْبِيَاءُ: كَذَا، وَقَالَتْ صَحَابَةُ نَبِيِّنَا: كَذَا، وَقَالَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ: كَذَا، فَلَا يَسْمَعُ وَلَا يَعْقِلُ إِلَّا

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے آدمی کو اسی طرح کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے اور اُس نے یہ بھی فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے اور انبیاء نے یہ بھی فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس طرح فرمایا ہے اور مسلمانوں کے آئمہ نے اس طرح فرمایا ہے' لیکن یہ بات اُس کو نہیں سنائی دیتی اور اُس کی سمجھ میں نہیں آتی' اُسے صرف

مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ مَذْهَبِهِ الْخَبِيثِ. اَعَاذَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ مَذْهَبِهِمْ. وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكُمُ التَّمَسُّكَ بِالْحَقِّ. وَثَبَّتَ قُلُوبَنَا عَلَى شَرِيعَةِ الْحَقِّ. اِنَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ. وَاَعَاذَنَا مِنْ زَيْغِ الْقُلُوبِ. فَاِنَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمُوا اَنَّ قُلُوبَهُمْ بِيَدِ اللهِ. يُزِيغُهَا اِذَا شَاءَ عَنِ الْحَقِّ. وَيَهْدِيهَا اِذَا شَاءَ اِلَى الْحَقِّ. مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَذَا كَفَرَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِيمَا اَرْشَدَ اَنْبِيَاءَهُ اِلَيْهِ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الدُّعَاءِ. اَرْشَدَهُمْ فِي كِتَابِهِ اَنْ يَقُولُوا:

اپنے خبیث مسلک کی سمجھ آتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو اُن کے بُرے مسلک سے بچا کے رکھے اور ہمیں اور آپ کو حق کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو شریعتِ حقہ پر ثابت قدم رکھے بے شک وہ بہت زیادہ فضل کرنے والا ہے اور وہ ہمیں دلوں کے ٹیڑھے پن سے بچا کے رکھے کیونکہ اہلِ ایمان یہ بات جانتے ہیں کہ اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں وہ جب چاہے دل کو حق سے بھٹکا دیتا ہے اور جب چاہے اُس کی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص اس بات پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اُس چیز کے بارے میں جس کی طرف اُس نے اپنے انبیاء کی رہنمائی کی اور اہلِ ایمان کی رہنمائی کی جس کا تعلق دعا سے ہے اُس نے اُن لوگوں کی یہ رہنمائی اپنی کتاب میں کی کہ وہ لوگ یہ کہیں:

{رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا. وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ} [آل عمران: 8]

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تُو نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے اور ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کرنا بے شک تُو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

359- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنُ حَسَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ. وَهِشَامٌ. وَالْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَعْوَةٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَدْعُوَ بِهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ دعا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی:

359- رواہ أحمد 6/251، وأبو یعلی: 4669.

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

قَالَتْ: قُلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا دَعْوَةٌ أَسْمَعُكَ تُكْثِرُ أَنْ تَدْعُوَ بِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

"اے دلوں کے تبدیل کر دینے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دعا کیا ہے جو میں آپ کو بکثرت مانگتے ہوئے سنتی ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہے تو ٹھیک رکھے اور اگر ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دے۔

تقدیر کے بارے میں انبیاء کرام کے نظریات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ نَذْكُرُ مَا قَالَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد ہم وہ ذکر کریں گے جو انبیاء نے کہا تھا اور یہ اُس چیز کے برخلاف ہے جو قدریہ فرقہ کے لوگوں کا موقف ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قول

قَالَ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَوْمِهِ لَمَّا قَالُوا:

{يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ}

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا جب اُن کی قوم نے اُن سے یہ کہا:

"اُن لوگوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہمارے ساتھ بحث کی اور بہت زیادہ بحث کی' تو تم ہمارے پاس وہ چیز لے آؤ جس کا تم ہمارے ساتھ وعدہ کرتے ہو' اگر تم سچے ہو' تو نوح نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے پاس وہ چیز لے آئے گا' اگر وہ چاہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو اور میری خیر خواہی تمہیں فائدہ نہیں دے گی' اگر میں نے تمہارے لیے خیر خواہی کا ارادہ کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے گمراہ رہنے کا ارادہ کیا ہو' وہ تمہارا پروردگار ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا"۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قول

وَقَالَ شُعَيْبٌ لِقَوْمِهِ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا' اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

{قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا} الْآيَةَ

''اُس گروہ نے جنہوں نے اُس کی قوم میں سے تکبر کیا' اُس نے یہ کہا کہ ہم تمہیں نکال دیں گے اے شعیب! اور اُن لوگوں کو بھی جو تمہارے ساتھ ہیں اپنی بستی سے' یا پھر تم ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے' تو شعیب نے کہا: کیا ہمارے ساتھ زبردستی کی جائے گی' ہم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہو گی اگر ہم دوبارہ تمہاری ملت میں واپس آئیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہو اور ہمارے لیے یہ نہیں ہے کہ ہم اُس میں واپس آئیں' البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے جو ہمارا پروردگار ہے اور ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' اللہ تعالیٰ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں' اے اللہ! تُو ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان کھول دے''۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ أَيْضًا لِقَوْمِهِ:

حضرت شعیب علیہ السلام نے ہی اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا:

{وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ، وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ} [هود: 88]

''میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تمہارے پیچھے لگ کر خود بھی وہی کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں' میں تو صرف بہتری چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے' اُسی پر میں نے توکل کیا اور اُس کی طرف میں رجوع کرتا ہوں''۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

وَقَالَ تَعَالَى فِي قِصَّةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں یہ بات بیان کی ہے:

{وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ، وَهَمَّ بِهَا، لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ، كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا

''اُس عورت نے اُس کا قصد کیا اور وہ بھی اُس کا قصد کر لیتا اگر وہ اپنے پروردگار کی برہان نہ دیکھ لیتا' اسی طرح ہم نے اُس سے بُرائی کو اور خرابی کو پھیر دیا' وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ایک

الْمُخْلَصِينَ} [يوسف: 24]

تھا"۔

وَقَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ کہا تھا:

{رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي اِلَيْهِ، وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ، وَاَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [يوسف: 33]

"اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! قید خانہ میرے نزدیک اُس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف وہ مجھے بُلا رہی ہیں اور اگر تُو نے مجھ سے اُن عورتوں کے فریب کو نہ پھیرا ہوتا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاتا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاتا"۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

{فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ، فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ، اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [يوسف: 34]

"تو اُس کے پروردگار نے اُس کی دعا کو مستجاب کیا اور اُن عورتوں کے فریب کو اُس سے پھیر دیا' بے شک وہ سننے والا' علم رکھنے والا ہے"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول

وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا:

{رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا، وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ} [ابراهيم: 35]

"اے میرے پروردگار! تُو اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میرے بچوں کو اس چیز سے محفوظ رکھنا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول

وَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا دَعَا عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کے خلاف دعا کی تو اُنہوں نے یہ کہا تھا:

{رَبَّنَا اِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهُ زِينَةً وَاَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى اَمْوَالِهِمْ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيمَ قَالَ قَدْ اُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا

"اے ہمارے پروردگار! تُو نے فرعون اور اُس کے ساتھیوں کو دنیاوی زندگی میں زیب و زینت اور اموال عطا کیے ہیں' اے ہمارے پروردگار! اس لیے تاکہ وہ تیرے راستہ سے گمراہ کر دیں' اے ہمارے پروردگار! تُو اُن کے اموال ختم کر دے' اُن کے دلوں پر سختی کر دے' تو وہ اُس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک وہ درد

فَاسْتَقِيمَا} [یونس: 89]

تاکہ عذاب نہ دیکھ لیں' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تم دونوں کی دعا کو قبول کیا تو تم دونوں ٹھیک رہنا''۔

وَقَالَ تَعَالَى فِيمَا أَخْبَرَ عَنْ أَهْلِ النَّارِ:

اللہ تعالیٰ نے اہلِ جہنم کے بارے میں یہ خبر دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

{وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ} [ابراھیم: 21]

''اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ اُن لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے تکبر کیا تھا کہ ہم لوگ تمہارے پیروکار تھے تو کیا تم ہم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ پرے کر سکتے ہو؟ وہ یہ کہیں گے: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت دے دیتے' اب ہمارے لیے برابر ہے کہ ہم گریہ وزاری کریں یا صبر سے کام لیں' ہمارے پاس کوئی بچنے کا راستہ نہیں ہے''۔

اہلِ جہنم کا عقیدہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ أَقَرَّ أَهْلُ النَّارِ أَنَّ الْهِدَايَةَ مِنَ اللَّهِ لَا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہاں اہلِ جہنم نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اُن کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْتَبِرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ قَوْلَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَوْلَ أَهْلِ النَّارِ. كُلُّ ذَلِكَ حُجَّةٌ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! آپ اس بات کا خیال کریں کہ انبیاءِ کرام نے کیا فرمایا ہے اور اہلِ جہنم کا کیا قول ہے' یہ سب چیزیں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے خلاف حجت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ رُسُلَهُ. وَأَمَرَهُمْ بِالْبَلَاغِ. حُجَّةً عَلَى مَنْ أُرْسِلُوا إِلَيْهِمْ. فَلَمْ يُجِبْهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ إِلَّا مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

اور آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور اُنہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ اُن لوگوں کے خلاف حجت بن جائیں جن کی طرف اُس نے رسولوں کو بھیجا تھا اور اُن لوگوں نے ایمان قبول نہیں کیا' ایمان صرف

الْهِدَايَةُ، وَمَنْ لَمْ يَسْبِقْ لَهُ مِنَ اللهِ الْهِدَايَةُ، وَفِي مَقْدُورِهِ أَنَّهُ شَقِيٌّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ يُجِبْهُمْ، وَثَبَتَ عَلَى كُفْرِهِ، وَقَدْ أَخْبَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى يَا مُسْلِمُونَ بِذَلِكَ،

اُن لوگوں نے قبول کیا جن کے بارے میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت طے ہو چکی تھی اور جن کیلئے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت طے نہیں ہوئی تھی اور اُن کے نصیب میں بدبخت رہنا اور جہنمی رہنا تھا' اُنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور وہ اپنے کفر پر ثابت قدم رہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بارے میں بتایا بھی ہے۔

نَعَمْ، وَقَدْ حَرَصَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِهِ، عَلَى هِدَايَةِ أُمَمِهِمْ، فَمَا يَقَعُ حِرْصُهُمْ، إِذَا كَانَ فِي مَقْدُورِ اللهِ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ،

جی ہاں! ہمارے نبی اور اُن سے پہلے کے انبیاء کرام بھی اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ اُن کی اُمتیں ہدایت پالیں' لیکن کیا اُن کی یہ شدید خواہش پوری ہوئی؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں یہ طے تھا کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

قرآن مجید سے استدلال

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: بَيِّنْ لَنَا هَذَا الْفَصْلَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، فَإِنَّا نَحْتَاجُ إِلَى مَعْرِفَتِهِ،

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہمارے سامنے یہ فرق واضح کر دیں کیونکہ ہم اس کی معرفت کے محتاج ہیں۔

قِيلَ لَهُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ النَّحْلِ:

تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ، فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ} [النحل: 36]

''ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول کو مبعوث کیا (جس نے یہ دعوت دی) کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کرو' تو اُن میں سے کچھ وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی اور کچھ وہ لوگ تھے جن پر گمراہی طے تھی' تو تم زمین میں سفر کرو اور اس بات کا جائزہ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا''۔

ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا:

{إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا

''اگرچہ تم اُن کی ہدایت کے شدید ترین خواہش مند ہو لیکن اللہ

يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ، وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ} [النحل: 37]

تعالیٰ اُسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ رہنے دیتا ہے اور اُن لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔

ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَحَبَّ هِدَايَةَ بَعْضِ مَنْ يُحِبُّهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا جبکہ نبی کسی کی ہدایت کے خواہش مند تھے جس سے آپ محبت کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

''تم اُسے ہدایت نہیں دیتے جس سے تم محبت کرتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

وَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا:

اسی طرح اُس نے اپنے نبی ﷺ سے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا، إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ، إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ} [الاعراف: 188]

''تم فرما دو کہ میں اپنی ذات کے نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کا علم رکھتا تو میں بہت سی بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی بُرائی لاحق نہ ہوتی' میں صرف ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں اُس قوم کو جو ایمان رکھتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ، فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [ابراهيم: 4]

''ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اُس کی قوم کی زبان والا تھا تاکہ وہ اُن لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کر دے' تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے اُسے گمراہ رہنے دے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کر دے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كُلُّ هَذَا بَيَّنَ لَكُمُ الرَّبُّ تَعَالَى بِهِ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ إِنَّمَا بُعِثُوا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ سب چیزیں تمہارے پروردگار نے تمہارے سامنے بیان کر دی ہیں کہ انبیاء کرام کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا تھا اور مخلوق کے خلاف حجت بنا کر

وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ. فَمَنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى لَهُ الْإِيمَانَ آمَنَ. وَمَنْ لَمْ يَشَأْ لَهُ الْإِيمَانَ لَمْ يُؤْمِنْ. قَدْ فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. قَدْ كَتَبَ الطَّاعَةَ لِقَوْمٍ. وَكَتَبَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى قَوْمٍ. وَيَرْحَمُ أَقْوَامًا بَعْدَ مَعْصِيَتِهِمْ إِيَّاهُ. وَيَتُوبُ عَلَيْهِمْ. وَقَوْمٌ لَا يَرْحَمُهُمْ. وَلَا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ:

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبیاء: 23]

بھیجا گیا تھا' تو جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اُسے ایمان نصیب ہو گا وہ ایمان لے آیا اور جس کے بارے میں یہ نہیں چاہا کہ اُسے ایمان نصیب ہو تو وہ ایمان نہیں لایا' اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے اُس نے کچھ لوگوں کے حق میں فرمانبرداری کو طے کر دیا ہے اور کچھ لوگوں کے حق میں نافرمانی کو طے کر دیا ہے' اُس نے کچھ لوگوں پر رحم کیا اس کے بعد کہ اُن لوگوں نے اُس کی نافرمانی کی تھی اور اُن لوگوں کی توبہ کو قبول کیا اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن پر اُس نے رحم نہیں کیا اور اُنہیں توبہ کی توفیق نہیں دی۔

''اُس سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا جو وہ کرتا ہے اور اُن لوگوں سے سوال کیا جائے گا''۔

حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ

360- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ أَرَأَيْتَ مَا ابْتَدَعْتُهُ: مِنْ قِبَلِ نَفْسِي أَوْ شَيْءٌ قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي؟ قَالَ: لَا. بَلْ شَيْءٌ قَدَّرْتُهُ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَكَ

قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ}

عبدالعزیز بن رفیع نے عبید بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:
حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا فرمان ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ میری طرف سے ہے یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو تُو نے میرے پیدا کرنے سے پہلے تقدیر میں طے کر دی تھی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے میں نے تمہارے بارے میں تمہارے پیدا کرنے سے پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا۔

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مُراد ہے:

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے تو اُس کے پروردگار نے اُس کی توبہ کو قبول کیا' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول

[البقرة: 37]

کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

361- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافِلَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق نے ثوری کے حوالے سے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے عبید بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهِ تَعَالَى وَذَكَرَ خَطِيئَتَهُ: يَا رَبِّ، أَرَأَيْتَ مَعْصِيَتِي الَّتِي عَصَيْتُكَ: أَشَيْءٌ كَتَبْتَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي أَوْ شَيْءٌ ابْتَدَعْتُهُ مِنْ نَفْسِي قَالَ: بَلْ شَيْءٌ كَتَبْتُهُ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَكَ قَالَ: فَكَمَا كَتَبْتَهُ عَلَيَّ فَاغْفِرْ لِي

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کی' اُنہوں نے اپنی خطاء کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اے میرے پروردگار! میری اس خطاء کے بارے میں جو میں نے تیری نافرمانی کی ہے' تیرا کیا فرمان ہے! کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے تُو نے میرے پیدا کرنے سے پہلے میرے لیے طے کر دیا تھا یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا آغاز میں نے اپنی طرف سے کیا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: جی نہیں! یہ ایسی چیز ہے جسے میں نے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے تمہارے بارے میں لکھ دیا تھا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: جب تُو نے اس کو میرے بارے میں لکھ دیا تھا تو تُو ہی میری مغفرت کر دے۔

قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى:

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

"تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے تو اُس کے پروردگار نے اُس کی توبہ کو قبول کیا' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

احادیث مبارکہ سے استدلال

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْنَا الْحُجَّةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فِيمَا ابْتَدَأْنَا بِذِكْرِهِ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ. ثُمَّ نَذْكُرُ الْحُجَّةَ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لِأَنَّ الْحُجَّةَ إِذَا كَانَتْ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى. وَمِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَيْسَ لِمُخَالِفٍ حُجَّةٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ کی کتاب میں سے ہم نے حجت ذکر کر دی ہے' جس کے تذکرہ کا آغاز ہم نے تقدیر سے متعلق معاملہ میں کیا تھا' پھر اُس کے بعد ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے حوالے سے دلائل کو ذکر کیا کیونکہ جب کوئی دلیل اللہ کی کتاب سے ثابت ہو جائے اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت ہو جائے تو اب اُس کے مخالف کے پاس کوئی دلیل نہیں رہتی۔

وَنَحْنُ نَزِيدُ الْمَسْأَلَةَ فَنَقُولُ: وَمِنْ سُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ. وَقَوْلِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ.

ہم اب اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کی سنت اور احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) کے طریقہ اور تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے آئمہ کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَقَدْ شَقِيَ مَنْ خَالَفَ هَذِهِ الطَّرِيقَةَ. وَهُمُ الْقَدَرِيَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص بد بخت ہوگا جو اس طریقہ کے برخلاف ہو اور (جو لوگ اس طریقہ کے برخلاف ہیں) وہ لوگ قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: هُمْ عِنْدَكَ أَشْقِيَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: بِمَ ذَا؟ قُلْتُ: كَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَمَّاهُمْ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ. وَقَالَ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا وہ آپ کے نزدیک بد بخت ہے؟ تو میں جواب دوں گا: جی ہاں! اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو میں یہ کہوں گا: اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' آپ نے اُن لوگوں کو اس اُمت کے مجوسی کا نام دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

إِنْ مَرِضُوا. فَلَا تَعُودُوهُمْ. وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو''۔

وَسَنَذْكُرُ هَذَا فِي بَابِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

ہم آگے چل کر یہ چیز اس سے متعلق مخصوص باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَيُقَالُ لِمَنْ خَالَفَ هَذَا الْمَذْهَبَ الَّذِي بَيَّنَّاهُ فِي إِثْبَاتِ الْقَدَرِ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اس مسلک کا مخالف ہو جو ہم نے اللہ کی کتاب کے حوالے سے تقدیر کے اثبات کے بارے میں بیان کیا ہے' اُس شخص سے یہ کہا جائے گا:

اعْلَمْ يَا شَقِيُّ أَنَّا لَسْنَا أَصْحَابَ كَلَامٍ، وَالْكَلَامُ عَلَى غَيْرِ أَصْلٍ لَا تَثْبُتُ بِهِ حُجَّةٌ، وَحُجَّتُنَا كِتَابُ اللهِ تَعَالَى وَسُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اے بدنصیب! تم یہ بات جان لو کہ ہم کلام کرنے والے لوگ نہیں ہیں کیونکہ جو کلام کسی بنیاد کے بغیر ہو اُس کے ذریعہ حجت ثابت نہیں ہو سکتی اور ہماری حجت اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت ہے اور ہم نے وہ چیزیں ذکر کر دی ہیں جو اللہ کی کتاب کے حوالے سے ہمارے ذہن میں تھیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے:

{لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} [النحل: 44]

''تاکہ تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کر دو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں''۔

فَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ مَا فَرَضَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ، مِنْ أَدَاءِ فَرَائِضِهِ، وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهِ، وَلَمْ يَدَعْهُمْ سُدًى لَا يَعْلَمُونَ، بَلْ بَيَّنَ لَهُمْ شَرَائِعَ دِينِهِمْ، فَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لَهُمْ: إِثْبَاتُ الْقَدَرِ عَلَى نَحْوِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے یہ چیز بیان کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیا چیزیں فرض کی ہیں' جس کا تعلق فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے اجتناب سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کیلئے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کا اُنہیں علم نہ ہو' بلکہ آپ نے اُن کے سامنے اُن کے دین کے تمام شرعی احکام بیان کر دیئے تو آپ نے لوگوں کے سامنے جو چیزیں بیان کیں اُن میں سے ایک چیز تقدیر کا اثبات ہے جو اُس کے مطابق ہے جس کا ذکر ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

وَهِيَ سُنَنٌ كَثِيرَةٌ سَنَذْكُرُهَا أَبْوَابًا.

اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن کا ہم آگے چل کر

لَا تَخْفَى عِنْدَ الْعُلَمَاءِ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا، وَلَا يُنْكِرُهَا عَالِمٌ. بَلْ إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْعَالِمُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى زَادَتْهُ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا، وَإِذْ نَظَرَ فِيهَا جَاهِلٌ بِالْعِلْمِ. أَوْ بَعْضُ مَنْ قَدْ سَمِعَ مِنْ قَدَرِيٍّ جَاهِلٍ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَنِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَنِ أَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَسَائِرِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. فَإِنْ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا كَانَ سَمَاعُهُ لَهَا سَبَبًا لِرُجُوعِهِ عَنْ بَاطِلِهِ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ

مختلف ابواب میں ذکر کریں گے' پرانے اور نئے کسی بھی زمانہ کے علماء سے یہ مخفی نہیں ہیں اور کوئی بھی عالم ان کا انکار نہیں کر سکتا بلکہ جب کوئی عالم ان میں غور وفکر کرے گا تو اگر اللہ نے چاہا تو اُس کے ایمان اور تصدیق میں اضافہ ہوگا اور جب کوئی جاہل شخص علم کے ساتھ ان میں غور وفکر کرے گا یا کوئی ایسا شخص ان میں غور وفکر کرے گا جس نے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کسی ایسے شخص کی باتیں سن رکھی ہوں جو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول ﷺ کی سنت اور اُن کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے طریقہ اور مسلمانوں کے تمام علماء کے طریقوں سے ناواقف ہو' تو اگر اللہ تعالیٰ اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو ان روایات کو اُس شخص کا سن لینا اُس کے باطل سے رجوع کرنے کا سبب بن جائے گا اور اگر صورتِ حال دوسری ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مزید دور اور پرے کر دے۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ الْمُبَيِّنَةِ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ، مَنْ شَاءَ خَلَقَهُ لِلْجَنَّةِ، وَمَنْ شَاءَ خَلَقَهُ لِلنَّارِ، فِي عِلْمٍ قَدْ سَبَقَ

باب: اُن سنن اور آثار کا تذکرہ جو اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور اُس نے جس کو چاہا اُسے جنت کیلئے پیدا کیا اور جس کو چاہا اُسے جہنم کیلئے پیدا کیا' یہ اُس کے اُس علم کے مطابق ہے جو (مخلوق کی تخلیق سے) پہلے ہے

362- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم بن یسار جہنی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ} [الاعراف: 172]

''اور جب تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم میں سے' اُن کی پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا (اور دریافت کیا:) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (کہیں ایسا نہ ہو) کہ قیامت کے دن تم لوگ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے''۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا' آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَسَحَ عَلَى ظَهْرِهِ بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنا دستِ قدرت اُن کی پشت پر پھیرا اور اُن کی پشت سے اُن کی ذریت کو نکال دیا اور فرمایا: یہ جہنم کیلئے ہیں اور اہلِ جہنم کا سا عمل کرنے کیلئے ہیں۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جنت کیلئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہلِ جنت کا سا عمل لیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ جنت کا سا عمل کرتے ہوئے مرتا ہے اور جب کسی بندہ کو جہنم کیلئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہلِ جہنم کا سا عمل لیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ جہنم کا سا عمل کرتے ہوئے مرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس وجہ سے جہنم میں

حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ عَلَى عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ

ڈال دیتا ہے''۔

تقدیر کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے

363- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَعْمَلُ فِي شَيْءٍ نَأْتَنِفُهُ، أَوْ فِي شَيْءٍ فُرِغَ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَا عُمَرُ، لَا يُدْرَكُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْعَمَلِ قَالَ: إِذًا نَجْتَهِدُ يَا رَسُولَ اللهِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم عمل کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرتے ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے' یا یہ کسی ایسے پہلو کے حوالے سے ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو پہلے سے تقدیر میں طے ہو چکا ہے)؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہ ایک ایسی چیز کے حوالے سے ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم اُس تک صرف عمل کے ذریعہ ہی پہنچ سکتے ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

364- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی تقدیر میں طے ہو چکا ہے) یا پھر یہ کوئی ایسی چیز ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوئی ہے یا اس کا آغاز ہوا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ

364- رواہ أحمد 29/1، والترمذی: 2136، والطیالسی: 11، وصححہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1734۔

فِيهِ: أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَوْ فِي أَمْرٍ مُبْتَدَعٍ، أَوْ مُبْتَدَإٍ؟ قَالَ: بَلْ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ اعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ، فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ

وَلِحَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِهَذِهِ

نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو پھر کیا ہم اسی پر اکتفاء نہ کر لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کیلئے اُسے پیدا کیا گیا ہو' جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا وہ سعادت مندی والا عمل کرے گا اور جو شخص بدنصیبوں میں سے ہوگا وہ بدنصیبی والا عمل کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے اور بھی بہت سے طُرق ہیں لیکن ہم اُن میں سے صرف اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ہر شخص کے لیے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے

365- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جِنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ: فَأَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ رَأْسَهُ، وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ، إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ میں شریک تھے' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے' آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے' آپ کے پاس ایک چھڑی تھی' آپ نے اپنا سر جھکایا اور اُس چھڑی کے ذریعہ زمین کریدنے لگے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مخصوص ٹھکانہ خواہ وہ جنت سے تعلق رکھتا ہو یا جہنم سے تعلق رکھتا ہو' وہ طے کر دیا گیا ہے اور بدنصیبی یا خوش نصیبی طے کر دی گئی ہے۔ تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے حوالے سے لکھے ہوئے پر ہی اکتفاء نہ کرلیں اور عمل ترک کر دیں کیونکہ جو

365- رواه البخاري:4948، ومسلم:2039، وأبو داؤد:4694، والترمذي:3344، وابن ماجه:78، وأحمد:82/1.

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ: اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَمُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَمُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ . ثُمَّ قَرَأَ:

شخص ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ عنقریب اہلِ سعادت کے سے عمل کی طرف چلا جائے گا اور جو شخص ہم میں سے بدنصیب ہوگا وہ بدنصیبوں کے عمل کی طرف چلا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک شخص کیلئے آسانی فراہم کر دی جائے گی جہاں تک سعادت مندوں کا تعلق ہے تو اُن کیلئے اہلِ سعادت کے عمل کو آسان کر دیا جائے گا اور جہاں تک بدنصیبوں کا تعلق ہے تو اُن کیلئے بدنصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 6]

''اور جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اُس کیلئے آسانی کو آسان کر دیں گے اور جس شخص نے بخل کیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو جھٹلایا تو ہم اُس کیلئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

366- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کیلئے نکلے' جب ہم بقیع غرقد تک پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے' ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھڑی پکڑی اور اُس

366- انظر السابق-

وَسَلَّمَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ. فَأَخَذَ عُودًا فَنَكَتَ بِهِ الْأَرْضَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَشَقِيَّةٌ أَمْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ. أَفَلَا نَدَعُ الْعَمَلَ وَنَقْبَلُ عَلَى كِتَابِنَا. فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ صَارَ إِلَى السَّعَادَةِ. وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ صَارَ إِلَى الشِّقْوَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا. فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ. يُسِرِّ لِعَمَلِهَا. وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يُسِّرَ لِعَمَلِهَا . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [اللیل: 6]

کے ذریعہ زمین کریدنے لگے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جس بھی جان نے پیدا ہونا ہے' جنت یا جہنم' خوش نصیبی یا بدنصیبی کے حوالے سے' اُس کا مقام طے کیا جا چکا ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم عمل کو ترک کر دیں اور اپنے بارے میں لکھے ہوئے کو قبول نہ کر لیں؟ کیونکہ جو شخص ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت کی طرف چلا جائے گا اور جو شخص ہم میں سے بدنصیب ہوگا وہ بدنصیبی کی طرف چلا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے آسانی کی جاتی ہے جو شخص بدنصیب ہوتا ہے اُس کیلئے بدنصیبی کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سعادت مند ہوتا ہے اُس کیلئے سعادت کا عمل آسان کیا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس وہ شخص جس نے (مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی' ہم اُس کیلئے آسانی کو آسان کر دیں گے اور جس شخص نے کنجوسی اختیار کی اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو جھٹلا دیا' ہم اُس کیلئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

367 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

وَلِحَدِيثِ عَلِيٍّ طُرُقُ جَمَاعَةٍ، اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِمَا ذَكَرْنَاهُ

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے اور بھی طُرق ہیں، ہم نے اُن میں سے صرف اُس پر اکتفاء کیا ہے جو ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

368 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: نَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَتَادَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُبْتَدَأُ الْأَعْمَالُ، أَمْ قُضِيَ الْقَضَاءُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَخَذَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ظُهُورِهِمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَفَاضَ بِهِمْ فِي كَفِّهِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَهَؤُلَاءِ لِلنَّارِ، فَأَهْلُ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قتادہ نصری نے ہشام بن حکیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! کیا اعمال کا آغاز نئے سرے سے ہوتا ہے یا اس بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو اُن کی پشتوں میں سے نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا اور پھر اُس نے اُنہیں اپنے دستِ قدرت میں رکھا اور فرمایا: یہ جنت کیلئے ہیں اور یہ جہنم کیلئے ہیں، تو اہلِ جنت کیلئے اہل جنت کے سے عمل کو آسان کر دیا جائے گا اور اہلِ جہنم کیلئے اہلِ جہنم کے سے عمل کو آسان کر دیا جائے گا"۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ

اس حدیث کے بھی کئی طُرق ہیں۔

حضرت آدم کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا جانا

369- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

368- رواه أحمد 4/186، والحاكم 1/31، وخرجه الألباني في الصحيحة: 48.

مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى شِقِّ آدَمَ الْأَيْمَنِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ ذَرْوًا كَالذَّرِّ. فَقَالَ: يَا آدَمُ، هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى شِقِّ آدَمَ الْأَيْسَرِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً كَالذَّرِّ، ثُمَّ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنا دستِ قدرت حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں پہلو پر مارا اور وہاں سے (دھوپ کی روشنی میں اُڑتے ہوئے نظر آنے والے) ذرّات کی مانند اُن کی ذریت کو نکالا اور فرمایا: اے آدم! تمہاری ذریت میں سے یہ اہلِ جنت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو پر مارا اور اُس میں سے ذرّات کی مانند ذریت کو نکالا اور پھر فرمایا: تمہاری ذریت میں سے یہ لوگ اہلِ جہنم میں سے ہیں۔

370- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَبُو رَجَاءٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رِجْلَيْهِ، يُعَلِّمُنَا آيَةً آيَةً. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید رقاشی نے غنیم بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس مسجد میں ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے' وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر ہمیں ایک ایک آیت کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ

''جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو

370- والحدیث عزاہ الہیثمی فی المجمع 187/7 للبزار والطبرانی فی الکبیر والأوسط۔

السَّلَامُ قَبَضَ مِنْ صُلْبِهِ قَبْضَتَيْنِ، فَرَفَعَ كُلَّ طَيِّبٍ بِيَمِينِهِ، وَكُلَّ خَبِيثٍ بِشِمَالِهِ قَالَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَلَا أُبَالِي هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ، وَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الشِّمَالِ وَلَا أُبَالِي هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ النَّارِ قَالَ: ثُمَّ أَعَادَهُمْ فِي صُلْبِ آدَمَ، فَهُمْ يَتَنَاسَلُونَ عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْآنَ

اُس نے اُن کی پشت سے دو مرتبہ مٹھی میں (اُن کی اولاد کو) نکالا' ہر پاکیزہ شخص کو دائیں دستِ قدرت میں رکھا اور ہر بُرے کو بائیں میں رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ دائیں طرف والے لوگ ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے یہ جنتی ہیں اور یہ بائیں طرف والے ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اور یہ جہنمی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھ دیا تو وہ نسل در نسل آج تک (دنیا میں آ رہے ہیں)''۔

اہلِ جنت واہلِ جہنم کے اسماء سے متعلق تحریر

371 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا، وَقَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: هَذَا كِتَابُ أَهْلِ النَّارِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ کے ہاتھ میں دو تحریریں تھیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ دو تحریریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں گے (تو پتا چلے گا)۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا کہ یہ تحریر تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے' اس میں اہلِ جنت کے اسماء ہیں' اُن کے آباؤ اجداد اور قبائل کے اسماء ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے تو اس میں کبھی کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا کہ یہ اہلِ جہنم سے متعلق تحریر ہے جس میں اُن کے اسماء ہیں' اُن کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں اور ان میں کبھی

371- رواه أحمد 2/167 والترمذي: 2142.

آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا. فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ. وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ. وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ

ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَنَبَذَهَا ثُمَّ قَالَ:

قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ. {فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ} [الشورى: 7]

372 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فِيهِ تَسْمِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَتَسْمِيَةُ آبَائِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ. وَهَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فِيهِ تَسْمِيَةُ أَهْلِ النَّارِ، وَتَسْمِيَةُ آبَائِهِمْ. ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ. فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا

کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! جب یہ سب طے ہو چکا ہے تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو، جنتی شخص کیلئے اہلِ جنت کے عمل کی مہر لگا دی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی شخص کیلئے اہلِ جہنم کے عمل کی مہر لگا دی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُنہیں ایک طرف رکھا اور ارشاد فرمایا:

"تمہارا پروردگار بندوں کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ تحریر ہے جو تمام جہانوں کے پروردگار نے تحریر کی ہے اس میں اہلِ جنت کے نام ہیں اُن کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ تحریر وہ ہے جسے تمام جہانوں کے پروردگار نے تحریر کیا ہے اور اس میں اہلِ جہنم کے نام ہیں اور اُن کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر ہے، اور ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کوئی نہیں ہوگی۔ لوگوں نے عرض کی:

372- انظر السابق.

يَنْقُصُ مِنْهُمْ . قَالُوا: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَامِلَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ، وَإِنَّ عَامِلَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ، فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ خَلْقِهِ ثُمَّ قَرَأَ:

{فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ}

[الشوری: 7]

یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کا عمل کرنے والے کیلئے اہلِ جنت کے عمل کی مہر لگادی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے اور جہنم کا عمل کرنے والے کیلئے اہلِ جہنم کے عمل کی مہر لگادی گئی ہے خواہ وہ جو بھی عمل کرے' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا''۔

تقدیر جاری ہوچکی ہے

373- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ أَعْمَالِنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا السَّاعَةَ: أَشَيْءٌ ثَبَتَ بِهِ الْكِتَابُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ شَيْءٌ نَسْتَأْنِفُهُ؟ قَالَ: لَا بَلْ شَيْءٌ ثَبَتَ بِهِ الْكِتَابُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے اعمال کے بارے میں یوں بتایئے جیسے ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں' کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تحریر ثابت ہو چکی ہے اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے' یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے ہم نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کتاب ثابت ہو چکی ہے اور تقدیر جس کے حوالے سے جاری ہو چکی ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے اُس کا مخصوص عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

374- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ

373- رواہ مسلم: 2648۔

374- رواہ البخاری: 6596، ومسلم: 2649، وأبو داؤد: 4709، وأحمد: 431/4، وابن حبان: 333، وأبو نعيم في الحلية 294/6۔

اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، اَعَلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَوْ كَمَا قَالَ

عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اہلِ جہنم کے مقابلہ میں اہلِ جنت کا تعین ہو چکا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کیلئے (اُس کا مخصوص عمل) آسان کر دیا جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: یا جس طرح بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

مخلوق پر نور ڈالا جانا

375- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، وَاَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى بِهِ، وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا' پھر اُس نے اُن پر اپنا نور ڈالا تو وہ نور جس تک پہنچ گیا اُس نے اُس کے ذریعہ ہدایت حاصل کر لی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا''۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: وَلِذَلِكَ اَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسی لیے میں یہ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہونے والا ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے۔

376- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

375- رواه أحمد 176/2، وابن حبان: 6169، والحاكم 30/1، وابن أبي عاصم في السنة: 244، وخرجه الألباني في الصحيحة: 709۔

376- انظر السابق۔

عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ. فَاَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ. فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ

وَلِذَلِكَ اَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ تَعَالَى

377- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ. عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاَةُ بْنُ الْمُنْذِرِ. عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ. فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ. وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ. فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٍّ اَوْ فُجُورٍ رَطْبٍ اَوْ يَابِسٍ. فَاَمْضَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا' اُس نے اُن پر اپنا نور ڈالا تو وہ نور جس تک پہنچ گیا اُس نے ہدایت حاصل کر لی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ رہ گیا''۔

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اسی لیے میں یہ کہتا ہوں کہ قلم اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق خشک ہو چکا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں دستِ قدرت کے ذریعہ پکڑا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور اُس نے دنیا اور اُس میں جو کچھ ہوگا خواہ اُس کا تعلق اُس عمل سے ہو جو کیا جائے گا یا نیکی یا گناہ سے ہو' یا تری یا خشکی سے ہو' اُس کو تحریر کر دیا اور پھر اُسے اپنی بارگاہ میں ذکر

377- رواه ابن أبي عاصم في السنة:106.

میں جاری کر دیا (یا محفوظ کر لیا)''۔

ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ تلاوت کر سکتے ہو:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الجاثية: 29]

''یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں حق کے مطابق کلام کرتی ہے' ہم نقل کرتے ہیں اُس چیز کو جو تم عمل کرتے تھے''۔

فَهَلْ يَكُونُ النَّسْخَةُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

تو نقل صرف اُسی چیز کو کیا جا سکتا ہے جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

سب کچھ تحریر ہو چکا ہے

378- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٍّ أَوْ فُجُورٍ، رَطْبٍ أَوْ يَابِسٍ، فَأَحْصَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ"

''وہ سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ میں اُسے پکڑا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور پھر دنیا اور دنیا میں جو بھی عمل ہونے والا ہے خواہ اُس کا تعلق نیکی سے ہو یا بُرائی سے ہو' تری ہو یا خشکی سے ہو' وہ سب چیزیں اپنی بارگاہ میں ذکر میں (یعنی لوحِ محفوظ میں) نوٹ کر لیں''۔

ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ،

''یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے خلاف، حق کے مطابق بیان

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ}
[الجاثية: 29]
فَهَلْ يَكُونُ النَّسْخَةُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟

کرتی ہے' تم لوگ جو عمل کیا کرتے تھے ہم اُسے نقل کرتے تھے"۔

تو نقل صرف اُسی صورت میں ہوسکتی ہے جب کوئی چیز ایسی ہو جس سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدَّرَ الْمَقَادِيرَ عَلَى الْعِبَادِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تقدیر' آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے ہی طے کر دی تھی

379- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: نَا اَبُو هَانِئٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

فَرَغَ اللهُ تَعَالَى مِنْ مَقَادِيرِ الْخَلْقِ، قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

"اللہ تعالیٰ' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی مخلوق کی تقدیر (کو تحریر کر کے) فارغ ہو چکا تھا' اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا"۔

پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کا تحریر ہونا

380- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

379- رواه مسلم: 2653، والترمذي: 2157، وأحمد 169/2، وابن حبان: 6138، والبيهقي في الأسماء والصفات: 374۔

380- انظر السابق۔

الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

كَتَبَ رَبُّكُمْ تَعَالَى مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

"تمہارے پروردگار نے تمام مخلوق کی تقدیر' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تحریر کر دی تھی"۔

قَالَ: وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا۔

381- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

كَتَبَ اللهُ تَعَالَى مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

"اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی تقدیر' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تحریر کر دی تھی جبکہ اُس کا عرش پانی پر تھا"۔

ہر چیز' لوحِ محفوظ میں تحریر ہے

382- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اہلِ یمن سے

382- رواہ البخاری:3191، وأحمد4/431، والترمذی:3901، وابن حبان:6142، والطبرانی فی الکبیر 18/499۔

صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالُوا: أَتَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ. نَسْأَلُكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ كَيْفَ كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. ثُمَّ كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تا کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں' ہم آپ سے اس بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس معاملہ (یعنی کائنات) کا آغاز کیسے ہوا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اللہ تعالیٰ تھا اور کچھ نہیں تھا' اُس کا عرش پانی پر تھا پھر اُس نے ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہر چیز تحریر کی' اس سے پچاس ہزار سال پہلے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ مِمَّا يَكُونُ أَبَدًا

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ ابد تک جو بھی ہونا ہے قلم اُس کے حوالے سے جاری ہو چکا ہے

383- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمَ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، وَهِيَ الدَّوَاةُ. ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ عَمَلٍ أَوْ أَثَرٍ، أَوْ رِزْقٍ أَوْ أَجَلٍ، فَكَتَبَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

''بے شک وہ پہلی چیز' جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' پھر اُس نے نون کو پیدا کیا' یہ دوات ہے' پھر اُس نے فرمایا: تم لکھو! قلم نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ پروردگار نے فرمایا: تم وہ لکھو جو ہوگا اور جو بھی ہونے والا ہے خواہ اُس کا تعلق عمل سے ہو' یا زندگی سے ہو' یا رزق سے ہو' یا آخری حد سے ہو۔ تو قلم نے وہ سب چیزیں لکھ لیں جو قیامت تک ہونے والی ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}

[القلم : 1]

''نون اور قلم کی قسم ہے اور جو وہ لکھتے ہیں''۔

ثُمَّ خَتَمَ عَلَى الْقَلَمِ فَلَمْ يَنْطِقْ، وَلَا يَنْطِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر اللہ تعالیٰ نے قلم پر مہر لگا دی تو وہ کلام نہیں کرتا اور قیامت تک کلام نہیں کرے گا۔

جو نصیب میں لکھا ہے وہ مل کے رہے گا

384- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ الْمَوْتَ، فَقَالَ: يَا أَبَةِ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ، قَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَإِنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اُس وقت بیمار تھے اور یہ اندیشہ تھا کہ اُن کا اس بیماری میں انتقال ہو جائے گا' اُنہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور نصیحت کیجئے! اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر اُنہوں نے فرمایا: تم ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پا سکتے اور تم ایمان کی حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے کہا: مجھے یہ کیسے پتا چل سکتا ہے کہ یہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں نہیں مل سکتی تھی اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اجْرِ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''وہ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! تو وہ اُس گھڑی سے لے کر قیامت

384- رواه أحمد 5/317، وابن أبي عاصم في السنة: 107.

بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس کے حوالے سے جاری ہو گیا (یعنی اُس نے سب کچھ تحریر کر دیا)"۔

فَإِنْ مِتَّ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مرے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

385- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عبادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

"بے شک وہ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو اُس گھڑی سے لے کر قیامت کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اُس حوالے سے جاری ہو گیا (یعنی اُس نے وہ سب کچھ تحریر کر دیا)"۔

سب کچھ لوحِ محفوظ میں تحریر ہے

386- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

385- انظر السابق۔

386- رواہ الحاکم 453/2۔

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ، فَخَلَقَهُ مِنْ هِجَاءٍ، فَقَالَ: قَلَمٌ؟ فَتَصَوَّرَ قَلَمًا مِنْ نُورٍ، ظِلُّهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: اجْرِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قَالَ: يَا رَبِّ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ، وَكَّلَ بِالْخَلْقِ حَفَظَةً يَحْفَظُونَ عَلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ: عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ، فَقِيلَ:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}

[الجاثية:29]

أَيْ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قَالَ: فَعُورِضَ بَيْنَ الْكِتَابَيْنِ، فَإِذَا هُمَا سَوَاءٌ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے' اُس نے اُسے ہجاء سے پیدا کیا اور فرمایا: قلم! اُس نے قلم کا تصور کیا جو نور سے بنا ہوا ہو اور جس کا سایہ آسمان اور زمین کے درمیان ہو' پھر اُس نے فرمایا: تم لوحِ محفوظ میں جاری ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کس چیز کے حوالے سے؟ پروردگار نے فرمایا: جو کچھ بھی قیامت تک ہونا ہے! پھر جب اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کر لیا تو اُس نے مخلوق میں سے ہر ایک کو حفاظت کرنے والوں (یعنی فرشتوں) کے سپرد کیا جو اُن لوگوں کے اعمال کے حوالے سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں' پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو اُن لوگوں کے اعمال اُن کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اُن سے یہ کہا جائے گا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے خلاف حق کے مطابق بیان کرتی ہیں' تم جو کچھ بھی عمل کیا کرتے تھے ہم اُسے نقل کرتے رہے تھے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ لوحِ محفوظ سے اُسے نقل کرتے رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب دونوں تحریروں کا تقابل کیا جائے گا تو وہ بالکل درست ہوں گی۔

387- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

387- سبق تخریجہ:196,193.

فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، وَكَبَسَ عَلَى ظَهْرِهِ الْأَرْضَ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ}

[القلم: 1]

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور ارشاد فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم وہ لکھو جو کچھ بھی قیامت تک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نون (یعنی دوات) کو پیدا کیا اور پھر اس کی پشت پر زمین کو بچھا دیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''نون اور قلم کی قسم ہے اور جو وہ لکھتے ہیں''۔

388- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ، وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ، فَجَرَى بِمَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ رَفَعَ بُخَارَ الْمَاءِ فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمٰوَاتُ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ، فَدُحِيَتِ الْأَرْضُ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ، فَتَحَرَّكَ النُّونُ فَمَادَتِ الْأَرْضُ، فَأُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ، وَإِنَّهَا لَتَفْخَرُ عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قیامت قائم ہونے تک جو کچھ بھی ہونا ہے قلم نے وہ سب کچھ لکھ دیا' اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اُس پانی کے بخارات بلند ہوئے اور اُن کے اندر سے آسمان نکلے' پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور نون کی پشت پر زمین کو بچھا دیا' جب نون نے حرکت کی تو زمین ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعہ ٹھہرایا تو وہ پہاڑ اس حوالے سے زمین کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

389- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

388- انظر: 197,193.

الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يُكَذِّبُونَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَآخُذَنَّ بِشَعْرِ أَحَدِهِمْ فَلَأَنْصُوَنَّهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، ثُمَّ خَلَقَ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ الْقَلَمَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، وَإِنَّمَا تَجْرِي النَّاسُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

مجاہد بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہاں کچھ لوگ ہیں جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں (یعنی اُس کا انکار کرتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ اللہ کی کتاب کو جھٹلاتے ہیں' میں اُن کے بال پکڑ کر اُن کی پیشانیوں سے اُنہیں کھینچوں گا' اللہ تعالیٰ کے کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اُس کا عرش پانی پر تھا پھر اُس نے مخلوق کو پیدا کیا تو اُس نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا' پھر اُس نے اُسے حکم دیا اور فرمایا: تم لکھو! تو اُس نے وہ لکھا جو قیامت قائم ہونے تک ہونا تھا' تو لوگوں کا معاملہ ایسی صورتِ حال کے حوالے سے جاری ہوتا ہے جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو تقدیر میں طے ہو چکی ہے)۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَعْصِيَةَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے اُن کے بارے میں معصیت کو تقدیر میں طے کر دیا تھا

390- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

390- انظر: 224۔

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا أَبَانَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. فَأَرَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ. فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، ثُمَّ أَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ ذَلِكَ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو ہمیں دکھا جن کی وجہ سے ہمیں اور اُنہیں جنت سے نکلنا پڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام دکھائے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے دریافت کیا: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا تھا اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا پھر اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر کس بات نے آپ کو اس بات کی طرف راغب کیا کہ آپ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: وہ جو بنی اسرائیل کے نبی ہیں' آپ وہی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو پیغام رساں نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ یہ سب کچھ میرے پیدا ہونے سے پہلے طے ہو چکا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ ایک ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دیا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام'

فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت آدم وحضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

391- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَاَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، اَرِنَا آدَمَ الَّذِي اَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَاَرَاهُ اللهُ تَعَالَى فَقَالَ: اَنْتَ اَبُونَا آدَمُ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ؟ قَالَ: اَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَاَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوسَى قَالَ: اَنْتَ نَبِيُّ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام دکھا جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وہ دکھا دیئے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہ ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی روح کو پھونکا اور تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُن فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر آپ نے ایسا کیوں کیا کہ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا

391- انظر: 225۔

كِتَابِ اللهِ تَعَالَى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللهِ فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟

آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں؟ آپ ہی وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور اُس وقت اپنے اور آپ کے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں پائی کہ یہ چیز میری تخلیق سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی تقدیر) میں طے ہو چکی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ مجھے ایسی چیز کے حوالے سے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا فیصلہ مجھ سے پہلے ہی جاری ہو چکا تھا"۔

قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

392- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ، اَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَفَعَلْتَ مَا

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا' اللہ نے اپنی روح کو آپ میں پھونکا' اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کیا'

392- رواہ أحمد 464/2، وأبو یعلی: 1521، والطبرانی: 1663، وعزجه الألبانی فی الصحیحة: 909.

فَعَلْتَ فَأَخْرَجْتَ وَلَدَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ؟ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي بَعَثَكَ اللهُ تَعَالَى بِرِسَالَاتِهِ، وَكَلَّمَكَ وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا؟ أَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟

آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا اور پھر آپ نے وہ کام کیا جو کیا اور (اس کی وجہ سے) اپنی اولاد کو جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' آپ کے ساتھ کلام کیا' آپ کو تورات عطا کی اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی' میں پہلے پیدا ہوا تھا یا ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) پہلے تھی؟''۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

393- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاصْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھٹکا دیا اور اُنہیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم عطا کیا اور اپنی رسالت کے حوالے سے آپ کو لوگوں میں سے منتخب کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ مجھے ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جو میری تخلیق سے پہلے طے ہو چکا تھا''۔

393- رواه البخاري: 6614، ومسلم: 2652، ومالك 2/198، وابن حبان: 6210، وابن أبي عاصم في السنة: 153.

394- وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِحْتَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: اَنْتَ آدَمُ اَبُونَا، اَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَاَشْقَيْتَنَا؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَاَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ يَعْنِي التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدْ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا کے بدنصیبی کا شکار کروایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے حوالے سے منتخب کیا اور آپ کیلئے تحریر اپنے دستِ قدرت سے لکھوائی (یعنی تورات لکھوائی) کیا آپ مجھے ایک ایسی چیز کے حوالے سے ملامت کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دی تھی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

قَالَ عَمْرٌو: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: اَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ، فَاِنَّهُ كَانَ قَدَرِيًّا

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: طاؤس نامی راوی نے ہم سے کہا: تم معبد جہنی سے بچ کے رہو! کیونکہ وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

395- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

394- رواه البخاري 66/4، ومسلم: 2652، وأبو داود: 4701، وابن ماجه: 80، وأحمد 248/2، وابن حبان: 6180، والحميدي: 1115۔

395- رواه النسائي: 67/2۔

عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، ثُمَّ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَمَرَكَ أَنْ تَسْكُنَ الْجَنَّةَ، فَتَأْكُلَ مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتَ، وَنَهَاكَ عَنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَعَصَيْتَ رَبَّكَ فَأَكَلْتَ مِنْهَا؟ فَقَالَ: يَا مُوسَى، أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدَّرَ ذَلِكَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اے حضرت آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا' کیا اس نے آپ میں اپنی روح کو پھونکا' پھر اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُن فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا' اُس نے آپ کو ہدایت کی کہ آپ جنت میں رہیں اور وہاں سے جو چاہیں کھائیں اور اُس نے آپ کو اس بات سے منع کیا کہ ایک درخت کے پاس نہیں جانا' لیکن آپ نے اپنے پروردگار کی بات نہیں مانی اور اُس درخت میں سے کھالیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز میری تخلیق سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دی تھی“۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَجَّ آدَمُ مُوسَى، لَقَدْ حَجَّ آدَمُ مُوسَى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَلِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ، اكْتَفَيْنَا مِنْهَا بِهَذَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کے طرق بہت سے ہیں' ہم نے اُن میں سے ان ہی پر اکتفاء کیا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ السَّعِيدَ وَالشَّقِيَّ مَنْ كُتِبَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ بدنصیب ہونا یا خوش بخت ہونا اُس وقت نوٹ کر لیا جاتا ہے جب آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے

396- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

396- رواه البخاري: 4596، ومسلم: 2643، وأبو داؤد: 4708، والترمذي: 2137، وابن ماجه: 76، وأحمد: 382/1.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالَى اِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ. فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ. فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ. فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ. فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ. حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ. فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ. فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں:

''کسی شخص کی تخلیق کو اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی شکل میں) رکھا جاتا ہے' پھر اُسے اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اُسے گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں اتنے ہی عرصہ تک رکھا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتہ کو بھیجتا ہے اور اُس فرشتہ کو چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے' وہ فرشتہ اُس کا عمل' اُس کی زندگی کی آخری حد' اُس کا رزق اور اُس کا بدنصیب یا خوش نصیب ہونا نوٹ کرتا ہے' پھر وہ فرشتہ اُس میں روح پھونکتا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایک شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس شخص اور جنت کے درمیان بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا ہوا اُس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہلِ جہنم کا سا عمل کر کے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص اہلِ جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان بالشت بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور پھر تقدیر کا لکھا اُس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہلِ جنت کا سا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔

سعادت و بدبختی پہلے سے طے ہوتی ہے

397- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

397- انظر السابق۔

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ. وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ. فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَرِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''آدمی کو نطفہ کی شکل میں اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے' پھر اتنے ہی عرصہ تک اُسے جمے ہوئے خون کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اتنے ہی عرصہ تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رکھا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتہ کو بھیجتا ہے اُس فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے' وہ اُس شخص کے عمل کو' اُس کی زندگی کی آخری حد کو' اُس کے رزق کو اور اُس کے بدنصیب یا خوش نصیب ہونے کو تحریر کر لیتا ہے اور پھر وہ اُس میں روح پھونک دیتا ہے''۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَلِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے اور بھی طرق ہیں۔

398- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَصِيرُ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ بِخَمْسٍ

''نطفہ جب رحم میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پینتالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو اُس کے بعد فرشتہ

398- رواه مسلم: 2644.

وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ، مَا هٰذَا: اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: اُكْتُبْ. فَيُكْتَبُ ثُمَّ يَقُولُ: اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: اُكْتُبْ. فَيُكْتَبُ ثُمَّ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَعَمَلَهُ وَمُصِيبَتَهُ. ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يَنْقُصُ

اُس کے پاس آتا ہے' وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہوگا؟ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم یہ لکھ دو! تو وہ اُس کو نوٹ کر لیتا ہے' پھر وہ دریافت کرتا ہے: کیا یہ نر ہوگا یا مادہ ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم یہ نوٹ کر لو! تو وہ نوٹ کر لیتا ہے' پھر وہ اُس کے رزق کو' اُس کے عمل کو' اُس کی مصیبت (یعنی موت کے وقت) کو نوٹ کرتا ہے پھر صحیفہ کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور اُس تحریر میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوتی''۔

399- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ:

الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ.

فَقُلْتُ: خِزْيًا لِلشَّيْطَانِ، يُسْعَدُ الْاِنْسَانُ وَيَشْقَىٰ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَعْمَلَ؟ فَاَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ اَسِيدٍ الْغِفَارِيَّ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''بدنصیب وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہے جو دوسرے کے ذریعہ نصیحت حاصل کر لے''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: شیطان کی رسوائی ہو! کیا عمل کرنے سے پہلے ہی آدمی بدنصیب یا خوش نصیب ہو جاتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں وہ بات بتائی جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی تھی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

399- رواہ مسلم: 2645' وأحمد 4/6' وابن حبان: 6177' والحمیدی: 826' وابن أبي عاصم في السنة: 177.

إِذَا اسْتَقَرَّتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ، اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ صَبَاحًا، أَتَى مَلَكُ الْأَرْحَامِ فَخَلَقَ لَحْمَهَا وَعَظْمَهَا وَسَمْعَهَا وَبَصَرَهَا ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ بِمَا يَشَاءُ فِيهَا، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَذْكُرُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِصَحِيفَتِهِ مَا زَادَ فِيهَا وَلَا نَقَصَ

''جب نطفہ رحم میں بیالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ آتا ہے اور وہ اُس نطفہ کے گوشت' ہڈیوں' سماعت اور بصارت کی تخلیق کرتا ہے' پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ بدنصیب ہے یا خوش نصیب ہے؟ تو اُس نطفہ کے بارے میں تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ نر ہے یا مادہ؟ تو اُس کے بارے میں تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے رزق' اُس کی زندگی کی آخری حد اور اُس کے عمل کا ذکر کیا اور یہ اُسی روایت کی مانند ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔ پھر وہ فرشتہ اُس صحیفہ کو لے کر نکلتا ہے اور اُس صحیفہ میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوتی ہے''۔

400- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ

''بدنصیب وہ ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے''۔

قَالَ: قُلْتُ: خِزْيًا لِلشَّيْطَانِ، أَيَسْعَدُ الْإِنْسَانُ وَيَشْقَى قَبْلَ أَنْ يَعْمَلَ؟ قَالَ:

راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا' شیطان کو رسوائی نصیب ہو! کیا آدمی عمل کرنے سے پہلے ہی خوش نصیب یا بدنصیب ہو جاتا ہے۔

400- انظر السابق۔

فَلَقِيَ حُذَيْفَةَ بْنَ أَسِيدٍ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

راوی کہتے ہیں: پھر اُن کی ملاقات حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت حذیفہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِذَا اسْتَقَرَّتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ صَبَاحًا، نَزَلَ مَلَكُ الْأَرْحَامِ، فَخَلَقَ عَظْمَهَا وَلَحْمَهَا، وَسَمْعَهَا وَبَصَرَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، أَيْ رَبِّ، أَجَلُهُ، فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، فَيَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ مَا زَادَ فِيهَا وَلَا نَقَصَ

''جب نطفہ رحم میں بیالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ نیچے اُترتا ہے اور اُس نطفہ کی ہڈیاں' اُس کا گوشت' اُس کی سماعت اور اُس کی بصارت کو پیدا کرتا ہے' پھر وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ (پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے:) اے میرے پروردگار! کیا یہ نر ہوگا یا مادہ ہوگی؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ (پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے) اے میرے پروردگار! اس کی زندگی کی آخری حد کیا ہوگی؟ تو تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے فیصلہ دے دیتا ہے اور فرشتہ اُسے نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اُس صحیفہ کو لے کر نکلتا ہے اور اُس صحیفہ میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوتی''۔

401- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ النَّصِيبِيُّ قَالَ: نا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے

401- رواه أبو يعلى: 5775، وابن أبي عاصم في السنة: 182.

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُنَيْدَةَ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا خَلَقَ اللهُ النَّسَمَةَ قَالَ مَلَكُ الْأَرْحَامِ مُعْتَرِضًا: أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ قَالَ: فَيَقْضِي اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَمْرَهُ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ قَالَ فَيَقْضِي اللهُ إِلَيْهِ أَمْرَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَا هُوَ لَاقٍ حَتَّى النَّكْبَةَ يَنْكُبُهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرنے لگتا ہے تو رحم سے متعلق فرشتہ سامنے آتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ نر ہو گا یا مادہ ہو گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اُس فرشتہ کو بتاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہو گا یا خوش نصیب ہو گا؟ تو اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اُس فرشتہ کو بتاتا ہے' تو وہ فرشتہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ چیز نوٹ کر دیتا ہے جس کا بھی اُس نے سامنا کرنا ہے' یہاں تک کہ اُسے جو بھی مصیبت لاحق ہو گی (اس کو بھی نوٹ کر لیا جاتا ہے)''۔

402- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَنُطْفَةٌ؟ أَيْ رَبِّ أَعَلَقَةٌ؟ أَيْ رَبِّ، أَمُضْغَةٌ؟ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: يَقُولُ الْمَلَكُ؟ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَيُكْتَبُ ذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! کیا یہ نطفہ ہے؟ اے میرے پروردگار! کیا یہ جما ہوا خون ہے؟ اے میرے پروردگار! کیا یہ گوشت کا لوتھڑا ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ اُس نطفہ کی تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: کیا یہ مذکر ہو گا یا مؤنث ہو گی؟ یہ بدنصیب ہو گا یا خوش نصیب ہو گا؟ اس کی زندگی کب ختم ہو گی؟ اس کا رزق کتنا ہو گا؟ تو فرشتہ یہ سب

402- رواه البخاري: 6594، ومسلم: 2646، وأحمد 148/3، والديلمي في الفردوس: 670.

چیزیں اُس وقت نوٹ کر لیتا ہے جب وہ آدمی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

403- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِنَّ اللهَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ يَبْعَثُ مَلَكًا فَيَدْخُلُ الرَّحِمَ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، مَاذَا؟ فَيَقُولُ: غُلَامٌ أَمْ جَارِيَةٌ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَخْلُقَ فِي الرَّحِمِ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ: أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ مَا أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ مَا رِزْقُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ: مَا خَلْقُهُ؟ مَا خَلَائِقُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. فَمَا شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يُخْلَقُ مَعَهُ فِي الرَّحِمِ

''جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ رحم میں داخل ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہوگا؟ پروردگار فرماتا ہے کہ وہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی' جو بھی اللہ تعالیٰ نے رحم میں پیدا کرنے کا ارادہ کیا ہوتا ہے (وہ فرمادیتا ہے)۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا؟ پروردگار فرمادیتا ہے کہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب ہوگا۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کی زندگی کی آخری حد کیا ہوگی؟ پروردگار فرمادیتا ہے کہ اتنی ہوگی اور اتنی ہو گی۔ وہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ تو پروردگار فرمادیتا ہے کہ اتنا اور اتنا ہوگا۔ فرشتہ عرض کرتا ہے: اس کی تخلیق (شکل وصورت) کیسی ہوگی اور اس کے اخلاق کیسے ہوں گے؟ تو پروردگار فرمادیتا ہے کہ ایسے اور ایسے ہوں گے۔ تو کوئی بھی چیز

403- رواه البزار: 2151۔

ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ رحم میں اُس کے ساتھ پیدا ہوتی ہے"۔

404- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: نَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الشَّقِيُّ: مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ: مَنْ سُعِدَ فِي بَطْنِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بدنصیب وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدنصیب ہو اور خوش نصیب وہ ہے جو اُس (یعنی اپنی ماں) کے پیٹ میں خوش نصیب ہو"۔

405- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى فِي كِتَابِ الْقَدَرِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں کو جو کچھ نظر آتا ہے اُس کے حساب سے ایک شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ شخص جہنمی ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے جو ظاہر ہوتا ہے اُس کے حساب سے کوئی شخص اہلِ جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ شخص جنتی ہوتا ہے"۔

406- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

404- رواه مسلم: 2646، وأحمد 6/4، وابن حبان: 6177.

405- رواه البخاري: 4202، ومسلم: 2652، وأحمد 331/5، وابن حبان: 6175.

406- رواه الترمذي: 2142، وأحمد 120/3، وأبو يعلى: 3840، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 211/7.

الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُعْجَبُوا بِأَحَدٍ حَتَّى تَنْظُرُوا بِمَ يُخْتَمُ لَهُ فَإِنَّ الْعَامِلَ يَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ عُمُرِهِ، أَوْ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ، يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ سَيِّئٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ عُمُرِهِ بِعَمَلٍ سَيِّئٍ لَوْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ النَّارَ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ

''تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر تم اس بات پر حیرانگی کا اظہار نہ کرو کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ آدمی کا خاتمہ کس پر ہوتا ہے؟ ایک شخص جو ایک طویل عرصہ تک ایک مخصوص عمل کرتا رہتا ہے (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے) وہ نیک عمل کرتا رہتا ہے اگر وہ اسی پر مرجائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا' لیکن بعض اوقات اُس کی حالت تبدیل ہوجاتی ہے اور وہ بُرے عمل کرنے شروع کردیتا ہے' اسی طرح ایک شخص اپنی عمر کے ایک طویل عرصہ تک بُرے عمل کرتا رہتا ہے کہ اگر وہ اُس حالت میں مرجائے تو جہنم میں داخل ہو لیکن پھر اُس کی حالت تبدیل ہوتی ہے اور وہ نیک عمل کرتا ہے' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اُس سے مخصوص کام لے لیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ اُن سے کیسے عمل لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے اور پھر اُس نیک عمل پر اُس کی روح کو قبض کرتا ہے''۔

تقدیر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

407- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي جُزَيٍّ، عَنْ قَتَادَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

407- خرجه الألباني في الصحيحة:1831

عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا فِي بَطْنِ أُمِّهِ مُؤْمِنًا، وَخَلَقَ فِرْعَوْنَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَافِرًا

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اُن کی والدہ کے پیٹ میں مؤمن ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور فرعون کو اُس کی ماں کے پیٹ میں کافر ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا''۔

408- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

خَلَقَ اللهُ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا فِي بَطْنِ أُمِّهِ مُؤْمِنًا، وَخَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِرْعَوْنَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَافِرًا

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اُن کی والدہ کے پیٹ میں مؤمن ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اُس کی ماں کے پیٹ میں کافر ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا''۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ لِعَبْدٍ الْإِيمَانُ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ لَا يَصِحُّ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِهِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ آدمی کا ایمان اُس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو؛ اس کے بغیر آدمی کا ایمان درست نہیں ہوتا

409- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

408- انظر السابق۔

409- رواہ أحمد 317/5، والترمذی: 2156 بنحوہ، وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1749۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ: لَمَّا احْتُضِرَ سَأَلَهُ ابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: يَا أَبَةَ أَوْصِنِي قَالَ: أَجْلِسُونِي فَلَمَّا أَجْلَسُوهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ، اتَّقِ اللهَ، وَلَنْ تَتَّقِيَ اللهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْقَدَرُ هَذَا، مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلَ النَّارَ

410- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرَى فِيهِ أَثَرَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: يَا أَبَةَ، أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت قریب آیا تو اُن کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے دریافت کیا اور کہا: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! جب لوگوں نے اُنہیں بٹھا دیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈر سکتے جب تک تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور تم اللہ پر (حقیقی طور پر) اُس وقت تک ایمان نہیں رکھتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو، تم یہ بات جان لو کہ جو تمہیں ملنا ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گا اور جو تمہیں نہیں ملنا وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تقدیر یہی ہے، جو شخص اس کے علاوہ پر مرے گا وہ جہنم میں جائے گا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور امکان یہ تھا کہ اس بیماری میں اُن کا انتقال ہو جائے گا' تو اُن کے صاحبزادے نے عرض کی: اے

410- رواہ أحمد 5/317، وأبو داود: 4700، والترمذی: 2156.

قَالَ: اجْلِسْ، إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ الْقَلَمُ. فَقَالَ لَهُ: اجْرِ. فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ. فَإِنْ مِتَّ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ

ابا جان! آپ مجھے کوئی بھرپور ہدایت دیجئے! تو اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتے اور ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ میں نے پوچھا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ وہ اچھی ہے یا بُری ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تم تک نہیں پہنچ سکتی اور جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تم تک پہنچے بغیر نہیں رہ سکتی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے پہلے چیز' جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: تم جاری ہو جاؤ! تو اُس نے اُس گھڑی سے قیامت کے دن تک جو بھی ہونے والا تھا (سب تحریر کر دیا) اگر تم اس کے علاوہ پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے''۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت

411- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ الْأَصْبَغِ النَّصِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الزَّاهِرِيَّةِ حَدَّثَهُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ: إِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ فَرَجًا قَالَ زَيْدٌ: نَعَمْ يَا ابْنَ أَخِي، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کثیر بن مرہ نے ابن دیلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تقدیر کے حوالے سے کچھ شکوک وشبہات کا شکار ہوں تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے مجھے کوئی کشادگی نصیب کرے۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب

411- رواه أحمد 182/5، وأبو داؤد: 4699، وابن ماجه: 77، والبيهقي: 104، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3932.

وَاَهْلَ الْاَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اِيَّاهُمْ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى يُنْفِدَهُ، لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ دَخَلَ النَّارَ

دے تو وہ اُنہیں عذاب دیتے ہوئے اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کر دے تو اُس کی اُن لوگوں پر رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن لوگوں کے اپنے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی اور اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ختم کر دے لیکن اگر وہ تقدیر پر خواہ وہ اچھی ہو یا بُری' ایمان نہیں رکھتا تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

چار باتوں پر ایمان ضروری ہے

412- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: انا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي اَسَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَرْبَعٌ لَنْ يَجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيمَانِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهِنَّ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللهِ، بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَاَنَّهُ مَيِّتٌ، وَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ

''چار باتیں ایسی ہیں کہ آدمی ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پا سکتا ہے جب تک وہ اُن باتوں پر ایمان نہیں رکھتا' یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اُس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور یہ کہ آدمی مر جائے گا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا اور یہ کہ وہ تقدیر پر مکمل طور پر ایمان رکھے (یا پوری یعنی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھے)''۔

413- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: انا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَا مَنْصُورٌ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

412- رواہ أحمد 97/1، والترمذی: 2146، وابن ماجہ: 81، والحاکم 33/1، وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1744.

رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

''بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ چار باتوں پر ایمان نہیں رکھتا' یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہے اُس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور جب تک وہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو''۔

414- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

''آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو''۔

415- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَنْ يُؤْمِنَ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

''آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ تقدیر پر

414- رواه أحمد 181/2، والترمذي: 2145، وابن أبي عاصم في السنة: 133.

415- انظر السابق.

خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

416- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَلَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْنَا إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا أُنَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَّبِعُونَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ: فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ أُحُدًا ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ تَعَالَى، حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ . ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ،

ایمان نہیں رکھتا''۔

عبداللہ بن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: بصرہ میں سب سے پہلے معبد جہنی نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن روانہ ہوئے' ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے بتایا: ہماری طرف کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم کی پیروی کرتے ہیں لیکن وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور معاملہ نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری اُن لوگوں سے ملاقات ہو تو اُن کو بتا دینا کہ میں اُن سے لاتعلق ہوں اور اُن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اُس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف عبداللہ بن عمر اُٹھاتا ہے! اگر اُن لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ یہ اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے' اُس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا' اُس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے

416- رواه مسلم: 8، وأحمد: 27/1، وأبو داؤد: 4697، والترمذي: 2610، وابن ماجه: 63، وابن حبان: 168.

وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا أَنَّهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْنَا مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

زانوؤں پر رکھ لیں اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہمیں اُس پر حیرانگی ہوئی کہ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال بھی کیا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ اُس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی اور بُری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان رکھو۔ اُس نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی یوں عبادت کرو گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو تم لوگوں کے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دیں"۔

417- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ إِمْلَاءً قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا النَّضْرُ بْنُ

یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے یہی حدیث منقول ہے جو شروع سے لے کر ان الفاظ تک ہے:

417- انظر تخریج الحدیث السابق۔

شُمَيْلٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ:

قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ. وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ

''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اُس کی کتابوں اُس کے رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر پر خواہ وہ اچھی ہو یا بُری پر ایمان رکھو!'' اُس نے فرمایا: آپ نے سچ فرمایا ہے..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

418- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَسْرِيُّ الْبَجَلِيُّ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُورَةِ شَابٍّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبُوا مِنْ تَصْدِيقِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: الْإِحْسَانُ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد (ﷺ)! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اُس کی کتابوں اُس کے رسولوں آخرت کے دن اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان رکھو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ تو لوگوں کو اُس کے نبی اکرم ﷺ کی بات کی تصدیق کرنے پر حیرانگی ہوئی۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے بتائیے! اسلام سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز قائم کرو تم زکوٰۃ ادا کرو تم بیت اللہ کا حج کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اُس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ
قَالَ: صَدَقْتَ

اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ:

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

"یہ جبریل تھے جو تم لوگوں کے پاس اس لیے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے معاملہ کی تعلیم دیں"۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ

باب: تقدیر کو جھٹلانے والوں کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

419- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قدریہ (فرقہ کے لوگ جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں) اس اُمت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو"۔

قدریہ فرقہ کے لوگ، مجوسی ہیں

420- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

419- رواه الحاكم 85/1، ورواه الطبراني في الأوسط: 2515، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 4442.

420- انظر السابق.

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَالْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ. فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو''۔

421- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: نَا الْحَكَمُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، أَلَا. وَأُولَئِكَ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ. فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

''بعد کے زمانے میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے' خبردار! وہ لوگ اس اُمت کے مجوسی ہوں گے اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مرجائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہ کرنا''۔

422- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللهِ فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ،

''اس اُمت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلاتے ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ

422- خرجه ابن ماجه:92، وابن الجوزی فی العلل:244.

وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

مرجائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہ کرنا"۔

423- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَدَرِيَّةُ، فَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا

"ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی' قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' تم اُن کی عیادت نہ کرنا اگر وہ بیمار ہو جائیں اور اُن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اگر وہ مرجائیں"۔

424- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ الشَّامِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَسَانِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَدَرِيَّةُ، فَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُصَلُّوا عَلَى جِنَازَتِهِمْ إِذَا مَاتُوا

"ہر اُمت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس اُمت کے مجوسی' قدریہ فرقہ کے لوگ ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم اُن کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مرجائیں تو تم اُن کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا"۔

شرک کا آغاز' تقدیر کے انکار سے ہوتا ہے

425- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

425- رواه الطبرانی فی الصغیر:1059، وخرجه الألبانی فی الضعيفة:3398.

شُعَيْبٍ، قَالَ: انا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَدْءُ إِشْرَاكِهَا التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

''ہر اُمت صرف اللہ تعالیٰ کا شرک کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئی اور کسی بھی اُمت نے اُس وقت تک شرک کا ارتکاب نہیں کیا جب تک شرک کے آغاز میں اُنہوں نے تقدیر کا انکار نہیں کیا''۔

426- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ النَّصْرِيُّ وَهُوَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ، صَاحِبِ حَرَسِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إِلَّا بِالشِّرْكِ بِاللهِ، وَمَا أَشْرَكَتْ أُمَّةٌ حَتَّى يَكُونَ بَدْءُ شِرْكِهَا

''کوئی بھی اُمت اُس وقت تک ہلاکت کا شکار نہیں ہوئی جب تک اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور کسی بھی اُمت نے

426- رواه الطبراني في الكبير: 4270 وذكره الهيثمي في المجمع 198/7.

التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

اُس وقت تک شرک نہیں کیا جب تک اُنہوں نے شرک کے آغاز میں تقدیر کی تکذیب نہیں کی"۔

سعید بن مسیب کا واقعہ اور حدیث نبوی

427- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ: نَا الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ: قَدَّرَ اللهُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْأَعْمَالَ. قَالَ: فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ سَعِيدًا غَضِبَ قَطُّ مِثْلَ مَا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، حَتَّى هَمَّ بِالْقِيَامِ. ثُمَّ قَالَ: فَعَلُوهَا؟ وَيْحَهُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ. أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ فِيهِمْ حَدِيثًا، كَفَاهُمْ بِهِ شَرًّا. فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: اے ابومحمد! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تقدیر میں طے کیا ہے صرف اعمال کا معاملہ مختلف ہے۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے سعید کو کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جتنا وہ اُس دن غصہ میں آ گئے تھے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اُٹھ کر (اگلے شخص کی پٹائی کرنے کا) ارادہ کر لیا تھا۔ پھر اُنہوں نے کہا: کیا وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' اُن لوگوں کا ستیاناس ہو! کاش اُنہیں علم ہوتا' اللہ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک حدیث سن رکھی ہے جو اُن کے بُرے ہونے کیلئے کافی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! وہ حدیث کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اُنہوں نے فرمایا: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَكْفُرُونَ بِاللهِ، وَبِالْقُرْآنِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ.

"میری اُمت میں ایک گروہ آئے گا جو اللہ کا اور قرآن کا انکار کرے گا حالانکہ اُنہیں اس بات کا شعور بھی نہیں ہوگا"۔

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ، يَقُولُونَ كَيْفَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: الْخَيْرُ مِنَ اللهِ، وَالشَّرُّ مِنْ إِبْلِيسَ، ثُمَّ يَقْرَءُونَ عَلَى

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر فدا ہو جاؤں! وہ لوگ کیسے یہ بات کہیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ یہ کہیں گے کہ بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرائی شیطان کی

ذَلِكَ كِتَابَ اللهِ. فَيَكْفُرُونَ بِاللهِ وَبِالْقُرْآنِ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ. فَمَا تَلْقَى أُمَّتِي مِنْهُمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَالْجِدَالِ. وَفِي زَمَانِهِمْ ظُلْمُ الْأَئِمَّةِ. فَنَالَهُمْ مِنْ ظُلْمٍ وَحَيْفٍ وَأَثَرَةٍ. فَيَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعُونًا. فَيُفْنِي عَامَّتَهُمْ. ثُمَّ يَكُونُ الْخَسْفُ. فَقَلَّ مَنْ يَنْجُو مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ فَرَحُهُ. شَدِيدٌ غَمُّهُ. ثُمَّ يَكُونُ الْمَسْخُ. فَيَمْسَخُ اللهُ تَعَالَى عَامَّةَ أُولَئِكَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ. ثُمَّ بَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَيْنَا لِبُكَائِهِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ. مَا هَذَا الْبُكَاءُ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمُ الْأَشْقِيَاءُ؛ لِأَنَّ فِيهِمُ الْمُتَعَبِّدَ. وَفِيهِمُ الْمُجْتَهِدَ أَمَا إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَوَّلِ مَنْ سَبَقَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ. وَضَاقَ بِحَمْلِهِ ذَرْعًا. إِنَّ عَامَّةَ مَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِالتَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَمَا الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَتَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ مَعَهُ أَحَدٌ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَتَعْلَمَ أَنَّ اللهَ خَلَقَهُمَا قَبْلَ الْخَلْقِ. ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ لَهُمَا. وَجَعَلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ. عَدْلًا مِنْهُ. فَكُلٌّ

طرف سے ہے' اور پھر وہ اس کی تائید میں اللہ کی کتاب پڑھیں گے تو یوں اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیں گے اور ایمان اور معرفت آنے کے بعد قرآن کا بھی انکار کر دیں گے' تو اس کے نتیجہ میں میری اُمت کے درمیان دشمنی اور اختلافات اور بحث ومباحثہ آ جائے گا' اُن کے زمانہ میں حکمران ظلم کریں گے' تو اُن لوگوں کی طرف سے ظلم' شرمندگی اور ترجیحی سلوک اُن لوگوں کو لاحق ہوگا' تو اللہ تعالیٰ طاعون بھیجے گا جو اُن کے زیادہ تر افراد کو ختم کر دے گا' پھر زمین میں دھنسنا ہوگا' اس سے نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہی ہوں گے' اُس وقت مؤمن کی یہ حالت ہوگی کہ اُس کو خوشی کم نصیب ہوگی اور پریشانی زیادہ ہوگی' اُس کے بعد شکلیں مسخ ہو جائیں گی' ان میں سے زیادہ تر لوگوں کی شکلوں کو مسخ کر کے اللہ تعالیٰ بندروں اور خنزیروں کی شکل بنا دے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس رونے کا سبب کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن لوگوں کیلئے رحمت' وہ بدنصیب ہوں گے کیونکہ ظاہری طور پر تو اُن میں عبادت گزار بھی ہوں گے اور کوشش کرنے والے لوگ بھی ہوں گے' لیکن ایسا نہیں ہے کہ یہ وہ پہلے لوگ ہوں گے جو اس نظریہ کو اختیار کریں گے اور اس کی وجہ سے تنگی کا شکار ہوں گے' بلکہ بنی اسرائیل میں سے زیادہ تر کی ہلاکت تقدیر کا انکار کرنے کی وجہ سے ہی ہوئی تھی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر ایمان رکھو کہ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور تم یہ بات جان لو کہ نقصان پہنچانے اور نفع پہنچانے کے حوالے سے کوئی اُس کے ساتھ مالک نہیں ہے اور تم جنت اور جہنم پر ایمان رکھو اور تم یہ

يَعْمَلُ لِمَا فُرِغَ مِنْهُ، وَصَائِرٌ إِلَى مَا خُلِقَ لَهُ فَقُلْتُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ

بات جان لو کہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے پہلے پیدا کر دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کیلئے مخلوق کو پیدا کیا اور مخلوق میں سے جس کو چاہا جنت کیلئے پیدا کیا اور جس کو چاہا جہنم کیلئے پیدا کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عدل کے مطابق ہے' تو ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جو اُس کے حوالے سے تقدیر میں طے ہو چکا ہے اور ہر شخص اُسی طرف جائے گا جس کیلئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ تو میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

428- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ يَعْنِي الْبَزَّارَ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

عطیہ نے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

429- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن عطیہ نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن شعیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ہم سعید بن مسیب کے پاس موجود تھے' اُس کے بعد راوی نے پہلے کی طرح حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

430- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: انا ابْنُ نِزَارٍ عَلِيٌّ أَوْ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ

"میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے، مرجئہ اور قدریہ"۔

ستّر انبیاء کی زبانی لعنت

431- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا بَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيًّا قَبْلِي، فَاسْتَجْمَعَتْ لَهُ أُمَّتُهُ، إِلَّا كَانَ فِيهِمْ مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ، يُشَوِّشُونَ أَمْرَ أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَلَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَعَنَ الْمُرْجِئَةَ وَالْقَدَرِيَّةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا، أَنَا آخِرُهُمْ

"مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اور اُس نبی کی کوئی اُمت بنی تو اُس اُمت میں مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے لوگ بھی تھے جنہوں نے اُس نبی کے بعد اُس اُمت کو خرابی کا شکار کیا، خبردار! ستّر انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے مرجئہ اور قدریہ فرقوں کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور میں اُن انبیاء میں سے آخری ہوں"۔

432- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

432- والحديث ذكره الهيثمي في المجمع 205/7.

لَعَنَ اللهُ اَهْلَ الْقَدَرِ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِقَدَرٍ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَدَرٍ

''اللہ تعالیٰ نے قدریہ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کی ہے جو تقدیر کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک حصہ کو جھٹلاتے ہیں''۔

زندیقیت کی اصل' تقدیر کا انکار ہے

433- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَا كَانَتْ زَنْدَقَةٌ اِلَّا كَانَ اَصْلُهَا التَّكْذِيبَ بِالْقَدَرِ

''زندیقیت کی بنیاد' صرف تقدیر کو جھٹلانا ہے''۔

بَابُ الْاِيمَانِ اَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (یعنی دینِ اسلام) پر پیدا ہوتا ہے

434- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے بچہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کمسنی میں انتقال کر جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

433- وذكره ابن الجوزي في الموضوعات 274/1 رواه الطبراني: 5944۔

434- رواه البخاري: 6599 وأبو داؤد: 4714 ومالك 239/1۔

زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ایسے (بچوں) نے جو عمل کرنے تھے"۔

مشرکین کی نابالغ اولاد کا حکم

435- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَطْفَالَ الْمُشْرِكِينَ . فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے بچوں کا ذکر کیا تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کہاں ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا۔

436- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُن لوگوں نے عمل کرنے تھے۔

437- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

435- رواه النسائی 58/4 وخرجه الألبانی فی صحیح النسائی: 1841۔

436- رواه البخاری: 1384، ومسلم: 2049، وأحمد 259/2، والنسائی 58/4، وابن حبان: 131، وعبد الرزاق فی المصنف: 20077۔

437- رواه مسلم: 2049، والترمذی: 2138، وأحمد 410/2۔

مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتَّى تُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ. فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُشَرِّكَانِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب تک وہ بولنے کے قابل نہیں ہو جاتا لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو اس سے پہلے انتقال کر جائے اُس کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

438- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا: نَا جَرِيرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ اس سے (یعنی بالغ ہونے سے) پہلے ہی مر جائیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے''۔

وَلِحَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بہت سے طرق ہیں۔

439- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

438- رواه البخاري:1359، ومسلم:2658، وأحمد:393/2، وابن حبان:128.

439- رواه مسلم:2660.

قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: نَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ الْكُفَّارِ، الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ يَعْنِي الْعَقْلَ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین اور کفار کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بالغ ہونے سے پہلے (مر جاتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے تو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اُنہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

440- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین کے کمسن بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

441- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: ثنا أَبِي قَالَ: نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ إِذْ خَلَقَهُمْ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور وہی اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

440- رواه البخاري: 1383، ومسلم: 2660، والنسائي: 4/59.

441- انظر السابق.

442 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ إِذْ خَلَقَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور وہی اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

443 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَقَالَ: هُمْ مَعَ آبَائِهِمْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشرکین کے کمسن بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے بارے میں' میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے آباؤاجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کسی عمل کے بغیر ہی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو اُنہوں نے عمل کرنے تھے۔

444 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عائشہ بنت طلحہ نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کو ایک بچہ کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کیلئے بلایا گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بچہ کیلئے مبارک ہے کہ وہ جنت کی ایک چڑیا ہے' اس نے کوئی بُرا عمل نہیں کیا' اسے اُس کا زمانہ ہی نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے

442- انظر السابق.

443- رواه أبو داؤد:4712، وأحمد 84/6، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد:3943.

444- رواه مسلم:2662، وأبو داؤد:4713، والنسائي 57/4، وابن ماجه:82، والطيالسي:1574.

وَسَلَّمَ اِلَى جِنَازَةِ صَبِيٍّ يُصَلِّي عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ طُوبَى لَهُ. عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ. وَلَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ. وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ: اَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا. وَخَلَقَهُمْ لَهَا. وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ. وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا. وَخَلَقَهُمْ لَهَا. وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

عائشہ! اس کے علاوہ بھی تو ہوسکتا ہے' اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے اُس کے اہل افراد پیدا کیے ہیں' اُس نے اُن لوگوں کو جنت کیلئے اُس وقت پیدا کیا تھا جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور اُس نے جہنم کیلئے اُس کے اہل افراد پیدا کیے ہیں' اُس نے اُن لوگوں کو جہنم کیلئے اُس وقت پیدا کیا تھا جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے''۔

حدیث کے الفاظ کی وضاحت

445- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: الشِّقْوَةُ وَالسَّعَادَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: بدنصیب ہونا اور سعادت مند ہونا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ الَّتِي ذَكَرْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَتَدُلُّ كُلَّ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ تَعَالَى اَنَّ بَعْضَهَا يُصَدِّقُ بَعْضًا. كَمَا اَنَّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. يَدُلُّ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ عَلَى مَعْنَى مَا اَعْلَمْنَاكَ مِنْ مَذْهَبِنَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذکر کی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں جو اللہ کی کتاب میں مذکور ہے اور جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو' یہ اُس کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ یہ تمام چیزیں ایک دوسرے کی تصدیق کر رہی ہیں جیسا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کے حوالے سے جو چیز ذکر کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہے' تو کتاب وسنت اُس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں جس کے بارے میں ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ تقدیر کے

فِي الْقَدَرِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِذَا خَطَبَ:

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ

بارے میں ہمارا مسلک کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

كَذَا رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَكَذَا كَانَ الصَّحَابَةُ يَقُولُونَ فِي خُطَبِهِمْ، إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا وَيَقِينًا، لَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کو اسی طرح نقل کیا ہے اور صحابہ کرام بھی اپنے خطبوں میں ایمان' تصدیق اور یقین کے ساتھ یہی کلمات کہتے تھے' اہلِ ایمان کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

446- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: انا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَحْمَدُ اللهَ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء کی اور پھر یہ ارشاد فرمایا:

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، أَصْدَقُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے' سب سے عمدہ رہنمائی حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی ہے' سب سے بُرا معاملہ نیا پیدا ہونے والا ہے اور ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جائے گی''۔

446- رواه مسلم: 867، وأحمد 319/3، والنسائي 188/3.

447- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَشْكَابَ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبۂ حاجت (یعنی نکاح کے خطبہ کے کلمات) کی تعلیم دی تھی (اور اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مِنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

''ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے مخصوص ہے، ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اپنی ذات کے شر کے حوالے سے اور اپنے اعمال کی خرابی کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

448- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ اَبُو زُبَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجت میں شہادت کے کلمات (یعنی خطبۂ نکاح کے الفاظ) کی ہمیں تعلیم دی (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

447- رواہ النسائی 105/3، والترمذی: 1105۔

448- رواہ البخاری: 3034، والترمذی: 1105، وأحمد 285/4، وابن حبان: 4535، وابن ماجہ: 1535۔

وَسَلَّمَ: التَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ. وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ لَوْلَاكَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

449- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ زَنْجُوَيْهِ وَأَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' ہم اُس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنی ذات کے شر کے حوالے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے موقعہ پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! اگر تُو نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے' ہم روزہ نہ رکھتے اور ہم نماز نہ پڑھتے' تُو ہم پر سکینت نازل کر اور جب ہم (دشمن کا) سامنا کریں گے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ پڑھ رہے تھے..... اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

449- رواه البخاري: 3034، ومسلم: 1803، وأحمد 212/4.

قُلْتُ: وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْصَاهُ بِهِ، وَمَا وَعَظَهُ بِهِ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَاهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں جس بات کی تلقین کی تھی اور جس بات کی نصیحت کی تھی وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں (اس کا ذکر اگلی حدیث میں آئے گا)۔

نبی اکرم ﷺ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

450- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَهْبٍ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ الشَّامِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَهْدَتْ فَارِسُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً شَهْبَاءَ مُلَمْلَمَةً. فَكَأَنَّهَا أَعْجَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَعَا بِصُوفٍ وَلِيفٍ، فَنَحَلْنَا لَهَا رَسَنًا وَعِذَارًا، ثُمَّ دَعَا بِعَبَاءَةٍ خَلِقٍ فَثَنَّاهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكِبَ وَقَالَ: ارْكَبْ يَا غُلَامُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَرَكِبْتُ خَلْفَهُ. فَسِرْنَا حَتَّى حَاذَيْنَا بَقِيعَ الْغَرْقَدِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مَنْكِبِي الْأَيْسَرِ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ، احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شاہسوار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھرے ہوئے جسم کا سفید خچر پیش کیا (جس کی سفیدی میں کچھ سیاہی ملی ہوئی تھی)' وہ نبی اکرم ﷺ کو اچھا لگا' آپ ﷺ نے اُون اور پتے منگوائے' ہم نے اُس کے ذریعہ زین کا اندرونی حصہ تیار کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پرانی عبا منگوائی اور وہ چیزیں اُس میں بھر دیں' پھر آپ ﷺ نے اُس کو اُٹھایا اور اُسے خچر پر رکھ دیا اور پھر آپ اُس پر سوار ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے لڑکے! تم بھی سوار ہو جاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار ہو گیا' ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم بقیع غرقد کے برابر جگہ پر آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں دستِ مبارک میرے بائیں کندھے پر مارا اور فرمایا:

''اے لڑکے! تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا' وہ تمہاری حفاظت کرے

450- رواه الترمذي: 2518، وأحمد 462/1، والحاكم 541/3، وصححه الألباني في صحيح الترمذي: 2043.

اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَلَا تَسْأَلْ غَيْرَ اللهِ، وَلَا تَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ، جَفَّتِ الْأَقْلَامُ وَطُوِيَتِ الصُّحُفُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا ذَلِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ لِي بِمِثْلِ هَذَا مِنَ الْيَقِينِ، حَتَّى أَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ

گا' تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا' تم اُسے اپنے سامنے پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے کچھ نہ مانگنا اور تم صرف اللہ کے نام کا حلف اُٹھانا' قلم خشک ہو چکے ہیں' صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں' اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں اور وہ نقصان اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہ لکھا ہو تو وہ لوگ ایسا نہیں کر سکیں گے اور اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسا نفع پہنچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہ لکھا ہو تو وہ لوگ یہ بھی نہیں کر سکیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ یقین میرے پاس اُس وقت تک رہنا چاہیے جب تک میں دنیا سے رخصت نہیں ہو جاتا؟ (یا یہ یقین مرتے دَم تک میرے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو تمہیں ملنا ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گا اور جو تمہیں نہیں ملنا وہ تم تک نہیں پہنچ پائے گا''۔

451 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لِي:

احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا' تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو تم اُسے اپنے سامنے پاؤ گے' جب تم نے کچھ مانگنا ہو تو

اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ جَاءَتِ الْأُمَّةُ لِتَنْفَعَكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ مَا اسْتَطَاعَتْ ذَلِكَ، وَلَوْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِغَيْرِ مَا كَتَبَ اللهُ لَكَ مَا اسْتَطَاعُوا ذَلِكَ أَوْ قَالَ: مَا قَدَرَتْ

اللہ تعالیٰ سے مانگو' جب تم نے مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو' قلم اُٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں' اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی اُمت آ کر اگر تمہیں کوئی ایسا فائدہ پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہیں لکھا ہے تو وہ ایسا نہیں کر سکے گی اور اگر وہ لوگ تمہیں کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں نہیں لکھا ہے تو وہ ایسا بھی نہیں کر سکیں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اُس کا مفہوم یہی ہے)

452- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونِ بْنِ عَطَاءٍ أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

يَا غُلَامُ أَوْ يَا غُلَيِّمُ أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئًا، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ؟ احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ يَكُنْ أَمَامَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ عِنْدَ الشِّدَّةِ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُعْطُوكَ شَيْئًا

''اے لڑکے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے چھوٹے بچے! کیا میں تمہیں ایک چیز کی تعلیم نہ دوں تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ تمہیں نفع دے! تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا' تم اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو وہ تمہارے سامنے ہوگا' جب تم نے کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو' جب تم نے مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو' تم ہر اچھی صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو' وہ بُری صورتِ حال میں تمہارا خیال رکھے گا' جو کچھ بھی ہونا

452- رواه الحاكم 541/3، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 315.

لَمْ يُعْطِكَ اللهُ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ. وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى اَنْ يَمْنَعُوكَ شَيْئًا قَدَّرَهُ اللهُ لَكَ وَكَتَبَهُ مَا اسْتَطَاعُوا. وَاعْلَمْ اَنَّ لِكُلِّ شِدَّةٍ رَخَاءً. وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے' اگر سب لوگ اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسی چیز دینا چاہیں جو اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں دینا چاہتا تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے اور اگر سب لوگ اس پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ تمہیں کوئی ایسی چیز نہ دینا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھ دی ہو اور (تمہارا) مقدر کر دی ہو تو بھی وہ ایسا نہیں کر سکیں گے' تم یہ بات جان لو کہ ہر سختی کے بعد آسانی ہے اور ہر تنگی کے بعد سہولت ہے' ہر تنگی کے بعد آسانی ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. قَدْ ذَكَرْنَا مَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْ كِتَابِ اللهِ. وَمِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ.

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' ہم نے اس سے پہلے وہ چیزیں ذکر کی ہیں جو اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت کے حوالے سے قدریہ فرقہ کی تردید میں ہم نے حجت کے طور پر پیش کی ہیں''۔

وَاَنَا اَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللهُ عَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِينَ مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى مَعْنَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. ثُمَّ اَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ. وَعَنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ. وَتَحْذِيرِهِمْ لِلْمُسْلِمِينَ سُوءَ مَذَاهِبِهِمْ

اب ہم وہ روایات ذکر کریں گے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے حوالے سے منقول ہیں' اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرام سے راضی ہو! ان حضرات نے قدریہ فرقہ کی تردید میں کتاب وسنت کے مفہوم سے متعلق جو چیزیں بیان کی ہیں' ہم اُن کا تذکرہ کریں گے اور اُس کے بعد احسان کے ہمراہ ان حضرات کی پیروی کرنے والے حضرات (یعنی تابعین) اور مسلمانوں کے آئمہ نے قدریہ فرقہ کی تردید میں جو کچھ کہا ہے اُس کا تذکرہ کریں گے کہ اُنہوں نے کس طرح مسلمانوں کو قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بُرے مسلک سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رَدِّهِمَا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ، وَإِنْكَارِهِمَا عَلَيْهِمْ

453 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ، فَجَعَلَهُمْ نِصْفَيْنِ، فَقَالَ لِهَؤُلَاءِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، وَقَالَ لِهَؤُلَاءِ: ادْخُلُوا النَّارَ وَلَا أُبَالِي

454 - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ لَوْ لَمْ يَشَأْ أَنْ يُعْصَى

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم تک جو روایات پہنچی ہیں جس میں ان دونوں حضرات نے قدریہ فرقہ کی تردید ہے اور ان دونوں حضرات نے اُن فرقہ والوں کا انکار کیا ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا' ایک حصہ کے بارے میں فرمایا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! اور دوسرے سے فرمایا: تم لوگ جہنم میں داخل ہو جاؤ اور میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

ابوزبیر نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے ابوبکر! اگر اللہ تعالیٰ یہ چاہتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی

454- رواه البزار: 2153، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 192/7.

مَا خَلَقَ اِبْلِيْسَ

جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

455- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ، وَالْجَاثَلِيقُ مَاثِلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِلُّ اَحَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ التُّرْجُمَانُ: لَا شَيْءَ، ثُمَّ عَادَ فِي خُطْبَتِهِ، فَلَمَّا بَلَغَ: مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِلُّ اَحَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَقُولُ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ، بَلِ اللّٰهُ خَلَقَكَ، وَاللّٰهُ اَضَلَّكَ، ثُمَّ اللّٰهُ يُمِيتُكَ، ثُمَّ يُدْخِلُكَ النَّارَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ نَثَرَ ذُرِّيَّتَهُ، فَكَتَبَ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَا هُمْ عَامِلُونَ، وَاَهْلَ النَّارِ وَمَا هُمْ عَامِلُونَ، ثُمَّ

عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا' رومیوں کا ایک (نومسلم) امیر اُن کے سامنے موجود تھا اور ترجمان ترجمہ کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں دیتا۔ تو اُس رومی نے کہا: اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ ترجمان نے کہا: کچھ نہیں کہہ رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ جاری رکھا جب وہ ان الفاظ پر پہنچے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں دیتا۔ تو اُس رومی نے کہا: اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو ترجمان نے اُنہیں بتایا (کہ یہ کیا کہہ رہا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! تم غلط کہہ رہے ہو! اگر تمہارا اسلام قبول کرنے کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اُڑا دیتا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے' اُس نے تمہیں گمراہ کیا ہے' وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا اگر وہ چاہے گا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُن کی ذریت کو پھیلا دیا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کو اور جو کچھ اُنہوں نے عمل کرنے تھے اُن کو نوٹ کر لیا اور اہلِ جہنم کو اور جو کچھ اُنہوں نے عمل کرنے تھے اُس کو بھی نوٹ کر لیا' پھر فرمایا: یہ لوگ اس

قَالَ: هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ، وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ

وَقَدْ كَانَ النَّاسُ تَذَاكَرُوا الْقَدَرَ، فَافْتَرَقَ النَّاسُ، وَمَا يَذْكُرُهُ أَحَدٌ

کیلئے ہیں اور یہ لوگ اس کیلئے ہیں۔

تو لوگوں کی پہلے یہ حالت تھی کہ پہلے لوگ تقدیر کے بارے میں بحث کیا کرتے تھے لیکن جب لوگ وہاں سے جدا ہوئے تو پھر کوئی شخص اس حوالے سے ذکر نہیں کرتا تھا (یعنی بحث نہیں کرتا تھا)۔

456- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: انا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ مِهْرَانَ الْحَذَّاءُ أَبُو الْمَنَازِلِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ، وَالْجَاثَلِيقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ، فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا' رومیوں کا ایک عالم (یا امیر) ''جاثلیق'' اُن کے سامنے موجود تھا اور اُس کے ساتھ ایک ترجمان بھی تھا جو ترجمہ کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اُسے کوئی ہدایت نصیب نہیں کرتا..... اس کے بعد راوی نے آخر تک روایت نقل کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ، وَهُوَ أَصْلٌ كَبِيرٌ مِمَّا يُرَدُّ بِهِ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ الْأَشْقِيَاءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم ان حضرات کی نقل کردہ حدیث ذکر کر چکے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تقدیر کے بارے میں منقول ہیں اور وہ ایک بڑی بنیاد ہے جس کے ذریعہ قدریہ فرقہ کے بدنصیب لوگوں کی تردید کی جاسکتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ إِثْبَاتَ الْقَدَرِ، وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ شَقِيًّا وَسَعِيدًا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے کہ وہ لوگوں کو تقدیر کے اثبات کی تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' بدنصیبوں کو بھی اور خوش نصیبوں کو بھی۔

درود کے کلمات کی تعلیم

457- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ سَلَامَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: قُولُوا:

اللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا، شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نوح بن قیس طاحی نے سلامہ کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے اور آسمانوں کو پیدا کرنے والے! دلوں کی فطرت' اُن کے خوش نصیب یا بدبخت ہونے پر غلبہ رکھنے والے! تُو اپنا معزز درود اور اپنی بڑھنے والی برکتیں اور اپنا مہربانی والا فضل' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

458- وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن وزیر واسطی نے نوح بن قیس کے حوالے سے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے۔

459- وَاَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: انا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِي حَدِيثٍ رَفَعَهُ اِلَى

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کے سامنے تقدیر کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں' شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی اپنے منہ میں داخل کی اور اُن کے ذریعہ اپنا لعاب لیا اور پھر اُن انگلیوں کے

457- والحدیث عزاہ الہیثمی فی المجمع 164/10 للطبرانی فی الأوسط.

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ يَوْمًا. قَالَ: فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي فِيهِ: السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ: فَأَخَذَ بِهِمَا مِنْ رِيقِهِ. فَرَقَمَ بِهِمَا ذِرَاعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ هَاتَيْنِ الرَّقْمَتَيْنِ كَانَتَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ

ذریعہ اپنی کلائی پر نشان لگایا' پھر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ دونشان بھی لوحِ محفوظ میں موجود ہیں۔

تقدیر کے بارے میں حضرت علی کا موقف

460- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَيُّوبُ شَيْخٌ لَنَا قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: طَرِيقٌ مُظْلِمٌ. فَلَا تَسْلُكْهُ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجْهُ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: سِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَكَلَّفْهُ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: فِي الْمَشِيئَةِ الْأُولَى أَقُومُ وَأَقْعُدُ، وَأَقْبِضُ وَأَبْسِطُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا لِمَنْ ذَكَرَ الْمَشِيئَةَ مَخْرَجًا. أَخْبِرْنِي: أَخَلَقَكَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَا شَاءَ، أَمْ لِمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا. بَلْ لِمَا شَاءَ قَالَ: أَخْبِرْنِي. أَفَتَجِيءُ يَوْمَ

عبدالملک بن ہارون نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک تاریک راستہ ہے' تم اس پر نہ چلو۔ اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک گہرا سمندر ہے' تم اس میں داخل نہ ہو۔ اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے' تم اس کی کھوج میں نہ جاؤ۔ تو وہ شخص مڑ کر چلا گیا' ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ پھر واپس آ گیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں اُٹھ جاؤں یا بیٹھا رہوں؟ میں بند کروں یا کشادہ کروں؟ کیا یہ مشیت میں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں تم سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کروں گا کہ جس میں تمہارے لیے اور کسی بھی ایسے شخص کیلئے گنجائش نہیں ہوگی جو مشیت کا ذکر کرتا ہے' تم مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں پیدا کیا ہے وہ اپنی مشیت کے مطابق پیدا کیا ہے' یا تمہاری مشیت کے مطابق کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: جی نہیں! اُس نے اپنی مشیت کے مطابق کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ

الْقِيَامَةِ كَمَا شَاءَ أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَمَا شَاءَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي، أَجْعَلَكَ كَمَا شَاءَ، أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا. بَلْ كَمَا شَاءَ قَالَ: فَلَيْسَ لَكَ فِي الْمَشِيئَةِ شَيْءٌ

عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تم آؤ گے تو کیا اُس طرح آؤ گے جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا یا اُس طرح آؤ گے جیسے تم چاہو گے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! بلکہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا ویسا ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی حالت میں رکھے گا جیسے وہ چاہے گا یا جیسے تم چاہو گے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! جیسے وہ چاہے گا ویسے ہوگا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر مشیت کے بارے میں تمہارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَنْ خَالَفَ هَؤُلَاءِ خُولِفَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص ان حضرات کے برخلاف جائے گا وہ حق کے راستہ سے ہٹ جائے گا۔

صحابہ کرام کا واقعہ

461 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ انا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ، وَبِهَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ، فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَأَمْرَضُوا قَلْبِي فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنِّي جَلَسْتُ مَجْلِسًا فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَأَمْرَضُوا قَلْبِي فَهَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ: تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسود دؤلی بیان کرتے ہیں:

میں بصرہ آیا' وہاں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ موجود تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے' میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا وہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر چھیڑ دیا اور مجھے اُلجھن کا شکار کر دیا' میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کہا: اے ابونجید! میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا وہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر چھیڑ دیا تو میرے ذہن میں اُلجھن آ گئی' تو کیا آپ اس حوالے سے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ اگر تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو اگر وہ اُنہیں عذاب دے گا تو وہ اُن پر ظلم کرنے

461- رواه أحمد 182/5، وأبو داؤد: 4699، وابن ماجه: 77، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3932.

السَّمَاوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ حَيْثُ يُعَذِّبُهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ. وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اَوْسَعُ لَهُمْ. وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتَهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ. خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. وَسَتَقْدُمُ الْمَدِينَةَ فَتَلْقَى بِهَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ

قَالَ: فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لِاُبَيٍّ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ. اِنِّي قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ. فَجَلَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فَذَكَرُوا الْقَدَرَ فَاَمْرَضُوا قَلْبِي. فَهَلْ اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ حِينَ يُعَذِّبُهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ. وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اَوْسَعُ لَهُمْ. وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتَهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. حَدِّثْ اَخَاكَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِ مَا حَدَّثَنِي بِهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان سب پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن سب کے حق میں زیادہ گنجائش والی ہوگی' اگر تمہارے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تم اُسے خرچ کر دو تو یہ تمہاری طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہوگا جب تک تم ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' عنقریب تم مدینہ منورہ جاؤ گے تو وہاں تم حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما موجود تھے' میں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! میں بصرہ آیا' وہاں مجھے ایک محفل میں بیٹھنے کا موقع ملا جہاں لوگوں نے تقدیر کا ذکر کیا تو میرے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوگئی تو کیا آپ اس حوالے سے کوئی حدیث ذکر کریں گے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم یہ بات جان لو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو جب وہ اُنہیں عذاب دے گا تو وہ اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن سب کے حق میں زیادہ گنجائش والی ہوگی' اگر تمہارے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تم اُسے خرچ کرو تو یہ تمہاری طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہوگا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ پھر اُنہوں نے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! آپ اپنے بھائی کو حدیث بیان کیجئے! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی

کی مانند حدیث بیان کی جو حدیث مجھے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔

462- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ الْاَصْبَغِ النَّصِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا الزَّاهِرِيَّةِ، حَدَّثَهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الدَّيْلَمِيِّ، اَنَّهُ لَقِيَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ: اِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ اَمْرِ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ فَرَجًا قَالَ: نَعَمْ، يَا ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ اِيَّاهُمْ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يُنْفِذَهُ، لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، مَا تُقُبِّلَ مِنْهُ، وَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَاْتِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ لِسَعْدٍ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ سَعْدٌ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ: وَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَلْقَى اُبَيَّ بْنَ

کثیر بن مرہ نے عبداللہ بن دیلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تقدیر کے مسئلہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گیا ہوں' آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے مجھے اس حوالے سے کوئی آسانی نصیب کرے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے میرے بھتیجے! اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ اُنہیں عذاب دیتے ہوئے اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن سب پر رحم کرے تو اُس کی اُن لوگوں پر رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن کے اپنے اعمال سے زیادہ بہتری والی ہوگی' اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ختم کر دے لیکن وہ اچھی اور بُری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو تو یہ چیز (یعنی پہاڑ جتنے سونے کو صدقہ کر دینا) اُس کی طرف سے قبول نہیں کی جائے گی۔

(پھر اُنہوں نے فرمایا:) تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ تو ابن دیلمی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے بھی وہی بات کہی جو اُنہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

462- انظر السابق.

كَعْبٍ فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ اِلَى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ لِابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ مِثْلَ مَقَالَةِ صَاحِبَيْهِ، وَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ: وَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَلْقَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَذَهَبَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّي شَكَكْتُ فِي بَعْضِ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللّٰهَ، اَنْ يَجْعَلَ لِي عِنْدَكَ مِنْهُ فَرَجًا قَالَ زَيْدٌ: نَعَمْ يَا ابْنَ اَخِي، اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عنہ نے بھی اُنہیں وہی جواب دیا جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بیان کیا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر تم حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرو۔ پھر ابن دیلمی، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے بھی وہی بات کہی جو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہی تھی، تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا جو اُن کے دو ساتھی اُن سے پہلے دے چکے تھے۔ پھر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم زید بن ثابت سے مل لو۔ تو ابن دیلمی، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملنے کیلئے گئے اور اُن سے کہا: میں تقدیر کے معاملہ کے بارے میں شک کا شکار ہو گیا تھا تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تا کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے اس حوالے سے کوئی آسانی نصیب کرے۔ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنَّ لِامْرِئٍ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يُنْفِذَهُ، لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ دَخَلَ النَّارَ

"اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اُس کی رحمت اُن لوگوں کے حق میں اُن کے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی، اور اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ختم کر دے لیکن اگر وہ شخص اچھی یا بُری تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا"۔

463 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

463- سبق تخریجہ:380.

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: اَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا يَذُوقُ عَبْدٌ طَعْمَ الْاِيمَانِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، وَبِاَنَّهُ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق نے حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اور اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

464- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ:

مَا كَانَ كُفْرٌ بَعْدَ نُبُوَّةٍ اِلَّا كَانَ مَعَهَا التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسعودی نے معن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبوت کے بعد جو بھی کفر سامنے آیا اُس کے ساتھ تقدیر کو جھٹلانا شامل تھا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا اظہارِ لاتعلقی

465- وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ بِمَا تَكَلَّمَ فِيهِ فِي شَاْنِ الْقَدَرِ، فَاَنْكَرْنَا مَا جَاءَ بِهِ، فَحَجَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً، فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا قَالَ: اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

جب معبد جہنی نے تقدیر کے معاملہ کے بارے میں کلام کرنا شروع کیا تو اُس نے جو نظریات پیش کیے ہم نے اُن کا انکار کیا' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کیلئے گئے جب ہم نے مناسکِ حج ادا کر لیے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہم مدینہ منورہ چلتے ہیں کیونکہ اگر ہم مدینہ منورہ گئے تو وہاں ہماری ملاقات صحابہ کرام سے ہو گی' ہم اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کریں گے جو

465- رواہ مسلم:8، وأحمد1/27.

مِلْ بِنَا اِلَى طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، اَوْ لَوْ مِلْتَ بِنَا اِلَى الْمَدِينَةِ؟ فَلَقِينَا بِهَا مَنْ بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَاَلْنَاهُمْ عَمَّا جَاءَ بِهِ مَعْبَدٌ، فَمِلْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ نَؤُمُّ اَبَا سَعِيدٍ اَوِ ابْنَ عُمَرَ. فَاِذَا ابْنُ عُمَرَ قَاعِدٌ. فَاكْتَنَفْنَاهُ. فَقَدَّمَنِي حُمَيْدٌ لِلْمَسَاَلَةِ. وَكُنْتُ اَجْرَاَ عَلَى الْمَنْطِقِ مِنْهُ. فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ قَوْمًا قَدْ نَشَاُوا بِالْعِرَاقِ، وَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ قَالَ:

معبد نے پیش کی ہے۔ تو ہم مدینہ منورہ آ گئے' ہم مسجد میں داخل ہوئے' ہم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا قصد کیا تھا' وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے' ہم اُن کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ حمید نے مجھے سوال کرنے کیلئے پہلے موقع دیا کیونکہ میں اُس کی بہ نسبت زیادہ جرأت کے ساتھ بات کرسکتا تھا۔ تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! عراق میں کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور دین کا علم حاصل کرتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ. لَوْ اَنْفَقُوا مَا فِي الْاَرْضِ ذَهَبًا مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ، حَتّٰى يُؤْمِنُوا بِالْقَدَرِ

"جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُن سے کہہ دینا کہ ابن عمر اُن سے لاتعلق ہے اور وہ مجھ سے لاتعلق ہیں' اگر وہ پوری روئے زمین جتنا سونا بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں تو یہ اُن کی طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں ہو گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں لاتے"۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

466 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حماد بن زید کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

467 - وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نَا

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے یحییٰ بن یعمر سے منقول ہے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرِ

468- قَالَ الْفِرْيَابِيُّ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ كَهْمَسًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَا جَمِيعًا: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي هَذَا الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرِينَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

تقدیر کے بارے میں بصرہ میں سب سے پہلے جس شخص نے کلام کیا وہ معبد جہنی ہے' میں اور حمید بن عبدالرحمٰن' حج یا شاید عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' ہم یہ روایت اس جگہ کے علاوہ کہیں اور ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

469- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا أَبِي قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، فَحَمِدْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرْنَاهُ، فَقُلْتُ: لَأَنَا بِأَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ أَشَدُّ فَرَحًا مِنِّي بِآخِرِهِ، فَقَالَ ثَبَّتَكَ اللهُ، كُنَّا عِنْدَ سَلْمَانَ فَحَمِدْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرْنَاهُ فَقُلْتُ لَأَنَا بِأَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ أَشَدُّ فَرَحًا مِنِّي بِآخِرِهِ فَقَالَ سَلْمَانُ: ثَبَّتَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللهَ

ابونعامہ سعدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ابوعثمان نہدی کے پاس موجود تھے' ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُس کا ذکر کیا' پھر میں نے کہا: ہم اس معاملہ کے آغاز میں زیادہ خوش تھے بہ نسبت اس کے آخری حصہ کے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے! ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر اُس کا ذکر کیا' پھر میں نے کہا: ہم اس معاملہ کے آغاز میں اس کے آخر کی بہ نسبت زیادہ خوش تھے۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے' اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نے اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اُس پشت میں سے قیامت تک

468- سبق تخريجه:465.

469- رواه أبو داؤد:4073، والترمذی:3077، والنسائی:210، وأحمد 289/1، وخرجه الألبانی فی الصحيحة:1623.

تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ مَسَحَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ مَا هُوَ ذَارِيءٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَخَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، وَالشَّقَاوَةَ وَالسَّعَادَةَ، وَالْأَرْزَاقَ وَالْآجَالَ وَالْأَلْوَانَ، فَمَنْ عِلْمَ السَّعَادَةَ فَعَلَ الْخَيْرَ، وَمَجَالِسَ الْخَيْرِ، وَمَنْ عِلْمَ الشَّقَاوَةَ فَعَلَ الشَّرَّ، وَمَجَالِسَ الشَّرِّ

ہونے والی اُن کی اولاد کو باہر نکالا پھر اُس نے مذکر اور مؤنث' بدنصیب اور خوش نصیب پیدا کیے' رزق' عمر کی آخری حد اور رنگتیں مقرر کیں تو جس شخص کے بارے میں خوش نصیبی طے ہو'وہ بھلائی کے کام کرے گا' بھلائی کی مجلسوں میں شریک ہوگا اور جس شخص کے بارے میں بدنصیبی کا (اللہ تعالیٰ کو) علم تھا وہ بُرائی کے کام کرے گا اور بُری مجلسوں میں بیٹھے گا۔

470 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ، أَوْ سَلْمَانَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا سَلْمَانَ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ خَمَرَ طِينَةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فِيهِ، فَخَرَجَ كُلُّ طَيِّبٍ فِي يَمِينِهِ، وَكُلُّ خَبِيثٍ فِي يَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ خَلَطَ بَيْنَهُمَا قَالَ: فَمِنْ ثَمَّ يَخْرُجُ الْحَيُّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَالْمَيِّتُ مِنَ الْحَيِّ أَوْ كَمَا قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' یا شاید حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس راتوں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس دن تک رکھا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اُن کو ضرب لگائی اور (اُن کی اولاد میں سے) ہر پاکیزہ شخص کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور ہر خبیث کو دوسرے ہاتھ میں رکھ لیا اور پھر اُن دونوں کو ملا دیا۔ راوی کہتے ہیں: اسی بنیاد پر زندہ' مردہ میں سے نکلتا ہے اور مردہ' زندہ میں سے نکلتا ہے' یا جس طرح بھی انہوں نے کہا۔

471- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَلْمَانَ قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ خَمَرَ طِينَةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ فِيهِ: عَنْ سَلْمَانَ وَحْدَهُ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو چالیس دن تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس راتوں تک رکھا' اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' یعنی صرف اُنہی کا ذکر کیا ہے۔

472- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِسَلْمَانَ: مَا قَوْلُ النَّاسِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ؟ قَالَ: حِينَ تُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ. تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَلَا تَقُولُ: لَوْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا لَكَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَوْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا. لَمْ يَكُنْ كَذَا وَكَذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحجاج ازدی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: لوگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟ یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہیں لاتے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تقدیر پر ایمان لاؤ گے تو تم یہ بات جان لو گے کہ جو چیز تمہیں نہیں ملنی تھی وہ تمہیں نہیں ملے گی اور جو چیز تمہیں ملنی تھی وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور تم یہ نہ کہنا کہ اگر میں ایسا ایسا کر لیتا تو ایسا ایسا ہو جاتا' یا اگر میں ایسا ایسا نہ کرتا تو ایسا ایسا نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان

473 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اُس میں اُس کی خوراکیں رکھیں' پھر منگل اور بدھ کے دن اُس نے زمین کے اوپر

472- رواه عبد الرزاق في المصنف 118/11.

الْأَحَدِ وَالِاثْنَيْنِ، وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا، وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَالْأَرْبِعَاءِ. ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَخَلَقَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى عَجَلٍ. ثُمَّ تَرَكَهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

(پہاڑ) گاڑ دیئے' پھر اُس نے آسمان کی طرف استویٰ کیا جو ایک دھوئیں کی شکل میں تھا' پھر جمعرات اور جمعہ کے دن اُس نے آسمان کو پیدا کیا' پھر اُس نے ہر آسمان میں اُس سے متعلق مخصوص معاملہ کو وحی کیا' پھر جمعہ کے دن کی آخری ساعت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' پھر اُنہیں چالیس دن تک یونہی رہنے دیا' اُن کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

{فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ}

[المؤمنون: 14]

''تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے عمدہ خالق ہے''۔

ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ. فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَعْضِهِ الرُّوحُ ذَهَبَ لِيَجْلِسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن میں اپنی روح کو پھونکا' جب اُن کے جسم کے کچھ حصہ میں روح داخل ہوئی تو وہ اُٹھ کر بیٹھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ}

[الانبیاء: 37]

''انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے''۔

فَلَمَّا تَتَابَعَ فِيهِ الرُّوحُ عَطَسَ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

پھر جب اُن کے اندر روح آ گئی تو اُنہیں چھینک آئی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

''تم کہو: الحمد للہ!''۔

فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ: اللَّهُ تَعَالَى: رَحِمَكَ رَبُّكَ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ إِلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ. فَفَعَلَ فَقَالَ: هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَ

تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: الحمد للہ! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے! پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم فرشتوں کی اُس محفل کے پاس جاؤ اور اُن لوگوں کو سلام کرو۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی پشت پر اپنے

فِيهِمَا مَنْ هُوَ خَالِقٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ثُمَّ قَبَضَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ يَا آدَمُ. فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَكَ يَا رَبِّ، وَكِلْتَا يَدَيْكَ يَمِينٌ. فَبَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمْ مَنْ قَضَيْتُ أَنْ أَخْلُقَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِذَا فِيهِمْ مَنْ لَهُ وَبِيصٌ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ: فَمَنْ هَذَا الَّذِي كَانَ لَهُ وَبِيصٌ؟ قَالَ: هُوَ ابْنُكَ دَاوُدُ قَالَ: فَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ؟ قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً قَالَ: فَكَمْ عُمْرِي؟ قَالَ: أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ فَزِدْهُ يَا رَبِّ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَقَدْ شِئْتُ. إِذًا تُكْتَبُ وَتُخْتَمُ، وَلَا يُبَدَّلُ. ثُمَّ رَأَى فِي آخِرِ كَفِّ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ آخِرُهُمْ لَهُ فَضْلُ وَبِيصٍ قَالَ: فَمَنْ هَذَا يَا رَبُّ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. هُوَ آخِرُهُمْ وَأَوَّلُهُمْ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. فَلَمَّا أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: أَوَلَمْ تَكُنْ وَهَبْتَهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ؟ قَالَ: لَا.

دونوں ہاتھ پھیرے اور اُن میں سے ہر اُس کو نکال لیا جسے قیامت قائم ہونے تک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ہاتھ کو پھیلایا تو اُس میں حضرت آدم علیہ السلام کی وہ اولاد تھی جو اہلِ جنت میں سے تھی' حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں' میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری اولاد میں سے قیامت کے دن تک انہیں اہلِ جنت کے طور پر پیدا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں میں کچھ ایسے افراد تھے جن کی پیشانی چمک رہی تھی' حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ انبیاء ہیں! حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے جس کی پیشانی کی چمک نمایاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تُو نے اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال! حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: میری عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک ہزار سال! تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال اسے مزید عطا کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میں نے چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسی صورت میں اسے نوٹ کیا جاتا ہے اور اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی کے آخر میں دیکھا جن کی چمک اضافی تھی اور وہ سب سے پیچھے تھے' حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: یہ محمد ہیں جو (ان انبیاء میں) آخری ہوگا اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے ہوگا۔ پھر جب ملک الموت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا تاکہ اُن کی روح قبض کرے تو اُنہوں نے کہا: ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں۔ تو ملک الموت نے کہا: کیا آپ نے وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو ہبہ نہیں کر دیئے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی نہیں۔

قَالَ: فَنَسِيَ آدَمُ، فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَعَصَى آدَمُ فَعَصَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَذَلِكَ أَوَّلُ يَوْمٍ أُمِرَ بِالشُّهُودِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے جس کی وجہ سے اُن کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بات نہیں مانی تو اُن کی اولاد بھی بات نہیں مانتی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا تو اُن کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ تو یہ وہ پہلا دن تھا جب گواہ بنانے کا حکم دیا گیا۔

حضرت اُبی بن کعب سے منقول روایت

474 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ قَالَ: نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ} [الاعراف: 172]

"اور جب تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو نکالا اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا"۔

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہ آیت یہاں تک ہے:

{أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ} [الاعراف: 173]

"اہل باطل نے جو کچھ کیا' کیا تو اس کی وجہ سے ہمیں ہلاک کر دے گا"۔

قَالَ: جَمَعَهُمْ لَهُ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ وَاسْتَنْطَقَهُمْ وَتَكَلَّمُوا، وَأَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے سب کو جمع کیا جو بھی قیامت تک ہونا تھا' پھر اُن کی بیویاں بنائیں پھر اُن کو شکل وصورت عطا کی' اُن کو گویائی عطا کی' اُنہوں نے کلام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے عہد اور میثاق لیا (جس کا ذکر اس فرمان میں ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ. أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ}
[الاعراف: 173]

''اور اُنہیں اُن کی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا (اور دریافت کیا:) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (اُس نے فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اس بات سے غافل تھے' یا تم یہ کہو کہ اس سے پہلے ہمارے آباؤاجداد شرک کر چکے تھے تو ہم اُن کے بعد آنے والی اولاد تھے' تو کیا تُو ہمیں اُس چیز کی وجہ سے ہلاکت کا شکار کر دے گا جو اہلِ باطل نے عمل کیا تھا''۔

قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ، أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ، فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا، فَإِنِّي أُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي، وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي، فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلَهُنَا، لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ لَنَا غَيْرُكَ، وَرُفِعَ لَهُمْ أَبُوهُمْ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى فِيهِمُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ، وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ لَوْ شِئْتَ سَوَّيْتَ

تو پروردگار نے فرمایا: میں تم لوگوں کے بارے میں سات آسمانوں اور سات زمینوں کو گواہ بنا رہا ہوں اور میں لوگوں کے بارے میں تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو گواہ بنا رہا ہوں' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے' تم کسی کو میرا شریک نہ بنانا' میں تمہاری طرف رسولوں کو مبعوث کروں گا جو تمہیں میرا عہد اور میثاق یاد کرواتے رہیں گے' میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔ تو اُن لوگوں نے یہ کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تُو ہمارا پروردگار ہے اور ہمارا معبود ہے' ہمارا تیرے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور ہمارا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے جدامجد (حضرت آدم علیہ السلام) کو اُن کے سامنے بلند کیا' حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کی طرف دیکھا تو

بَيْنَ عِبَادِكَ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُشْكَرَ. وَرَأَى فِيهِمُ الْأَنْبِيَاءَ مِثْلَ السُّرُجِ، وَخُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

اُنہوں نے دیکھا کہ اُن میں سے کچھ لوگ خوشحال ہیں' کچھ غریب ہیں' کچھ کی شکل وصورت اچھی ہیں' کچھ کی کم تر ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! اگر تُو چاہتا تو اپنے بندوں کے درمیان برابری رکھ دیتا۔ تو پروردگار نے فرمایا: میں نے یہ بات پسند کی کہ میرا شکر کیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن لوگوں کے درمیان انبیاء کو دیکھا کہ وہ چراغوں کی مانند تھے اور اُن سے خاص طور پر ایک اور عہد لیا گیا جو رسالت اور نبوت کے بارے میں تھا' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

{وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ، وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ} [الاحزاب: 7] الْآيَةَ

''اور جب ہم نے انبیاء سے میثاق لیا' تم سے اور نوح سے''۔

وَهُوَ قَوْلُهُ:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ} [الروم: 30]

''تو تم اپنے رُخ کو اُس دین کی طرف کر لو جو صحیح راستے پر ہے' یہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی''۔

وَذَلِكَ قَوْلُهُ:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{هَذَا نَذِيرٌ مِنَ النُّذُرِ الْأُولَى} [النجم: 56]

''یہ ڈرانے والا ہے جو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ہے''۔

وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مذکور ہے:

{وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ} [الاعراف: 102]

''ہم نے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کو عہد پر نہیں پایا اور ہم نے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کو نافرمان پایا''۔

كُلُّ طَيِّبٍ فِي يَمِينِهِ، وَكُلُّ خَبِيثٍ فِي يَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ خَلَطَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُهُ

(حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ہر پاکیزہ شخص رحمٰن کے دائیں ہاتھ میں تھا اور ہر بُرا شخص اُس کے دوسرے

تَعَالَى:

{ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ}

فَكَانَ فِي عِلْمِهِ تَعَالَى يَوْمَ أَقَرُّوا بِهِ مَنْ يُكَذِّبُ بِهِ وَمَنْ يُصَدِّقُ بِهِ، فَكَانَ رُوحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ الَّتِي أَخَذَ عَلَيْهَا الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فِي زَمَنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَرْسَلَ ذَلِكَ الرُّوحَ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا:

{فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا} [مریم: 17]

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ} [مریم: 21]

قَالَ: فَحَمَلَتِ الَّتِي خَاطَبَهَا وَهُوَ رُوحُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

475- قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ حَكَّامٌ: نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي

ہاتھ میں تھا' پھر اُس نے اُن دونوں کو ایک دوسرے میں ملا دیا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''پھر ہم نے اُس کے بعد رسولوں کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو وہ واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس آئے' تو وہ لوگ اُس چیز پر ایمان لانے والے نہیں تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے تھے''۔

تو جب اُن لوگوں نے اس بات کا انکار کیا تھا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ کچھ لوگ اس کی تکذیب کریں گے اور کچھ لوگ اس کی تصدیق کریں گے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی روح بھی اُن ارواح میں تھی جن سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں عہد اور میثاق لیا گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس روح کو سیّدہ مریم کی طرف بھیجا' جب وہ خاتون اپنے اہلِ خانہ کو چھوڑ کر مشرقی جگہ کی طرف چلی گئی تھیں (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''تو اُس نے لوگوں سے ہٹ کر پردہ کی جگہ کو اختیار کر لیا' ہم نے اُس کی طرف اپنی روح کو بھیجا' وہ اُس کے سامنے مکمل بشری شکل میں آیا''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تو یہ فیصلہ طے ہو چکا تھا' تو وہ اُس سے حاملہ ہو گئی''۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اُس وقت حاملہ ہوئیں جب اُس روح نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا سے خطاب کیا تھا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح تھی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: دَخَلَ مِنْ فِيهَا

ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ روح اُن کے منہ میں سے اندر داخل ہو گئی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ

476- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: نَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ غُشِيَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجَعِهِ غَشْيَةً ظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ فَاضَ مِنْهَا، حَتَّى قُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَجَلَّلُوهُ ثَوْبًا، وَخَرَجَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ عُقْبَةَ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى الْمَسْجِدِ، تَسْتَعِينُ بِمَا أُمِرَتْ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، فَلَبِثُوا سَاعَةً، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي غَشْيَتِهِ، ثُمَّ أَفَاقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ كَبَّرَ وَكَبَّرَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَمَنْ يَلِيهِمْ. فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَغُشِيَ عَلَيَّ آنِفًا؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتُمْ. فَإِنَّهُ انْطَلَقَ بِي فِي غَشْيَتِي، رَجُلَانِ أَجِدُ مِنْهُمَا شِدَّةً وَغِلْظَةً: فَقَالَا: انْطَلِقْ بِنَا نُحَاكِمْكَ إِلَى الْعَزِيزِ الْأَمِينِ فَانْطَلَقَا بِي، حَتَّى لَقِينَا رَجُلًا، فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبَانِ بِهَذَا؟ قَالَا: نُحَاكِمُهُ إِلَى الْعَزِيزِ الْأَمِينِ قَالَ: فَارْجِعَا فَإِنَّهُ مِمَّنْ

زہری نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے صاحبزادے ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ اُس بیماری کے دوران حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جس بیماری کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ اسی بیماری کے دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے اُٹھے تو لوگوں نے اُنہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا ہوا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اُم کلثوم بنت عقبہ نکل کر مسجد کی طرف گئیں' وہ اُس حوالے سے مدد حاصل کرنا چاہتی تھیں جو اُن خاتون کو صبر کرنے اور نماز پڑھنے کا کہا گیا تھا' کچھ دیر یونہی گزر گئی' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اسی طرح بیہوش رہے' پھر جب اُنہیں ہوش آیا تو اُنہوں نے سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ تھا کہ اُنہوں نے اللہ اکبر کہا اور گھر میں موجود اور اُن کے آس پاس موجود سب لوگوں نے اللہ اکبر کہا' پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: کیا ابھی مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے! ابھی میری اس بیہوشی کے دوران مجھے لے جایا گیا' دو آدمی تھے' میں نے اُن دونوں کی طرف سے شدت اور سختی پائی' اُن دونوں نے کہا: تم چلو! ہم غالب اور امین کی بارگاہ میں تمہارے ساتھ محاکمہ کرتے ہیں۔ پھر وہ دونوں مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہماری ملاقات ایک شخص سے ہوئی' اُس نے

كَتَبَ اللّٰهُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْمَغْفِرَةَ، وَهُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَإِنَّهُ يَسْتَمْتِعُ بِهِ بَنُوهُ إِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَ

دریافت کیا: تم اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُن دونوں نے بتایا: ہم اسے غالب اور امین ذات کی بارگاہ میں فیصلہ کیلئے لے جا رہے ہیں۔ تو اُس نے کہا: تم دونوں واپس چلے جاؤ کیونکہ یہ ایسے لوگوں میں سے ایک ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے سعادت مندی اور مغفرت نوٹ کر لی ہوئی ہے' اُس وقت جب وہ لوگ اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے اور جب تک اللہ کو منظور ہو گا ابھی اس کے بچے اس سے نفع حاصل کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مہینہ زندہ رہے پھر اُن کا انتقال ہوا۔

477 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: غُشِيَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجَعِهِ، وَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَبْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران اُن پر بیہوشی طاری ہوئی..... اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

478- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ لَمَّا احْتُضِرَ سَأَلَهُ ابْنُهُ فَقَالَ: يَا أَبَتِ أَوْصِنِي قَالَ: أَجْلِسُونِي، فَلَمَّا أَجْلَسُوهُ

ولید بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت قریب آیا تو اُن کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے درخواست کی: اے ابا جان! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! جب لوگوں نے اُنہیں بٹھا دیا تو اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈرو گے جب تک تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے' اور تم اُس پر اُس وقت تک

478- رواه أحمد 317/5، وابن أبي عاصم في السنة: 107.

قَالَ: يَا بُنَيَّ، اتَّقِ اللهَ، وَلَنْ تَتَّقِيَ اللهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ایمان نہیں رکھو گے جب تک تم اچھی اور بری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکے گی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْقَدَرُ عَلَى هَذَا مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلَ النَّارَ

''تقدیر پر ایمان یہی ہوتا ہے' جو شخص اس کے علاوہ عقیدہ پر مرے گا وہ جہنم میں جائے گا''۔

479 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: كَيْفَ كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ إِيَّاكَ، حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ؟ قَالَ: دَعَانِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَلَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغَ الْعِلْمَ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتِ، وَكَيْفَ لِي أَنْ أُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ: خَيْرِهِ وَشَرِّهِ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے ولید بن عبادہ بن صامت سے دریافت کیا: آپ کے والد نے آپ کو کیا وصیت کی تھی جب اُن کا آخری وقت قریب آ چکا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ اُنہوں نے مجھے بلایا اور بولے: اے میرے بیٹے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور تم یہ بات جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ڈر سکتے جب تک تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے' اور تم یہ بات جان لو کہ تم اُس وقت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھ سکتے اور تم ایمان کی حقیقت کا ذائقہ اُس وقت تک چکھ سکتے اور تم حقیقی علم تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں لاتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! میں اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان کیسے لا سکتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہیں ملنی ہے وہ تمہیں ملے بغیر نہیں رہے گی اور جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ تم تک کبھی نہیں پہنچ

أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ

قَالَ: اُكْتُبْ قَالَ: مَا أَكْتُبُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ

قَالَ: فَجَرَى الْقَلَمُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ

پائے گی' اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: تم لکھو؟ اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''پھر اُس گھڑی سے لے کر ابد تک جو کچھ بھی ہونا ہے' قلم نے وہ سب کچھ لکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وضاحت

480- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ}

[الاعراف: 30]

وَكَذَلِكَ خَلَقَهُمْ حِينَ خَلَقَهُمْ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا، وَسَعِيدًا وَشَقِيًا وَكَذَلِكَ يَعُودُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُهْتَدِينَ وَضُلَّالًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جس طرح اُس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اُسی طرح تم (دوبارہ) پیدا ہو جاؤ گے' ایک گروہ نے ہدایت حاصل کی اور ایک گروہ کے بارے میں گمراہی طے ہو گئی''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اسی طرح جب اُنہیں پیدا کیا تھا تو اُنہیں مؤمن ہونے یا کافر ہونے' خوش نصیب ہونے یا بدبخت ہونے کے طور پر پیدا کیا تھا اور اسی طرح قیامت کے دن وہ دوبارہ زندہ ہوں گے' تو یا ہدایت یافتہ ہوں گے یا گمراہ ہوں گے۔

481- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

481- خرجه الألباني في الصحيحة: 1623.

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: انا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ} [الاعراف: 172]

قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ، أَخَذَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ ظَهْرِهِ كَهَيْئَةِ الذَّرِّ، ثُمَّ سَمَّاهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَقَالَ: هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، يَعْمَلُ كَذَا وَكَذَا، وَهَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَعْمَلُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ أَخَذَهُمْ بِيَدِهِ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَهَؤُلَاءِ لِلنَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو نکالا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نے اُن کی ذریت کو اُن کی پشت سے یوں نکالا جیسے وہ چیونٹیوں کی طرح ہوتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے نام مقرر کیے اور فرمایا: یہ فلاں بن فلاں ہے! یہ اس اس طرح کا عمل کرے گا' یہ فلاں بن فلاں ہے! یہ اس اس طرح کا عمل کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے دستِ مبارک میں دو مٹھیوں میں لیا اور فرمایا: یہ لوگ جنت کیلئے ہیں اور یہ جہنم کیلئے ہیں۔

482 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى ضَرَبَ مَنْكِبَهُ الْأَيْمَنَ يَعْنِي آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ لِلْجَنَّةِ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اُن کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارا (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارا) تو ہر وہ جان باہر نکل آئی جسے جنت کیلئے پیدا کیا گیا تھا' وہ سفید اور پاک وصاف

هَؤُلَاءِ اَهْلُ الْجَنَّةِ. ثُمَّ ضَرَبَ مَنْكِبَهُ الْاَيْسَرَ فَخَرَجَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ لِلنَّارِ سَوْدَاءَ. فَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَهْلُ النَّارِ. ثُمَّ اَخَذَ عَهْدَهُمْ عَلَى الْاِيمَانِ بِهِ. وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ وَلِاَمْرِهِ. وَالتَّصْدِيقِ بِاَمْرِهِ. بَنِي آدَمَ كُلِّهِمْ. وَاَشْهَدَهُمْ علىٰاَنْفُسِهِمْ. فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا. وَعَرَفُوا وَاَقَرُّوا

تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جنت کیلئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے بائیں کندھے پر ہاتھ مارا تو ہر وہ جان باہر نکل آئی جو جہنم کیلئے تھی' وہ سیاہ شکل میں تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جہنم کیلئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے عہد لیا کہ وہ اُس پر ایمان رکھیں گے' اُس کی معرفت اختیار کریں گے' اُس کے احکام کی پیروی کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق تمام اولادِ آدم نے کی' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اُن کی اپنی ذات کے حوالے سے گواہ بنایا' وہ لوگ ایمان لائے' اُنہوں نے تصدیق کی' انہوں نے پہچانا اور اقرار کیا۔

483 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. عَنِ الْاَعْمَشِ. عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ. فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ. قَالَ: رَبِّ. وَمَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَجَرَى بِمَا هُوَ يَكُونُ فِي ذَٰلِكَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. ثُمَّ رَفَعَ بُخَارَ الْمَاءِ. فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمَاوَاتُ. ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَدُحِيَتِ الْاَرْضُ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ فَتَحَرَّكَ النُّونُ فَمَادَتِ الْاَرْضُ. فَاُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ. فَاِنَّهَا لَتَفْخَرُ عَلَيْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوظبیان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا: تم لکھو! اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم تقدیر لکھو! تو قیامت قائم ہونے تک جو کچھ بھی ہونا تھا قلم نے وہ لکھ دیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر پانی کے بخارات بلند ہوئے تو اُس میں سے آسمان نکلے' پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا کیا اور نون کی پشت پر زمین کو بچھا دیا' نون نے حرکت کی تو زمین ہلنے لگی' تو پہاڑوں کے ذریعہ اُسے مضبوط کیا گیا' تو وہ پہاڑ اس حوالے سے' زمین کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

484- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

483- انظر تخريج الحديث:179.

484- انظر تخريج الحديث:179.

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا. فَكَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ الْقَلَمَ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَكْتُبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے سامنے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی پیدا کرنے سے پہلے اپنے عرش پر استویٰ کیا تھا تو اُس نے مخلوق میں سے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ اُسے تحریر کر دے۔

485 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ:

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى وَضْعُكَ يَدَكَ عَلَى خَدِّكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

''ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے یہاں تک کہ تمہارا اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھنا بھی (تقدیر کے تحت ہے)''۔

تقدیر کے بارے میں غلو کی ممانعت

486- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو الْحَارِثِ سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا غَلَا أَحَدٌ فِي الْقَدَرِ إِلَّا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس شخص نے بھی تقدیر کے بارے میں غلو اختیار کیا وہ ایمان سے نکل گیا''۔

485- المغنی فی الضعفاء 710/2.

487- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ مِنَ الْقَدَرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے:

''عاجز ہونا اور سمجھداری بھی تقدیر کے ماتحت ہیں''۔

488- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ بِقَدَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''عاجز ہونا اور سمجھداری بھی تقدیر کے تحت ہیں''۔

ہر چیز تقدیر کے تابع ہے

489- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَيْضًا قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں:

میں نے صحابہ کرام سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کو پایا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر چیز تقدیر کے تحت ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز تقدیر کے تحت ہے یہاں تک کہ عاجز ہونا اور سمجھداری بھی (تقدیر کے تحت ہیں)''۔

489- رواه مسلم: 2655، وأحمد 2/110، ومالك 2/899.

490- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْحَذَرُ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ، وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَدْفَعُ الْقَدَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''بچاؤ (یعنی پرہیز یا احتیاط) تقدیر کے مقابلہ میں کسی کام نہیں آ سکتا اور دعا تقدیر کے فیصلہ کو پرے کر دیتی ہے''۔

قدریہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں

491- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو مَسْعُودٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا فِي الْاَرْضِ قَوْمٌ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَجِيئُونِي فَيُخَاصِمُونِي مِنَ الْقَدَرِيَّةِ، وَمَا ذَاكَ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ قَدَرَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ، وَهُمْ يُسْاَلُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''روئے زمین پر کوئی بھی قوم ایسی نہیں ہے کہ جو میرے پاس آئے اور میرے ساتھ کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف کرے اور وہ میرے نزدیک قدریہ فرقہ کے لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے واقف ہی نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے اس کے بارے میں اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا لیکن اُن لوگوں سے حساب لیا جائے گا''۔

492- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: انا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ طَاوُسٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَمَرَّ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ قَائِلٌ لِطَاوُسٍ: هَذَا مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، فَعَدَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَنْتَ

یحییٰ بن سعید نے ابوزبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ طاؤس کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' معبد جہنی کا وہاں سے گزر ہوا تو کسی نے طاؤس کو بتایا کہ یہ شخص معبد جہنی ہے' وہ اُس کی طرف گئے اور بولے: کیا تم وہ شخص ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس بات کا قائل ہے جس کا تمہیں علم ہی نہیں ہے۔ اُس نے کہا: میری طرف یہ بات

الْمُفْتَرِي عَلَى اللَّهِ؟ الْقَائِلُ مَا لَا يَعْلَمُ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَعَدَلَ مَعَ طَاوُسٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ طَاوُسٌ يَا أَبَا عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ؟ قَالَ: أَرُونِي بَعْضَهُمْ. قُلْنَا: صَانِعٌ مَاذَا؟ قَالَ: إِذًا أَضَعُ يَدِي فِي رَأْسِهِ فَأَدُقُّ عُنُقَهُ

جھوٹ منسوب کی گئی ہے۔ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: پھر وہ طاؤس کے ساتھ وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ طاؤس نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! وہ لوگ جو تقدیر کے بارے میں مختلف نظریات پیش کرتے ہیں (اُن کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان میں سے کسی ایک کو مجھے دکھاؤ! ہم نے کہا: آپ اُس کا کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کی گردن توڑ دوں گا۔

493 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَلْقَةٍ، فَذَكَرُوا أَهْلَ الْقَدَرِ فَقَالَ: مِنْهُمْ هَا هُنَا أَحَدٌ؟ فَآخُذُ بِرَأْسِهِ فَأَقْرَأُ عَلَيْهِ:

عبدالملک بن میسرہ نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا اُن میں سے کوئی ایک یہاں ہے کہ میں اُس کا سر پکڑ کر اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کروں:

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا} [الاسراء: 4]
ثُمَّ أَقْرَأُ عَلَيْهِ آيَةَ كَذَا وَآيَةَ كَذَا، آيَاتٌ فِي الْقُرْآنِ

''ہم نے بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں یہ فیصلہ دیا کہ تم لوگ ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور تم خود کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرو گے (یعنی سرکشی اختیار کرو گے)''۔
پھر میں اُس کے سامنے یہ آیت بھی پڑھوں گا وہ آیت بھی پڑھوں گا' اُنہوں نے قرآن کی مختلف آیات کے بارے میں یہ بات بیان کی۔

494 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میں اُن میں سے کسی شخص کو دیکھ لوں' یعنی قدریہ فرقہ کے

قَالَ: نا شُعْبَةُ قَالَ: نا اَبُو هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ لَاَخَذْتُ بِشَعَرِهِ يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ قَالَ شُعْبَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ وَاحْتَفَزَ: ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَتَحَفَّزَ وَقَالَ: لَوْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ لَعَضَضْتُ اَنْفَهُ

افراد میں سے کسی کو دیکھ لوں تو میں اُس کے بال پکڑ لوں گا۔شعبہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبشر کو بیان کی تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں اُس وقت اُٹھنے کیلئے تیار بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے بتایا کہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان کا ذکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں اُن میں سے کسی شخص کو دیکھ لوں تو اُس کی ناک چبا لوں گا۔

495- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ آتِيَكَ بِرَجُلٍ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ قَالَ: لَوْ اَتَيْتَنِي بِهِ لَاَسْتَتِبُّ لَهُ وَجْهَهُ اَوْ لَاَوْجَعْتُ رَاْسَهُ، لَا تُجَالِسُهُمْ وَلَا تُكَلِّمُهُمْ

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس ایک ایسے شخص کو لے کر آؤں جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم اسے میرے پاس لے آئے تو میں اُس کے سامنے اُس کو بُرا بھلا کہوں گا' یا میں اُس کے سر پر ماروں گا' تم ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کے ساتھ کلام نہ کرو۔

496- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ: نا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هَزَّانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

الْقَدَرُ: نِظَامُ التَّوْحِيدِ، فَمَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَآمَنَ بِالْقَدَرِ، فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا، وَمَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَكَذَّبَ بِالْقَدَرِ، فَاِنَّ تَكْذِيبَهُ بِالْقَدَرِ

''تقدیر' توحید کا نظام ہے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہے وہ تقدیر پر بھی ایمان رکھے گا' یہ ایک ایسی مضبوط رسّی ہے جو ٹوٹے گی نہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہو اور تقدیر کا انکار کرتا ہو تو اُس کا تقدیر کا انکار کرنا توحید (کے

نَقْضٌ لِلتَّوْحِيدِ

عقیدے) کو توڑنے کا باعث ہوگا"۔

تقدیر' توحید کا نظام ہے

497- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، يَرْفَعُونَهُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن محمد بن یزید' اسماعیل بن رافع' عبدالرحمٰن بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں:

اَلْقَدَرُ نِظَامُ التَّوْحِيدِ، فَمَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَكَذَّبَ بِالْقَدَرِ، كَانَ تَكْذِيبُهُ لِلْقَدَرِ نَقْضًا لِلتَّوْحِيدِ، وَمَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَآمَنَ بِالْقَدَرِ، كَانَتِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى

"تقدیر' توحید کا نظام ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اور تقدیر کا انکار کرے تو اُس کا تقدیر کا انکار کرنا توحید کو توڑنے کے مترادف ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اور تقدیر پر ایمان رکھے تو یہ ایک مضبوط رسّی ہے"۔

498 - وَبِهَذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بَابُ شِرْكٍ فُتِحَ عَلَى اَهْلِ الْقِبْلَةِ: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ، فَلَا تُجَادِلُوهُمْ، فَيَجْرِي شِرْكُهُمْ عَلَى اَيْدِيكُمْ

اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شرک کا دروازہ' اہلِ قبلہ کیلئے کھول دیا گیا ہے اور وہ تقدیر کو جھٹلا دینا ہے تو تم ایسے لوگوں کے ساتھ بحث نہ کرو ورنہ وہ اپنا شرک تمہارے سامنے بھی لے آئیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ مِنَ الرَّدِّ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ، عَلَى مَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، اسْتَغْنَيْنَا بِمَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ الْكَلَامِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے وہ روایات ذکر کی ہیں جو اس وقت ہمارے ذہن میں آئیں' جن میں ان حضرات نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کی تردید کی ہے اور یہ اس چیز کے مطابق ہے جو کتاب وسنت کا حکم ہے اور ہم نے جو کلام ذکر کر دیا ہے اُس کے حوالے سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

وَسَنَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ وَالْعُلَمَاءِ مِنَ

اب ہم تابعین اور مسلمانوں کے آئمہ سے تعلق رکھنے والے

أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِنْ رَدِّهِمْ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى مَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، مِمَّا إِذَا سَمِعَهُ الْقَدَرِيُّ، فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ أُرِيدَ بِهِ الْخَيْرُ رَاجَعَ دِينَهُ، وَتَابَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَأَنَابَ، وَإِنْ يَكُ غَيْرَ ذَلِكَ: فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَقْصَاهُ

علماء کے حوالے سے روایات نقل کریں گے جو ہم تک پہنچی ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ ان حضرات نے کس طرح قدریہ فرقہ کی تردید کی ہے اور ان کا موقف کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہے' یہ ایسی روایات ہیں کہ اگر قدریہ فرقہ کا کوئی شخص اُن کو سن لے تو اگر تو اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو وہ اپنے مسلک سے رجوع کر لے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور رجوع کرے گا' اور اگر صورتِ حال اس کے برعکس ہوئی تو اللہ تعالیٰ اُسے اور دور اور مزید پرے کر دے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ

اُن لوگوں (یعنی قدریہ فرقہ کے لوگوں) کی تردید کے بارے میں تابعین اور دیگر حضرات کے حوالے سے جو کچھ ذکر کیا گیا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ مِنَ الْقَدَرِيَّةِ صِنْفًا إِذَا قِيلَ لِبَعْضِهِمْ: مَنْ إِمَامُكُمْ فِي مَذْهَبِكُمْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: الْحَسَنُ، وَكَذَبُوا عَلَى الْحَسَنِ، قَدْ أَجَلَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ الْحَسَنَ عَنْ مَذْهَبِ الْقَدَرِيَّةِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافَ مَا ادَّعَوْا عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر رحم کرے! کہ قدریہ فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا ہے کہ جب اُن سے یہ سوال کیا جائے کہ تمہارے اس مسلک میں تمہارا پیشوا کون ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حسن بصری۔ حالانکہ وہ لوگ حسن بصری کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حسن بصری کو قدریہ فرقہ کے مسلک سے بچایا ہوا تھا اور اب ہم حسن بصری کے حوالے سے وہ روایات ذکر کریں گے جو اُس چیز کے برخلاف ہیں جو وہ لوگ حسن بصری کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔

حسن بصری کے بارے میں روایات

499- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ. قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنَ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہمارے پاس آیا' وہ حسن بصری کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا نہیں تھا کیونکہ اُسے حسن بصری کے بارے میں تقدیر کے حوالے سے کچھ غلط

أَهْلِ الْكُوفَةِ. فَكَانَ مُجَانِبًا لِلْحَسَنِ لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ مِنَ الْقَدَرِ، حَتَّى لَقِيَهُ. فَسَأَلَهُ الرَّجُلُ، أَوْ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: {وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119]

روایات پہنچی تھیں یہاں تک کہ جب اُس کی ملاقات حسن بصری سے ہوئی تو اُس شخص نے حسن بصری سے سوال کیا' یا حسن بصری سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا ہو اور اُس نے اُن لوگوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے''۔

قَالَ: لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ رَحْمَةِ اللَّهِ قَالَ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ: خَلَقَ أَهْلَ الْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِ، وَأَهْلَ النَّارِ لِلنَّارِ. فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَكْذِبُ عَنِ الْحَسَنِ

تو حسن بصری نے فرمایا: جن لوگوں کو اللہ کی رحمت نصیب ہوگی وہ اختلاف نہیں کریں گے۔ اُس نے دریافت کیا: اس سے کیا مراد ہے کہ اسی لیے اُس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے؟ تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے اہلِ جنت کو پیدا کیا ہے اور جہنم کیلئے اہلِ جہنم کو پیدا کیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو وہ شخص بعد میں حسن بصری پر اعتراض کرنے سے باز آ گیا۔

500- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ} [هود: 119]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا''۔

قَالَ: النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ عَلَى أَدْيَانٍ شَتَّى، إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ، وَمَنْ رَحِمَ رَبُّكَ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ قُلْتُ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ لِلرَّحْمَةِ، وَخَلَقَ هَؤُلَاءِ

تو حسن بصری نے فرمایا: لوگ مختلف قسم کے ادیان کے حوالے سے اختلاف کرتے رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے گا وہ اختلاف کا شکار نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے کہ اسی لیے اُس نے انہیں پیدا کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت کیلئے پیدا

لِلْعَذَابِ

کیا ہے اور اُن (دوسرے) لوگوں کو جہنم کیلئے پیدا کیا ہے' اِن لوگوں کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے اور اُن (دوسرے) لوگوں کو عذاب کیلئے پیدا کیا ہے۔

501- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اُمَيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: نا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ:

یزید بن ہارون نے مبارک کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَاحِدَةً} [هود: 118]

''اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا''۔

قَالَ: عَلَى الْهُدَى

حسن بصری فرماتے ہیں: یعنی وہ لوگ ہدایت پر گامزن رہتے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ} [هود: 119]

''وہ لوگ مسلسل اختلاف کا شکار رہیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس پر تمہارا پروردگار رحم کر دے''۔

قَالَ: اَهْلُ رَحْمَةِ اللّٰهِ لَا يَخْتَلِفُونَ

حسن بصری نے فرمایا: جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی ہو گی وہ اختلاف کا شکار نہیں ہوں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ

''اسی لیے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

قَالَ: لِلِاخْتِلَافِ خَلَقَهُمْ

حسن بصری نے فرمایا: اس اختلاف کیلئے اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

502- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَفَّ الْقَلَمُ، وَقُضِيَ الْقَضَاءُ، وَتَمَّ الْقَدَرُ بِتَحْقِيقِ الْكِتَابِ، وَتَصْدِيقِ الرُّسُلِ، وَسَعَادَةِ مَنْ عَمِلَ وَاتَّقَى، وَشَقَاوَةِ

ثور بن یزید نے حسن بن ابوالحسن (یعنی حسن بصری) کا یہ بیان نقل کیا ہے: قلم خشک ہو چکے ہیں' تقدیر کا فیصلہ طے ہو چکا ہے' تقدیر مکمل ہو چکی ہے جو کتاب کی حقانیت' رسولوں کی تصدیق کے حوالے سے ہے اور اُس شخص کی خوش نصیبی کے حوالے سے ہے جو عمل کرتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اُس شخص کی بدنصیبی کے حوالے سے ہے جو ظلم کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے اور اُس چیز کے

مَنْ ظَلَمَ وَاعْتَدَى، وَبِالْوِلَايَةِ مِنَ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَبِالتَّبْرِئَةِ مِنَ اللَّهِ لِلْمُشْرِكِينَ

حوالے سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کو دوست قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشرکین سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا ہے۔

503 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَنْ كَفَرَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَفَرَ بِالْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقًا، فَخَلَقَهُمْ بِقَدَرٍ، وَقَسَّمَ الْآجَالَ بِقَدَرٍ، وَقَسَّمَ أَرْزَاقَهُمْ بِقَدَرٍ، وَالْبَلَاءُ وَالْعَافِيَةُ بِقَدَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوف بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے' وہ اسلام کا انکار کرتا ہے۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر کے مطابق اُنہیں پیدا کیا' اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کی زندگیاں مقرر کیں' اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کا رزق تقسیم کیا اور اُس نے تقدیر کے مطابق اُن کیلئے آزمائش اور عافیت طے کی۔

504 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَسَنِ: {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

قَالَ: الشَّيَاطِينُ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ قَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

خالد حذاء نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یعنی شیاطین اپنی گمراہی کے حوالے سے آزمائش کا شکار صرف اُس صورت میں کریں گے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کیلئے یہ طے کر دیا ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا''۔

505 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا خَالِدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد حذاء نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے

الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]؟

قَالَ: إِلَّا مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

506 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: انا هُشَيْمٌ قَالَ: انا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

يَقُولُ: لَسْتُمْ عَلَيْهِ بِمُضِلِّينَ، إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ، مَنْ سَبَقَ لَهُ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

507 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ: خَرَجْتُ أَوْ غِبْتُ غِيبَةً لِي وَالْحَسَنُ لَا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ، فَقَدِمْتُ وَإِذَا هُمْ يَقُولُونَ: قَالَ الْحَسَنُ، وَقَالَ الْحَسَنُ، فَأَتَيْتُهُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ مَنْزِلَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ، أَلِلسَّمَاءِ

کہ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

تو اُنہوں نے فرمایا: یعنی جس شخص کے بارے میں یہ مقرر کر دیا گیا ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

منصور نے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

وہ یہ فرماتے ہیں کہ تم اُن لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکو گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے جہنم میں جانا ہو' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ طے ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: میں نکلا' یا میں کچھ عرصہ غیر موجود رہا' اس دوران حسن بصری تقدیر کے بارے میں کلام نہیں کرتے تھے' جب میں واپس آیا تو لوگوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ حسن بصری نے یہ کہا ہے اور حسن نے وہ کہا ہے' میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کے گھر میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ مجھے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں بتائیے کہ کیا اُنہیں آسمان کیلئے پیدا کیا گیا تھا یا اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابومنازل! اس سوال کی وجہ کیا ہے؟

خُلِقَ، اَوْ لِلْاَرْضِ خُلِقَ؟ قَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا مُنَازِلَ؟ قَالَ: حَمَّادٌ: يَقُولُ لِي خَالِدٌ: وَلَمْ تَكُنْ هٰذِهٖ مِنْ مَسَائِلِنَا قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَعْلَمَ قَالَ: بَلْ لِلْاَرْضِ خُلِقَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا؛ لِاَنَّهُ لِلْاَرْضِ خُلِقَ

حماد بیان کرتے ہیں کہ خالد نے مجھ سے کہا: یہ چیز ہمارے مسائل میں شامل نہیں تھی۔ میں نے کہا: اے ابوسعید! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ بات جان لوں! تو حسن بصری نے فرمایا: اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ میں نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ بچاؤ اختیار کر لیتے اور درخت میں سے نہ کھاتے (تو پھر بھی اُنہوں نے زمین پر اُترنا تھا)؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن کیلئے اُس کو کھائے بنا چارہ نہیں تھا کیونکہ اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔

508- وَاَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: خَرَجْتُ خَرْجَةً لِي ثُمَّ قَدِمْتُ فَقِيلَ: اِنَّ الْحَسَنَ قَدْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَاَتَيْتُهُ. فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، آدَمُ خُلِقَ لِلْاَرْضِ اَمْ لِلسَّمَاءِ؟ قَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا مُنَازِلَ؟ فَقُلْتُ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَعْلَمَهُ. قَالَ: لِلْاَرْضِ. قُلْتُ: فَلَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا؛ لِاَنَّهُ لِلْاَرْضِ خُلِقَ

خالد حذاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں کہیں باہر چلا گیا' جب میں واپس آیا تو بتایا گیا کہ حسن بصری تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں' میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے ابوسعید! کیا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا یا آسمان کیلئے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اے ابومنازل! اس سوال کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بات کا علم حاصل کروں۔ اُنہوں نے فرمایا: زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ میں نے کہا: اگر وہ مضبوط رہتے اور درخت میں سے نہ کھاتے (تو کیا پھر بھی اُنہیں زمین پر اُتار دیا جاتا)؟ حسن بصری نے جواب دیا: اُن کیلئے اس کو کھائے بنا چارہ نہیں تھا کیونکہ اُنہیں زمین کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔

509- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عاصم احول بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

الْحَسَنَ يَقُولُ:

مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ مَرَّتَيْنِ. إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ خَلْقًا، وَقَدَّرَ أَجَلًا، وَقَدَّرَ بَلَاءً، وَقَدَّرَ مُصِيبَةً، وَقَدَّرَ مُعَافَاةً. فَمَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْقُرْآنِ

''جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ حق کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بات اُنہوں نے دو مرتبہ کہی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' اُن کی زندگیاں مقرر کیں' اُن کی آزمائش مقرر کی' اُن کی مصیبت مقرر کی' اُن کی عافیت مقرر کی تو جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہے وہ قرآن کو جھٹلاتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَطَلَتْ دَعْوَى الْقَدَرِيَّةِ عَلَى الْحَسَنِ، إِذْ زَعَمُوا أَنَّهُ إِمَامُهُمْ، يُمَوِّهُونَ عَلَى النَّاسِ، وَيَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ، لَقَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا، وَخَسِرُوا خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قدریہ فرقہ کے لوگوں کا حسن بصری کے بارے میں دعویٰ جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے' جو یہ کہتے ہیں کہ حسن بصری اُن کے امام ہیں' وہ اس حوالے سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں اور حسن بصری کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں' یہ لوگ دور کی گمراہی کا اور واضح خسارے کا شکار ہیں۔

ابْنُ سِيرِينَ

ابن سیرین کے بارے میں روایات

510- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو عُثْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ شُمَيْطٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ لِي: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ؟ قَالَ: فَلَمْ أَدْرِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِ قَالَ: فَرَفَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا يَزِيدُ عَلَى مَا أَقُولُ لَكَ مِثْلَ هَذَا. إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمَحَابِّهِ وَطَاعَتِهِ وَمَا يَرْضَى بِهِ عَنْهُ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ اتَّخَذَ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ، ثُمَّ عَذَّبَهُ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُ

عثمان بتی بیان کرتے ہیں: میں ابن سیرین کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: لوگ تقدیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عثمان بتی کہتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں اُنہیں کیا جواب دوں! پھر اُنہوں نے زمین سے کوئی چیز اُٹھائی اور بولے: میں تمہیں جو بات کہوں گا اُس سے اتنی بھی حقیقت زیادہ نہیں ہوگی' جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اُسے اپنی محبت اور اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے دیتا ہے اور اُس چیز کی توفیق دیتا ہے جس چیز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جائے اور جب کسی کے بارے میں اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے خلاف حجت حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے عذاب دیتا ہے جبکہ وہ اُس پر ظلم کرنے والا نہیں ہوتا۔

511 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ قَالَ: مَا يُنْكِرُ قَوْمٌ اِنَّ اللّٰهَ عَلِمَ شَيْئًا فَكَتَبَهُ

ابن عون نے محمد بن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی قوم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک چیز کا علم تھا تو پھر اُس نے اسے نوٹ کرلیا۔

512- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَبْغَضُ وَاَكْرَهُ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ

ابن عون بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین کے نزدیک ان قدریہ فرقہ کے لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض (یعنی جس سے بغض رکھا جائے اور کوئی نہیں تھا۔

513 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ قَوْمٌ اَبْغَضُ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ قَوْمٍ اَحْدَثُوا فِي هٰذَا الْقَدَرِ مَا اَحْدَثُوا

ابن عون بیان کرتے ہیں: کوئی بھی قوم محمد بن سیرین کے نزدیک اُس قوم سے زیادہ مبغوض (یعنی جس سے بغض رکھا جائے) نہیں تھی جنہوں نے تقدیر کے بارے میں نئے نظریات اختیار کیے تھے۔

514- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاذٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: اَخْبَرَ رَجُلٌ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، عَنْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي الْقَدَرِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَرَاَيْتَ الزِّنَا، بِقَدَرٍ هُوَ؟ قَالَ الْآخَرُ: نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَافَقَ رَجُلًا حَيًّا

ابن عون بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے محمد بن سیرین کو دو ایسے آدمیوں کے بارے میں بتایا جو تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: زنا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے! کیا وہ بھی تقدیر کے مطابق ہے؟ تو دوسرے نے کہا: جی ہاں! تو محمد بن سیرین نے فرمایا: اس نے زندہ آدمی کی موافقت کی ہے۔

515- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: انا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابن عون نے محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے

سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّ أَسْرَعَ النَّاسِ رِدَّةً: أَهْلُ الْأَهْوَاءِ

کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ نفسانی خواہشات کے پیروکار افراد کی سب سے زیادہ شدت کے ساتھ تردید کرنی چاہیے۔

مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

مطرف بن عبداللہ کے بارے میں روایات

516- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: نا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا ثَابِتٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّهُ قَالَ: نَظَرْتُ فَإِذَا ابْنُ آدَمَ مُلْقًى بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ تَعَالَى وَبَيْنَ يَدَيْ إِبْلِيسَ، فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَعْصِمَهُ عَصَمَهُ وَإِنْ تَرَكَهُ ذَهَبَ بِهِ إِبْلِيسُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے غور کیا (تو یہ بات سامنے آئی) کہ انسان اپنے پروردگار کے سامنے اور شیطان کے سامنے موجود ہوتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ اُس کو بچانا چاہتا ہے تو بچا لیتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اُسے چھوڑ دے تو ابلیس اُسے لے جاتا ہے۔

517- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ قَالَ: قَالَ مُطَرِّفٌ: لَمْ نُوكَلْ إِلَى الْقَدَرِ، وَإِلَيْهِ نَصِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: مطرف فرماتے ہیں: ہمیں تقدیر کے سپرد نہیں کیا گیا لیکن ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

518- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ قَالَ: ذُكِرَ الْقَدَرُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ: لَمْ نُوكَلْ إِلَيْهِ، وَوَجَدْنَا إِلَيْهِ نَصِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: تقدیر کا ذکر ہوا تو مطرف نے کہا: ہمیں اُس کے سپرد نہیں کیا گیا لیکن ہم نے یہ بات پائی ہے کہ اُسی کی طرف ہم نے لوٹ کے جانا ہے۔

إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

ایاس بن معاویہ کے بارے میں روایات

519- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّابٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: نا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: لَمْ أُخَاصِمْ بِعَقْلِي كُلِّهِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ، غَيْرَ أَصْحَابِ الْقَدَرِ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنِ الظُّلْمِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: مَا هُوَ؟ قَالُوا: أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ لَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ شَيْءٍ

520- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَنْدَارُ قَالَ: نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: نا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: جَاءُوا بِرَجُلٍ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالُوا: هَذَا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ إِيَاسُ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَ الْعِبَادَ وَنَهَاهُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ الْعِبَادَ شَيْئًا قَالَ لَهُ إِيَاسُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الظُّلْمِ، تَعْرِفُهُ أَمْ لَا تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: بَلَى، أَعْرِفُهُ قَالَ: مَا الظُّلْمُ؟ قَالَ: أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ لَهُ قَالَ: فَمَنْ أَخَذَ مَا لَهُ ظَلَمَ؟ قَالَ: لَا قَالَ إِيَاسُ: الْآنَ عَرَفْتَ الظُّلْمَ؟

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

521- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں نے ایاس بن معاویہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں صرف عقل کی بنیاد پر نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کے ساتھ بحث نہیں کرتا' البتہ تقدیر کا انکار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' میں اُن سے کہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے ظلم کے بارے میں بتاؤ کہ عربوں کے کلام میں اس سے مراد کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ آدمی کوئی ایسی چیز حاصل کر لے جو اُس کی نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں: تو ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر ایاس بن معاویہ کے پاس آئے اور بولے: یہ تقدیر کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ ایاس نے دریافت کیا: تم کیا کہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کچھ کام کرنے کا حکم دیا ہے اور کچھ کاموں سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔ ایاس نے اُس سے کہا: تم مجھے ظلم کے بارے میں بتاؤ! کیا تم اس سے واقف ہو یا اس سے واقف نہیں ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! میں اس سے واقف ہوں۔ ایاس نے دریافت کیا: ظلم سے مراد کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: یہ کہ آدمی اُس چیز کو حاصل کرے جو اُس کی نہ ہو۔ تو ایاس نے کہا: اگر کوئی شخص اپنا مال حاصل کر لیتا ہے تو کیا یہ ظلم ہوگا؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو ایاس نے کہا: اب تمہیں ظلم کی معرفت حاصل ہوگئی ہے۔

زید بن اسلم کے بارے میں روایات

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج نے زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے:

{وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذاريات: 56]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں''۔

قَالَ: مِمَّا جُبِلُوا عَلَيْهِ مِنْ شَقَاوَةٍ أَوْ سَعَادَةٍ

زید بن اسلم فرماتے ہیں: یعنی اُن کی جبلت میں بدنصیبی یا سعادت مندی مقرر کی گئی ہے۔

522 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى} [طه: 7]

''وہ راز اور سب سے زیادہ مخفی (چیزوں اور باتوں) کا علم رکھتا ہے''۔

قَالَ: عَلِمَ أَسْرَارَ الْعِبَادِ، وَأَخْفَى سِرَّهُ فَلَمْ يُعْلَمْ

زید بن اسلم فرماتے ہیں: یعنی وہ بندوں کے اسرار سے واقف ہے لیکن اُس نے اپنے سرّ کو پوشیدہ رکھا ہے اور بندہ اُس کا علم نہیں رکھتا۔

523 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: الْقَدَرُ: قُدْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى، فَمَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ جَحَدَ قُدْرَةَ اللَّهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جعفر نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہے جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے۔

524- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا أَبِي قَالَ: نا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

غَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ يَقُولُ: مَا اَعْلَمُ قَوْمًا اَبْعَدَ مِنَ اللهِ تَعَالَى مِنْ قَوْمٍ يُخْرِجُونَهُ مِنْ مَشِيئَتِهِ. وَيُنْكِرُونَهُ مِنْ قُدْرَتِهِ

ابوغسان بیان کرتے ہیں: میں نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے ایسی کسی قوم کے بارے میں علم نہیں ہے جو اُس قوم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جو اللہ تعالیٰ کو اُس کی مشیت سے نکال دیتے ہیں اور اُس کی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔

525 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْرُوفُ بِكُرْدُوسٍ قَالَ: نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نا الزُّبَيْرُ بْنُ خُبَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ الْقَدَرِيَّةُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَلَا كَمَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَلَا كَمَا قَالَ النَّبِيُّونَ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَهْلُ النَّارِ، وَلَا كَمَا قَالَ اَخُوهُمْ اِبْلِيسُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبیر بن خبیب نے زید بن اسلم کا یہ قول نقل کیا ہے:

”اللہ کی قسم! قدریہ فرقہ کے لوگ جو بات کہتے ہیں وہ نہ تو ویسی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے' نہ ویسی ہے جو فرشتوں نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو انبیاء نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو اہلِ جنت نے کہی ہے' نہ ویسی ہے جو اہلِ جہنم نے کہی ہے اور نہ ہی ویسی ہے جو اُن کے بھائی ابلیس نے کہی ہے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ

محمد بن کعب قرظی کے بارے میں روایات

526- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَقَدْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالَى الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ بِاسْمٍ نَسَبَهُمْ اِلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ تَعَالَى:

{اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن ابوحمید نے محمد بن کعب قرظی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

”اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تقدیر کو جھٹلانے والوں کا ایک مخصوص نام مقرر کیا ہے جس کی طرف اُنہیں منسوب کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی (یا آگ) میں ہوں گے جب اُنہیں چہروں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا (اور اُن سے کہا

مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

[القمر: 48]

قَالَ: فَهُمُ الْمُجْرِمُونَ

527- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

[القمر: 49]

قَالَ: نَزَلَتْ تَعْيِيرًا لِاَهْلِ الْقَدَرِ

528- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّارُ قَالَ: نا اَبُو مَوْدُودٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ قَالَ لَهُمْ: لَا تُخَاصِمُوا هَذِهِ الْقَدَرِيَّةَ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجَالِسُهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ فِقْهًا فِي دِينِهِ وَلَا عِلْمًا فِي كِتَابِهِ، اِلَّا اَمْرَضُوهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنَّ يَمِينِي هَذِهِ تُقْطَعُ عَلَى كِبَرِ سِنِّي، وَاَنَّهُمْ اَتَمُّوا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَكِنَّهُمْ يَاْخُذُونَ بِاَوَّلِهَا وَيَتْرُكُونَ آخِرَهَا، وَيَاْخُذُونَ بِآخِرِهَا وَيَتْرُكُونَ

جائے گا:) تم جہنم کا مزہ چکھو' بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: تو یہ لوگ مجرم ہیں۔

سالم بن ابوحفصہ نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: یہ آیت اہلِ قدر کو (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والوں کو) عار دلانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

حسن بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ابومودود نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ محمد بن کعب نے اُن لوگوں سے کہا: تم لوگ قدریہ فرقہ کے لوگوں سے بحث نہ کرنا اور اُن کی ہم نشینی اختیار نہ کرنا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جو شخص بھی ان کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اور اُسے اپنی کتاب کا علم عطا نہیں کرتا' البتہ یہ لوگ اُس آدمی کو خراب کر دیں گے' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد بن کعب قرظی کی جان ہے! میری یہ خواہش ہے کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے میرا یہ ہاتھ کام کرنا چھوڑ دے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی آیت پر مکمل ایمان نہیں رکھتے' یہ اُس کے ابتدائی حصہ کو لیتے ہیں اور آخری حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں' یا آخری حصہ کو لیتے ہیں اور ابتدائی حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان

اَوَّلَهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاِبْلِيسُ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ تَعَالَى مِنْهُمْ. يَعْلَمُ مَنْ اَغْوَاهُ. وَهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّهُمْ يُغْوُونَ اَنْفُسَهُمْ وَيُرْشِدُونَهَا

ہے! اللہ تعالیٰ کے بارے میں شیطان ان لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہے' وہ یہ جانتا ہے کہ اُسے کس نے گمراہ کیا ہے اور قدریہ فرقہ کے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا ہے اور وہ خود اپنی رہنمائی کرتے ہیں۔

529- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن عبداللہ نے محمد بن کعب قرظی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى مَانِعٌ اَحَدًا لَمَنَعَ اِبْلِيسَ مَسْاَلَتَهُ حِينَ عَصَاهُ، وَدَحَرَهُ عَنْ جَنَّتِهِ، وَآيَسَهُ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَجَعَلَهُ دَاعِيًا اِلَى الْغَيِّ. فَسَاَلَهُ النَّظْرَةَ اَنْ يُنْظِرَهُ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَاَنْظَرَهُ، وَلَوْ كَانَ اللّٰهُ مُشَفِّعًا اَحَدًا فِي شَيْءٍ لَيْسَ فِي اُمِّ الْكِتَابِ، لَشَفَّعَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَبِيهِ حِينَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا، وَشَفَّعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمِّهِ

''اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو روکنا ہوتا تو جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی جنت سے نکال دیا تھا' اسے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا تھا اسے سرکشی کی طرف دعوت دینے والا بنا دیا تھا' اس وقت اس نے اللہ تعالیٰ سے جو مانگا تھا (تو اللہ تعالیٰ اس سے منع کر دیتا) لیکن شیطان نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی' یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے اُس دن تک مہلت دے جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مہلت دے دی' اور اگر اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے بارے میں کسی کی سفارش قبول کرنی ہوتی جس کے بارے میں اُم الکتاب (یعنی تقدیر) میں طے نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شفاعت اُن کے والد کے حق میں قبول کر لیتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور نبی پاک ﷺ کی شفاعت اُن کے چچا کے حق میں قبول کر لیتا۔

اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ

ابراہیم نخعی کے بارے میں روایات

530- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

قَالَ: بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ قُدِّرَ لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

سفیان نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اُس کو فوت کرنے والے نہیں ہو' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی تقدیر میں یہ طے ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

531 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ}

[الصافات: 162]

قَالَ: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ قَدَّرَ لَهُ وَقَضَى لَهُ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان نے منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ گمراہ ہیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کے نصیب میں طے ہو اور اُس کے بارے میں یہ فیصلہ ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

532- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: إِنَّ آفَةَ كُلِّ دِينٍ الْقَدَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وائل بن داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر دین کی آفت قدر یہ فرقہ کے لوگ ہیں (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والے لوگ ہیں)۔

الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ وَغَيْرُهُمَا

قاسم اور سالم اور دیگر حضرات کے بارے میں روایات

533- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يَلْعَنَانِ الْقَدَرِيَّةَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عکرمہ بن عمار بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو قدریہ فرقہ کے لوگوں پر لعنت کرتے ہوئے سنا ہے۔

534- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَاَنَّهُ خَلَقَ الْقَلَمَ فَكَتَبَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ سَبَّحَ اللهَ وَمَجَّدَهُ اَلْفَ عَامٍ قَبْلَ اَنْ يَبْدَاَ اللهُ تَعَالَى خَلْقَ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
جبیر بن نفیر فرماتے ہیں:
اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا' اُس نے قلم کو پیدا کیا تو قلم نے اُن سب چیزوں کے بارے میں لکھ دیا جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا تھا اور جو کچھ بھی قیامت کے دن تک ہونا تھا' پھر اُس تحریر میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی اور اُس کی بزرگی کا اعتراف کیا اور یہ اُس (وقت) سے ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آغاز میں کسی بھی چیز کو پیدا کیا تھا۔

535- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قِيلَ لِنَافِعٍ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ قَالَ: فَاَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ہشام بن سعد فرماتے ہیں:
نافع کو بتایا گیا کہ فلاں شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے کنکریاں مٹھی میں لیں اور اُس شخص کے چہرے پر ماردیں۔

536- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْبُ بْنُ سُرَيْجٍ اَبُو سُفْيَانَ الْبَزَّازُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ: اَشَامِيٌّ اَنْتَ؟ فَقَالُوا

حرب بن سریج ابوسفیان بزاز بیان کرتے ہیں: میں نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم شامی ہو؟ لوگوں نے اُنہیں بتایا کہ یہ آپ سے نسبتِ ولاء رکھتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں خوش آمدید ہے! پھر اُنہوں نے میرے سامنے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا' میں نے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کچھ

لَهُ: إِنَّهُ مَوْلَاكَ فَقَالَ: مَرْحَبًا، وَأَلْقَ لِي وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: لَا قَدَرَ، وَمِنْهُمْ مِنْ يَقُولِ: قَدَّرَ اللَّهُ الْخَيْرَ، وَلَمْ يُقَدِّرِ الشَّرَّ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ كَائِنًا، وَلَا شَيْءٌ كَانَ إِلَّا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ، فَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ قِبَلَكُمْ أَئِمَّةً يُصَلُّونَ بِالنَّاسِ، مَقَالَتُهُمُ الْمَقَالَتَانِ الْأُولَتَانِ، فَمَنْ رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ إِمَامًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَا تُصَلُّوا وَرَاءَهُ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِ، قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، إِخْوَانُ الْيَهُودِ قُلْتُ: قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَهُمْ، قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ أُولَئِكَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

حقیقت نہیں ہے' اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اچھائی کو تقدیر میں طے کیا گیا ہے اور برائی کو تقدیر میں طے نہیں کیا گیا' اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہونا ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اُس کے بارے میں قلم جاری ہو چکا ہے۔ تو امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تمہاری طرف کچھ امام ایسے ہیں جو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور اُن کا موقف وہ ہے جو پہلے دو موقف بیان کیے ہیں' جب تم اُن میں سے کسی ایسے شخص کو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھو تو اُس کے پیچھے نماز ادا نہ کرو۔ پھر وہ کچھ دیر خاموش رہے اور بولے: اُن میں سے جو شخص مر جائے تم اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرو' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! یہ یہودیوں کے بھائی ہیں۔ میں نے کہا: میں تو اُن لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ چکا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: جو شخص ان کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے اُسے اپنی نماز کو دُہرانا چاہیے۔

مُجَاهِدٌ

537 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: انا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

قَالَ: إِلَّا مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصْلَى الْجَحِيمَ

مجاہد کے بارے میں روایات

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

وہ فرماتے ہیں: یعنی اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کے بارے میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

538- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا سُوَيْدُ

مروان بن معاویہ نے رجاء مکی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَجَاءٍ الْمَكِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَيَهُودُهَا فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قدریہ فرقہ کے لوگ اس اُمت کے مجوسی اور اس اُمت کے یہودی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو تم اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔

539- أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ:

{مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ، وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَنَا كَتَبْتُهَا عَلَيْكَ}

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب نے مجاہد کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو بھی اچھائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو بھی بُرائی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہاری ذات کے حوالے سے ہوتی ہے اور میں نے یہ بات تم پر لازم کی ہے"۔

جَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ

تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے علماء کی ایک جماعت کے حوالے سے روایات

540- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا أَبُو مَخْزُومٍ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ قَالُوا: أَمَّا الْأَرْزَاقُ وَالْآجَالُ بِقَدَرٍ، وَأَمَّا الْأَعْمَالُ فَلَيْسَتْ بِقَدَرٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیار ابوالحکم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نجران قبیلہ کے وفد نے کہا: جہاں تک رزق اور عمر کی آخری حد کا تعلق ہے تو وہ تقدیر کے مطابق ہے لیکن جہاں تک اعمال کا تعلق ہے تو وہ تقدیر کے تابع نہیں ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

{اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ، يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 48]

''بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی (یا آگ) میں ہوں گے' جس دن انہیں ان کے منہ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور کہا جائے گا:) آگ میں جلنے کا مزہ چکھو! بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے''۔

541 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَخْزُومٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيَّارٍ، وَاَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ شِرْكٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومخزوم نے سیار اور ابوہاشم رمانی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: تقدیر کا انکار کرنا شرک ہے۔

542 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: انا هُشَيْمٌ قَالَ: انا جُوَيْبِرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

{مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

يَقُولُ: مَنْ سَبَقَ لَهُ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى اَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جویبر نے ضحاک کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

ضحاک فرماتے ہیں: جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات ہو کہ وہ جہنم میں جائے گا (یہاں وہ شخص مراد ہے)۔

543 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

{فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا} [الشمس: 8]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحازم بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو اُس نے نفس کو اُس کا فجور اور اُس کا تقویٰ الہام کیا''۔

فَالتَّقِيُّ اَلْهَمَهُ التَّقْوٰى، وَالْفَاجِرُ اَلْهَمَهُ الْفُجُورَ

(ابوحازم فرماتے ہیں:) تو اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پرہیزگار شخص کو تقویٰ الہام کیا اور گنہگار شخص کو فجور الہام کیا۔

544- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ عَوْنٍ شَيْئًا مِنْ قَوْلِ اَهْلِ التَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ فَقَالَ: اَمَا تَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى

{وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ} [القصص: 68]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ارطاۃ بن منذر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عون کے سامنے تقدیر کا انکار کرنے والے افراد کے نظریات میں سے کوئی چیز ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کی کتاب نہیں پڑھتے ہو: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اختیار کر لیتا ہے' اُن لوگوں کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور وہ اُس چیز سے بلند و برتر ہے جو وہ شرک کرتے ہیں''۔

ارطاۃ بن منذر کا جواب

545 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَاَلْتُ اَرْطَاةَ بْنَ الْمُنْذِرِ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ؟ قَالَ: هَذَا لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقُرْآنِ، قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ فَسَّرَهُ عَلَى الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ، وَالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ، وَاَشْبَاهِ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقُرْآنِ. قُلْتُ فَشَهَادَتُهُ؟ قَالَ: اِذَا اسْتَقَرَّ اَنَّهُ كَذَلِكَ: لَمْ يَجُزْ شَهَادَتُهُ؛ لِاَنَّهُ عَدُوٌّ، وَلَا يَجُوزُ شَهَادَةُ عَدُوٍّ

بقیہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں نے ارطاۃ بن منذر سے سوال کیا: میں نے کہا: جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو شخص اُس کی تفسیر یہ کرتا ہے کہ یہاں جذام اور برص کا مریض ہونا' یا لمبا یا چھوٹا ہونے یا اس طرح کی دیگر (خوبیاں یا خامیاں) مراد ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسا شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں نے کہا: اُس کی گواہی کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: جب یہ بات طے ہے کہ وہ شخص ایسا ہے تو اُس کی گواہی بھی درست نہیں ہوگی کیونکہ ایسا شخص دشمن ہے اور دشمن کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

546 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: نَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ

{قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِينَ} [الانعام: 149]

فَنَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ: انْقَطَعَ وَاللّٰهِ هَاهُنَا كَلَامُ الْقَدَرِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جویریہ بن اسماء بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن زید کو سنا اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم فرمادو! بالغ حجت اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا کر دیتا''۔

پھر اُس کے بعد اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر یہ کہا: اللہ کی قسم! یہاں قدریہ فرقہ کا موقف منقطع ہوگیا (یعنی غلط ثابت ہوگیا)۔

547- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ: سَاَلْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، وَحَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ، وَالْمُعْتَمِرَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ زَعَمَ اَنَّهُ يَسْتَطِيعُ اَنْ يَشَاءَ فِي مُلْكِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا لَا يَشَاءُ فَكُلُّهُمْ قَالَ: كَافِرٌ مُشْرِكٌ، حَلَالُ الدَّمِ، اِلَّا مُعْتَمِرًا فَاِنَّهُ قَالَ: الْاَحْسَنُ بِالسُّلْطَانِ اسْتِتَابَتُهُ

ابومحمد غنوی بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ، حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل، معتمر بن سلیمان (ان سب حضرات سے) ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں کوئی ایسا کام کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نہ چاہتا ہو۔ تو ان سب حضرات نے یہ فرمایا: ایسا شخص کافر اور مشرک ہوگا، اُس کا خون بہانا حلال ہوگا۔ البتہ معتمر کی رائے مختلف تھی، اُنہوں نے یہ فرمایا کہ حاکمِ وقت کیلئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص سے توبہ کروالے۔

548- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَصْمَعِيَّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَرْزُقُ الْحَرَامَ، فَهُوَ كَافِرٌ

نصر بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے اصمعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرام چیز رزق کے طور پر نہیں دیتا، وہ شخص کافر ہوتا ہے۔

امام مالک کا استدلال

549- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی بیان کرتے ہیں: امام مالک

بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: مَا أَضَلَّ مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ فِيهِ حُجَّةٌ إِلَّا قَوْلُهُ تَعَالَى:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ} [التغابن: 2]

لَكَفَى بِهِ حُجَّةً

فرماتے ہیں: جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے وہ کتنا گمراہ ہے، اگر اُن لوگوں کے خلاف اس بارے میں کوئی اور حجت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

''اُسی ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم میں سے کچھ لوگ کافر ہیں اور کچھ مؤمن ہیں''۔

تو ایسے شخص کے خلاف دلیل ہونے کیلئے یہی آیت کافی ہے۔

550- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ فِي الْمُكَذِّبِ بِالْقَدَرِ: مَا هُوَ بِأَهْلٍ أَنْ يُعَادَ فِي مَرَضِهِ، وَلَا يُرَغَّبُ فِي شُهُودِ جِنَازَتِهِ، وَلَا تُجَابُ دَعْوَتُهُ

عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو تقدیر کا انکار کرنے والے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اُس کی بیماری کے دوران اُس کی عیادت کی جائے اور نہ ہی اس بات کی ترغیب دی جائے گی کہ اُس کے جنازہ میں شرکت کی جائے اور نہ ہی اُس کی دعوت کو قبول کیا جائے گا۔

551- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ، وَذَكَرَ قِصَّةَ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ: إِنْ كَانَتْ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ، فَمَا عَلَى أَبِي لَهَبٍ مِنْ لَوْمٍ. قَالَ أَبُو حَفْصٍ: فَذَكَرْتُهُ لِوَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ بِهَذَا يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاذ بن معاذ نے عمرو بن عبید کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اگر یہ آیت:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں''۔

یہ آیت لوحِ محفوظ میں موجود تھی تو پھر ابولہب پر ملامت نہیں کی جا سکتی' اس پر ابوحفص نے کہا: میں نے یہ بات وکیع بن جراح کے سامنے ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص یہ بات کہتا ہے اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن

اُڑادی جائے گی۔

بَابُ سِيرَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ

552- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ اَسِيرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ قُلْتُ: اَرَى اَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ فَاِنْ تَابُوا، وَاِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ رَاْيِي قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ رَاْيِي

باب: قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل

امام مالک نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا' تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُنہیں قتل کروا دیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں: میری بھی یہی رائے ہے۔

553- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَايَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ فَقُلْتُ: اَرَى اَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ، فَاِنْ تَابُوا وَاِلَّا ضَرَبْتَ اَعْنَاقَهُمْ فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا اِنَّ تِلْكَ سِيرَةُ الْحَقِّ فِيهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُن کی گردنیں اُڑا دیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کے بارے میں یہی ٹھیک طریقہ کار ہے۔

554- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نَا اَبُو ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي

ابوسہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے براہِ راست مجھے مخاطب کر کے فرمایا: تم ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ میں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان سے

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي: مَا تَقُولُ فِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ؟ قُلْتُ: أَرَى أَنْ يُسْتَتَابُوا، فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا ضَرَبْتُ أَعْنَاقَهُمْ. فَقَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ الرَّأْيُ فِيهِمْ. وَاللَّهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْوَاحِدَةُ لَكَفَتْ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

[الصافات: 162]

توبہ کروائی جائے' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردنیں اُڑوا دی جائیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کے بارے میں یہی درست رائے ہے' اللہ کی قسم! اگر صرف یہ ایک آیت ہوتی تو (اس مسئلہ کے بارے میں) یہی کافی ہوتی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

غیلان کا واقعہ اور اُس کا انجام

555- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَخِيهِ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ غَيْلَانَ يَقُولُ فِي الْقَدَرِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَجَبَهُ أَيَّامًا، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ غَيْلَانُ: مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ؟ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا تَقُولَ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا، إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ

محمد بن مہاجر نے اپنے بھائی عمر بن مہاجر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ بات پتا چلی کہ غیلان بن مسلم نامی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے (یعنی اُس کا انکار کرتا ہے) اُنہوں نے اُس شخص کو پیغام بھیج کر بلوایا اور کچھ دن تک اپنے پاس نہیں آنے دیا' پھر اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور فرمایا: اے غیلان! تمہارے بارے میں کیا اطلاع مجھ تک پہنچی ہے؟ عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں: میں نے غیلان کو اشارہ کیا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ کہے (یعنی اپنا مؤقف ظاہر نہ کرے) راوی کہتے ہیں: تو غیلان نے کہا: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا انسان پر وہ زمانہ نہیں آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا' بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا ہے' ہم نے اُسے آزمائش کا شکار کیا اور اُسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا اور ہم نے

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا}

[الانسان: 2]

قَالَ: اقْرَأْ آخِرَ السُّورَةِ:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا غَيْلَانُ؟ قَالَ: أَقُولُ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَبَصَّرْتَنِي، وَأَصَمَّ فَأَسْمَعْتَنِي، وَضَالًّا فَهَدَيْتَنِي. فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ غَيْلَانَ صَادِقًا، وَإِلَّا فَاصْلُبْهُ. فَأَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَدَرِ. فَوَلَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دَارَ الضَّرْبِ بِدِمَشْقَ. فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى هِشَامٍ، تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَقَطَعَ يَدَهُ. فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَالذُّبَابُ عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ لَهُ: يَا غَيْلَانُ: هَذَا قَضَاءٌ وَقَدَرٌ. فَقَالَ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللَّهِ مَا هَذَا قَضَاءٌ وَلَا قَدَرًا. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَصَلَبَهُ

راستہ کی طرف اُس کی رہنمائی کی' تو یا تو وہ شکر کرنے والا ہوگا یا انکار کرنے والا ہوگا"۔ (اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس اختیار ہے)۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سورت کے آخری حصہ کو بھی تو پڑھو! (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اور تم لوگ کچھ نہیں چاہتے ہو' صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت میں داخل کر دے گا اور ظلم کرنے والوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے"۔

پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے غیلان! تمہارا کیا موقف ہے؟ غیلان نے کہا: میں یہ کہتا ہوں کہ میں پہلے نابینا تھا تو آپ نے مجھے بصارت عطا کی' میں پہلے بہرا تھا تو آپ نے مجھے سماعت عطا کی' میں گمراہ تھا تو آپ نے مجھے ہدایت دی۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تیرا بندہ غیلان سچ کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مصلوب کروا دینا۔ تو غیلان تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے رُک گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے دمشق میں دارالضرب کا نگران مقرر کیا' جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور خلافت ہشام کے پاس آئی تو اُس نے تقدیر کے بارے میں کلام شروع کیا' ہشام نے اُسے بلوایا اور اُس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ایک شخص اُس کے پاس سے گزرا اُس وقت اُس کے ہاتھ پر مکھی موجود تھی' اُس شخص نے اس سے کہا: اے غیلان! یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ تو غیلان نے کہا: تم نے غلط کہا ہے! اللہ کی قسم! تقدیر کے

فیصلہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے (اُس کے بعد) ہشام نے اُسے بلوایا اور اُسے مصلوب کروادیا۔

556 - وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: نا اَبِي قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ، اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ غَيْلَانَ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ. فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ. اقْرَأْ اَوَّلَ يس فَقَرَاَ:

{يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ} [يس: 2]

حَتَّى اَتَى {اِنَّا جَعَلْنَا فِي اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} [يس: 8]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان کو بلوایا اور فرمایا: اے غیلان! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہو! اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! لوگ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے غیلان! تم سورۂ یٰسین کا ابتدائی حصہ تلاوت کرو! تو اُس نے یہ آیات تلاوت کیں:

''یٰس اور حکمت والے قرآن کی قسم ہے''۔

یہ آیات اُس نے یہاں تک تلاوت کیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)''ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو اُن کی ٹھوڑیوں تک ہیں اور وہ اوپر کی طرف (منہ کو) اُٹھائے ہوئے ہیں اور ہم نے اُن کے آگے بھی رکاوٹ ڈال دی ہے اور پیچھے بھی رکاوٹ ڈال دی ہے اور اُنہیں ڈھانپ دیا ہے کہ وہ دیکھ ہی نہیں سکتے' اُن کیلئے برابر ہے کہ تم اُنہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ (دونوں صورتوں میں) وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔

فَقَالَ غَيْلَانُ: وَاللّٰهِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَاَنِّي لَمْ اَقْرَاْهَا قَطُّ قَبْلَ الْيَوْمِ، اُشْهِدُكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنِّي تَائِبٌ مِمَّا كُنْتُ اَقُولُ. فَقَالَ عُمَرُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَثَبِّتْهُ. وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاجْعَلْهُ آيَةً

غیلان نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یوں لگتا ہے کہ جیسے آج سے پہلے میں نے یہ آیات تلاوت ہی نہیں کی تھیں' اے امیر المؤمنین! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے سابقہ مؤقف سے توبہ کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو یہ سچ بول رہا ہے تو اسے ثابت قدم رکھنا اور اگر یہ جھوٹا

لِلْمُؤْمِنِينَ

557 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي السَّائِبِ أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ كَتَبَ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ: بَلَغَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ غَيْلَانَ وَصَالِحٍ، فَوَاللَّهِ لَقَتْلُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْنِ مِنَ الرُّومِ وَالتُّرْكِ قَالَ هِشَامٌ: صَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ

558- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْأَشْعَرِيُّ حِمْصِيٌّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هِشَامًا، قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ وَصَلَبَهُ، فَقَالَ لَهُ: حَقًّا مَا تَقُولُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَصَابَ وَاللَّهِ السُّنَّةَ وَالْقَضِيَّةَ وَلَأَكْتُبَنَّ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأُحَسِّنَنَّ لَهُ مَا صَنَعَ

ہے تو اسے مؤمنین کیلئے (عبرت کی) نشانی بنا دینا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن عثمان نے یہ بات بیان کی ہے:

رجاء بن حیوہ نے ہشام بن عبدالملک کو خط لکھا: اے امیرالمؤمنین! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ غیلان اور صالح (نام کے دو افراد جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں' اُن کے بارے میں) آپ کے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے' اللہ کی قسم! ان دونوں کو قتل کر دینا دو ہزار رومیوں اور ترکوں (یعنی غیر مسلموں) کو مارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ہشام بن خالد نامی راوی نے صالح نامی راوی کے بارے میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ ثقیف قبیلہ سے نسبت ولاء رکھتا تھا۔

ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میں عبادہ بن نسی کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُنہیں بتایا کہ امیرالمؤمنین ہشام نے غیلان کا ہاتھ اور زبان کٹوا کر اُسے مصلوب کروا دیا ہے۔ تو عبادہ بن نسی نے اُس سے کہا: تم جو کہہ رہے ہو وہ سچ ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبادہ بن نسی نے فرمایا: اللہ کی قسم! امیرالمؤمنین نے سنت اور (صحیح) فیصلہ کے مطابق عمل کیا ہے' میں اس بارے میں امیرالمؤمنین کو ضرور خط لکھوں گا اور اُنہوں نے جو کیا ہے اُس پر اُن کی تعریف کروں گا۔

منکرینِ تقدیر کی سزا

559- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ النَّصِيبِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنَّ قَوْمًا يُنْكِرُونَ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: بَيِّنُوا لَهُمْ وَارْفُقُوا بِهِمْ، حَتَّى يَرْجِعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدِ اتَّخَذُوهُ دِينًا يَدْعُونَ إِلَيْهِ النَّاسَ، فَفَزِعَ لَهَا عُمَرُ فَقَالَ أُولَئِكَ أَهْلٌ أَنْ تُسَلَّ أَلْسِنَتُهُمْ مِنْ أَقْفِيَتِهِمْ سَلًّا، هَلْ طَارَ ذُبَابٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا بِمِقْدَارٍ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حکیم بن عمیر بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اُن کے سامنے اصل مسئلہ بیان کرو' اُن کے ساتھ نرمی سے کام لو تا کہ وہ رجوع کر لیں۔ تو ایک صاحب نے کہا: ہرگز نہیں! اے امیر المؤمنین! اُن لوگوں نے اس چیز کو ایک دین کے طور پر اختیار کر لیا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز اس بات پر پریشان ہو گئے اور بولے: یہ لوگ اس بات کے اہل ہیں کہ ان کی زبانیں گدّیوں سے کھینچ لی جائیں' آسمان اور زمین کے درمیان جو مکھی اُڑتی ہے وہ بھی تقدیر کے تحت ہوتی ہے۔

560- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حکیم بن عمیر کے حوالے سے منقول ہے' جس میں راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

561- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ لَا

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

يُعْصَى، مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ

562- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ:

لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، قَدْ فَسَّرَ ذَلِكَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، عَقَلَهَا مَنْ عَقَلَهَا، وَجَهِلَهَا مَنْ جَهِلَهَا:

{مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 163]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا اور اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت میں ہے' جس نے اُس کو سمجھنا تھا سمجھ لیا اور جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف ہے (وہ آیت ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

563- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ، وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ، وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ وَعَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ ثُمَّ قَرَأَ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ}

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام بُرائیوں کی جڑ ہے' اس کے متعلق اللہ کی کتاب سے علم حاصل ہوتا ہے جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف ہے اور جس نے اُسے جاننا تھا اُس نے جان لیا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف

[الصافات: 162]

564- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: انا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَطَبَ كَمَا كَانَ يَخْطُبُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالَى، وَمَنْ اَسَاءَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَمَنْ عَادَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ؛ فَاِنَّهُ لَابُدَّ لِاَقْوَامٍ اَنْ يَعْمَلُوا اَعْمَالًا وَضَعَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي رِقَابِهِمْ، وَكَتَبَهَا عَلَيْهِمْ

565- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا الْوَلِيدُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ اِبْلِيسَ

عمر بن عبدالعزیز کا مکالمہ

566- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسَةٌ: مُوسَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، وَدِثَارٌ النَّهْدِيُّ، وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ، وَالصَّلْتُ بْنُ

ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابو ولید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے' اُنہوں نے پہلے کی طرح خطبہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور جو شخص بُرائی کرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے' پھر اگر وہ دوبارہ بُرائی کر لیتا ہے تو پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے کیونکہ لوگوں کیلئے یہ بات مجبوری ہے کہ وہ ان اعمال کو کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی گردنوں میں ڈال دیئے ہیں اور اُن کیلئے طے کر دیئے ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اگر یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا۔

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: ہم پانچ افراد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے: موسیٰ بن ابوکثیر' دثار نہدی' یزید فقیر' صلت بن بہرام اور عمر بن ذر۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تو تمہارا معاملہ ایک ہی ہے تو تم میں سے کوئی ایک شخص کلام کرے۔ تو موسیٰ بن ابوکثیر نے کلام کرنا

بَهْرَامَ. وَعُمَرُ بْنُ ذَرٍّ فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَمْرُكُمْ وَاحِدًا فَلْيَتَكَلَّمْ مُتَكَلِّمُكُمْ. فَتَكَلَّمَ مُوسَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ. وَكَانَ أَخْوَفَ مَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ عَزَمَ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ قَالَ: فَعَرَضَ لَهُ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَرَادَ تَعَالَى أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ وَهُوَ رَأْسُ الْخَطِيئَةِ وَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِلْمًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ. عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ. ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

شروع کیا' اُنہیں اس بات کا زیادہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تقدیر کے معاملہ سے متعلق پختہ نہ ہو جائیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اُس کی طرف متوجہ ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے اور اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے' جس نے اُس کو جاننا تھا اُس نے جان لیا اور جس نے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف رہا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

ثُمَّ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى حَمَّلَ خَلْقَهُ مِنْ حَقِّهِ عَلَى قَدْرِ عَظَمَتِهِ لَمْ يُطِقْ عَلَى ذَلِكَ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا مَاءٌ وَلَا جَبَلٌ، وَلَكِنَّهُ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ بِالتَّخْفِيفِ

(اُس کے بعد اُنہوں نے فرمایا:) اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اپنی ذات کی عظمت کے حساب سے اپنے حق کا اپنی مخلوق کو پابند کرتا تو اس بات کی طاقت نہ زمین میں تھی نہ آسمان میں' نہ پانی میں تھی اور نہ پہاڑ میں' لیکن وہ اپنے بندوں سے تخفیف کے ہمراہ راضی ہو گیا ہے۔

567 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: انا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَكَلَّمَ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ. فَعَظَّمَ اللَّهَ تَعَالَى وَذَكَّرَ بِآيَاتِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ

عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ہم میں سے ایک شخص نے کلام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کیا' اُس کی نشانیوں کا ذکر کیا' جب وہ فارغ ہوا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کلام شروع کیا' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' حق کی گواہی

تَكَلَّمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ، وَقَالَ لِلْمُتَكَلِّمِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَمَا ذَكَرْتَ وَعَظَّمْتَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى: لَوْ أَرَادَ أَنْ لَا يُعْصَى مَا خَلَقَ إِبْلِيسَ وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَهَا مَنْ عَلِمَهَا وَجَهِلَهَا مَنْ جَهِلَهَا. ثُمَّ قَرَأَ:

{فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

قَالَ وَمَعَنَا: رَجُلٌ يَرَى رَأْيَ الْقَدَرِيَّةِ. فَنَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَرَجَعَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ. فَكَانَ أَشَدَّ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْقَدَرِيَّةِ

568- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: نَا التَّيْمِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: مَا جَرَى ذُبَابٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِقَدَرٍ . ثُمَّ قَالَ لِلسَّائِلِ: لَا تَعُودَنَّ تَسْأَلْنِي عَنْ مِثْلِ هَذَا

569 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

دی اور پھر کلام کرنے والے شخص سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ویسا ہی ہے جیسا تم نے ذکر کیا اور اُس کی عظمت کو بیان کیا لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہوتا کہ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے تو اُس نے ابلیس کو پیدا ہی نہیں کرنا تھا' قرآن کی ایک آیت میں اُس نے یہ بات بیان کی ہے' جس نے اُس آیت کا علم رکھنا تھا اُس نے اُس کا علم رکھا اور جس نے اُس سے ناواقف رہنا تھا وہ ناواقف رہا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو جہنم میں گرنے والا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص موجود تھا جو قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اُسے نفع عطا کیا اور اُس نے اپنے سابقہ مؤقف سے رجوع کر لیا' اُس کے بعد وہ قدریہ فرقہ کے بارے میں سب سے زیادہ شدت کرنے والا شخص تھا۔

تیمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان جو مکھی اُڑتی ہے وہ بھی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا: آئندہ تم مجھ سے اس قسم کے سوالات نہ کرنا۔

عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں: غیلان' جو آلِ عثمان کے ساتھ

هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: نَا الْهَيْثَمُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُهَاجِرٍ قَالَ: أَقْبَلَ غَيْلَانُ وَهُوَ مَوْلَى لِآلِ عُثْمَانَ، وَصَالِحُ بْنُ سُوَيْدٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمَا يَنْطِقَانِ فِي الْقَدَرِ، فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّ عِلْمَ اللّٰهِ تَعَالَى نَافِذٌ فِي عِبَادِهِ أَمْ مُنْتَقِضٌ؟ قَالَا: بَلْ نَافِذٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفِيمَ الْكَلَامُ؟ فَخَرَجَا، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ مَرَضِهِ بَلَغَهُ أَنَّهُمَا قَدْ أَسْرَفَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ: أَلَمْ يَكُ فِي سَابِقِ عِلْمِهِ حِينَ أَمَرَ إِبْلِيسَ بِالسُّجُودِ أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ؟ قَالَ عَمْرٌو: فَأَوْمَأْتُ إِلَيْهِمَا بِرَأْسِي: قُولَا: نَعَمْ، فَقَالَا: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِمَا، وَبِالْكِتَابِ إِلَى الْأَجْنَادِ بِخِلَافِ مَا قَالَا فَمَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُنْفِذَ تِلْكَ الْكُتُبَ

نسبت ولاء رکھتا تھا' وہ اور صالح بن سوید' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُنہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ یہ دونوں افراد تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو بلوایا اور فرمایا: اپنے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم نافذ ہوتا ہے یا نافذ نہیں ہوتا؟ اُن دونوں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! نافذ ہوتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کلام کس چیز کے بارے میں کیا جائے گا؟ تو وہ دونوں باہر چلے گئے۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی بیماری کا زمانہ آیا تو اُنہیں یہ اطلاع ملی کہ اب اُن دونوں نے پھر اسراف سے کام لینا شروع کر دیا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں اُنہیں بلوایا اور فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے یہ بات موجود نہیں تھی کہ جب اُس نے شیطان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا (تو کیا اُسے پتا نہیں تھا) کہ وہ سجدہ نہیں کرے گا؟ عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے سر کے ذریعہ اُن دونوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم دونوں جواب دو کہ جی ہاں! تو اُن دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اُن دونوں کو وہاں سے نکال دیا جائے اور ایک تحریر لکھی جائے جو تمام لشکروں کو بھجوائی جائے جس میں یہ بات مذکور ہو کہ حقیقت ان دونوں لوگوں کے مسلک کے برخلاف ہے۔ پھر اُس تحریر کے لکھے جانے سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ غَيْلَانُ مُصِرًّا عَلَى الْكُفْرِ بِقَوْلِهِ فِي الْقَدَرِ، فَإِذَا حَضَرَ عِنْدَ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) غیلان نامی شخص تقدیر کے بارے میں اپنے مسلک کے حوالے سے کفر پر مصر رہا' جب وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تھا تو اُس نے منافقت

نَافَقَ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَقُولَ بِالْقَدَرِ، فَدَعَا عَلَيْهِ عُمَرُ بِأَنْ يَجْعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، إِنْ كَانَ كَذَّابًا، فَأَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ دَعْوَةَ عُمَرَ، فَتَكَلَّمَ غَيْلَانُ فِي وَقْتِ هِشَامٍ هُوَ وَصَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ، فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا، وَقَبْلَ ذَلِكَ قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ، ثُمَّ قَتَلَهُ وَصَلَبَهُ، فَاسْتَحْسَنَ الْعُلَمَاءُ فِي وَقْتِهِ مَا فَعَلَ بِهِمَا.

سے کام لیا اور اس بات کا انکار کیا کہ وہ تقدیر کا انکار کرتا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُس کیلئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُسے مؤمنوں کیلئے نشانی بنا دے اگر وہ جھوٹا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول کیا۔ ہشام بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت میں غیلان نامی شخص نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا' اُس نے اور ثقیف قبیلہ کے غلام صالح نے تقدیر کا انکار کیا تو ہشام نے اُن دونوں کو قتل کروا کے مصلوب کروا دیا' اس سے پہلے غیلان کا ہاتھ کٹوایا اور اُس کی زبان کٹوائی پھر اُسے قتل کروایا اور مصلوب کروایا۔ تو اُس وقت کے علماء نے اس چیز کو مستحسن قرار دیا جو خلیفہ نے اُن دونوں کے ساتھ سلوک کیا تھا۔

فَهَكَذَا يَنْبَغِي لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَأُمَرَائِهِمْ إِذَا صَحَّ عِنْدَهُمْ أَنَّ إِنْسَانًا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ مَنْ تَقَدَّمَ أَنْ يُعَاقِبَهُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْعُقُوبَةِ، وَلَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ

مسلمانوں کے حکمرانوں اور اُمراء کیلئے مناسب یہی ہے کہ جب اُن کے سامنے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ کوئی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے (یعنی اُس کا انکار کرتا ہے) اور اُس (عقیدہ) کے برخلاف مؤقف رکھتا ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے تو ایسے شخص کو اس طرح کی سزا دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

تقدیر کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز کا مکتوب

570- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' (روایت کے ایک راوی معمر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں:) دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ بزرگ ابورجاء خراسانی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز

قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ: زَعَمُوا أَنَّهُ أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ أَرْطَاةَ، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنَّ قِبَلَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِرَأْيِكَ، وَاكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحُكْمِ فِيهِمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ مِمَّا قَدْ جَرَتْ سُنَّتُهُ، وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ. فَعَلَيْكُمْ بِلُزُومِ السُّنَّةِ، فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَرَفَ مَا فِي خِلَافِهَا مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ، وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ، فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ، فَإِنَّهُمْ عَنْ عِلْمٍ وَقَفُوا، وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ قَدْ كَفُوا، وَلَهُمْ كَانُوا عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ أَقْوَى وَبِفَضْلٍ لَوْ كَانَ فِيهِ أَحْرَى فَلَئِنْ قُلْتُمْ: أَمْرٌ حَدَثَ بَعْدَهُمْ، مَا أَحْدَثَهُ بَعْدَهُمْ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سُنَّتِهِمْ، وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، إِنَّهُمْ لَهُمُ السَّابِقُونَ، فَقَدْ تَكَلَّمُوا مِنْهُ بِمَا يَكْفِي،

رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہماری طرف کچھ افراد ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تو ایسے لوگوں کے بارے میں آپ اپنی رائے سے ہمیں آگاہ کیجئے اور ان لوگوں کے بارے میں جو فیصلہ ہے وہ ہمیں لکھ کر بھجوائیں۔تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ خط بھجوایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے' یہ عدی بن ارطاۃ کے نام مکتوب ہے۔ امابعد! میں تمہارے سامنے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے۔ امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُس کی ذات کے بارے میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے اور جن مسائل کے بارے میں سنت کا حکم آچکا ہو اُس کے بارے میں جن نئے لوگوں نے نئے نظریات اختیار کیے ہیں اُنہیں ترک کرنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ ان لوگوں کے مقابلہ میں کفایت ہو چکی ہے' تو تم پر لازم ہے کہ سنت کو اختیار کرو کیونکہ سنت اُس ہستی نے مقرر کی ہے جنہیں اس بات کا پتا تھا کہ سنت کی خلاف ورزی میں کیسی غلطی' پھسلن' حماقت اور گہرائی ہے' تو تم اپنی ذات کے حوالے سے اُس چیز سے راضی ہو جس سے پہلے کے افراد (یعنی صحابہ کرام) اپنی اپنی ذات کے حوالے سے راضی رہے تھے کیونکہ اُن لوگوں کا ایسا علم تھا جس پر وہ ٹھہر گئے اور ایسی بصیرت تھی جو نافذ ہونے والی تھی جس کے حوالے سے کفایت ہو گئی اور اُمور کے کشف کے بارے میں اُن لوگوں کے پاس سب سے زیادہ قوی

وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي، فَمَا دُونَهُمْ مُقَصِّرٌ، وَمَا فَوْقَهُمْ مُحْسِرٌ. لَقَدْ قَصَّرَ عَنْهُمْ آخَرُونَ فَضَلُّوا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ

صلاحیت موجود تھی' اور اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی (تو اس کی پیروی کرنے کے) وہ حضرات زیادہ حقدار تھے۔ اگر تم یہ کہو کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ان حضرات کے بعد سامنے آیا ہے' تو اُن حضرات کے بعد اس نئے معاملہ کو اُنہی لوگوں نے بنایا ہوگا جنہوں نے اُن کے طریقہ کی پیروی نہیں کی ہوگی اور اپنے آپ کو اُن سے موڑ لیا ہوگا کیونکہ اُن لوگوں کو سبقت کا شرف حاصل ہے' اُن لوگوں نے اس بارے میں وہ کلام کیا ہے جو کفایت کر جاتا ہے اور اس کے حوالے سے ایسی صفات بیان کی ہیں جو شفاء دیتی ہیں' تو اب کوئی کوتاہی کرنے والا نہ تو اس سے نیچے جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے اوپر جاسکتا ہے' کچھ لوگوں نے اس کے حوالے سے کوتاہی کی تو وہ گمراہ ہو گئے اور یہ بات واضح ہے کہ وہ حضرات سیدھی ہدایت پر تھے۔

كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ عَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَقَطْتَ،

تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا ہے' تو اللہ کے حکم سے تم نے صاحبِ علم شخص سے رجوع کیا ہے۔

مَا أَحْدَثَ الْمُسْلِمُونَ مُحْدَثَةً، وَلَا ابْتَدَعُوا بِدْعَةً هِيَ أَبْيَنُ أَمْرًا، وَلَا أَثْبَتُ مِنْ أَمْرِ الْقَدَرِ، وَلَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ، وَيَقُولُونَ بِهِ فِي أَشْعَارِهِمْ، يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَنْ مَصَائِبِهِمْ، ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً وَقُوَّةً، ثُمَّ ذَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةٍ، فَسَمِعَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مسلمانوں میں جتنے بھی نئے مسائل رونما ہوئے اور جتنے بھی نئے بدعتی مؤقف سامنے آئے' اُن میں سے کوئی بھی معاملہ تقدیر کے معاملہ سے زیادہ واضح اور زیادہ ثابت شدہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے جہلاء نے اس کا ذکر کیا ہے' وہ اپنے کلام میں اس حوالے سے گفتگو کرتے تھے' اپنے اشعار میں اس کا ذکر کرتے تھے' اپنے مصائب کے حوالے سے اپنی ذات کی نسبت اس کی طرف کرتے تھے' پھر اسلام آیا تو اُس نے اس کی شدت اور قوت میں اضافہ ہی کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک نہیں' دو نہیں' تین نہیں اس سے زیادہ احادیث میں اس کا ذکر کیا' مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ باتیں سنیں' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی

وَسَلَّمَ. فَتَكَلَّمُوا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَبَعْدَ وَفَاتِهِ. يَقِينًا وَتَصْدِيقًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ: أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ. وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَنْفُذْ فِيهِ قَدَرُهُ.

حیاتِ مبارکہ میں اور آپ کے وصال کے بعد اس بارے میں کلام کرتے رہے' یقین کے ساتھ تصدیق رکھتے ہوئے اور اپنے پروردگار کی ذات کے سامنے خود کو سپرد کرتے ہوئے اور اپنے کمزور ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے (اُنہوں نے کلام کیا) کہ جو بھی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا علم اُس چیز کو محیط ہے اور ہر چیز کو اُس کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں شمار کیا ہوا ہے اور اُس کی تقدیر ہر چیز میں نافذ ہوتی ہے۔

فَلَئِنْ قُلْتُمْ: قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ كَذَا وَكَذَا. وَلِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّهُ كَذَا وَكَذَا؟ لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَدْ قَرَأْتُمْ. وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ. ثُمَّ قَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ: كُلُّهُ كِتَابٌ وَقَدَرٌ. وَكُتِبَ الشِّقْوَةُ. وَمَا يُقَدَّرْ يَكُنْ. وَمَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا.

اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فلاں فلاں آیت ارشاد فرمائی ہے' یا اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں آیت نازل نہیں کی؟ تو اُس کتاب میں سے کچھ آیات وہ ہیں جن کی تم نے تلاوت کی ہے' وہ لوگ اُن آیات کے مفہوم سے اُس حد تک واقف تھے جس سے تم واقف نہیں ہو اور ان سب کا مفہوم جاننے کے بعد اُن حضرات نے یہ مسلک پیش کیا کہ سب کچھ تقدیر کے مطابق ہے' بدنصیبی طے کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں طے کیا ہے وہ ہوگا' جو اُس نے چاہا ہے وہ ہوگا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوگا اور یہ بات بھی کہ ہم اپنے آپ کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کے مالک نہیں ہیں' اُس کے بعد اُن حضرات نے (یعنی صحابہ کرام نے) رغبت بھی رکھی اور ڈرتے بھی رہے۔

كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي الْحُكْمَ فِيهِمْ. فَمَنْ أُوتِيتَ بِهِ مِنْهُمْ فَأَوْجِعْهُ ضَرْبًا. وَاسْتَوْدِعْهُ الْحَبْسَ. فَإِنْ تَابَ مِنْ رَأْيِهِ السُّوءِ. وَإِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهُ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

(پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم نے میری طرف لکھ کر مجھ سے ایسے لوگوں کے بارے میں حکم دریافت کیا ہے (جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں) تو ان میں سے جس شخص کو تمہارے پاس لایا جائے تم اُس کی پٹائی کرواور اُسے قید میں ڈال دو' اگر وہ اپنی بُری رائے سے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن اُڑا دو۔

571 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو الْمُنْذِرِ عَنْبَسَةُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، بِالشَّاشِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاجْتِهَادِ فِي أَمْرِهِ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ

بَعْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو رجاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے اُنہیں خط لکھ کر اُن سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے خط میں لکھا:

''امابعد! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اُس کے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے اور اُس کے معاملہ میں بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اس بات کی بھی کہ تم اُس چیز کو ترک کردو جو بعد میں آنے والے لوگوں نے نئی ایجاد کی ہیں''۔

اُس کے بعد راوی نے سابقہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ: كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةُ أَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، مَعَ تَرْكِنَا لِلْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ، وَالْبَحْثُ عَنِ الْقَدَرِ فَإِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْهُ، وَأُمِرْنَا بِتَرْكِ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ، وَأَنْ لَا نُنَاظِرَهُمْ، وَلَا نُفَاتِحَهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْجَدَلِ، بَلْ يُهْجَرُونَ وَيُهَانُونَ وَيُذَلُّونَ، وَلَا يُصَلَّى خَلْفَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، وَلَا تُقْبَلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے لوگوں کے خلاف یہ ہمارے دلائل تھے جو اللہ کی کتاب' اُس کے رسول ﷺ کی سنت' اُن کے اصحاب کے طریقہ اور تابعین کے طریقہ سے ثابت ہیں جو احسان کے ہمراہ صحابہ کرام کی پیروی کرنے والے تھے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے اقوال سے بھی ثابت ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ہم تقدیر کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنے سے بھی اجتناب کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا بھی کہ ہم اُن کے ساتھ مناظرہ نہ کریں اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کریں' اُن لوگوں سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی' اُن کی اہانت کی

شَهَادَتُهُمْ وَلَا يُزَوَّجُ. وَإِنْ مَرِضَ لَمْ يُعَدْ وَإِنْ مَاتَ لَمْ يُحْضَرْ جِنَازَتُهُ. وَلَمْ تُجَبْ دَعْوَتُهُ فِي وَلِيمَةٍ إِنْ كَانَتْ لَهُ. فَإِنْ جَاءَ مُسْتَرْشِدًا أُرْشِدَ عَلَى مَعْنَى النَّصِيحَةِ لَهُ. فَإِنْ رَجَعَ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ. وَإِنْ عَادَ إِلَى بَابِ الْجَدَلِ وَالْمِرَاءِ لَمْ نَلْتَفِتْ عَلَيْهِ. وَطُرِدَ وَحُذِّرَ مِنْهُ. وَلَمْ يُكَلَّمْ وَلَمْ يُسَلَّمْ عَلَيْهِ

جائے گی' اُنہیں ذلیل کیا جائے گا' اُن میں سے کسی کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جائے گی' اُن کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' اُن سے شادی بیاہ نہیں کیا جائے گا' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہیں کی جائے گی' اگر مر جائیں تو اُن کے جنازہ میں شرکت نہیں ہوگی' ولیمہ میں اُن کی دعوت کو قبول نہیں کیا جائے گا' لیکن اگر اُن میں سے کوئی شخص رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آتا ہے تو خیر خواہی کے طور پر اُس کی رہنمائی کردی جائے گی' اگر وہ رجوع کر لیتا ہے تو اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے اور اگر وہ دوبارہ بحث و مباحثہ کی طرف لوٹ جاتا ہے تو پھر ہم اُس کی طرف توجہ نہیں دیں گے' اُسے پرے کر دیا جائے گا اور اُس سے بچا جائے گا' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے سلام نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ تَرْكِ الْبَحْثِ وَالتَّنْقِيرِ عَنِ النَّظَرِ فِي أَمْرِ الْمُقَدَّرِ كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ بَلِ الْإِيمَانُ بِهِ وَالتَّسْلِيمُ

باب: تقدیر کے معاملہ میں بحث ترک کرنے اور اس میں غور و فکر سے روکنے کا بیان کہ یہ کیسے ہوتی ہے اور کیوں ہوتی ہے؟ بلکہ اس پر ایمان رکھنا چاہیے اور اسے تسلیم کرنا چاہیے

572- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَةٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

572- رواہ ابن ماجه: 84.

مِنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ، وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ

"جو شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرے گا اُس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور جو اُس کے بارے میں کلام نہیں کرے گا اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ

573- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ أَبِي سَهْلٍ أَيْضًا قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَبُو عَمْرٍو قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: شَيْءٌ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَّا يُطْلِعَكُمْ عَلَيْهِ، فَلَا تُرِيدُوا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَا أَبَى عَلَيْكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن ابراہیم قرشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُن سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تمہیں اُس پر مطلع نہیں کرے گا' تو جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں بتانا نہیں چاہتا تم اُس کا ارادہ نہ کرو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَعْنَى مَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رِسَالَتِهِ لِأَهْلِ الْقَدَرِ،

قَوْلُهُ: فَلَئِنْ قُلْتُمْ: قَدْ قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَذَا وَكَذَا، يُقَالُ لَهُمْ: لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ يَعْنِي الصَّحَابَةَ مَا قَدْ قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ، ثُمَّ قَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ: كُلُّهُ كِتَابٌ وَقَدَرٌ، وَكُتِبَتِ الشِّقْوَةُ، وَمَا قُدِّرَ يَكُنْ، وَمَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا وَالسَّلَامُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مفہوم ہے جو اُنہوں نے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے متعلق اپنے مکتوب میں بیان کیا تھا۔

اُنہوں نے یہ کہا تھا: اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ یہ آیت نازل کی ہے' تو ایسے لوگوں سے یہ کہا جائے کہ قرآن کو اُن لوگوں نے بھی پڑھا تھا' یعنی صحابہ کرام نے بھی پڑھا تھا جس طرح تم نے پڑھا ہے' لیکن وہ قرآن کے اُس مفہوم کا علم رکھتے تھے جس سے تم ناواقف ہو' اور اس سب کا علم ہونے کے بعد اُن حضرات کا یہ نظریہ تھا کہ ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے' اللہ تعالیٰ نے بدبختی بھی طے کی ہے جو اُس نے تقدیر میں طے کیا ہے وہ ہوگا' جو وہ چاہے گا وہ ہوگا اور جو نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا' ہم اپنی ذات کو کوئی

نقصان یا نفع پہنچانے کے مالک نہیں ہیں اور اُس کے بعد اُن حضرات نے رغبت بھی اختیار کی اور ڈرتے بھی رہے۔ والسلام!

574- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ: أَنَّ عُزَيْرًا سَأَلَ رَبَّهُ تَعَالَى عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتَنِي عَنْ عِلْمِي، عُقُوبَتُكَ أَنْ لَا أُسَمِّيَكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ

داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: حضرت عزیر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو پروردگار نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے میرے علم کے بارے میں سوال کیا ہے تمہاری سزا یہ ہے کہ میں تمہارا نام انبیاء میں ذکر نہیں کروں گا۔

575- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ نَوْفٍ قَالَ: قَالَ عُزَيْرٌ فِيمَا يُنَاجِي بِهِ رَبَّهُ: يَا رَبِّ تَخْلُقُ خَلْقًا فَتُضِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُهْدِي مَنْ تَشَاءُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: يَا عُزَيْرُ، أَعْرِضْ عَنْ هَذَا قَالَ: فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَبِّ تَخْلُقُ خَلْقًا، فَتُضِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُهْدِي مَنْ تَشَاءُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: يَا عُزَيْرُ، أَعْرِضْ عَنْ هَذَا،

ابوعمران جونی نے نوف کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے کہا: اے میرے پروردگار! تُو نے مخلوق کو پیدا کیا' پھر جس کو تُو نے چاہا گمراہ رہنے دیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے ہدایت دے دی۔ تو اُن سے کہا گیا: اے عزیر! تم اس بات سے منہ موڑ لو۔ اُنہوں نے دوبارہ یہی بات کہی اور عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو نے مخلوق کو پیدا کیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے گمراہ رہنے دیا اور جسے تُو نے چاہا اُسے ہدایت دی۔ تو اُن سے کہا گیا: اے عزیز! تم اس کو چھوڑ دو۔ (لیکن ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا}

[الكهف: 54]

''انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

فَعَادَ فَقَالَ: يَا عُزَيْرُ، لَتُعْرِضَنَّ عَنْ هَذَا أَوْ لَمَحَوْتُكَ مِنَ النُّبُوَّةِ، إِنِّي لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ

حضرت عزیر علیہ السلام نے دوبارہ یہی بات کہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عزیر! یا تو تم اس کو چھوڑ دو گے یا پھر میں تمہارا نام نبوت سے مٹا دوں گا' میں جو کرتا ہوں اُس بارے میں مجھ سے سوال

نہیں کیا جائے گا لیکن لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

576- حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَزْوِينِيُّ الصَّوَّافُ قَالَ: نَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: وَافَيْتُ الْمَوْسِمَ، فَلَقِيتُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ذِكْرَ الْجَمَاعَةِ قَالَ: وَرَأَيْتُ طَاوُسًا الْيَمَانِيَّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِرَجُلٍ: إِنَّ الْقَدَرَ سِرُّ اللَّهِ تَعَالَى، فَلَا تَدْخُلَنَّ فِيهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن نعمان نے نہشل کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حج کرنے کیلئے آیا تو مسجد خیف میں میری ملاقات (کچھ حضرات) سے ہوئی اُنہوں نے کچھ لوگوں کے نام ذکر کیے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس یمانی کو بھی دیکھا میں نے اُنہیں ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے تم اُس میں دخل نہ دو میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ فِرْعَوْنَ مُتَغَيِّرَ الْوَجْهِ، إِذِ اسْتَقْبَلَهُ مَلَكٌ مِنْ خَزَّانِ النَّارِ، وَهُوَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ مُتَعَجِّبًا لِمَا قَالَ لَهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ إِلَى فِرْعَوْنَ مَعَ أَنَّهُ قَدْ طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ فَلَنْ يُؤْمِنَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، فَدُعَائِي مَا هُوَ؟ قَالَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتَ قَالَ صَدَقْتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُوسَى اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا مِنْ خَزَّانِ النَّارِ، وَقَدْ جَهَدْنَا

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس سے نکلے تو اُن کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی اسی دوران جہنم کے نگران فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اُن کے سامنے آیا اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی ہتھیلی کو اُلٹ پلٹ رہے تھے وہ اس بات پر حیران تھے کہ روح الامین نے اُن سے یہ کہا تھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو فرعون کی طرف بھیجا ہے حالانکہ اُس نے فرعون کے دل پر مہر بھی لگا دی ہے اور وہ ایمان نہیں لائے گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے جبریل! پھر میرے دعوت دینے کا کیا فائدہ ہو گا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کو جو حکم دیا گیا ہے

عَلَى اَنْ نَسْاَلَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ، فَاَوْحٰى اِلَيْنَا اَنَّ الْقَدَرَ سِرُّ اللّٰهِ، فَلَا تَدْخُلُوا فِيهِ

آپ اُس پر عمل کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر اُس فرشتہ نے کہا: اے حضرت موسیٰ! ہم بارہ فرشتے ہیں جو جہنم کے نگران ہیں اور ہم اس بات کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس معاملہ کے بارے میں کوئی سوال نہ کریں کیونکہ ہماری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے تو تم لوگ اُس میں دخل نہ دو"۔

تورات کے بارے میں منقول روایت

577- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: انا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ قَالَ: اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ، اَوْ فِي الْكِتَابِ: اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا خَالِقُ الْخَلْقِ، خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، وَخَلَقْتُ مَنْ يَكُونُ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، فَطُوبَى لِمَنْ خَلَقْتُهُ لِيَكُونَ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ خَلَقْتُهُ لِيَكُونَ الشَّرُّ عَلَى يَدَيْهِ

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں' یا کسی اور الہامی کتاب میں (یہ شک راوی کو ہے) یہ بات پائی ہے:

"میں اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے مخلوق کو پیدا کیا ہے' میں نے بھلائی اور بُرائی کو پیدا کیا ہے' میں نے اُس کو بھی پیدا کیا ہے جس کے سامنے بھلائی ہوگی تو اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس کو میں نے اس لیے پیدا کیا تا کہ اُس کے سامنے بھلائی ہو' اور اُس شخص کیلئے بربادی ہو جس کو میں نے اس لیے پیدا کیا کہ اُس کے سامنے بُرائی ہو"۔

خانۂ کعبہ کی بنیاد سے ملنے والی تحریر

578- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُسَافِعٍ الْحَاجِبِ اَنَّهُ قَالَ وَجَدُوا حَجَرًا حِينَ نَقَضُوا الْبَيْتَ فِيهِ ثَلَاثَةُ صُفُوحٍ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ الْاُوَلِ، فَدَعَى لَهَا رَجُلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں: مسافع حاجب نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے (تعمیر نو کیلئے) خانۂ کعبہ کی عمارت کو گرایا تو اُنہیں اُس میں سے تین تختیاں ملیں جن میں یہ تحریر تھا کہ یہ پہلے زمانہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کے اقتباسات ہیں۔ ایک شخص کو بلایا

فَقَرَأَهَا، فَإِذَا فِي صَفْحٍ مِنْهَا:

أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ صُغْتُهَا يَوْمَ صُغْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ أَمْلَاكٍ، وَبَارَكْتُ لِأَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ،

وَفِي الصَّفْحِ الْآخَرِ:

أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ،

وَفِي الصَّفْحِ الثَّالِثِ:

أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلَى يَدَيْهِ

579 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: يُوسُفُ بْنُ سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَجَجْتُ فَسَمِعْتُ رَجُلًا، يُلَبِّي يَقُولُ فِي تَلْبِيَتِهِ:

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ،

فَلَمَّا دَخَلْتُ مَكَّةَ لَقِيتُ سُفْيَانَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي سَمِعْتُ، فَمَا زَادَنِي عَلَى أَنْ قَالَ:

{قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِنْ شَرِّ مَا

گیا' اُس نے اسے پڑھا تو پہلی تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں جو مکہ والا ہوں' میں نے مکہ کو اُس دن بنایا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو بنایا تھا اور میں نے اُسے سات املاک کے ذریعہ ڈھانپ دیا ہے' میں نے یہاں کے رہنے والوں کیلئے گوشت اور پانی میں برکت رکھی ہے''۔

دوسری تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں جو مکہ کا مالک ہے' میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کو اپنے اسم سے متعلق کیا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اُسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا''۔

تیسری تختی میں یہ تحریر تھا:

''میں اللہ ہوں' میں مکہ کا مالک ہوں' میں نے بھلائی اور بُرائی کو پیدا کیا ہے تو اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس کے سامنے بھلائی آئے گی اور اُس شخص کیلئے بربادی ہے جس کے سامنے بُرائی آئے گی''۔

یوسف بن سہل واسطی بیان کرتے ہیں: میں حج کیلئے گیا تو میں نے ایک شخص کو سنا جو تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے تلبیہ میں یہ کہہ رہا تھا:

''میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' بُرائی تیری طرف نہیں جا سکتی''۔

راوی کہتے ہیں: جب میں مکہ میں داخل ہوا اور میری ملاقات سفیان سے ہوئی تو جو بات میں نے سنی تھی اُس کے بارے میں اُنہیں بتایا تو اُنہوں نے اس کے جواب میں صرف یہ آیت پڑھی:

''تم فرمادو کہ میں پھاڑ کر (پیدا کرنے والے) پروردگار کی پناہ

خَلَقَ} [الفلق: 2]

مانگتا ہوں اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے"۔

580- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قَطَنُ بْنُ نَسِيرٍ قَالَ: نا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا أَبُو سِنَانٍ قَالَ: اجْتَمَعَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ بِمَكَّةَ فَقَالَ عَطَاءٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا كُتُبٌ بَلَغَنِي أَنَّهَا كُتِبَتْ عَنْكَ فِي الْقَدَرِ؟ فَقَالَ وَهْبٌ: وَمَا كَتَبْتُ كُتُبًا، وَلَا تَكَلَّمْتُ فِي الْقَدَرِ. ثُمَّ قَالَ وَهْبٌ: قَرَأْتُ نَيِّفًا وَسَبْعِينَ مِنْ كُتُبِ اللهِ تَعَالَى، مِنْهَا نَيِّفٌ وَأَرْبَعُونَ ظَاهِرَةٌ فِي الْكَنَائِسِ، وَمِنْهَا نَيِّفٌ وَعِشْرُونَ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ. فَوَجَدْتُ فِيهَا كُلِّهَا: أَنَّ مَنْ وَكَّلَ إِلَى نَفْسِهِ شَيْئًا مِنَ الْمَشِيئَةِ فَقَدْ كَفَرَ

ابوسنان بیان کرتے ہیں: وہب بن منبہ اور عطاء خراسانی کی مکہ میں ملاقات ہوئی تو عطاء نے کہا: اے ابوعبداللہ! اُن تحریروں کا کیا معاملہ ہے جو مجھ تک پہنچی ہیں اور یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ نے وہ تقدیر کے بارے میں تحریر کی ہیں۔تو وہب نے جواب دیا: میں نے کبھی کوئی تحریر نہیں لکھی ہے اور نہ ہی کبھی تقدیر کے بارے میں کلام کیا ہے۔ پھر وہب نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی ستّر سے زیادہ کتابوں میں یہ بات پڑھی ہے جن میں سے چالیس سے زیادہ کتابیں عبادت خانوں میں ظاہر تھیں اور بیس سے زیادہ کتابیں وہ ہیں جن کے بارے میں بہت تھوڑے سے لوگ علم رکھتے ہیں' تو میں نے اُن سب کتابوں میں یہی چیز پائی ہے کہ جو شخص مشیت سے متعلق کوئی چیز اپنی ذات کی طرف منسوب کرے گا وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔

581- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ: نا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَيْنَا يُكَذِّبُ بِالْقَدَرِ فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَعْمَى فَقَالُوا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ لَأَعَضَّنَّ أَنْفَهُ حَتَّى أَقْطَعَهُ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبید مکی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے کہا گیا: ایک شخص ہمارے پاس آیا ہے جو تقدیر کو جھٹلاتا ہے۔تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص کے پاس مجھے لے کر چلو! حالانکہ وہ اُس وقت نابینا ہو چکے تھے' لوگوں نے کہا: آپ اُس کا کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں نے اُس پر قابو پالیا تو میں اُس کی ناک کاٹ دوں گا اور اگر میں نے اُس کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں پالیا تو میں اُس کو توڑ دوں گا' اُس ذات کی

وَلَئِنْ وَقَعَتْ رَقَبَتُهُ فِي يَدِي لَأَدُقَّنَّهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْتَهِي بِهِمْ سُوءُ رَأْيِهِمْ حَتَّى يُخْرِجُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدَّرَ الْخَيْرَ، كَمَا أَخْرَجُوهُ مِنْ أَنْ يُقَدِّرَ الشَّرَّ

قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! ان لوگوں کی رائے کی خرابی ختم نہیں ہوتی جب تک یہ اللہ تعالیٰ کو اس چیز سے بھی نہیں نکال دیتے کہ اُس نے بھلائی کو تقدیر میں طے کیا ہے جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس چیز سے نکال دیا تھا کہ اُس نے بُرائی کو تقدیر میں طے کیا ہے۔

582 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: نا بَقِيَّةُ قَالَ: نا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: عِلْمَ اللَّهُ تَعَالَى مَا هُوَ خَالِقٌ وَمَا الْخَلْقُ عَامِلُونَ، ثُمَّ كَتَبَهُ، ثُمَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ} [الحج: 70]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدہ بن ابولبابہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ اُس نے کیا چیز پیدا کرنی ہے اور مخلوق نے کیا عمل کرنے ہیں؟ پھر اُس نے یہ باتیں نوٹ کیں اور پھر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

''کیا تم اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن چیزوں کے بارے میں جانتا ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور زمین میں ہے' بے شک یہ کتاب میں تحریر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے''۔

583- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بن جبر بیان کرتے ہیں:

اُن تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' تو اُس قلم نے وہ کچھ لکھ دیا جو کچھ دنیا اور دنیا میں ہونا ہے جس کا تعلق عمل

مَعْمُولٍ، بِرٍّ أَوْ فُجُورٍ، رَطْبٍ أَوْ يَابِسٍ، فَأَحْصَاهُ عِنْدَهُ فِي الذِّكْرِ.
ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

سے ہے خواہ وہ نیکی ہو یا بُرائی ہو، تر ہو یا خشک ہو، تو اللہ تعالیٰ نے ساری چیزیں اپنے پاس ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں لکھوا دیں"۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}
[الجاثية: 29]

"یہ ہماری تحریر ہے جو تمہارے سامنے حق کے مطابق بیان کرتی ہے، تم لوگ جو عمل کرتے تھے ہم نے اُس کا نسخہ نقل کیا تھا"۔

فَهَلْ تَكُونُ النَّسْخَةُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

تو یہ نقل کرنا صرف اُسی وقت ہو سکتا ہے جب کوئی ایسا معاملہ ہو جس سے فارغ ہوا جا چکا ہو۔

قدریہ فرقہ کے لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرنا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ:
فَهَذَا طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ: الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَاقِعٌ مِنَ اللَّهِ بِمَقْدُورٍ جَرَى بِهِ، يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ اہلِ علم کا طریقہ ہے کہ وہ تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوتی ہے، ایک ایسی تقدیر کے مطابق جو جاری ہو چکی ہے، وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}
[الانبياء: 23]

"اُس سے اس بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا جو وہ کرتا ہے اور اُن لوگوں سے سوال کیا جائے گا"۔

وَأَمَّا الْحُجَّةُ فِي تَرْكِ مُجَالَسَةِ الْقَدَرِيَّةِ وَلَا يُفَاتَحُونَ بِكَلَامٍ، وَلَا بِمُنَاظَرَةٍ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَتَبْكِيتِهِمْ، أَوْ يَسْتَرْشِدُ مِنْهُمْ مُسْتَرْشِدٌ لِلِاسْتِرْشَادِ فَيُرْشَدُ، وَيُوقَفُ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ، وَيَحْذَرُ طَرِيقَ الْبَاطِلِ.

جہاں تک قدریہ فرقہ کے لوگوں سے ہم نشینی ترک کرنے کا تعلق ہے تو اُس کی حجت یہ ہے کہ اُن کے ساتھ نہ تو بات چیت کی جائے، نہ بحث کی جائے، البتہ ضرورت کے وقت اُن کے سامنے حجت ثابت کرنے کیلئے بحث کی جا سکتی ہے، اور اُن کو خاموش کرنے کیلئے، یا پھر جب اُن میں سے کوئی رہنمائی کا طلبگار شخص رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو تو پھر اُس کی رہنمائی کیلئے ایسا کیا جا سکتا ہے تاکہ اُسے حق کے راستہ

فَلَا بَأْسَ بِالْبَيَانِ عَلَى هَذَا النَّعْتِ.

سے واقف کروایا جائے اور باطل کے راستہ سے بچنے کی تلقین کی جائے' تو ایسی صورت میں بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَسَأَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اُس پر جو چیز دلالت کرتی ہے اُس کا ذکر میں عنقریب کروں گا' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ تعالیٰ ہی ہر ہدایت کی توفیق نصیب کرنے والا ہے۔

584 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: انا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیعہ جرشی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

''قدریہ فرقہ والوں کے ساتھ اُٹھو بیٹھو نہیں اور نہ ہی اُن کے ساتھ میل جول رکھو''۔

585- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. مِثْلَهُ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید کا واقعہ

586 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

584- رواہ أحمد 30/1، وأبو داؤد: 4710، وابن حبان: 79، والحاکم 85/1، والبیہقی فی السنن 204/10، وضعفہ الألبانی فی المشکاۃ: 108.

مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ فَيُسْرِدُ عَلَيْنَا مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ. فَإِذَا طَلَعَ رَبِيعَةُ قَطَعَ يَحْيَى الْحَدِيثَ إِعْظَامًا لِرَبِيعَةَ. فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا يُحَدِّثُنَا تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ}

[الحجر: 21]

فَقَالَ لَهُ جَمِيلُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعِرَاقِيُّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَنَا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَرَأَيْتَ السِّحْرَ مِنْ تِلْكَ الْخَزَائِنِ؟ فَقَالَ يَحْيَى: سُبْحَانَ اللّٰهِ. مَا هَذَا مِنْ مَسَائِلِ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ: إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ بِصَاحِبِ خُصُومَةٍ، وَلَكِنْ عَلَيَّ فَأَقْبِلْ أَمَّا أَنَا فَأَقُولُ: إِنَّ السِّحْرَ لَا يَضُرُّ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ. أَفَتَقُولُ أَنْتَ ذَلِكَ؟ فَسَكَتَ. فَكَأَنَّمَا سَقَطَ عَنَّا جَبَلٌ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو وہ موتیوں کی طرح کی باتیں ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے' جب ربیعہ سامنے آتے تھے تو یحییٰ گفتگو منقطع کر دیتے تھے' وہ ربیعہ کے احترام میں ایسا کرتے تھے' ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہر چیز کے خزائن ہمارے پاس ہیں اور ہم اُسے صرف متعین مقدار (یا طے شدہ تقدیر) کے حساب سے نازل کرتے ہیں''۔

تو جمیل بن نباتہ عراقی نے اُن سے کہا' جو ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا: اے ابو محمد! جادو کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ بھی اُن خزائن میں سے ایک ہے؟ تو یحییٰ نے کہا: سبحان اللہ! یہ مسلمانوں کا سوال نہیں ہے! تو عبد اللہ بن ابو حبیبہ نے کہا: ابو محمد اختلافی مسائل پر کلام نہیں کرتے ہیں' تم میری طرف متوجہ ہو جاؤ! میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ جادو صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی نقصان پہنچا سکتا ہے' کیا تم بھی اسی بات کے قائل ہو؟ تو وہ شخص خاموش ہو گیا تو یوں محسوس ہوا جیسے انہوں نے پہاڑ ہم سے ہٹا دیا ہو۔

587- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

(امام ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن محمد عمری بیان کرتے ہیں: ایک شخص سالم بن عبد اللہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو سالم نے کہا:

اللّٰهِ فَقَالَ: رَجُلٌ زَنَى. فَقَالَ سَالِمٌ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اللّٰهُ قَدَّرَهُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ. فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَ الرَّجُلِ وَقَالَ: قُمْ

اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے۔ اُس شخص نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو اس کام پر قدرت دی ہے؟ تو سالم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے ایک مٹھی میں کنکریاں لیں اور اُنہیں اُس شخص کے چہرے پر مارا اور بولے: اُٹھ جاؤ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

588 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَيُّوبُ شَيْخٌ لَنَا قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكْهُ. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجْهُ. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْقَدَرِ؟ قَالَ: سِرُّ اللّٰهِ فَلَا تُكَلَّفْهُ. ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ غَيْرَ بَعِيدٍ. ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ لِعَلِيٍّ: فِي الْمَشِيئَةِ الْأُولَى أَقُومُ وَأَقْعُدُ وَأَقْبِضُ وَأَبْسُطُ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ. وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا لِمَنْ ذَكَرَ الْمَشِيئَةَ مَخْرَجًا. أَخْبِرْنِي أَخَلَقَكَ اللّٰهُ لَمَّا شَاءَ أَوْ لَمَّا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلْ لَمَّا شَاءَ قَالَ: أَخْبِرْنِي أَفَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا شَاءَ أَوْ

عبدالملک بن ہارون نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک تاریک راستہ ہے تم اس پر نہ چلو! اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک گہرا سمندر ہے تم اس میں داخل نہ ہو! اُس نے کہا: آپ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے تم اس میں دخل نہ دو! پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا اور پھر واپس آ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بولا: کیا پہلی مشیت میں یہ بھی طے تھا کہ میں اُٹھوں گا اور بیٹھ جاؤں گا اور بند کروں گا یا پھیلاؤں گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے تین باتوں کے بارے میں سوال کرتا ہوں! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یا اُس شخص کیلئے' جو مشیت کے مسئلہ کو چھیڑتا ہے' اس میں کوئی گنجائش نہیں رکھی ہوگی' تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کیا تو اُس نے تمہیں اپنی مشیت کے مطابق پیدا کیا یا تمہاری مشیت کے مطابق پیدا کیا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جیسے اُس نے چاہا ویسے پیدا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَمَا شَاءَ. قَالَ أَخْبِرْنِي أَخَلَقَكَ اللَّهُ كَمَا شَاءَ أَوْ كَمَا شِئْتَ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَمَا شَاءَ قَالَ: فَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْمَشِيئَةِ شَيْءٌ

جب قیامت کے دن تم آؤ گے تو اُس طرح آؤ گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا؟ یا اُس طرح آؤ گے جیسے تم چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توتم مجھے یہ بتاؤ کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا تھا تو اُس طرح کیا تھا جیسے اُس نے چاہا؟ یا جس طرح تم نے چاہا؟ اُس نے کہا: جی نہیں! جس طرح اُس نے چاہا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر تمہارا مشیت کے اندر کوئی دخل نہیں ہے۔

589- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: أَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَإِنَّهُ كَانَ قَدَرِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں:

طاؤس نے ہم سے کہا: معبد جہنی کو پرے کر دو کیونکہ وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

590- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لَنَا طَاوُسٌ: أَخِّرُوا مَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِالْقَدَرِ

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس نے ہم سے کہا: معبد جہنی کو پرے کر دو کیونکہ وہ تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے۔

591- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ طَاوُسٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَمَرَّ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ قَائِلٌ لِطَاوُسٍ: هَذَا مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَعَدَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْتَ الْمُفْتَرِي عَلَى اللَّهِ، الْقَائِلُ مَا لَا

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: وہ طاؤس کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہاں سے معبد جہنی کا گزر ہوا تو کسی شخص نے طاؤس سے کہا کہ یہ معبد جہنی ہے۔ تو وہ مڑ کر اُس کی طرف گئے اور بولے: تم ہی وہ شخص ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہو اور ایسی بات کے قائل ہو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے؟ اُس نے کہا: لوگ میری طرف غلط بات منسوب کرتے ہیں۔ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: پھر میں طاؤس کے ساتھ وہاں سے گیا اور ہم حضرت

تَعْلَمُ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَعَدَلْتُ مَعَ طَاوُسٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ: الَّذِينَ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ قَالَ: أَرُونِي بَعْضَهُمْ، قُلْنَا: صَانِعٌ مَاذَا؟ قَالَ: إِذًا أَضَعُ يَدِي فِي رَأْسِهِ فَأَدُقُّ عُنُقَهُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' طاؤس نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! وہ لوگ جو تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں (یعنی اُس کا انکار کرتے ہیں' اُن کا کیا حکم ہے؟) تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے کسی شخص کو مجھے دکھاؤ! ہم نے دریافت کیا: آپ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کی گردن توڑ دوں گا۔

592- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: نا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَعَمِّي يَقُولَانِ: سَمِعْنَا الْحَسَنَ: يَنْهَى عَنْ مُجَالَسَةِ، مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، وَيَقُولُ: لَا تُجَالِسُوهُ ، قَالَ: وَقَالَ أَبِي: لَا أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدًا يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ غَيْرَ مَعْبَدٍ، وَرَجُلٍ مِنَ الْأَسَاوِرَةِ يُقَالُ لَهُ شِيشَنْوَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مرحوم بن عبدالعزیز عطار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم نے حسن بصری کو سنا کہ وہ معبد جہنی کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: تم لوگ اُس کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ میرے علم کے مطابق اُن دنوں معبد اور اساورہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام شیشنویہ ان دونوں کے علاوہ اور کسی نے تقدیر کے بارے میں کلام نہیں کیا۔

593- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: نا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْمَكِّيِّ قَالَ: لَقِيتُ غَيْلَانَ بِدِمَشْقَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَسَأَلُونِي فِي أَنْ أُكَلِّمَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اجْعَلْ لِي عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ أَلَّا تَغْضَبَ، وَلَا تَجْحَدَ، وَلَا تَكْتُمَ قَالَ: فَقَالَ: ذٰلِكَ لَكَ، فَقُلْتُ:

محمد بن عبید بن ابوعامر مکی بیان کرتے ہیں: دمشق میں میری ملاقات غیلان سے ہوئی' اُس وقت ہمارے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد بھی تھے' اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اُس (یعنی غیلان) کے ساتھ کلام کروں۔ میں نے اُس سے کہا: تم مجھے اللہ کے نام کا عہد اور میثاق دو کہ تم غصہ میں نہیں آؤ گے اور انکار نہیں کرو گے اور کوئی بات نہیں چھپاؤ گے؟ اُس نے کہا: یہ سب باتیں آپ کی ہوئیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی ایسی چیز ہے جس کا تعلق اچھائی یا

نَشَدْتُكَ اللّٰهَ، هَلْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْءٌ قَطُّ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ لَمْ يَشَأْهُ اللّٰهُ، وَلَمْ يَعْلَمْهُ حِينَ كَانَ؟ قَالَ غَيْلَانُ: اللّٰهُمَّ لَا. قُلْتُ: فَعِلْمُ اللّٰهِ تَعَالَى بِالْعِبَادِ كَانَ قَبْلَ أَوْ بَعْدَ أَعْمَالِهِمْ؟ قَالَ غَيْلَانُ: بَلْ عِلْمُهُ كَانَ قَبْلَ أَعْمَالِهِمْ. قُلْتُ: فَمِنْ أَيْنَ كَانَ عِلْمُهُ بِهِمْ مِنْ دَارٍ كَانُوا فِيهَا قَبْلَهُ جَبَلَهُمْ فِي تِلْكَ الدَّارِ غَيْرُهُ؟ وَأَخْبَرَهُ الَّذِي جَبَلَهُمْ هُوَ فِي الدَّارِ عَنْهُمْ غَيْرُهُ؟ أَمْ مِنْ دَارٍ جَبَلَهُمْ هُوَ فِيهَا؟ وَخَلَقَ لَهُمُ الْقُلُوبَ الَّتِي يَهْوُونَ بِهَا الْمَعَاصِي؟ قَالَ غَيْلَانُ: بَلْ مِنْ دَارٍ جَبَلَهُمْ فِيهَا، وَخَلَقَ لَهُمُ الْقُلُوبَ الَّتِي يَهْوُونَ بِهَا الْمَعَاصِي. قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ اللّٰهُ يُحِبُّ أَنْ يُطِيعَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ؟ قَالَ غَيْلَانُ: نَعَمْ. قُلْتُ: انْظُرْ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَلْ مَعَهَا غَيْرُهَا قُلْتُ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَهَلْ كَانَ إِبْلِيسُ يُحِبُّ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ جَمِيعُ خَلْقِهِ؟ قَالَ: فَلَمَّا عَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ سَكَتَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا

594- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ

بُرائی سے ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہی ہو' یا جب وہ ہونے لگی تھی تو اللہ تعالیٰ کو علم نہ ہو؟ غیلان نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ میں نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا یا اُن کے اعمال کے بعد اُس کو علم ہوا؟ غیلان نے کہا: جی نہیں! بلکہ وہ اُن کے اعمال سے پہلے اُن کے بارے میں جانتا تھا۔ میں نے کہا: پھر اُس کا علم اُن بندوں کے بارے میں کہاں تھا' کسی ایسے جہان میں جہاں بندے اس سے پہلے موجود تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُس جہان میں اُن بندوں کی جبلت میں اس کے علاوہ کچھ اور رکھا تھا یا پھر اُن کا تعلق کسی ایسے جہان سے تھا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہی اُن کی جبلت مقرر کی تھی اور اُن کیلئے دل بنائے تھے جو گناہوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تو غیلان نے کہا: بلکہ وہ ایک ایسے جہان میں تھے جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن کی جبلت مقرر کی تھی اور ایسے دل بنائے تھے جو گناہوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کی ساری مخلوق اُس کی اطاعت کرے؟ غیلان نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اُس نے کہا: کیا اس کے علاوہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہوگا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا شیطان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہو جائے۔ جب اُس نے میری مراد کو سمجھ لیا تو خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔

سعید بن عبدالعزیز نے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے: حسیب غیلان' اُس نے اس اُمت کو تھپیڑے والے سمندر کے اندر چھوڑ دیا ہے۔

قَالَ: حَسِيبُ غَيْلَانَ اللّٰهُ، لَقَدْ تَرَكَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ فِي مِثْلِ لُجَجِ الْبِحَارِ

595- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا نَصْرٌ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: وَيْحَكَ يَا غَيْلَانُ لَا تَمُوتُ إِلَّا مَفْتُونًا

ابن جابر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے غیلان! تمہارا ستیاناس ہو! تم ایسے عالم میں مرو گے کہ تم آزمائش کا شکار ہو گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَنْ اَئِمَّةُ الْقَدَرِيَّةِ فِي مَذَاهِبِهِمْ؟ قِيلَ لَهُ: قَدْ اَجَلَّ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُسْلِمِينَ عَنْ مَذَاهِبِهِمْ، وَاَئِمَّتُهُمْ فِي مَذَاهِبِهِمُ الْقَدَرِيَّةُ: مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَقَبْلَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ، ثُمَّ تَنَصَّرَ، فَاَخَذَ عَنْهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ الْقَدَرَ، كَذَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاَخَذَ غَيْلَانُ عَنْ مَعْبَدٍ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اپنے مسلک کے بارے میں قدریہ فرقہ کے لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ تو اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اُن کے مسلک سے دور رکھا ہے اور قدریہ فرقہ کے لوگوں کے مسلک میں اُن کے پیشوا بصرہ میں معبد جہنی ہے جس کی تردید صحابہ کرام اور تابعین نے کی جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں اور اُس سے پہلے عراق کا ایک شخص تھا جو پہلے عیسائی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر عیسائی ہو گیا۔ معبد جہنی نے تقدیر کے انکار کا مسئلہ اُسی سے سیکھا تھا۔ امام اوزاعی نے اسی طرح بیان کیا ہے جبکہ غیلان نے یہ عقیدہ معبد جہنی سے حاصل کیا۔

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِقِصَّةِ غَيْلَانَ، وَمَا عَجَّلَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا، وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ اَعْظَمُ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَمَا ذَمَّهُ الْعُلَمَاءُ وَهَجَرُوهُ وَكَفَّرُوهُ، هٰؤُلَاءِ اَئِمَّتُهُمُ الْاَنْجَاسُ وَالْاَرْجَاسُ

اس سے پہلے غیلان کا واقعہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا میں رسوائی کا شکار کیا اور جو سزا اُسے آخرت میں ملے گی وہ زیادہ بڑی ہوگی۔ ان کا ایک پیشوا عمرو بن عمیر ہے جس کی مذمت علماء نے کی ہے' اُس سے لاتعلقی اختیار کی اور اُسے کافر قرار دیا' تو یہ اُن لوگوں کے ائمہ ہیں جو نجس اور گندے ہیں۔

596- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْقَدَرِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ: سَوْسَنُ. وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ. ثُمَّ تَنَصَّرَ. فَأَخَذَ عَنْهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، وَأَخَذَ غَيْلَانُ عَنْ مَعْبَدٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والا پہلا شخص عراق کا ایک شخص تھا جس کا نام سوسن تھا' وہ پہلے عیسائی تھے پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا پھر عیسائی ہو گیا' معبد جہنی نے اُس سے ہی یہ نظریہ حاصل کیا اور غیلان نے معبد جہنی سے یہ عقیدہ حاصل کیا۔

597 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ فَقَالَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ يُتَّهَمُ بِالْقَدَرِ إِلَّا رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ. فَعَلَيْكُمْ بِدِينِ الْعَوَاتِقِ اللَّائِي لَا يَعْرِفْنَ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى

انس بن عیاض بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن یزید بن ہرمز نے مجھے پیغام بھیجا اور بولے: میں نے مدینہ منورہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جس پر یہ الزام ہو کہ وہ تقدیر کا انکار کرتا ہے' صرف جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا (جس پر یہ الزام تھا) اُس کا نام معبد جہنی تھا' تو تم پر لازم ہے کہ تم ایسی پردہ نشین خواتین کا دین اختیار کرو جو صرف اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتی ہیں (یعنی فلسفیانہ مسائل میں نہیں اُلجھتی ہیں)۔

598- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يَقُولُ: أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو يُونُسَ الْأُسْوَارِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عون کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تقدیر کے بارے میں سب سے پہلے کلام بصرہ میں معبد جہنی اور ابو یونس اسواری نے کیا تھا۔

599- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ: سَمِعْنَا الْحَسَنَ وَهُوَ يَنْهَى عَنْ مُجَالَسَةِ

مرحوم بن عبدالعزیز اپنے والد اور چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم نے حسن بصری کو سنا کہ وہ معبد جہنی کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: تم لوگ اُس کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے

مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوهُ فَإِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ

والا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثُمَّ اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ الْقَدَرِيَّ لَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي، وَلَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي، وَلَا يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لِأَنَّ عِنْدَهُ أَنَّ الْمَشِيئَةَ إِلَيْهِ، إِنْ شَاءَ أَطَاعَ وَإِنْ شَاءَ عَصَى. فَاحْذَرُوا مَذَاهِبَهُمْ لَا يَفْتِنُوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ قدریہ فرقہ کا شخص کبھی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اے اللہ! تو مجھے توفیق دے! وہ کبھی یہ نہیں کہے گا: اے اللہ! تو مجھے محفوظ رکھنا! وہ کبھی یہ نہیں کہے گا: اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' کیونکہ اُن کے نزدیک مشیت اُن کی اپنی ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو اطاعت کرے گا' اگر وہ چاہے گا تو نافرمانی کرلے گا۔ تو تم ان لوگوں سے بچ کے رہو! کہ کہیں وہ تمہیں تمہارے دین کے حوالے سے آزمائش کا شکار نہ کردیں۔

600- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الرَّقَاشِيُّ، خَلْفَ الرَّبِيعِ بْنِ بَرَّةَ قَالَ مُعَاذٌ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَنَّهُ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ مَرَّةً أُخْرَى، فَصَلَّى خَلْفَهُ قَالَ: فَقَعَدْتُ أَدْعُو فَقَالَ: لَعَلَّكَ مِمَّنْ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي؟ قَالَ: مُعَاذٌ: فَأَعَدْتُ تِلْكَ الصَّلَاةَ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً

عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں نے اور عمرو بن ہیثم رقاشی نے ربیع بن براء کے پیچھے نماز ادا کی' معاذ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن ہیثم نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ پھر میں نے اُس شخص کے پیچھے (یعنی ربیع بن براء کے پیچھے) نماز ادا کی' اُنہوں نے اُس کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کرلی' وہ بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ کر دعا کرنے لگا تو اُس نے کہا: شاید تم اُن افراد میں سے ایک ہو جو یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تُو مجھے محفوظ رکھنا (یعنی وہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا)۔ تو معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے بیس سال گزرنے کے بعد وہ نماز دُہرائی (جو میں نے بیس سال پہلے اُس کے پیچھے ادا کی تھی)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَكَانَ الرَّبِيعُ بْنُ بَرَّةَ هَذَا قَدَرِيًّا، وَكَانَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ عِنْدَهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ربیع بن برہ نامی یہ شخص قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور اُن کے نزدیک یہ عبادت گزار افراد میں سے ایک تھا۔

601- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي سَفِينَةٍ اِلَى الْاُبُلَّةِ اَنَا وَقَاضِيهَا هُبَيْرَةُ بْنُ الْعُدَيْسِ قَالَ: وَصَحِبَنَا فِي السَّفِينَةِ مَجُوسٌ وَقَدَرِيٌّ قَالَ: فَقَالَ الْقَدَرِيُّ لِلْمَجُوسِيِّ: اَسْلِمْ قَالَ: فَقَالَ الْمَجُوسِيُّ حِينَ يُرِيدُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ الْقَدَرِيُّ: اللّٰهُ يُرِيدُ وَالشَّيْطَانُ لَا يَدَعُكَ قَالَ: يَقُولُ الْمَجُوسِيُّ: اَرَادَ اللّٰهُ، وَاَرَادَ الشَّيْطَانُ، فَكَانَ مَا اَرَادَ الشَّيْطَانُ، هٰذَا شَيْطَانٌ قَوِيٌّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰذَا الْكَلَامُ ذَكَرَهُ الْفِرْيَابِيُّ بِالْفَارِسِيَّةِ عَنِ الْقَدَرِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ، ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا الْفِرْيَابِيُّ هٰذَا الْمَعْنَى وَنَحْوَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن ہیثم بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں ابلہ کی طرف جانے کیلئے کشتی میں سوار ہوا' وہاں کے قاضی ہبیرہ بن عدیس بھی ساتھ تھے۔ عمرو بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھ اُس کشتی میں ایک مجوسی تھا اور ایک قدریہ فرقہ کا شخص تھا' قدری شخص نے مجوسی سے کہا: تم اسلام قبول کرلو! مجوسی نے کہا: ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوگی۔ قدریہ فرقہ کے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تو مرضی ہے لیکن شیطان تمہیں ایسا نہیں کرنے دے رہا۔ تو مجوسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک ارادہ کیا اور شیطان نے بھی ایک ارادہ کیا تو وہ ہوا جو ارادہ شیطان نے کیا تھا تو پھر شیطان زیادہ طاقتور ہوا ناں!

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ کلام ہے جسے فریابی نے فارسی میں قدری اور مجوسی شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر فریابی نے اس کا مفہوم ہمارے سامنے بیان کیا تھا۔

602- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ: قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَسْاَلَةٌ يُقْطَعُ بِهَا الْقَدَرِيُّ يُقَالُ لَهُ اَخْبِرْنَا: اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْعِبَادِ اَنْ يُؤْمِنُوا فَلَمْ يَقْدِرْ، اَوْ قَدَرَ فَلَمْ يُرِدْ؟ فَاِنْ قَالَ: قَدَرَ وَلَمْ يُرِدْ. قِيلَ لَهُ: فَمَنْ يَهْدِي مَنْ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ هِدَايَتَهُ؟ وَاِنْ قَالَ: اَرَادَ، فَلَمْ يَقْدِرْ،

ابوالفضل عباس بن یوسف شکلی بیان کرتے ہیں: بعض علماء فرماتے ہیں: ایک مسئلہ ہے جو قدریہ فرقہ کے شخص (کے نظریات) کو توڑ دے گا' اُس سے کہا جائے گا: تم ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ وہ ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا' یا وہ قدرت رکھتا تھا لیکن اُس نے ارادہ نہیں کیا' اگر وہ کہے کہ وہ قدرت رکھتا تھا لیکن اُس نے ارادہ نہیں کیا تو اُس سے کہا جائے گا: جس شخص کی ہدایت کا اللہ تعالیٰ

قِيلَ لَهُ: لَا يَشُكُّ جَمِيعُ الْخَلْقِ أَنَّكَ قَدْ كَفَرْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ

نے ارادہ ہی نہیں کیا تو پھر اُسے ہدایت کون دے گا؟ اگر وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ تو کیا لیکن وہ اُس کی قدرت نہیں رکھتا؟ تو اُس سے کہا جائے گا: ساری مخلوق کو اس بات میں کوئی شک نہیں ہوگا کہ تم نے کفر کیا ہے' اے اللہ کے دشمن!

منکر تقدیر کا انجام

603- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو تَقِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو غِيَاثٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُغَسِّلُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْقَدَرِ قَالَ: فَتَفَرَّقُوا عَنِّي، فَبَقِيتُ وَحْدِي فَقُلْتُ: وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِأَقْدَارِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ: فَانْتَفَضَ حَتَّى سَقَطَ عَنْ دَفِّهِ قَالَ: فَلَمَّا دَفَنَّاهُ عِنْدَ بَابِ الشَّرْقِيِّ فَرَأَيْتُهُ فِي لَيْلَتِي تِلْكَ فِي مَنَامِي، كَأَنِّي مُنْصَرِفٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، إِذِ الْجِنَازَةُ فِي السُّوقِ يَحْمِلُهَا حَبَشِيَّانِ رِجْلَاهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: فُلَانٌ. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ دَفَنَّاهُ عِنْدَ بَابِ الشَّرْقِيِّ؟ قَالَ: دَفَنْتُمُوهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَتَّبِعَنَّهُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُصْنَعُ بِهِ. فَلَمَّا أَنْ خَرَجُوا بِهِ مِنْ بَابِ الْيَهُودِ مَالُوا بِهِ إِلَى نَوَاوِيسِ النَّصَارَى. فَأَتَوْا قَبْرًا مِنْهَا فَدَفَنُوهُ فِيهِ. فَبَدَتْ لِي رِجْلَاهُ، فَإِذَا هُوَ

بقیہ بن ولید نے ابوغیاث کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو غسل دے رہا تھا' لوگ مجھے چھوڑ کر اِدھر اُدھر ہو گئے' صرف میں وہاں اکیلا رہ گیا تو میں نے کہا: اُن لوگوں کیلئے بربادی ہے! جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔ ابوغیاث کہتے ہیں: وہ شخص ہلا اور نہانے کے تختے سے نیچے گر گیا۔ ابوغیاث کہتے ہیں: ہم نے اُسے مشرقی دروازے کے پاس دفن کر دیا' اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مسجد سے واپس آ رہا ہوں اور بازار میں ایک جنازہ موجود ہے جسے حبشی لوگ اُٹھا کر لے جا رہے ہیں' اُس کے دونوں پاؤں اُس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہیں۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں شخص ہے! میں نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے تو اسے مشرقی دروازے کے پاس دفن نہیں کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: تم نے اسے غلط جگہ پر دفن کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں ضرور اس کے پیچھے جاتا ہوں اور اس بات کا جائزہ لیتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ اُسے لے کر یہودیوں والے دروازہ کی طرف سے باہر نکلے اور عیسائیوں کے قبرستان کی طرف چلے' وہاں ایک قبر کے پاس آئے اور اس میں اُسے دفن کر دیا' اُس میت کے پاؤں میرے سامنے ظاہر ہوئے تو وہ رات کی تاریکی سے زیادہ سیاہ تھے۔

اَشَدُّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ

ابوسلیمان دارانی کا قول

604- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، اِمْلَاءً عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيِّ: مَنْ اَرَادَ الْحِظَّةَ فَلْيَتَوَاضَعْ فِي الطَّاعَةِ فَقَالَ لِي: وَيْحَكَ، وَاَيُّ شَيْءٍ التَّوَاضُعُ؟ اِنَّمَا التَّوَاضُعُ اَنْ لَا تُعْجَبَ بِعَمَلِكَ، وَكَيْفَ يُعْجَبُ عَاقِلٌ بِعَمَلِهِ؟ وَاِنَّمَا نَعُدُّ الْعَمَلَ نِعْمَةً مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى. يَنْبَغِي اَنْ يَشْكُرَ اللّٰهَ تَعَالَى وَيَتَوَاضَعَ. اِنَّمَا يُعْجَبُ بِعَمَلِهِ الْقَدَرِيُّ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ يَعْمَلُ. فَاَمَّا مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ. فَكَيْفَ يُعْجَبُ؟

احمد بن ابوحواری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلیمان دارانی سے کہا: جو شخص اپنا حصہ حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے فرمانبرداری میں تواضع اختیار کرنی چاہیے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! اور تواضع ہوتی کیا ہے! تواضع یہی تو ہوتی ہے کہ تم اپنے عمل کے حساب سے خود پسندی کا شکار نہ ہو اور کوئی عقلمند شخص اپنے عمل کے حساب سے کیسے خود پسندی کا شکار ہوسکتا ہے جبکہ وہ عمل کو ایک ایسی چیز شمار کرتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نعمت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیے' تو وہ تواضع اختیار کرے گا' اپنے عمل کے حوالے سے تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا شخص خود پسندی کا شکار ہوگا جو یہ گمان کرتا ہے کہ اُس نے خود عمل کیا ہے' جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ اُس سے عمل لیا گیا ہے تو وہ کیسے خود پسندی کا شکار ہوسکتا ہے؟

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يُقَالُ لِلْقَدَرِيِّ: يَا مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ، يَا مَنْ يُنْكِرُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ الشَّرَّ. اَلَيْسَ اِبْلِيسُ اَصْلَ كُلِّ شَرٍّ؟ اَلَيْسَ اللّٰهُ خَلَقَهُ؟ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالَى خَلَقَ الشَّيَاطِينَ وَاَرْسَلَهُمْ عَلَى مَنْ اَرَادَ لِيُضِلُّوهُمْ عَنْ طَرِيقِ الرُّشْدِ؟ فَاَيُّ حُجَّةٍ لَكَ يَا قَدَرِيُّ؟ يَا مَنْ قَدْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ. اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) قدریہ فرقہ کے شخص سے کہا جائے گا: اے وہ شخص جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے! اے وہ شخص جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شر کو پیدا کیا ہے! کیا ابلیس ہر شر کی اصل نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو پیدا نہیں کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو پیدا نہیں کیا اور اُنہیں اُن لوگوں کی طرف نہیں بھیجا جنہیں گمراہ کرنے کا اُس نے ارادہ کیا' تو اے قدریہ فرقہ کے شخص! اب تمہارے پاس کیا حجت باقی رہ جاتی ہے' اے وہ شخص جو توفیق سے محروم رہا ہے! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

قَالَ:

{وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ} [فصلت: 25]

''اور ہم نے ان کے لیے ساتھی (یعنی شیاطین) مقرر کیے ہیں' تو ان (شیاطین) نے ان لوگوں کے لیے' ان کے آگے' ان کے پیچھے (کے تمام برے اعمال) آراستہ کر دیے''۔

إِلَى قَوْلِهِ {إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ} [فصلت: 25]

یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ خسارہ پانے والے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ} [الزخرف: 37]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑ لے' ہم اس کے لیے شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے' اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو (ہدایت کے) راستے سے روکتے ہیں' اور وہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى

{أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا} [مریم: 83]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے دیکھا نہیں؟ ہم نو کافروں پر شیاطین کو بھیجا ہے جو انہیں مسلسل اُکساتے رہتے ہیں''۔

انسان کے انجام کے بارے میں روایت

605- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: نا أَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَعُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو عَطِيَّةَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ

مسروق بیان کرتے ہیں: میں اور ابوعطیہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے کہا: اے اُم المؤمنین! حضرت ابوعبدالرحمٰن یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' (تو ہم نے کہا:) ہم میں سے کون موت کو پسند کرتا

605- رواه البخاری: 6507، ومسلم: 2684.

مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. فَاَيُّنَا يُحِبُّ الْمَوْتَ؟ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ. حَدَّثَ اَوَّلَ الْحَدِيثِ وَاَمْسَكَ عَنْ آخِرِهِ. ثُمَّ اَنْشَاَتْ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَعَثَ اِلَيْهِ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُسَدِّدُهُ وَيُوَفِّقُهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى خَيْرِ اَحَايِينِهِ. فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلٰى خَيْرِ اَحَايِينِهِ. فَاِذَا حَضَرَ وَرَاٰى مَا اُعِدَّ لَهُ. جَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلٰى اَنْ يَخْرُجَ. هُنَاكَ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذٰلِكَ. قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُغْوِيهِ وَيَصُدُّهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى شَرِّ اَحَايِينِهِ. فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلٰى شَرِّ اَحَايِينِهِ. فَاِذَا حَضَرَ وَرَاٰى مَا اُعِدَّ لَهُ حَتّٰى يَبْتَلِعَ نَفْسَهُ. كَرَاهِيَةَ اَنْ تَخْرُجَ. هُنَاكَ: كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابن اُم عبد پر رحم کرے! اُنہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان کر دیا اور آخری حصہ بیان نہیں کیا۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی موت سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ کو اُس کی طرف بھیجتا ہے جو اُس کو سیدھا رکھتا ہے اور اُس کو توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بہترین حالت میں مرتا ہے' تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کا انتقال بہترین وقت پر ہوا۔ جب اُس شخص کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کیلئے تیار کی ہیں تو اُس کا نفس اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے نکل کر اُن کی طرف جائے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کسی بندہ کا معاملہ اس سے مختلف ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے اُس کی موت سے پہلے ایک شیطان کو مقرر کر دیتا ہے جو اُسے گمراہ کرتا ہے اور حق سے روکتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بُرے حال میں مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں: فلاں کا انتقال بُرے حال میں ہوا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ اُس چیز کو دیکھتا ہے جو (عذاب) اُس کیلئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ دنیا سے رخصت ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضاحت

606 - اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: انا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا لَهَا قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعطیہ بیان کرتے ہیں:

میں اور مسروق' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَكُمْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ تَسْأَلُوهُ عَنْ آخِرِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُبَشِّرُهُ، حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَ، فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى ثَوَابَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ، وَدَّ لَوْ خَرَجَتْ نَفْسُهُ، فَذَلِكَ حِينَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ شَرًّا قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ، فَجَعَلَ يَفْتِنُهُ وَيُضِلُّهُ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى شَرِّ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى شَرِّ

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! اُنہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے' تم لوگوں نے اس کے آخری حصہ کے بارے میں اُن سے سوال نہیں کیا؟ میں تمہیں اس بارے میں بتاتی ہوں! اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی موت سے ایک سال پہلے اُس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اُسے سیدھا رکھتا ہے اور اُس کو خوشخبریاں دیتا ہے یہاں تک کہ اُس شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوتا' لوگ کہتے ہیں: فلاں شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جنت میں اپنا اجر و ثواب دیکھتا ہے تو اُس کا دل اُس کی طرف لپکتا ہے اور وہ اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اُس کی جان نکل جائے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بُرائی کا ارادہ کرلے تو ایک شیطان کو اُس پر اُس کی

مَا كَانَ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَنْزِلَهُ مِنَ النَّارِ، فَجَعَلَ يَبْتَلِعُ نَفْسَهُ أَنْ تَخْرُجَ. هُنَاكَ حِينَ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

موت سے ایک سال پہلے مقرر کر دیتا ہے جو اُسے آزمائش کا شکار کرتا رہتا ہے اور گمراہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں: فلاں کا انتقال بدترین حالت میں ہوا' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے تو اُس کی جان اس سے اُلجھن محسوس کرتی ہے کہ وہ باہر نکلے' تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک کی بیان کردہ تصحیح

607- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لِرَجُلٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَا أَجْرَأَ فُلَانًا عَلَى اللَّهِ. فَقَالَ: لَا تَقُلْ مَا أَجْرَأَ فُلَانًا عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُجْتَرَأَ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ قُلْ: مَا أَغَرَّ فُلَانًا بِاللَّهِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيَّ فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ مُبَارَكٍ. اللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُجْتَرَأَ عَلَيْهِ. وَلَكِنَّهُمْ هَانُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُمْ وَمَعَاصِيَهُمْ. وَلَوْ كَرُمُوا عَلَيْهِ لَمَنَعَهُمْ مِنْهَا

عبداللہ بن حجر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنا جری ہے! تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنا جری ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے کہ اُس کے سامنے جرأت کا اظہار کیا جائے' البتہ تم یہ کہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتنی غلط فہمی کا شکار ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابوسلیمان دارانی کو بتائی تو اُنہوں نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے سچ کہا ہے' اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اُس کے سامنے جرأت کا مظاہرہ کیا جائے' اس طرح لوگ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا ہے اور اُنہیں اُن کے گناہوں کے حوالے کر دیا ہے اور اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عزت افزائی کرتے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسا کہنے سے منع کر دیتا۔

608- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: انا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: انا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

{أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ} [ص: 45]

قَالَ: الْأَيْدِي: الْقُوَّةُ فِي الْعَمَلِ، وَالْأَبْصَارُ: بَصَرُهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنْ دِينِهِمْ

سالم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''قوت والے اور بصیرت والے''۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہاں ''ایدی'' سے مراد عمل کے بارے میں قوت ہے اور ''الابصار'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے دین کے بارے میں بصارت عطا کی ہے۔

قدریہ فرقہ کے موقف پر تنقید

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَإِنِ اعْتَرَضَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ بِتَأْوِيلِهِ الْخَطَأَ، فَقَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

{مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ، وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ}

[النساء: 79]

فَيَزْعُمُ أَنَّ السَّيِّئَةَ مِنْ نَفْسِهِ، دُونَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَضَاهَا وَقَدَّرَهَا عَلَيْهِ، قِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ، إِنَّ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ هُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهَا مِنْكَ، وَهُوَ الَّذِي بَيَّنَ لَنَا جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ إِثْبَاتِ الْقَدَرِ، وَكَذَلِكَ الصَّحَابَةُ الَّذِينَ شَاهَدُوا التَّنْزِيلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، هُمُ الَّذِينَ بَيَّنُوا لَنَا وَلَكَ إِثْبَاتَ الْمَقَادِيرِ بِكُلِّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اس آیت کی غلط تفسیر کے حوالے سے اعتراض کرے اور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہیں جو بھی بھلائی لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو تمہیں بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہوتی ہے''۔

اور وہ شخص یہ گمان کرتا ہو کہ بُرائی اُس کی اپنی ذات کی طرف سے ہوتی ہے' یہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں طے نہیں کی ہے اور اُن لوگوں کے بارے میں مقرر نہیں کی۔ تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے جاہل! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُس ہستی پر نازل کی تھی جو اس کی تفسیر کے بارے میں تم سے زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُنہوں نے ہمارے سامنے وہ کچھ بیان کیا ہے جو ہم اُن کے حوالے سے پہلے ذکر کر چکے ہیں' جو تقدیر کے اثبات کے بارے میں ہے' اسی طرح صحابہ کرام نے قرآن کے نزول کا مشاہدہ کیا اُنہوں نے بھی ہمارے سامنے یہ بات بیان کی اور تمہارے سامنے بھی بیان کی کہ ہر چیز کے بارے

میں تقدیر ثابت شدہ ہے جو کچھ بھی ہوگا خواہ اُس کا تعلق بھلائی سے ہو یا برائی سے ہو۔

وَقِيلَ: لَوْ عَقَلْتَ تَأْوِيلَهَا لَمْ تُعَارِضْ بِهَا، وَلَعَلِمْتَ اَنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ لَا لَكَ فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: قَوْلُهُ تَعَالَى:

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تمہیں اس کی تاویل کی سمجھ ہوتی تو تم اس کی بنیاد پر معارضہ نہ کرتے اور تم یہ بات جان لیتے کہ یہ تمہارے خلاف حجت ہے تمہارے حق میں نہیں ہے۔ اگر وہ کہتا کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ}

[النساء: 79]

''جو بھی بھلائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو برائی بھی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری اپنی ذات کے حوالے سے ہوتی ہے''۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالَى اَصَابَهُ بِهَا: خَيْرًا كَانَ اَوْ شَرًّا؟ فَاعْقِلْ يَا جَاهِلُ. اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

تو کیا وہ چیز اُس تک اللہ تعالیٰ نہیں پہنچاتا خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو؟ تو اے جاہل شخص! تم یہ بات سمجھ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

{نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ}

[یوسف: 56]

''ہم اپنی رحمت جسے ہم چاہتے ہیں اُس تک پہنچا دیتے ہیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد ہے:

{اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَوْ نَشَاءُ اَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ} [الاعراف: 100]

''کیا (یہ بات) ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتی جو (سابقہ زمانوں کے) زمین پر رہنے والوں کے بعد زمین کے وارث بنے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں سزا دیں ان کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ سن (یعنی سمجھ) نہ سکیں''۔

وَقَالَ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا. اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ}

''زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو بھی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو ہمارے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ہی وہ کتاب (یعنی لوحِ محفوظ میں تحریر) ہوتی ہے اور یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لیے آسان

[الحديد: 22]

ہے''۔

وَهٰذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ.

تو یہ چیزیں قرآن میں بہت سے مقامات پر ہیں۔

اَلَا تَرَى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُخْبِرُنَا اَنَّ كُلَّ مُصِيبَةٍ تَكُونُ بِالْعِبَادِ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ فَاللّٰهُ يُصِيبُهُمْ بِهَا، وَقَدْ كَتَبَ مُصَابَهُمْ فِي عِلْمٍ قَدْ سَبَقَ، وَجَرَى بِهِ الْقَلَمُ عَلَى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. فَاعْقِلُوهُ يَا مُسْلِمُونَ فَاِنَّ الْقَدَرِيَّ مَحْرُومٌ مِنَ التَّوْفِيقِ.

کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے کہ ہر وہ صورتِ حال جو بندوں کو لاحق ہوتی ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو' اللہ تعالیٰ وہ صورتِ حال اُن بندوں تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ صورتِ حال اپنے علم کے حساب سے' جو پہلے سے ہے' طے کر دی ہے' اس کے حوالے سے قلم جاری ہو چکا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے روایات ذکر کر چکے ہیں' تو اے مسلمانو! تم عقل حاصل کرو کیونکہ قدریہ فرقہ کا شخص توفیق سے محروم ہوتا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي يَحْتَجُّ بِهَا الْقَدَرِيُّ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ آیت ہے جس سے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا شخص استدلال کرتا ہے یہ آیت حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کی قرأت میں اسی طرح ہے:

مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَاَنَا كَتَبْتُهَا عَلَيْكَ

''تمہیں جو اچھائی لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور میں نے اُسے تم پر لازم قرار دیا ہے''۔

609- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُبَيٍّ: مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَاَنَا كَتَبْتُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو اچھائی تمہیں لاحق ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تمہیں جو بُرائی لاحق ہوتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور میں

عَلَيْكَ

نے یہ تم پر لازم قرار دی ہے"۔

610- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید طویل نے ثابت کے حوالے سے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

قُضِيَ الْقَضَاءُ وَجَفَّ الْقَلَمُ، وَاُمُورٌ تُقْضَى فِي كِتَابٍ قَدْ خَلَا

"تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے' قلم خشک ہو چکا ہے اور اُمور کا فیصلہ کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہو چکا ہے"۔

تقدیر کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہوسکتا

611- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَاَنَا اَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَاْذَنْ لِي اَخْتَصِي قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نوجوان شخص ہوں' مجھے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے' میرے پاس اتنی گنجائش بھی نہیں ہے کہ میں کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لوں تو آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خصی ہو جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' کچھ دیر بعد میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے' میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے' میں نے پھر یہی عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

611- رواہ ابن أبي عاصم في كتاب السنة:243 وخرجه الألباني في ظلال الجنة:110.

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ

''اے ابوہریرہ! تم نے جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہے اُس کے حوالے سے قلم خشک ہو چکا ہے اب تمہاری مرضی ہے تم خصی ہو جاؤ یا اسے چھوڑ دو''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ اَمَرَ الْعِبَادَ بِاتِّبَاعِ صِرَاطِهِ الْمُسْتَقِيمِ، وَاَنْ لَا يَعْوَجُّوا عَنْهُ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا. فَقَالَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے سیدھے راستہ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے:

{وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام: 153]

''اور یہ (شریعت) میرا (مقرر کردہ) سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو! اور (دوسرے مختلف) راستوں پر نہ چلو ورنہ وہ (راستے) تمہیں اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے راستے سے ہٹا دیں گے اسی بات کا وہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''۔

ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى:

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَقِيمَ} [التکویر: 28]

''یہ (قرآن نصیحت) اس شخص کے لیے ہے تم میں سے جو سیدھی راہ چاہتا ہو''۔

فَفِي الظَّاهِرِ اَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اَمَرَهُمْ بِالِاسْتِقَامَةِ وَاتِّبَاعِ سَبِيلِهِ وَجَعَلَ فِي الظَّاهِرِ اِلَيْهِمُ الْمَشِيئَةَ. ثُمَّ اَعْلَمَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَشَاءُوا اِلَّا اَنْ اَشَاءَ اَنَا لَكُمْ مَا فِيهِ هِدَايَتُكُمْ. وَاَنَّ مَشِيئَتَكُمْ تَبَعٌ لِمَشِيئَتِي. فَقَالَ تَعَالٰى:

تو ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو استقامت کا اور اپنے راستہ کی پیروی کا حکم دیا تھا اور بظاہر مشیت اُن کی طرف کی ہے لیکن پھر اُس کے بعد اُنہیں اس بات کی اطلاع دی کہ تم صرف وہی چیز چاہو گے جو میں چاہوں گا اور میں تمہارے لیے وہ چیز منتخب کروں گا جس میں تمہارے لیے ہدایت ہے اور تمہاری مشیت میری مشیت کے تابع ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

{وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ

''تم نہیں چاہتے ہو صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جو

الْعَالَمِينَ}

تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ مَشِيئَتَهُمْ تَبَعٌ لِمَشِيئَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ

تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بتا دیا کہ اُن لوگوں کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرة: 142]

"تم فرما دو! مشرق اور مغرب (سب) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہ جس کی چاہتا ہے' سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً. فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ}

[البقرة: 213]

"پہلے لوگ ایک امت تھے' اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا' اس نے ان کے ہمراہ' حق کے ساتھ' کتاب نازل کی' تاکہ وہ لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ دے' جس کے بارے میں وہ (آپس میں) اختلاف رکھتے ہیں اور اس کے بارے میں اختلاف نہیں کیا"۔

إِلَى قَوْلِهِ:

یہ آیت یہاں تک ہے:

{فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

[البقرة: 213]

"تو وہ حق کے حوالے سے جس چیز کے بارے میں اختلاف رکھتے تھے' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن کے تحت ایمان والوں کی رہنمائی کر دی' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کر دیتا ہے"۔

تقدیر کی بحث سے متعلق اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: انْقَطَعَتْ حُجَّةُ كُلِّ قَدَرِيٍّ قَدْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فَهُوَ فِي غَيِّهِ يَتَرَدَّدُ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانَا مِمَّا ابْتَلَاهُمْ بِهِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کی حجت منقطع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور وہ شخص اپنی گمراہی میں بھٹکتا پھرتا ہے' تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اُس چیز سے عافیت عطا کی ہے

جس میں اُن لوگوں کو مبتلا کیا ہے۔

وَبَعْدُ فَقَدِ اجْتَهَدْتُ وَبَيَّنْتُ فِي إِثْبَاتِ الْقَدَرِ بِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمَا قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمُبِينُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ، وَذَكَرْتُ قَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَقَوْلَ التَّابِعِينَ، وَكَثِيرًا مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، عَلَى مَعْنَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَذَا فَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ:

اس کے بعد میں نے اس بارے میں بھرپور کوشش کی اور تقدیر کے اثبات کے بارے میں وہ چیزیں بیان کر دیں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہیں اور جو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ارشاد فرمائی ہیں' یہ اُس چیز کا بیان ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے' میں نے صحابہ کرام کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں' تابعین اور بہت سے مسلمان ائمہ کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں جو کتاب وسنت کے مفہوم کے مطابق ہیں' تو جو شخص ان پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس صورتِ حال کا شکار ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{لَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ}

[الانعام: 111]

''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور مُردے ان کے ساتھ کلام کرتے' اور ہم ان کے سامنے ہر چیز اکٹھی کر دیتے تو بھی ان لوگوں نے ایمان نہیں لانا تھا' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے (جس کے بارے میں) اللہ چاہے (کہ وہ ایمان لے آئے) تاہم ان میں سے زیادہ تر لوگ ناواقف ہیں''۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ التَّصْدِيقِ بِالنَّظَرِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى جَمِيلِ إِحْسَانِهِ، وَدَوَامِ نِعَمِهِ حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَصْحَابِهِ، وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

تمہیدی کلمات

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ، خَلَقَ خَلْقَهُ كَمَا أَرَادَ لِمَا أَرَادَ. فَجَعَلَهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيدًا، فَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَكَفَرُوا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَعَبَدُوا غَيْرَهُ، وَعَصَوْا رُسُلَهُ، وَجَحَدُوا كُتُبَهُ. فَأَمَاتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ يُعَذَّبُونَ وَفِي الْقِيَامَةِ عَنِ النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَحْجُوبُونَ، وَإِلَى جَهَنَّمَ وَارِدُونَ، وَفِي أَنْوَاعِ الْعَذَابِ يَتَقَلَّبُونَ، وَلِلشَّيَاطِينِ مُقَارِبُونَ، وَهُمْ فِيهَا أَبَدًا خَالِدُونَ،

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کی تصدیق (کے بارے میں روایات)

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو اُس کے بہترین احسان پر ہے اور اُس کی نعمتوں کے دوام پر ہے' جو ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ جانتا ہے کہ اُس کا معزز پروردگار حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر جو نبی ہیں' درود نازل کرے اور اُن کے اصحاب پر بھی (درود نازل کرے)' ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند و برتر ہے اور اُس کے اسماء پاک ہیں' اُس نے مخلوق کو اُسی طرح پیدا کیا جیسے اُس نے ارادہ کیا اور جس مقصد کیلئے اُس نے ارادہ کیا' تو اُس نے اُس مخلوق کو (دو حصوں میں) بدبخت یا خوش نصیب بنایا' جہاں تک بدنصیب لوگوں کا تعلق ہے تو اُن لوگوں نے عظیم اللہ کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کی عبادت کی' اُنہوں نے اللہ کے رسولوں کی نافرمانی کی' اُس کی کتابوں کا انکار کیا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اسی حالت میں موت دی تو اُن لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا اور قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہوں گے اور جہنم میں جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب کا سامنا کریں گے' وہ شیاطین کے ساتھ

ہوں گے اور وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ: فَهُمُ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى، فَآمَنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ، وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَصَدَّقُوا الْقَوْلَ بِالْفِعْلِ، فَأَمَاتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ يُنَعَّمُونَ، وَعِنْدَ الْمَحْشَرِ يُبَشَّرُونَ، وَفِي الْمَوْقِفِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَعْيُنِهِمْ يَنْظُرُونَ، وَإِلَى الْجَنَّةِ بَعْدَ ذَلِكَ وَافِدُونَ، وَفِي نَعِيمِهَا يَتَفَكَّهُونَ، وَلِلْحُورِ الْعِينِ مُعَانِقُونَ، وَالْوِلْدَانُ لَهُمْ يَخْدُمُونَ، وَفِي جِوَارِ مَوْلَاهُمُ الْكَرِيمِ أَبَدًا خَالِدُونَ؛ وَلِرَبِّهِمْ تَعَالَى فِي دَارِهِ زَائِرُونَ، وَبِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ يَتَلَذَّذُونَ، وَلَهُ مُكَلِّمُونَ، وَبِالتَّحِيَّةِ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى؛ وَالسَّلَامِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ يُكَرَّمُونَ،

جہاں تک سعادت مند لوگوں کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی نصیب ہوئی' وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اُنہوں نے کسی کو اُس کا شریک قرار نہیں دیا اور اپنے فعل کے ذریعہ اپنے قول کو سچ ثابت کیا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اسی عالم میں موت دی تو ان لوگوں کو ان کی قبروں میں نعمتوں سے نوازا جائے گا اور حشر کے دن انہیں خوشخبری سنائی جائے گی اور میدانِ محشر میں یہ اپنی آنکھوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اُس کے بعد گروہ در گروہ جنت کی طرف جائیں گے' اُس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے' حورعین سے معانقہ کریں گے' ان کے خدمت گزار ہوں گے اور یہ اپنے پروردگار کے پڑوس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کا پروردگار انہیں اپنی ملاقات سے نوازے گا اور یہ لوگ اپنے پروردگار کا دیدار کر کے لذت حاصل کریں گے' یہ لوگ اُس کے ساتھ کلام کا شرف حاصل کریں گے' انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت کے طور پر سلام کہا جائے گا اور اس طرح ان کی عزت افزائی ہو گی۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ}

[الحديد: 21]

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے یہ عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

جہمی کا اعتراض اور اُس کا جواب

فَإِنِ اعْتَرَضَ جَاهِلٌ مِمَّنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ، أَوْ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةِ الَّذِينَ لَمْ يُوَفَّقُوا لِلرَّشَادِ، وَلَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ

اگر کوئی ایسا جاہل شخص یہ اعتراض کرے جس کے پاس علم نہ ہو' یا جہمیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اعتراض کرے جن لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوئی اور شیطان جن کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے اور

وَحُرِمُوا التَّوْفِيقَ فَقَالَ: الْمُؤْمِنُونَ يَرَوْنَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟، قِيلَ لَهُ: نَعَمْ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ. فَإِنْ قَالَ الْجَهْمِيُّ: أَنَا لَا أُؤْمِنُ بِهَذَا. قِيلَ لَهُ: كَفَرْتَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ. فَإِنْ قَالَ: وَمَا الْحُجَّةُ. قِيلَ: لِأَنَّكَ رَدَدْتَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَقَوْلَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَاتَّبَعْتَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ. وَكُنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى، وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]،

فَأَمَّا نَصُّ الْقُرْآنِ فَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

وَقَالَ تَعَالَى وَقَدْ أَخْبَرَنَا عَنِ الْكُفَّارِ أَنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ عَنْ رُؤْيَتِهِ فَقَالَ تَعَالَى ذِكْرُهُ

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ}

جو لوگ توفیق سے محروم ہیں' وہ اگر یہ کہیں کہ کیا قیامت کے دن اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟ تو اُسے جواب دیا جائے گا: جی ہاں! اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اگر جہمی یہ کہے کہ میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا' تو اُس سے کہا جائے گا: تم نے عظیم اللہ کا انکار کیا' اگر وہ کہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: کیونکہ تم نے قرآن اور سنت کو قبول نہیں کیا' صحابہ کرام کے قول اور مسلمانوں کے علماء کے قول کو تسلیم نہیں کیا اور تم نے مؤمنین کے راستہ سے ہٹ کر (ایک اور راستہ کی) پیروی کی ہے اور تم اُن افراد میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور جس شخص کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہے' اس کے بعد جو رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر اس نے خود رُخ کیا ہے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے''۔

(اللہ تعالیٰ کا دیدار حق ہونے کے بارے میں) جہاں تک قرآن کی نص کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے' اُس نے کفار کے بارے میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اُس کا دیدار کرنے سے مجوب ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! وہ لوگ اُس دن مجوب ہوں گے اور پھر وہ جہنم میں جائیں گے اور پھر اُن سے کہا جائے گا: یہ وہ چیز ہے جس کا تم انکار کیا کرتے تھے''۔

[المطففین: 15]

فَدَلَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ، وَأَنَّهُمْ غَيْرُ مَحْجُوبِينَ عَنْ رُؤْيَتِهِ، كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ.

تو یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور وہ اُس کے دیدار سے محجوب نہیں ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کیلئے عزت افزائی ہوگی۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

[یونس: 26]

''جن لوگوں نے اچھائی کی اُن کو اچھائی ملے گی اور مزید (نعمت) ملے گی''۔

فَرُوِيَ أَنَّ الزِّيَادَةَ هِيَ النَّظَرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

ایک روایت کے مطابق یہاں مزید نعمت سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا}

[الاحزاب: 43]

''اور وہ اہلِ ایمان کے بارے میں رحم کرنے والا ہے' جب وہ اُس سے ملنے کیلئے جائیں گے تو اُن کا سلام کا طریقہ السلام علیکم کہنا ہو گا (یا اُن کو السلام علیکم کہا جائے گا) اور اُس نے اُن لوگوں کیلئے معزز اجر تیار کیا ہے''۔

وَاعْلَمْ رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِاللُّغَةِ أَنَّ اللُّقَى هَاهُنَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُعَايَنَةً يَرَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَرَوْنَهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ.

آپ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ علمِ لغت کے ماہرین کے نزدیک یہاں ملاقات کرنے سے مراد براہِ راست ایک دوسرے کو دیکھنا ہے' یعنی اللہ تعالیٰ اُنہیں دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے' اللہ تعالیٰ اُن پر سلام بھیجے گا اور اُن کے ساتھ کلام کرے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کریں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآنِ مجید) کو نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کر دو جو اُن کی طرف

[النحل: 44]

وَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لِأُمَّتِهِ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ: أَنَّهُ أَعْلَمَهُمْ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ تَعَالَى رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَقَبِلَهَا الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ الْقَبُولِ. كَمَا قَبِلُوا عَنْهُمْ عِلْمَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ. وَعِلْمَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ. كَذَا قَبِلُوا مِنْهُمُ الْأَخْبَارَ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَشُكُّونَ فِي ذَلِكَ. ثُمَّ قَالُوا: مَنْ رَدَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فَقَدْ كَفَرَ

نازل کی گئی ہے تا کہ وہ غور وفکر کریں"۔

تو ان آیات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے جو کچھ بیان کیا ہے اُس میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کئی احادیث میں اُن لوگوں کو یہ بات بتائی ہے: "تم لوگ اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے"۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے اور علماء نے اسے صحابہ کرام سے عمدہ طریقہ سے قبول کیا ہے جس طرح علماء نے صحابہ کرام سے طہارت' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' جہاد' حلال اور حرام کے علم کے بارے میں روایات قبول کی ہیں' اسی طرح علماء نے ان حضرات سے یہ روایات بھی قبول کی ہیں کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' علماء کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' پھر علماء نے یہ بات بیان کی کہ جو ان روایات کو مسترد کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

حسن بصری کے اقوال

612- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُضَرُ الْقَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ الْعَابِدُونَ أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ رَبَّهُمْ تَعَالَى لَذَابَتْ أَنْفُسُهُمْ فِي الدُّنْيَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالواحد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر عبادت گزار لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کریں گے تو دنیا میں ہی اُن کی جانیں (غم کی شدت کی وجہ سے) گھل جائیں گی۔

613- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ مُدْرِكٍ الْقَاصُّ قَالَ: نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَتَجَلَّى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ. فَإِذَا رَآهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَسُوا نَعِيمَ الْجَنَّةِ

ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:
اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کے سامنے تجلی کرے گا جب اہلِ جنت اُس کا دیدار کریں گے تو وہ جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

کعب احبار کا بیان

614- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ: مَا نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْجَنَّةِ قَطُّ إِلَّا قَالَ: طِيبِي لِأَهْلِكِ. فَزَادَتْ ضِعْفًا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ، حَتَّى يَأْتِيَهَا أَهْلُهَا، وَمَا مِنْ يَوْمٍ كَانَ لَهُمْ عِيدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا يَخْرُجُونَ فِي مِقْدَارِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ. فَيَبْرُزُ لَهُمُ الرَّبُّ تَعَالَى، فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَيُسْفِي عَلَيْهِمُ الرِّيحَ بِالْمِسْكِ وَالطِّيبِ، وَلَا يَسْأَلُونَ رَبَّهُمْ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُمْ، حَتَّى يَرْجِعُوا وَقَدِ ازْدَادُوا: عَلَى مَا كَانُوا مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ سَبْعِينَ ضِعْفًا، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَزْوَاجِهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا مِثْلَ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبداللہ بن حارث نے کعب احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:
اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ فرماتا ہے: تم اپنے اہل کیلئے پاکیزہ ہو جاؤ! تو وہ پہلے جتنی (عمدہ) ہوتی ہے اُس سے زیادہ عمدہ ہو جاتی ہے اور ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اہلِ جنت' جنت میں نہیں آ جاتے' تو دنیا میں بھی جو بھی دن اُن کیلئے عید کا دن ہوا کرتا تھا اُسی دن وہ لوگ جنت کے باغات میں جائیں گے اُن کا پروردگار اُن کے سامنے ظاہر ہو گا وہ اُس کا دیدار کریں گے' پھر ایک ہوا چلے گی جو اُن پر مشک اور خوشبو چھڑکے گی' وہ اپنے پروردگار سے جو بھی مانگیں گا پروردگار اُنہیں عطا کرے گا' جب وہ واپس (اپنے گھر) آئیں گے تو اُن کے حسن و جمال میں ستر گنا اضافہ ہو چکا ہو گا' جب وہ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو اُن کے حسن و جمال میں بھی اتنا ہی اضافہ ہو چکا ہو گا۔

امام مالک کا قول

615- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں:
امام مالک فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

616- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ بْنِ سَالِمٍ: هَذِهِ الْآثَارُ الَّتِي تُرْوَى فِي مَعَانِي النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَنَحْوُهَا مِنَ الْأَخْبَارِ؟ فَقَالَ: نَحْلِفُ عَلَيْهَا بِالطَّلَاقِ وَالْمَشْيِ

عبدالوہاب ورّاق بیان کرتے ہیں: میں نے اسود بن سالم سے دریافت کیا: یہ آثار جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مضمون کے بارے میں روایت کیے گئے ہیں اور اس طرح کی جو دیگر روایات ہیں (اُن کا حکم کیا ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: ہم اس پر طلاق اور پیدل چلنے کا حلف اُٹھا سکتے ہیں۔

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: مَعْنَاهُ تَصْدِيقًا بِهَا

عبدالوہاب بیان کرتے ہیں: اُن کا مفہوم یہ تھا کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہوئے ایسا کر سکتے ہیں۔

617- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوَى فِي الرُّؤْيَةِ؟ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى مَا سَمِعْنَاهَا مِمَّنْ نَثِقُ بِهِ

محمد بن سلیمان لوین بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے کہا گیا: یہ روایات جو دیدار کے بارے میں روایت کی گئی ہیں (ان کا حکم کیا ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: یہ حق ہیں، ہم نے یہ روایات اُن حضرات سے سنی ہیں جن پر ہم اعتماد کرتے ہیں۔

امام احمد کا واقعہ

618- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا،

حَنْبَلٍ، وَبَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ. فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَالَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ كَفَرَ. عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ، مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ. أَلَيْسَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

وَقَالَ تَعَالَى:

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ} [المطففين: 15]

هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى

اُنہیں ایک شخص کے بارے میں پتا چلا کہ وہ یہ کہتا ہے: آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا' تو امام احمد شدید غصہ میں آ گئے' پھر اُنہوں نے فرمایا: جو شخص یہ کہتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اُس کا غضب نازل ہو! خواہ وہ جو بھی شخص ہو' کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! وہ لوگ اپنے پروردگار سے اُس دن محجوب ہوں گے''۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

619- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

{كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ} [المطففين: 15]

فَلَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُرَى.

وَقَالَ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حنبل بن اسحاق بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جہمیہ فرقہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا' جبکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''خبردار! اُس دن وہ لوگ اپنے پروردگار سے محجوب ہوں گے''۔

تو یہ صرف اُسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی

نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

فَهَذَا النَّظَرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَالْأَحَادِيثُ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ

بِرِوَايَةٍ صَحِيحَةٍ، وَأَسَانِيدَ غَيْرِ مَدْفُوعَةٍ، وَالْقُرْآنُ شَاهِدٌ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُرَى فِي الْآخِرَةِ

620- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْأَزْدِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: إِنَّا لَنَحْكِي كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

621- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الرُّؤْيَةِ فَغَضِبَ وَقَالَ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُرَى، فَهُوَ كَافِرٌ

622- حَدَّثَنَا أَبُو مُزَاحِمٍ مُوسَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَاقَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ:

طرف دیکھ رہے ہوں گے"۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں ہے' اسی طرح وہ احادیث بھی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں:

"تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے"۔

یہ مستند روایات ہیں اور ان کی سندیں ایسی ہیں جنہیں پرے نہیں کیا جا سکتا اور قرآن بھی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن حسین بن شقیق بیان کرتے ہیں:

میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر سکتے ہیں لیکن ہم یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کوئی بات ذکر کی گئی تو وہ غصہ میں آ گئے اور بولے: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا وہ کافر ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباس بن محمد دوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبید قاسم بن

سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدٍ الْقَاسِمَ بْنَ سَلَّامٍ يَقُوْلُ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ هَذِهِ الْاَحَادِيثُ فِي الرُّؤْيَةِ فَقَالَ: هَذِهِ عِنْدَنَا حَقٌّ. نَقَلَهَا النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

سلام کو سنا' اُن کے سامنے اُن احادیث کا ذکر ہوا جن میں دیدارِ باری تعالیٰ کا ذکر ہے تو اُنہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ روایات حق ہیں جنہیں لوگوں نے ایک دوسرے سے روایت کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَمَنْ رَغِبَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ هَؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ الَّذِينَ لَا يُسْتَوْحَشُ مِنْ ذِكْرِهِمْ. وَخَالَفَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ. وَرَضِيَ بِقَوْلِ جَهْمٍ وَبِشْرٍ الْمَرِيسِيِّ وَبِأَشْبَاهِهِمَا. فَهُوَ كَافِرٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو جو شخص اُس مؤقف سے منہ موڑ لیتا ہے جس پر یہ ائمہ گامزن ہیں جن کے ذکر سے وحشت نہیں ہوتی اور جو شخص کتاب وسنت کے برخلاف رائے رکھتا ہے اور جہم اور بشر مریسی اور اُن جیسے دیگر افراد کے قول سے راضی ہو جاتا ہے تو وہ شخص کافر ہوگا۔

دیدارِ باری تعالیٰ سے متعلق تفسیری روایات

فَاَمَّا مَا تَاَدَّى اِلَيْنَا مِنَ التَّفْسِيرِ فِي بَعْضِ مَا تَلَوْتُهُ. مِمَّا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ: فَاَنَا اَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. ثُمَّ اَذْكُرُ السُّنَنَ الثَّابِتَةَ فِي النَّظَرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى. مِمَّا يَقْوَى بِهِ قُلُوبُ اَهْلِ الْحَقِّ. وَتَقَرُّ بِهِ اَعْيُنُهُمْ. وَتُذَلُّ بِهِ نُفُوسُ اَهْلِ الزَّيْغِ. وَتَسْخُنُ بِهِ اَعْيُنُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

میں نے جو آیات تلاوت کی ہیں جہاں تک اُن کی تفسیر سے متعلق روایات کا تعلق ہے تو جو روایات اس وقت مجھے یاد ہیں' میں اُن کو یہاں ذکر کر دیتا ہوں اُس کے بعد میں وہ احادیث نقل کروں گا جو ثابت شدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں ہیں تاکہ اُس کے ذریعہ اہلِ حق کے دل قوت حاصل کریں اور اُن (احادیث) کے ذریعہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور گمراہ لوگوں کے نفوس ذلت حاصل کریں اور دنیا اور آخرت میں اس کے ذریعہ اُن کی آنکھیں تکلیف سے جل اُٹھیں گی۔

623- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب قرظی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَضَّرَ اللَّهُ تِلْكَ الْوُجُوهَ وَحَسَّنَهَا لِلنَّظَرِ إِلَيْهِ

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُن چہروں کو چمکدار اور خوبصورت بنائے گا تاکہ وہ اُس کا دیدار کریں۔

624- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: نا أَبُو سَمُرَةَ قَالَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَضَّرَهَا اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّظَرِ إِلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

موسیٰ بن عبیدہ نے محمد بن کعب کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

محمد بن کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُنہیں اس لیے چمکدار کرے گا تاکہ وہ اُس کی طرف دیکھیں۔

625- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، وَدَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ أَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَابُورَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ} [القيامة: 22] يَعْنِي حُسْنَهَا {إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَظَرَتْ إِلَى الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔ یعنی وہ خوبصورت ہوں گے ''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ خالق کو دیکھیں گے۔

626- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَا: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: نَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ} [القيامة: 22]

قَالَ: النَّضْرَةُ: الْحُسْنُ

{اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: نَظَرَتْ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَنَضَرَتْ لِنُورِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ہارون نے مبارک کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہاں ''نضرہ'' سے مراد حسن ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے تو اُس کے نور کی وجہ سے وہ خوبصورت (اور چمکدار) ہو جائیں گے۔

627- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ: اَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ} [القيامة: 22]

قَالَ: مِنَ النَّعِيمِ

{اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: تَنْظُرُ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ نَظَرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید نحوی نے عکرمہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: یعنی اُنہیں نعمتیں ملیں گی۔

''اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: یعنی وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے۔

628- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

قَالَ: تَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى نَظَرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید نحوی نے عکرمہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

عکرمہ فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔

629- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: نا أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُلُّ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَرَى اللَّهَ تَعَالَى؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

630- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [یونس: 26]

قَالَ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد بجلی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (یہاں ''مزید'' ملنے سے مراد) اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

631 - وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

قَالَ: الزِّيَادَةُ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں مزید ملنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

632 - أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: نَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جبکہ مسلم بن نذیر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

قَالَا: النَّظَرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: رَحْمَةُ اللَّهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ: وَأَمَّا السُّنَنُ فَإِنَّا سَنَذْكُرُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی ان پر نازل ہو جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے تو میں اُن روایات

مَا رَوَى صَحَابِيٌّ صَحَابِيٌّ عَلَى الِانْفِرَادِ، لِيَكُونَ أَوْعَى لِمَنْ سَمِعَهُ، وَأَرَادَ حِفْظَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

کو ایک ایک صحابی کے حوالے سے انفرادی طور پر روایت کروں گا تا کہ جو شخص اُنہیں سنے وہ انہیں محفوظ رکھ سکے اور جو ان کو حفظ کرنے کا ارادہ کرے (وہ بھی انہیں محفوظ رکھ سکے) اگر اللہ نے چاہا۔

فِيمَا رَوَى جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ

جو روایت حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے

633- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحَوَّانِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ:

إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا:

"عنقریب تم اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور پھر تم اُس کا دیدار یوں کرو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی' اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (یعنی فجر کی) نماز اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے والی (یعنی عصر کی) نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا"۔

634- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَيَعْلَى، وَمُحَمَّدٌ ابْنَا عُبَيْدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

633- رواه البخاري:7434، ومسلم:633، وأبو داؤد:4729، والترمذي:2551، وابن ماجه:177، وابن حبان:7442، والحميدي:799۔

634- انظر السابق۔

الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ:

چودھویں رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ رَاءُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

”تم اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو‘ جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی‘ اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا“۔

635- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: نا شُعْبَةُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

636- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: نا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

ابوازہر بیان کرتے ہیں: روح نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہمیں یہ بات بتائی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا} [طه: 130]

”سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو“۔

قَالَ نا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ:

اُنہوں نے بتایا کہ شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ چودھویں رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

”تم عنقریب اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح تم

635- رواه البخاري: 573، وأحمد 362/4، وابن حبان: 7443.

تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ} [ق: 39]

وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ النَّيْسَابُورِيِّ

637- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ: وَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ:

إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ

وَمِمَّا رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

638- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی ہے' اگر تم سے ہو سکے تو تم ان دو نمازوں کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا' سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلی والی نماز''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو''۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری کی روایت کے ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ چودھویں رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''بے شک تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو' جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی''۔

جو روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہیں

سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت

637- رواه البخاري: 7436، وابن حبان: 7444، وابن خزيمة: 168.

638- رواه مسلم: 2968، وأبو داؤد: 4730، وابن حبان: 7445، والحميدي: 1178.

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ، لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، إِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا

639- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہوں چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آتی ہے۔

(639) عطاء بن یزید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا جب بادل موجود نہ ہو تو سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے جبکہ بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے پروردگار کا قیامت کے دن اسی طرح دیدار کرو گے (کہ اُسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی)۔

639- رواه البخاري: 7437، ومسلم: 182، وأحمد 2/275، وابن حبان: 7429.

فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ

640 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے جبکہ اُس کے سامنے بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے جبکہ اُس کے سامنے بادل موجود نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے۔

جنت کے بازار کا تذکرہ

641- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي

حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ میں نے کہا: کیا اُس میں بازار بھی ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور

640- انظر السابق۔

641- رواہ ابن ماجہ:4336 والترمذی:2552 وضعفہ الألبانی فی الضعیفۃ:1722۔

سُوقِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ: وَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ. فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ. فَيَبْرُزُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ عَرْشِهِ. وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، وَمَا يَرَوْنَ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ؛ هَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَكَذَلِكَ لَا تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

اپنے اعمال میں تفاوت کے اعتبار سے اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں گے تو دنیا کے ایام کے حساب سے جمعہ کے دن اُن لوگوں کو اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے' اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اُن کے سامنے ظاہر ہو گا اور جنت کے ایک باغ میں اُن کے سامنے آئے گا' وہاں اُن لوگوں کیلئے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتیوں کے منبر رکھے جائیں گے اور یاقوت کے منبر رکھے جائیں گے اور سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے' اُن میں سے جو کمتر حیثیت کا مالک ہوگا' ویسے اُن میں کوئی بھی کمتر نہیں ہوگا' وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں کے اوپر ہوگا اور وہ لوگ یہ نہیں سمجھیں گے کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجلس کے اعتبار سے اُن سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کا دیدار بغیر کسی رکاوٹ کے کرو گے..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

مِمَّا رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

642- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

642- رواه البخاري: 7439، ومسلم: 183، والترمذي: 2598، وأحمد 16/3، وأبو عوانة 181/1، وابن حبان: 7377.

أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَوْ قَالَ: صَحْوٌ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ، إِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دن صاف ہو (یعنی بادل موجود نہ ہوں) تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب مطلع صاف ہو۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُس دن تمہیں اپنے پروردگار کو دیکھنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔

643 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں' سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہو' چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں اُسے (یعنی پروردگار کو)

643- رواه ابن ماجه: 179، والترمذي: 2557، وأحمد: 16/3، وابن خزيمة: 169، وأبو يعلى: 1006.

فَقُلْنَا: لَا قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا

دیکھنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش آئے گی جس طرح ان دونوں (یعنی سورج اور چاند) کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے۔

وَمِمَّا رَوَاهُ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

644 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ نُودُوا: أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ ؛ قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ وَتُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ؟ وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اہلِ جنت' جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اُنہیں پکار کر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا ساتھ کیا ہوا ایک وعدہ ہے جسے تم نے نہیں دیکھا۔ لوگ عرض کریں گے: وہ کیا ہے؟ کیا تُو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا! کیا تُو نے ہمیں جہنم سے بچایا نہیں ہے اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حجاب ہٹا دیا جائے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ تو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اُنہیں عطا کیا ہے اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جو اُن اہلِ جنت کے نزدیک اُس (یعنی اللہ تعالیٰ کے دیدار) سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

''جنہوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید (یعنی

644- رواہ مسلم: 181، والترمذی: 2555، وابن ماجه: 187، وأحمد 332/4، وابن حبان: 7441، وابن خزیمة: 180، وأبو عوانة 156/1۔

[یونس: 26]

645- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}

[یونس: 26]

ثُمَّ قَالَ:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ فَيَقُولُونَ: مَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَازِينَنَا، وَيُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَيُخْرِجْنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ، وَهِيَ الزِّيَادَةُ

دیدار باری تعالیٰ) ملے گا"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جنھوں نے اچھائی کی اُنہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہلِ جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے' وہ یہ چاہتا ہے کہ جزاء کے طور پر تمہیں وہ چیز بھی عطا کر دے۔ وہ لوگ دریافت کریں گے: وہ کیا چیز ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزان (میں نیکیوں کے پلڑے کو) بھاری نہیں کیا! اُس نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا! ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا! ہمیں جہنم سے نہیں بچایا؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا اور لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اُنہیں عطا کیا ہے اُس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو اُن لوگوں کے نزدیک اس سے (یعنی پروردگار کا دیدار کرنے سے) زیادہ محبوب ہو

645- انظر السابق۔

اور یہ وہ "مزید" چیز ہے جو انہیں ملے گی۔

646- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ نا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مَوْعِدًا فَيَقُولُونَ: مَا هُوَ؟ أَلَيْسَ قَدْ بَيَّضَ وُجُوهَنَا وَثَقَّلَ مَوَازِينَنَا وَأَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ فَيُقَالُ: إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا (قَالَ) فَيَتَجَلَّى لَهُمْ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ

"جب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک اور وعدہ ہے۔ وہ لوگ کہیں گے: وہ کیا چیز ہے؟ کیا اُس نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا! ہمارے میزان (میں نیکیوں کے پلڑے کو) بھاری نہیں کیا! ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا۔ تو وہ منادی کہے گا: اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے لیے ایک اور وعدہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلی کرے گا تو وہ لوگ اُس کو دیکھیں گے"۔

وَمِمَّا رَوَى أَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

647- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ: قَالَ نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وکیع بن عدس نے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سب

646- انظر السابق۔

647- رواہ أبو داؤد:4731، وابن ماجه:180، وأحمد:11/4۔

يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَاللَّهُ أَعْظَمُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: اُس کی مخلوق میں اُس کی نشانی کیا ہوگی؟ (یعنی اس کی مثال کیسے دی جاسکتی ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابورزین! جب چاند خالی ہو (یعنی کوئی بادل نہ ہو) تو سب لوگ اُس کو نہیں دیکھتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تو اس سے عظیم ہے..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

648- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: مَا آيَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَاللَّهُ أَعْظَمُ

امام ابوداؤد طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم سب اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: اس کی نشانی کیا ہے؟ (یعنی اس کی مثال کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب چاند کے سامنے بادل وغیرہ موجود نہ ہو تو کیا سب لوگ چاند کو نہیں دیکھتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تو اس سے عظیم ہے۔

وَمِمَّا رَوَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

649- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وفد کے ساتھ ولید بن عبدالملک کے پاس گیا' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے میری ضرورت پوری کرنی تھی' جب

648- انظر السابق-

649- رواہ أحمد 4/407' وروی بعضه مسلم:191' وخرجه الألبانی فی الصحیحة:755۔

زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ الَّذِي يَعْمَلُ فِي حَوَائِجِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. فَلَمَّا قَضَيْتُ حَوَائِجِي أَتَيْتُهُ فَوَدَّعْتُهُ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. ثُمَّ مَضَيْتُ، فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ بِهِ، لِمَا أَوْلَانِي مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِي. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ. فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: لَقَدْ رَدَّ الشَّيْخَ حَاجَةٌ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْهُ قَالَ: مَا رَدَّكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَضَيْتَ حَوَائِجَكَ؟ قُلْتُ بَلَى، وَلَكِنَّ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكَ بِهِ لِمَا أَوْلَيْتَنِي قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

میرا کام پورا ہو گیا تو میں اُن کے پاس آیا اور اُنہیں رخصت ہوتے ہوئے سلام کیا' پھر میں جانے لگا تو مجھے ایک حدیث یاد آئی جو میرے والد نے مجھے بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ بات سنی تھی' تو مجھے اچھا لگا کہ میں یہ حدیث اُنہیں بیان کروں کیونکہ اُنہوں نے ترجیحی طور پر میری ضرورت کو پورا کیا تھا۔ میں واپس گیا جب اُنہوں نے مجھے ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ بزرگوار کسی کام کے سلسلہ میں واپس آئے ہوں گے۔ جب میں اُن کے قریب گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کیوں دوبارہ آئے ہیں؟ کیا میں نے آپ کی ضرورت پوری نہیں کر دی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ایک حدیث ہے جو میں نے اپنے والد کی زبانی سنی ہے اور میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں وہ حدیث آپ کو بھی بیان کر دوں کیونکہ آپ نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ حدیث کیا ہے؟ تو میں نے کہا: میرے والد نے ایک حدیث بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُثِّلَ لِكُلِّ قَوْمٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الدُّنْيَا. فَيَذْهَبُ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الدُّنْيَا. وَيَبْقَى أَهْلُ التَّوْحِيدِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: إِنَّ لَنَا رَبًّا كُنَّا نَعْبُدُهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ نَرَهُ قَالَ:

''جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر قوم کیلئے اُن کے معبود کو وجود کی شکل دی جائے گی جس (معبود) کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے' تو ہر قوم اُس کی طرف چلی جائے گی جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے' صرف اہلِ توحید باقی رہ جائیں گے' اُن سے کہا جائے گا: تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو جبکہ دیگر لوگ جا چکے ہیں؟ تو وہ کہیں گے: ہمارا بھی ایک معبود ہے جس کی ہم دنیا میں عبادت کیا

وَتَعْرِفُونَهُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُقَالُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُونَهُ وَلَمْ تَرَوْهُ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَا شِبْهَ لَهُ فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجَّدًا، وَيَبْقَى قَوْمٌ فِي ظُهُورِهِمْ مِثْلُ صَيَاصِي الْبَقَرِ، فَيُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

کرتے تھے ہم نے اُسے نہیں دیکھا ہے۔ تو پروردگار دریافت کرے گا: اگر تم اُسے دیکھ لو گے تو اُسے پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پروردگار فرمائے گا: جب تم نے اُسے دیکھا ہی نہیں ہوا تو تم اُسے کیسے پہچانو گے؟ تو وہ کہیں گے: اُس کے جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ تو پروردگار اُن کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے۔ پھر کچھ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی کمر میں گائے کے سینگوں کی مانند ہو گی، وہ لوگ سجدہ میں جانے کا ارادہ کریں گے لیکن سجدہ کر نہیں سکیں گے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

{يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ} [القلم: 42]

''اور جب پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا اور سجدہ کی دعوت دی جائے گی تو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے''۔

فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ، فَقَدْ جَعَلْتُ بَدَلَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِي النَّارِ

اللہ تعالیٰ (اہل ایمان سے) فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اُٹھاؤ کیونکہ میں نے تم میں سے ہر ایک شخص کے عوض میں ایک یہودی یا عیسائی کو جہنم کیلئے بدل کے طور پر دے دیا ہے''۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَحَدَّثَكَ أَبُوكَ هَذَا الْحَدِيثَ، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَحَلَفَ لَهُ ثَلَاثَةَ أَيْمَانٍ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَا سَمِعْتُ فِي أَهْلِ التَّوْحِيدِ حَدِيثًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذَا

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ اللہ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اُس کی قسم! کیا آپ کے والد نے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تین مرتبہ حلف اُٹھایا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اہلِ توحید کے بارے میں، میں نے ایسی کوئی حدیث نہیں سنی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

650- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

650- انظر السابق۔

مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَجْمَعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَإِذَا بَدَا لَهُ أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهِ مَثَّلَ لِكُلِّ قَوْمٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَتْبَعُونَهُمْ حَتَّى يُقْحِمُوهُمُ النَّارَ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَحْنُ عَلَى مَكَانٍ رَفِيعٍ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَنَقُولُ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ: مَا تَنْتَظِرُونَ؟: قَالُوا: نَنْتَظِرُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَهُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَعْرِفُونَهُ وَلَمْ تَرَوْهُ؟ فَيَقُولُونَ: إِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ، فَيَتَجَلَّى لَهُمْ ضَاحِكًا فَيَقُولُ: أَبْشِرُوا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا جَعَلْتُ مَكَانَهُ فِي النَّارِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' پھر جب اُس کی مرضی ہو گی' اُس وقت وہ لوگوں کے سامنے اُن کے معبودوں کو باقاعدہ وجود کی شکل میں رکھے گا' تو وہ لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا اور ہم اُس وقت بلند جگہ پر ہوں گے' وہ فرمائے گا: تم کون ہو؟ ہم کہیں گے: ہم مسلمان ہیں۔ وہ فرمائے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ فرمائے گا: اگر تم اُس کو دیکھ لو گے تو پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! وہ فرمائے گا: تم اُسے کیسے پہچانو گے جبکہ تم نے اُسے دیکھا ہی نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: اُس کے جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے اُن کے سامنے تجلی کرے گا اور فرمائے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم خوشخبری قبول کرو! تم میں سے ہر ایک کی جگہ میں نے جہنم کیلئے ایک یہودی یا عیسائی کو مقرر کر دیا ہے"۔

651- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

651- رواه ابن خزيمة:179۔

قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي مُرَايَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بَيْنَا هُوَ يُعَلِّمُهُمْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ: إِذْ شَخَصَتْ أَبْصَارُهُمْ فَقَالَ: مَا أَشْخَصَ أَبْصَارَكُمْ؟ قَالُوا: نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ قَالَ: فَكَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَهْرَةً

''نبی اکرم ﷺ لوگوں کو دینی تعلیم دے رہے تھے' اسی دوران لوگوں نے نگاہ اوپر اُٹھائی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ نگاہ اوپر اُٹھا کر کیا دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے بتایا: ہم چاند کو دیکھ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم اللہ تعالیٰ کو براہِ راست دیکھو گے''۔

وَمِمَّا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

652- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبُزُورِيُّ قَالَ: نا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

652- رواہ الحاکم: 592/4۔

قیامت کے دن کی صورتِ حال

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَجْمَعُ الْأُمَمَ. فَيَنْزِلُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرْشِهِ إِلَى كُرْسِيِّهِ. وَكُرْسِيُّهُ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَيَقُولُ لَهُمْ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَتَوَلَّى كُلُّ أُمَّةٍ مَا تَوَلَّوْا فِي الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدْلٌ ذٰلِكَ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: نَعَمْ قَالَ: فَيُمَثَّلُونَ لَهُمْ. فَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَمْسًا مُثِّلَتْ لَهُ. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ مُثِّلَ لَهُ الْقَمَرُ. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ النَّارَ مُثِّلَتْ لَهُ النَّارُ. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ صَنَمًا مُثِّلَ لَهُ. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عِيسَى مُثِّلَ لَهُ عِيسَى. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عُزَيْرًا مُثِّلَ لَهُ عُزَيْرٌ. ثُمَّ يُقَالُ: لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مِنْكُمْ مَا تَوَلَّوْا فِي الدُّنْيَا. حَتَّى يُورِدُهُمُ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ:

''اللہ تعالیٰ اُمتوں کو اکٹھا کرے گا اور پھر وہ عرش سے نیچے اُتر کر کرسی کی طرف آئے گا' اُس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے' وہ فرمائے گا: کیا تم لوگ اس سے راضی ہو کہ ہر اُمت اُس کے ساتھ چلی جائے جس کو وہ لوگ دنیا میں دوست رکھا کرتے تھے؟ وہ لوگ جواب دیں گے: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل ہے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اُن کے معبود اُن کے سامنے مثالی شکل میں آئیں گے تو جو سورج کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے سورج کی شکل آ جائے گی' جو چاند کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے چاند کی شکل آ جائے گی' جو آگ کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے آگ کی مثالی شکل آ جائے گی' جو بت کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے بت کی شکل آ جائے گی' جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثالی شکل آ جائے گی' جو حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا اُس کے سامنے حضرت عزیر علیہ السلام کی مثالی شکل آ جائے گی۔ پھر فرمایا جائے گا: ہر اُمت اُس کے پیچھے چلی جائے جس کے ساتھ دنیا میں اُس کا تعلق تھا۔ یہاں تک کہ وہ معبود اُن لوگوں کو جہنم تک لے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ} [یونس: 28] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ} [یونس: 29]

''پھر جنہوں نے شرک کیا' ہم اُن سے کہیں گے: تم اور جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے' اپنی جگہ پر رہو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک ہم تمہاری عبادت سے غافل تھے''۔

وَتَبْقَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ؟ قَالُوا: إِنَّ لَنَا رَبًّا لَمْ نَرَهُ بَعْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَتَعْرِفُونَهُ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ؟ فَيَقُولُونَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَامَةٌ قَالَ: فَذَلِكَ حِينَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ قَالَ: فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجُودًا طَوِيلًا قَالَ: وَيَبْقَى قَوْمٌ ظُهُورُهُمْ كَصَيَاصِي الْبَقَرِ، يُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ، وَخُذُوا نُورَكُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِكُمْ

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر حضرت محمد ﷺ کی اُمت باقی رہ جائے گی' اُن سے کہا جائے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہمارا بھی ایک پروردگار ہے' ہم نے اُسے دیکھا نہیں ہے۔ تو اُن سے کہا جائے گا: کیا تم اُسے دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ وہ جواب دیں گے: ہمارے اور اُس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اُس وقت پنڈلی سے کپڑا ہٹایا جائے گا تو لوگ پروردگار کے سامنے طویل سجدہ میں گر جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی کمر گائے کے سینگ کی مانند ہو گی' وہ لوگ سجدہ میں جانا چاہیں گے لیکن وہ ایسا کر نہیں سکیں گے' پھر اُن (اہل ایمان) سے کہا جائے گا: تم اپنے سر کو اُٹھاؤ اور اپنے اعمال کی مقدار کے حساب سے اپنا نور حاصل کرو"۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

وَمِمَّا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو روایت نقل کی ہے

653- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: نا حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ: نا أَبِي حَسَنٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي رِمَالِ الْكَافُورِ،

"اہلِ جنت ہر جمعہ کے دن کافور کے ٹیلوں کے اوپر بیٹھ کر اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے اور اُن میں سے پروردگار کے سب سے

653- رواہ ابن ماجہ:1094.

وَأَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا: أَسْرَعُهُمْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَأَبْكَرُهُمْ غُدُوًّا

زیادہ قریب وہ ہوگا جو جمعہ کے دن زیادہ جلدی جاتا ہوگا اور زیادہ صبح جاتا ہوگا"۔

وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

654- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَيْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي كَفِّهِ مِرْآةٌ بَيْضَاءُ، فِيهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَكُونَ لَكَ عِيدًا، وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ، تَكُونُ أَنْتَ الْأَوَّلَ، وَتَكُونُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مِنْ بَعْدِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَا لَنَا فِيهَا؟ قَالَ: لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، لَكُمْ فِيهَا سَاعَةٌ: مَنْ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قُسِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، أَوْ لَيْسَ لَهُ قُسِمَ إِلَّا ذُخِرَ لَهُ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْهُ، أَوْ تَعَوَّذَ فِيهَا مِنْ شَرٍّ مَا هُوَ

"جبریل میرے پاس آئے اُن کے ہاتھ میں ایک سفید شیشہ تھا جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ جمعہ ہے جسے آپ کے پروردگار نے آپ کے سامنے رکھا ہے تاکہ یہ آپ کیلئے عید بن جائے اور آپ کے بعد آپ کی قوم کیلئے بھی عید بن جائے' تو آپ پہلے ہوں گے' یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا: ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: آپ کیلئے اس میں بھلائی ہے' آپ کیلئے اس میں ایک مخصوص گھڑی ہے جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے جس بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ وہ (بھلائی) اُسے عطا کر دے گا' اگر وہ اُس کے نصیب میں ہوئی تو اللہ تعالیٰ وہ اُسے عطا کر دے گا اور اگر وہ اُس کے نصیب میں نہ ہوئی تو

654- رواه ابن أبي شيبة في المصنف 150/2، وكذا رواه أبو يعلى: 4228، وعزاه الهيثمي في المجمع 164/2.

مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَعْظَمَ مِنْهُ. قُلْتُ: مَا هٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ فِيهَا؟ قَالَ: هِيَ السَّاعَةُ تَقُومُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ عِنْدَنَا، وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْآخِرَةِ: يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ تَدْعُونَهُ يَوْمَ الْمَزِيدِ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا أَفْيَحَ مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ. فَإِذَا كَانَ الْجُمُعَةُ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عِلِّيِّينَ عَلَى كُرْسِيِّهِ. ثُمَّ حَفَّ الْكُرْسِيَّ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ. ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّونَ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ثُمَّ حَفَّ الْمَنَابِرَ بِكَرَاسِيَّ مِنْ ذَهَبٍ. ثُمَّ جَاءَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَى الْكَثِيبِ ثُمَّ يَتَجَلَّى لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا الَّذِي صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي: وَهٰذَا مَحِلُّ كَرَامَتِي. فَسَلُونِي. فَيَسْأَلُونَهُ الرِّضَا. فَيَقُولُ: رِضَايَ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَأَنَالَكُمْ كَرَامَتِي. فَسَلُونِي بِهِ. فَيَسْأَلُونَهُ. حَتَّى تَنْتَهِيَ رَغْبَتُهُمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. إِلَى مِقْدَارِ مُنْصَرَفِ

اللہ تعالیٰ اُس کیلئے آخرت میں اس سے زیادہ بڑی چیز ذخیرہ کر کے رکھ لے گا' یا اگر وہ اُس گھڑی میں کسی بُرائی سے پناہ مانگتا ہے جو اس کے خلاف لکھی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ اُس سے زیادہ بڑی چیز سے اُس شخص کو پناہ عطا کر دے گا۔ میں نے دریافت کیا: اس میں موجود یہ سیاہ نکتہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی' ہمارے نزدیک یہ (یعنی جمعہ کا دن) تمام دنوں کا سردار ہے' ہم آخرت میں اسے یومِ مزید کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تم (یعنی فرشتے) اسے یومِ مزید کیوں کہتے ہو؟ اُنہوں نے بتایا: کیونکہ آپ کے پروردگار نے جنت میں ایک وسیع وعریض وادی بنائی ہے جو سفید مشک سے بنی ہوئی ہے جب جمعہ کا دن ہوگا تو آپ کا پروردگار علیین سے نیچے اپنی کرسی پر آئے گا اور پھر اپنی کرسی کے اردگرد نور کے منبر رکھے گا' پھر انبیاء آئیں گے اور اُس پر تشریف فرما ہوں گے' پھر وہ کچھ منبر رکھے گا جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے اور اُن پر بیٹھ جائیں گے' پھر اہلِ جنت آئیں گے اور وہ ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' پھر پروردگار اُن کے سامنے تجلّی کرے گا تو وہ پروردگار کا دیدار کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: میں وہ ہوں جس نے تمہارے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ ثابت کیا اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا' یہ میری عزت افزائی کا مقام ہے۔ تم لوگ مجھ سے مانگو! وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رضامندی کا سوال کریں گے تو پروردگار فرمائے گا: میری رضامندی نے ہی تمہارے لیے میری اس جگہ کو حلال قرار دیا ہے اور میری طرف سے تمہیں یہ عزت نصیب ہوئی ہے' تم مجھ سے کچھ مانگو! وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے یہاں تک کہ اُن کی رغبت ختم ہو جائے گی' پھر اُن کے

النَّاسِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ يَصْعَدُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ، وَيَصْعَدُ مَعَهُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ، وَيَرْجِعُ أَهْلُ الْغُرَفِ إِلَى غُرَفِهِمْ دُرَّةً بَيْضَاءَ، لَا فَصْمَ فِيهَا وَلَا فَصْلَ، أَوْ يَاقُوتَةً حَمْرَاءَ، أَوْ زَبَرْجَدَةً خَضْرَاءَ، فِيهَا ثِمَارُهَا، وَفِيهَا أَزْوَاجُهَا وَخَدَمُهَا، فَلَيْسُوا إِلَى شَيْءٍ أَحْوَجَ مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لِيَزْدَادُوا مِنْهُ كَرَامَةً، وَلِيَزْدَادُوا نَظَرًا إِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِذَلِكَ يُسَمَّى يَوْمَ الْمَزِيدِ أَوْ كَمَا قَالَ

سامنے وہ چیز کھولی جائے گی جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے اُس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے دل میں اُس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' ایسا اتنی دیر تک ہوگا جتنے وقت میں لوگ جمعہ پڑھ کر واپس آتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اوپر چلا جائے گا اور اُس کے ساتھ صدیقین اور شہداء بھی اوپر چلے جائیں گے اور بالاخانوں کے رہنے والے لوگ اپنے بالاخانوں کی طرف واپس آئیں گے جو سفید موتی سے بنے ہوئے ہوں گے جن میں کوئی ٹوٹ پھوٹ اور کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی' یا وہ سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے یا سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہوں گے' اُن بالاخانوں میں اُن کیلئے پھل موجود ہوں گے' اُن کی بیویاں ہوں گی' خدمت گزار ہوں گے اور اُن لوگوں (یعنی اہل جنت) کو کسی بھی چیز کی اس سے زیادہ خواہش نہیں ہوگی جتنی جمعہ کے دن کی خواہش ہوگی تا کہ اُن کی عزت افزائی میں مزید اضافہ ہو اور وہ اپنے پروردگار کا مزید دیدار کریں' اسی لیے اس دن کو یومِ مزید کہا گیا ہے''۔

655- وَحَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى آخِرِهِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

656- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، وَذَكَرَ فِيهِ غَيْرَ طَرِيقٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

وَقَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَأَبُو ظَبْيَةَ، اسْمُهُ رَجَاءُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ قَالَ: وَعُثْمَانُ

ابن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کا نام رجاء بن حارث ہے' یہ راوی ثقہ ہے اور عثمان بن عمیر نامی راوی کی کنیت

بْنُ عُمَيْرٍ يُكَنَّى أَبَا الْيَقْظَانِ

ابو یقظان ہے۔

وَمِمَّا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

657- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: نا أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَبَّادَانِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ طَلَعَ لَهُمْ نُورٌ، فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ؛ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ} [يس: 58]

''اہلِ جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے' اسی دوران ایک نور اُن کے سامنے آئے گا' وہ اپنا سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو وہ اُن کا پروردگار ہوگا جس نے اُن کے اوپر کی طرف سے اُن پر جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہلِ جنت! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''سلام کہا جائے گا رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے''۔

قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ، وَفِي دِيَارِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اُن اہلِ جنت کی طرف دیکھے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور پھر وہ (جنت کی) نعمتوں میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کریں گے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن سے حجاب کر لے گا' تو اُس کا نور اور اُس کی برکت اہلِ جنت کیلئے

657- رواہ ابن ماجه: 184، وابن الجوزی فی الموضوعات 261/3.

باقی رہے گی جبکہ وہ اپنی جگہوں پر ہوں گے''۔

658- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ: نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ: جَاءَتْهُمْ خُيُولٌ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ، لَهَا أَجْنِحَةٌ، لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ، فَيَقْعُدُونَ عَلَيْهَا، ثُمَّ طَارَتْ بِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَيَتَجَلَّى لَهُمُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَوْهُ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا، فَيَقُولُ لَهُمُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ لَيْسَ هَذَا يَوْمُ عَمَلٍ، إِنَّمَا هُوَ يَوْمُ نَعِيمٍ وَكَرَامَةٍ، فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ، فَيُمْطِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ طِيبًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ فَيَمُرُّونَ بِكُثْبَانِ الْمِسْكِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى تِلْكَ الْكُثْبَانِ رِيحًا فَيُهَيِّجُهَا؛ حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، وَإِنَّهُمْ لَشُعْثٌ غُبْرٌ مِنَ الْمِسْكِ

''جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اُن کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے گھوڑے آئیں گے جن کے پَر ہوں گے، وہ لید نہیں کرتے ہوں گے اور پیشاب نہیں کرتے ہوں گے، اہلِ جنت اُن پر بیٹھیں گے پھر وہ اُنہیں لے کر جنت میں اُڑتے پھریں گے، اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے سامنے تجلی کرے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اُٹھاؤ! پھر اللہ تعالیٰ اُن پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا، جب وہ لوگ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس جائیں گے تو اُن کا گزر مشک کے ٹیلوں کے پاس سے ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اُن ٹیلوں پر ایک ہوا بھیجے گا جو انہیں جوش دلائے گی، یہاں تک کہ جب وہ اہلِ جنت اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائیں گے تو اُن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے اور وہ لوگ مشک سے اَٹے ہوئے ہوں گے''۔

659- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: نا الْحَكَمُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأُدِيمَتْ عَلَيْهِمُ الْكَرَامَةُ، جَاءَتْهُمْ خُيُولٌ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ لَهَا أَجْنِحَةٌ لَا تَبُولُ وَلَا تَرُوثُ، فَيَقْعُدُونَ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَأْتُونَ الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا تَجَلَّى لَهُمْ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا، فَيَقُولُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ فَقَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهُ، يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ فَإِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِدَارِ عَمَلٍ إِنَّمَا هِيَ دَارُ مَقَامٍ وَدَارُ نُعَيْمٍ قَالَ: فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ؛ فَيُمْطِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ طِيبًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ فَيَمُرُّونَ بِكُثْبَانِ الْمِسْكِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا عَلَى تِلْكَ الْكُثْبَانِ فَتُهَيِّجُهَا فِي وُجُوهِهِمْ، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَإِنَّهُمْ وَخُيُولُهُمْ، ذَكَرَ كَلِمَةً، لَشِبَاعٌ مِنَ الْمِسْكِ

"جب اہلِ جنت‘ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اُن کی عزت افزائی ہو جائے گی تو اُن کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے گھوڑے آئیں گے جن کے پَر ہوں گے‘ وہ گھوڑے پیشاب یا لید نہیں کرتے ہوں گے‘ اہلِ جنت اُن پر بیٹھیں گے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئیں گے‘ اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلی کرے گا تو وہ اُس کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے‘ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہلِ جنت! تم اپنے سروں کو اُٹھاؤ! میں تم سے اس طرح راضی ہو گیا ہوں کہ اس کے بعد کوئی ناراضگی نہیں ہو گی‘ اے اہلِ جنت! اپنے سروں کو اُٹھاؤ! یہ عمل کرنے کا مقام نہیں ہے‘ یہ رہنے کا مقام ہے اور نعمتوں کا مقام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اپنے سروں کو اُٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا‘ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جا رہے ہوں گے تو اُن کا گزر مشک کے ٹیلوں کے پاس سے ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُن ٹیلوں پر ایک ہوا بھیجے گا جو اُنہیں ہلائے گی اور وہ مشک اُن لوگوں کے چہروں پر آئے گی یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو وہ اور اُن کے گھوڑے مشک سے اَٹے ہوئے ہوں گے"۔

وَمِمَّا رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جو روایت نقل کی ہے

660 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ

660- رواه البخاری 75/4، ومسلم: 2868، وابن ماجه: 183، وأحمد 74/2.

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَدْنُو الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ أَعْرِفُ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا الْيَوْمَ لَكَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ:

{هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ}

[هود: 18]

بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن مؤمن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا دستِ رحمت اُس پر رکھے گا اور اس سے اُس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا اور فرمائے گا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں (انہیں) پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں اس حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کی تھی اور آج میں ان کے حوالے سے تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اُسے اُس کی نیکیوں کا صحیفہ دے دیا جائے گا لیکن جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو اُن کو سب لوگوں کے سامنے پکارا جائے گا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کو جھٹلایا تھا''۔

دنیا میں پردہ پوشی اور آخرت میں مغفرت

661 - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: نا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمن کو اپنے قریب کرے گا یہاں تک کہ اُس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اُسے

661- انظر السابق۔

سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُدْنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُ: أَيَا عَبْدِي، تَعْرِفُ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ ثُمَّ يَقُولُ: أَيَا عَبْدِي، تَعْرِفُ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَقَالَ فِي نَفْسِهِ: إِنَّهُ هَالِكٌ قَالَ اللهُ: فَإِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ. وَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ

لوگوں سے چھپا لے گا اور فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تم فلاں فلاں (گناہ کو) پہچانتے ہو؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تم فلاں فلاں (گناہ کو) پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے اُس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا' وہ بندہ دل میں یہ سوچے گا کہ اب وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں اس حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کی تھی اور آج ان کے حوالے سے تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اُس بندہ کو اُس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔

سب سے کم مرتبہ کا جنتی

662- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً: مَنْ يَنْظُرُ إِلَى خِيَامِهِ وَنَعِيمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ

''جنت میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے خیموں' نعمتوں' پلنگ کی طرف ایک ہزار سال کے فاصلہ سے دیکھ سکے گا' اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو سب سے زیادہ معزز ہوگا وہ صبح و

662- رواہ الترمذی: 2556، وأحمد 13/2، والحاکم 509/2.

يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً

شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا"۔

663- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: نَا حَجَّاجٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى قُصُورِهِ وَخِيَامِهِ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَإِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِقْدَارَ الدُّنْيَا غُدْوَةً وَعَشِيَّةً،

"اہلِ جنت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے محلات اور اپنے خیموں اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے (نعمتوں کے طور پر) تیار کیا ہے اُسے ایک ہزار سال کے فاصلہ سے دیکھ سکیں گے اور اُن میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو دنیا کے حساب سے ہر صبح اور شام کو اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے"۔

ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ:

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

"اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے"۔

وَمِمَّا رَوَى عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ الطَّائِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے جو روایت نقل کی ہے

664- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ قَالَ: نَا خَيْثَمَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

663- انظر السابق.

664- رواه البخاري: 7512، ومسلم: 1016، وأحمد 256/4، والطيالسي: 1036، وابن أبي شيبة 110/3، وابن حبان: 473.

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَعَالَى لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْسَرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

''تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اُس کا پروردگار عنقریب کلام کرے گا یوں کہ اُس شخص کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی دربان ہوگا جو اُسے روکے' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اُسے صرف آگ نظر آئے گی' توتم لوگ آگ سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعہ ایسا کرو''۔

665- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، وَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ

''تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اُس کا پروردگار قیامت کے دن کلام کرے گا یوں کہ اُس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اُسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جو اُس نے آگے بھیجی تھی' وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اُسے سامنے کی طرف آگ نظر آئے گی' توتم

665- انظر السابق۔

وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

میں سے جو شخص آگ سے بچ سکتا ہو اُسے ایسا کرنا چاہیے خواہ نصف کھجور کے ذریعہ ہی ایسا کرے"۔

حَدِيثُ شَجَرَةِ طُوبَى

باب: طوبیٰ' درخت سے متعلق حدیث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَعَدَّ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكَرَامَاتِ فِي الْجَنَّةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ذکر کی ہے کہ اُس نے جنت میں اہلِ ایمان کی عزت افزائی کیلئے کیا کچھ تیار کیا ہے' یہ اللہ کی کتاب میں بھی کئی مقام پر ذکر ہوا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی ذکر ہوا ہے۔

فَكَانَ مِمَّا أَكْرَمَهُمْ بِهِ أَنَّهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 29].

اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی جو عزت افزائی کرنی ہے اُس میں یہ چیز بھی شامل ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے اُن کیلئے مبارکباد ہے اور عمدہ ٹھکانہ ہے"۔

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَجَرَةِ طُوبَى، وَمِمَّا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا مِنْ كَرَامَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا يُكْرِمُهُمْ بِهِ مِنْ زِيَارَتِهِمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النُّجُبِ مِنَ الْيَاقُوتِ قَدْ نَفَخَ فِيهَا الرُّوحَ، فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَجَلَّى لَهُمْ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَيَزِيدُ مِنْ فَضْلِهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجرۂ طوبیٰ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اُس میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی عزت افزائی کیلئے کیا کچھ تیار کیا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُن کی عزت افزائی کرے گا' اُس وقت جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے' اُس میں یاقوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں ہوں گی جن میں اُس نے روح پھونکی ہوگی' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کیلئے جائیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے تجلی کرے گا' اللہ تعالیٰ اُن کی طرف دیکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ کلام کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کریں گے' اللہ تعالیٰ اُن پر سلام نازل کرے گا اور اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا۔

وَأَنَا أَذْكُرُهُ لِيُقِرَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَعْيُنَ

اب میں یہاں وہ چیزیں ذکر کروں گا تاکہ اس کے ذریعہ اللہ

الْمُؤْمِنِينَ، وَتَسْخُنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُلْحِدِينَ، وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ

تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور ملحد لوگوں کی آنکھوں کو گرمی کی تکلیف میں مبتلا کر دے باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

666 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ فَقَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، ثُمَّ طُوبَى، ثُمَّ طُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا طُوبَى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے کہا: اُس شخص کیلئے مبارکباد ہے جس نے آپ کی زیارت کی اور جو آپ پر ایمان لایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مبارکباد اُس شخص کیلئے ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا، پھر مبارکباد، پھر مبارکباد، پھر مبارکباد (یعنی تین مرتبہ مبارکباد) اُس شخص کیلئے ہے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اُس نے میری زیارت نہیں کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مبارکباد کس چیز کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک درخت کی جو جنت میں ہوگا جس کی مسافت ایک سو سال جتنی ہوگی اور اہلِ جنت کے کپڑے اُس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

667 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الرَّمْلِيُّ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے طوبیٰ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا تمہیں پتا ہے کہ طوبیٰ کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طوبیٰ

666- رواه أحمد 71/3، وابن حبان: 7230، وأبو يعلى: 1374، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1985.

فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ هَلْ بَلَغَكَ مَا طُوبَى؟ قَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: طُوبَى: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَعْلَمُ مَا طُولُهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَسِيرُ الرَّاكِبُ تَحْتَ غُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا، وَرَقُهَا الْحُلَلُ يَقَعُ عَلَيْهَا طَيْرٌ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ هُنَاكَ لَطَيْرًا نَاعِمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَنْعَمُ مِنْهُ مَنْ يَأْكُلُهُ، وَأَنْتَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا أَبَا بَكْرٍ

جنت میں موجود ایک درخت ہے جس کی لمبائی کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' ایک سوار اُس کی ایک ٹہنی کے نیچے ستر سال تک سفر کر سکتا ہے' اُس کے پتے حُلّے ہیں جن پر ایسے پرندے آ کر بیٹھیں گے جو بختی اونٹوں جتنے بڑے ہوں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہاں پرندے بھی نعمتوں کے طور پر ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نعمتیں ہیں اُس شخص کیلئے جو انہیں کھائے گا اور اے ابوبکر! تم بھی ان افراد میں سے ایک ہو گے' اگر اللہ نے چاہا۔

668- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ بَدِينَا الدَّقَّاقُ إِمْلَاءً قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: قَالَ: نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي إِيَاسَ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوایاس ادریس بن سنان نے وہب بن منبہ کے حوالے سے' محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قَالَ إِدْرِيسُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ فَحَدَّثَنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ادریس بن سنان بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات امام محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ (یعنی امام باقر) سے ہوئی تو اُنہوں نے بھی مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں روایت

669- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ إِمْلَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ (یعنی امام باقر) کے حوالے سے منقول ہے۔

قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: نا إِدْرِيسُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

قَالَ إِدْرِيسُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحُسَيْنِ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا:

ادریس بن سنان نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) سے ہوئی تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

طُوبَى لَوْ يُسَخَّرُ لِلرَّاكِبِ الْجَوَادُ أَنْ يَسِيرَ فِي ظِلِّهَا لَسَارَ مِائَةَ عَامٍ قَبْلَ أَنْ يَقْطَعَهَا، وَرَقُهَا وَسَاقُهَا: بُرُودٌ خُضْرٌ، وَزَهْرَتُهَا وَرِيَاضٌ صُفْرٌ، وَأَفْنَانُهَا سُنْدُسٌ وَإِسْتَبْرَقٌ، وَثَمَرُهَا: حُلَلٌ خُضْرٌ وَمَاؤُهَا: زَنْجَبِيلٌ وَعَسَلٌ، وَبَطْحَاؤُهَا: يَاقُوتٌ أَحْمَرُ، وَزَبَرْجَدٌ أَخْضَرُ، وَتُرَابُهَا: مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ وَكَافُورٌ أَبْيَضُ، وَحَشِيشُهَا زَعْفَرَانٌ مُنِيرٌ، وَالْأَلَنْجُوجُ يَتَأَجَّجُ مِنْ غَيْرِ وَقُودٍ، وَيَتَفَجَّرُ مِنْ أَصْلِهَا أَنْهَارُ السَّلْسَبِيلِ وَالْمَعِينِ وَالرَّحِيقِ، وَظِلُّهَا مَجْلِسٌ مِنْ مَجَالِسِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمُتَحَدَّثٌ لِجَمْعِهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ فِي ظِلِّهَا

”جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے‘ اگر تیز گھوڑے پر موجود سوار شخص اُس کے سائے میں چلنا شروع کرے تو ایک سو سال تک چلتا رہے گا لیکن اُس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا‘ اُس کے پتے اور اُس کی جڑ میں سبز چادریں ہوں گی اور اُس کی چمک اور باغ زرد رنگ کے ہوں گے‘ اُس کی شاخیں سندس اور استبرق کی ہوں گی‘ اُس کے پھل سبز حُلّے ہوں گے‘ اُس کا پانی زنجبیل اور شہد ہوگا‘ اُس کا میدان سرخ یاقوت کا اور سبز زبرجد کا ہوگا‘ اُس کی مٹی مشک اور عنبر کی اور سفید کافور کی ہوگی‘ اُس کا گھاس پھوس چمکدار زعفران کا ہوگا اور اس کی انگیٹھی کی لکڑی آگ کے بغیر جلے گی‘ اُس کی بنیاد میں سے نہریں پھوٹتی ہوں گی جو سلسبیل‘ معین اور رحیق ہوں گی‘ اُس کا سایہ بیٹھنے کی جگہ ہوگا جہاں اہلِ جنت بیٹھا کریں گے وہ جمعہ کے دن اکٹھے ہو کر بات چیت کیا کریں گے‘ ایک مرتبہ وہ اُس کے سائے میں موجود بات چیت کر رہے ہوں گے‘ اسی دوران فرشتے

يَتَحَدَّثُونَ، إِذْ جَاءَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُودُونَ نُجُبًا خُلِقَتْ مِنَ الْيَاقُوتِ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهَا الرُّوحُ مَزْمُومَةً بِسَلَاسِلَ مِنْ ذَهَبٍ، كَأَنَّ وُجُوهَهَا الْمَصَابِيحُ نَضَارَةً وَحُسْنًا، وَبَرُهَا مِنْ خَزٍّ أَحْمَرَ وَمِرْعِزَّى أَبْيَضَ، لَمْ يَنْظُرِ النَّاظِرُونَ إِلَى مِثْلِهَا حُسْنًا وَبَهَاءً وَجَمَالًا، ذُلُلًا مِنْ غَيْرِ مَهَابَةٍ، نُجُبًا مِنْ غَيْرِ رِيَاضَةٍ، عَلَيْهَا رِحَالٌ أَلْوَاحُهَا مِنَ الدُّرِّ وَالْيَوَاقِيتِ، مُفَضَّضَةٌ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ، صَفَائِحُهَا مِنَ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ مُلْبَسَةٌ بِالْعَبْقَرِيِّ وَالْأُرْجُوَانِ، فَأَنَاخُوا إِلَيْهِمْ تِلْكَ النَّجَائِبَ، ثُمَّ قَالُوا لَهُمْ: إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ، وَيَسْتَزِيدُكُمْ لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ وَيُحَيِّيكُمْ وَتُحَيُّونَهُ، وَيُكَلِّمُكُمْ وَتُكَلِّمُونَهُ، وَيَزِيدُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَسَعَتِهِ، إِنَّهُ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَفَضْلٍ عَظِيمٍ، فَيَتَحَوَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ انْطَلَقُوا صَفًّا وَاحِدًا مُعْتَدِلًا، لَا يَفُوتُ مِنْ شَيْءٍ شَيْئًا وَلَا يَفُوتُ أُذُنُ نَاقَةٍ أُذُنَ صَاحِبَتِهَا، وَلَا يَمُرُّونَ بِشَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَتْحَفَتْهُمْ بِثَمَرَتِهَا، وَرُحِلَتْ لَهُمْ عَنْ طَرِيقِهِمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَثْلِمَ صَفَّهُمْ، أَوْ تُفَرِّقَ بَيْنَ الرَّجُلِ

اُن کے پاس آئیں گے جو ایک اونٹنی کو ہانکتے ہوئے لائیں گے جسے یاقوت سے بنایا گیا ہوگا پھر اُس میں روح پھونکی جائے گی اور سونے کی لگام ہوگی' اُس کا چہرہ چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغ کی مانند ہوگا اور اُس کی زین سرخ ریشم کی اور سفید مرمری کی ہوگی' دیکھنے والوں کو اُس کی مانند خوبصورت' چمکدار اور عمدہ چیز نہیں دیکھی ہوگی' وہ فرمانبردار ہوگا' اُس سے خوف نہیں آئے گا اور کسی ریاضت کے بغیر سدھایا گیا ہوگا' اُس پر ایسا پالان ہوگا جس کی لو جواہرات اور یواقیت کی ہوگی جن پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے' اُس کی تختیاں سرخ سونے کی ہوں گی جس پر عبقری اور ارجوان (کی چادریں) بچھی ہوئی ہوں گی' تو فرشتے اُن اونٹنیوں کو وہاں باندھ دیں گے پھر اُن اہلِ جنت سے کہیں گے: تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام بھیجا ہے اور تم پر مزید یہ نعمت کی ہے کہ تم اُس کا دیدار کرو اور وہ تمہیں دیکھے' وہ تم پر سلام بھیجے اور تم اُس کی بارگاہ میں سلام عرض کرو' وہ تمہارے ساتھ کلام کرے اور تم اُس کے ساتھ کلام کرو اور وہ اپنے فضل اور وسعت کو مزید تمہیں عطا کرے کیونکہ وہ وسیع رحمت والا اور عظیم فضل والا ہے۔ تو اُن میں سے ہر شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا پھر وہ ایک صف بنا کر درمیانی رفتار سے چل پڑیں گے' اُن میں سے کوئی بھی وہاں رہ نہیں جائے گا اور وہاں کسی ایک اونٹنی کا کان دوسری اونٹنی کے کان سے پیچھے نہیں ہوگا' وہ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنے پھل اُن پر ڈالے گا اور اُن کے راستہ سے ہٹ جائے گا تاکہ اُن کیلئے گنجائش پیدا کر دے' تاکہ ایسا نہ ہو کہ آدمی اور اُس کے ساتھی کے درمیان رکاوٹ آجائے۔ جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ

وَرَفِيقِهِ، فَلَمَّا رُفِعُوا إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، أَسْفَرَ لَهُمْ عَنْ وَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَتَجَلَّى لَهُمْ فِي عَظَمَتِهِ، فَحَيَّاهُمْ بِالسَّلَامِ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَلَكَ حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ لَهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي أَنَا السَّلَامُ، وَمِنِّي السَّلَامُ، وَلِي حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَمَرْحَبًا بِعِبَادِي الَّذِينَ حَفِظُوا وَصِيَّتِي، وَرَعَوْا عَهْدِي وَخَافُونِي بِالْغَيْبِ، وَكَانُوا مِنِّي عَلَى وَجَلٍ مُشْفِقِينَ، فَقَالُوا: أَمَا وَعِزَّتِكَ وَعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ وَعُلُوِّ مَكَانِكَ، مَا قَدَرْنَاكَ حَقَّ قَدْرِكَ، وَمَا أَدَّيْنَا إِلَيْكَ كُلَّ حَقِّكَ، فَائْذَنْ لَنَا بِالسُّجُودِ لَكَ،

تعالیٰ اُن کے سامنے اپنی ذات سے پردہ ہٹائے گا اور اپنی عظمت کی تجلی اُن کے سامنے کرے گا اور اُن پر سلام بھیجے گا۔ تو وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو سلامتی عطا کرنے والا ہے' تیری طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے' جلال اور اکرام کا حق تیرے لیے مخصوص ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: میں ہی سلامتی عطا کرنے والا ہوں' میری طرف سے ہی سلامتی جاتی ہے اور جلال اور اکرام کا حق میرے لیے مخصوص ہے' تو میرے اُن بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میری ہدایت کی حفاظت کی' میرے عہد کا خیال رکھا اور غائبانہ طور پر مجھ سے ڈرتے رہے' وہ میرے خوف کا شکار رہے۔ تو اہلِ جنت کہیں گے: تیری عزت' تیری عظمت' تیرے جلال' تیرے بلند مرتبہ کی قسم ہے! ہم نے تجھے حقیقی طور پر نہیں پہچانا اور ہم نے تیری عبادت کا مکمل حق ادا نہیں کیا' تُو اب ہمیں اجازت دے کہ ہم تیری بارگاہ میں سجدہ کریں''۔

فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ وَضَعْتُ عَنْكُمْ مُؤْنَةَ الْعِبَادَةِ، وَأَرَحْتُ لَكُمْ أَبْدَانَكُمْ، فَطَالَمَا أَنْصَبْتُمُ الْأَبْدَانَ، وَأَعْنَيْتُمْ لِيَ الْوُجُوهَ، فَالْآنَ أَفْضُوا إِلَى رُوحِي وَرَحْمَتِي وَكَرَامَتِي، فَسَلُونِي مَا شِئْتُمْ، وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ أُعْطِكُمْ أَمَانِيَّكُمْ، فَإِنِّي لَنْ أَجْزِيَكُمُ الْيَوْمَ بِقَدْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَلَكِنْ بِقَدْرِ رَحْمَتِي وَكَرَامَتِي، وَطَوْلِي وَجَلَالِي، وَعُلُوِّ مَكَانِي، وَعَظَمَةِ سُلْطَانِي، فَلَا يَزَالُونَ فِي الْأَمَانِيِّ وَالْعَطَايَا وَالْمَوَاهِبِ،

تو اُن کا پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تم کو معاف کردی ہے اور تمہارے جسموں کو راحت عطا کردی ہے' تم نے طویل عرصہ تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار رکھا اور مشکل کا شکار رہے' اب تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور رحمت اور عزت افزائی کی جگہ پر آ گئے ہو' اب تم مجھ سے جو چاہو مانگو اور تمنا کرو' میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزاء نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت' اپنی عزت' اپنے غلبہ اور جلال کے حساب سے عطا کروں گا' اپنی شان کی بلندی اور اپنی حاکمیت کی عظمت کے حساب سے عطا کروں گا۔ تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کرتے رہیں گے' چیزیں مانگتے

حَتّٰى إِنَّ الْمُقْصِرَ مِنْهُمْ فِي أُمْنِيَّتِهِ لَيَتَمَنَّى مِثْلَ جَمِيعِ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى يَوْمِ أَفْنَاهَا. فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَقَدْ قَصَّرْتُمْ فِي أَمَانِيِّكُمْ وَرَضِيتُمْ بِدُونِ مَا يَحِقُّ لَكُمْ. فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَتَمَنَّيْتُمْ وَأَلْحَقْتُ لَكُمْ وَزِدْتُكُمْ مَا قَصُرَتْ عَنْهُ أَمَانِيُّكُمْ فَانْظُرُوا إِلَى مَوَاهِبِ رَبِّكُمُ الَّتِي وَهَبَ لَكُمْ. فَإِذَا بِقِبَابٍ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، وَغُرَفٍ مَبْنِيَّةٍ مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ، وَإِذَا أَبْوَابُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَسُرُرُهَا مِنْ يَاقُوتٍ، وَفُرُشُهَا سُنْدُسٌ وَإِسْتَبْرَقٌ، وَمَنَابِرُهَا مِنْ نُورٍ، يَفُورُ مِنْ أَبْوَابِهَا وَأَعْرَاصِهَا نُورٌ، شُعَاعُ الشَّمْسِ عِنْدَهُ مِثْلُ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، فَإِذَا بِقُصُورٍ شَامِخَةٍ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ مِنَ الْيَاقُوتِ يُزْهِرُ نُورُهَا، فَلَوْلَا أَنَّهُ سَخَّرَهَا لَلَمَعَتِ الْأَبْصَارَ. فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَبْيَضِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْحَرِيرِ الْأَبْيَضِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْعَبْقَرِيِّ الْأَحْمَرِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَخْضَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالسُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ

رہیں گے یہاں تک کہ جس شخص نے اُن میں سے سب سے کمتر چیز مانگی ہوگی وہ بھی اتنی آرزو کرے گا جتنا کچھ دنیا میں اُس وقت سے موجود رہا جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا تھا اور اُس دن تک موجود رہا جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فنا کیا۔ تو اُن کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری آرزوئیں تو بہت کم ہیں اور تم اُس سے کم پر راضی ہو گئے جو تمہارا حق بنتا ہے' میں نے تمہارے لیے وہ چیز واجب کر دی جو تم نے مانگا اور جو تم نے آرزو کی اور وہ چیز تمہیں عطا کر دی اور مزید تمہیں عطا کیا جس کی آرزو تم نہیں کر سکے تھے' تو تم لوگ اپنے پروردگار کے اُن عطیات کا جائزہ لو جو اُس نے تمہیں عطا کیے ہیں۔ تو رفیق اعلیٰ میں کچھ خیمے ہوں گے اور بالا خانے ہوں گے جو جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے' اُن کے دروازے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے' اُن کے تخت یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن پر سندس اور استبرق کے بچھونے ہوں گے' اُن کے منبر نور کے ہوں گے اور اُن کے دروازوں اور چھتوں سے ایسا نور پھوٹ رہا ہوگا جس کی چمک سورج کے جیسی ہوگی اور دیکھنے میں وہ چمکتا ہوا ستارہ لگتا ہوگا اور اُن کو ایسے محلات ملیں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے اور یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا' اگر اُس نور کو مسخر نہ کیا گیا ہو تو وہ آنکھوں کو چندھیا دے اور اُن محلات میں سے جو سفید یاقوت کے ہوں گے وہاں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا' جو سرخ یاقوت کے ہوں گے اُن میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا' جو سبز یاقوت کے ہوں گے اُن میں سبز سندس بچھا ہوا ہوگا' جو زرد یاقوت کے ہوں گے اُن میں زرد ارجوان بچھا ہوا ہوگا' جس پر سبز یاقوت اور سرخ سونا اور سفید چاندی پھیلے ہوئے ہوں گے اُن کے برج اور ارکان جواہرات کے ہوں گے

الْاَصْفَرِ. فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِأُرْجُوَانٍ أَصْفَرَ. مَبْثُوثَةٌ بِالزُّمُرُّدِ الْاَخْضَرِ. وَالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَالْفِضَّةِ الْبَيْضَاءِ. وَبُرُوجُهَا وَأَرْكَانُهَا مِنَ الْجَوْهَرِ. وَشُرُفُهَا قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا اِلَى مَا اَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ. قُرِّبَتْ لَهُمْ بَرَاذِينُ مِنَ الْيَاقُوتِ الْاَبْيَضِ. مَنْفُوخٌ فِيهَا الرُّوحُ. يَجْنُبُهَا الْوِلْدَانُ الْمُخَلَّدُونَ. بِيَدِ كُلِّ وَلِيدٍ مِنْهُمْ حَكَمَةُ بِرْذَوْنٍ مِنْ تِلْكَ الْبَرَاذِينِ لُجُمُهَا وَاَعِنَّتُهَا مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءَ. مَنْظُومَةٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ. سُرُجُهَا مَفْرُوشَةٌ بِالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ تِلْكَ الْبَرَاذِينُ تَزِفُّ بِهِمْ وَتَطُوفُ بِهِمْ رِيَاضَ الْجَنَّةِ. فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى مَنَازِلِهِمْ وَجَدُوا الْمَلَائِكَةَ قُعُودًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَنْتَظِرُونَهُمْ لِيَزُورُوهُمْ وَيُصَافِحُوهُمْ. وَيُهَنِّئُوهُمْ بِكَرَامَةِ رَبِّهِمْ. عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا دَخَلُوا قُصُورَهُمْ وَجَدُوا فِيهَا جَمِيعَ مَا تَطَوَّلَ بِهِ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا سَاَلُوهُ وَتَمَنَّوْا. وَاِذَا عَلَى بَابِ كُلِّ قَصْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ اَرْبَعُ جِنَانٍ: جَنَّتَانِ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ. وَجَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ. فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ. وَفِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ.

اور اُن کے دروازے پر موتی لگے ہوئے ہوں گے اُن کے پروردگار نے جو کچھ اُنہیں عطا کیا ہے اُس کے بعد جب وہ واپس جائیں گے تو اُن کے سامنے سفید یاقوت سے بنے ہوئے جانور لائے جائیں گے جن میں روح ڈالی گئی ہوگی اور اُن کے پہلو میں جنت کے خدام چلیں گے اُن میں سے ہر ایک خادم کے ہاتھ میں جانور کی لگام ہوگی اُن جانوروں کی لگامیں سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوں گی جن میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہوں گے اُن کی زین پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا وہ جانور اُنہیں لے کر جائیں گے اور اُنہیں جنت کے باغات کا چکر لگوائیں گے۔ جب یہ لوگ واپس اپنے گھروں میں پہنچیں گے تو فرشتوں کو نور کے منبروں پر بیٹھے ہوئے پائیں گے اور فرشتے اُن کا انتظار کر رہے ہوں گے تا کہ اُن کی زیارت کریں اور اُن سے مصافحہ کریں اور اُن کے پروردگار کی طرف سے اُنہیں جو عزت نصیب ہوئی ہے اُس پر اُنہیں مبارکباد دیں۔ جب وہ لوگ اپنے محلات میں داخل ہوں گے تو وہاں وہ تمام چیزیں پائیں گے جو اُن کے پروردگار نے اُنہیں عطا کی تھیں جو اُنہوں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھیں اور جس کی اُنہوں نے آرزو کی تھی۔ تو اُن محلات میں سے ہر ایک کے دروازے پر چار باغات ہوں گے دو باغات گھنی شاخوں والے ہوں گے اور دو باغات سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کے ہوں گے ان دونوں میں دو چمکتے ہوئے چشمے ہوں گے، ان دونوں میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے اور خیموں میں پردہ نشین حوریں ہوں گی پھر جب وہ لوگ اپنی رہائش گاہ پر آ کر ٹھہریں گے اور وہاں آرام کریں گے تو اُن کا پروردگار اُن سے فرمائے گا:

وَحُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ فَلَمَّا تَبَوَّءُوا مَنَازِلَهُمْ وَاسْتَقَرَّ قَرَارُهُمْ قَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ:

{هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا} ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: أَفَرَضِيتُمْ بِمَوَاهِبِ رَبِّكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَضِينَا رَبَّنَا، فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَبِرِضَايَ عَنْكُمْ حَلَلْتُمْ دَارِي، وَنَظَرْتُمْ إِلَى وَجْهِيَ الْكَرِيمِ، وَصَافَحْتُمْ مَلَائِكَتِي، فَهَنِيئًا هَنِيئًا لَكُمْ، {عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ} [هود: 108]، لَيْسَ فِيهِ تَنْقِيصٌ وَلَا تَصْرِيمٌ، فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالُوا:

''تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا' کیا تم نے اُس کو حق پا لیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پروردگار فرمائے گا: تم اپنے پروردگار کے عطیات سے راضی ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! ہم اپنے پروردگار سے راضی ہیں' تُو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم پر اپنی رضا کی وجہ سے ہی میں نے تمہارے لیے یہ جگہ حلال قرار دی ہے اور اسی وجہ سے تم نے میرا دیدار کیا ہے اور میرے فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کیا ہے' تو تمہارے لیے مبارکباد ہے' یہ ایک ایسی عطا ہے جس میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی' کوئی کمی نہیں آئے گی' کوئی اختتام نہیں آئے گا۔ تو اُس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ، إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ، لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ، وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ} [فاطر: 35]

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہم سے پریشانی کو دور کیا' بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر قبول کرنے والا ہے' (وہ پروردگار) جس نے اپنے فضل کے ذریعے ہمارے لیے (ہمیشہ) قیام کی جگہ کو حلال قرار دیا جس میں ہمیں کوئی پریشانی اور تکلیف لاحق نہیں ہوگی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا مَعَ ظَاهِرِ الْقُرْآنِ يُبَيِّنُ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَالْإِيمَانُ بِهَذَا وَاجِبٌ، فَمَنْ آمَنَ بِمَا ذَكَرْنَا؛ فَقَدْ أَصَابَ حَظَّهُ مِنَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں' قرآن کے ظاہر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' تو اب اس پر ایمان رکھنا واجب ہے' جو شخص اُس چیز پر ایمان رکھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ بھلائی میں سے اپنا حصہ حاصل کر لے گا' اگر اللہ نے چاہا' دنیا میں بھی

الْخَيْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.
وَمَنْ كَذَّبَ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا. وَزَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ كَفَرَ. وَمَنْ كَفَرَ بِهٰذَا، فَقَدْ كَفَرَ بِاُمُورٍ كَثِيرَةٍ مِمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِيْمَانُ بِهَا.

حاصل کرے گا اور آخرت میں بھی حاصل کرے گا' اور ہم نے جو ذکر کیا ہے جو شخص اس کو جھٹلا دے گا اور یہ گمان کرے گا کہ قیامت کے دن اللہ کا دیدار نہیں ہوسکتا تو وہ کفر کا مرتکب ہوگا' اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو وہ اور بھی بہت سی باتوں کا انکار کرے گا جن پر ایمان لانا واجب ہے۔

وَسَنُبَيِّنُ جَمِيعَ مَا يُكَذِّبُ بِهِ الْجَهْمِيُّ فِي كِتَابٍ غَيْرِ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ہم آگے چل کر اُن باتوں کا بیان کریں گے جن کا جہمی لوگ انکار کرتے ہیں اور وہ اس کتاب (یہاں کتاب سے مراد باب ہوسکتا ہے) کے علاوہ کسی اور کتاب میں بیان کریں گے۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَاِنِ اعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَهُمْ فِي غَيِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ. مِمَّنْ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْقِيَامَةِ. وَاحْتَجَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

جس کو شیطان گھیرے میں لے لیتا ہے اگر ایسا کوئی شخص یہ اعتراض کرے جبکہ وہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹکتے پھر رہے ہوں اور وہ شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن دیدار نہیں ہوسکتا اور دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کردے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ. وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ. وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ}
[الانعام: 103]

"آنکھ اُس کا ادراک نہیں کرسکتی اور وہ آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے اور وہ لطف کرنے والا اور خبر رکھنے والا ہے"۔

فَجَحَدَ النَّظَرَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَاْوِيلِهِ الْخَاطِئِ لِهٰذِهِ الْاٰيَةِ

تو وہ اس آیت کی غلط تاویل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کردے گا۔

قِيلَ لَهُ: يَا جَاهِلُ اِنَّ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ. وَاَمَرَهُ بِالْبَيَانِ لِمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهِ هُوَ اَعْلَمُ بِتَاْوِيلِهَا مِنْكَ يَا

اُس شخص سے کہا جائے گا: اے جاہل! جس ہستی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا تھا اور جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کیلئے حجت بنایا تھا اور جنہیں اُس چیز کو بیان کرنے کا حکم دیا تھا جو اُن پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تھی' اے جہمی! وہ اس آیت کی تفسیر کے

جَهْمِيٌّ، هُوَ الَّذِي قَالَ لَنَا:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ

فَقَبِلْنَا عَنْهُ مَا بَشَّرَنَا بِهِ مِنْ كَرَامَةِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، مِنَ الْأَخْبَارِ الصِّحَاحِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنَ الْعِلْمِ، ثُمَّ فَسَّرَ لَنَا الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَعْدَهُ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ:

{وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القیامۃ: 22]

فَسَّرُوهُ عَلَى النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانُوا بِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَبِتَفْسِيرِ مَا احْتَجَجْتُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ} [الانعام: 103]

أَعْرَفَ مِنْكَ، وَأَهْدَى مِنْكَ سَبِيلًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَّرَ لَنَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

بارے میں تم سے زیادہ علم رکھتے تھے اور اُنہوں نے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا:

''عنقریب تم لوگ اپنے پروردگار کا یوں دیدار کرو گے جس طرح تم لوگ اس چاند کو دیکھ رہے ہو''۔

تو اُنہوں نے ہمارے پروردگار کی طرف سے جس عزت افزائی کی ہمیں خوشخبری دی تھی' ہم نے اُن سے اسے قبول کرلیا جیسا کہ اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں جو ہم آپ ﷺ کے حوالے سے ذکر کرچکے ہیں جو مستند روایات ہیں اور اہلِ علم میں سے اہلِ حق کے نزدیک مستند ہیں' پھر صحابہ کرام نے بھی ہمارے سامنے اس کی وضاحت کی اور اُن کے بعد تابعین نے بھی اس کی وضاحت کی۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

تو اُنہوں نے اس کی یہی وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے اور یہ تفسیر قرآن کے مطابق ہے اور اُس چیز کی بھی یہی تفسیر ہوگی جس کے ذریعہ تم نے استدلال کیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''آنکھ اُس کا ادراک نہیں کرسکتی اور وہ آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے اور وہ لطف کرنے والا' خبر رکھنے والا ہے''۔

تو وہ تم سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تم سے زیادہ راستہ کے بارے میں راہنمائی رکھتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی ہمارے سامنے یہ تفسیر بیان کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ}
[یونس 26]

''جن لوگوں نے اچھائی کی انہیں اچھائی ملے گی اور مزید ملے گا''۔

وَكَانَتِ الزِّيَادَةُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَذَا عِنْدَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَغْنَى أَهْلُ الْحَقِّ بِهَذَا. مَعَ تَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ الصِّحَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبِلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ أَحْسَنَ قَبُولٍ وَكَانُوا بِتَأْوِيلِ الْآيَةِ الَّتِي عَارَضْتَ بِهَا أَهْلَ الْحَقِّ أَعْلَمَ مِنْكَ يَا جَهْمِيُّ.

تو یہاں مزید ملنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے' صحابہ کرام کے نزدیک بھی اس کا یہی مفہوم ہے۔ تو اب اہل حق اس کی بنیاد پر بے نیاز ہو جاتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر متواتر روایات منقول ہیں جو اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے بارے میں ہیں اہل علم نے انہیں اچھی طرح سے قبول کیا ہے اور یہ اُس آیت کی تاویل میں استعمال ہوں گی جو اس کے مقابلہ میں آتی ہے' تو اے جہمی شخص! اہل حق اس کے بارے میں تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

بصارت کے ذریعہ ادراک کی وضاحت

• فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ}
[الانعام: 103]

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم کیا ہو گا:

''آنکھ اُس کا ادراک نہیں کر سکتی''۔

قِيلَ لَهُ: مَعْنَاهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَيْ لَا تُحِيطُ بِهِ الْأَبْصَارُ. وَلَا تَحْوِيهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَهُمْ يَرَوْنَهُ مِنْ غَيْرِ إِدْرَاكٍ وَلَا يَشُكُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ. كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ رَأَيْتُ السَّمَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ. وَلَمْ يُحِطْ بَصَرُهُ بِكُلِّ السَّمَاءِ. وَلَمْ يُدْرِكْهَا وَكَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ رَأَيْتُ الْبَحْرَ. وَهُوَ صَادِقٌ وَلَمْ يُدْرِكْ بَصَرُهُ كُلَّ الْبَحْرِ وَلَمْ يُحِطْ بِبَصَرِهِ.

اُس سے یہ کہا جائے گا: اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ اُس کا احاطہ نہیں کر سکتی اور اُسے گھیر نہیں سکتی حالانکہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو وہ ادراک (یعنی احاطہ) کے طور پر نہیں ہو گا لیکن اُنہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کوئی شک بھی نہیں ہو گا' جیسے کوئی شخص کہتا ہے کہ میں نے آسمان کو دیکھا' اور وہ اس بارے میں سچا ہوتا ہے حالانکہ اُس کی بصارت نے پورے آسمان کا احاطہ نہیں کیا ہوتا اور نہ ہی وہ اُس کا ادراک کر سکتا ہے' اسی طرح ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے سمندر کو دیکھا ہے' اور وہ اس میں

هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ، إِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ

سچا ہوتا ہے حالانکہ اُس کی بصارت نے پورے سمندر کا ادراک نہیں کیا ہوتا اور نہ ہی اُس کا احاطہ کیا ہوتا ہے' علماء نے اس کی یہی وضاحت کی ہے اگر تمہیں سمجھ آ جائے۔

670 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ قَالَ: أنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

{وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى} [النجم: 13]

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ: أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ} [الانعام: 103]

فَقَالَ لَهُ عِكْرِمَةُ: أَلَيْسَ تَرَى السَّمَاءَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَوَ كُلَّهَا تَرَاهَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:)

''اُس (نبی) نے اُسے (یعنی جلوۂ حق کو) دوسری مرتبہ دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا۔ اُس وقت ایک صاحب نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''بصارت اُس کا ادراک نہیں کر سکتی اور وہ بصارتوں کا ادراک کر سکتا ہے''۔

تو عکرمہ نے اُس سے کہا: کیا تم آسمان کو نہیں دیکھتے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! تو عکرمہ نے کہا: کیا تم پورے آسمان کو دیکھ لیتے ہو؟

671- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَقِيلَ لَهُ فِي رَجُلٍ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي الْعَطُوفِ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ، فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں بات کی گئی جو ایک دوسرے شخص سے یہ بات نقل کرتا ہے کہ ابوعطوف نے یہ بات بیان کی ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص یہ روایت بیان کرتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوائی کا شکار کرے۔

مَنْ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ: أَخْزَى اللَّهُ هَذَا

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: رَحِمَهُ اللَّهُ: اعْلَمُوا وَفَّقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِلرَّشَادِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ يَصِفُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

وَهَذَا مَذْهَبُ الْعُلَمَاءِ مِمَّنِ اتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ، وَلَا يُقَالُ فِيهِ: كَيْفَ؟ بَلِ التَّسْلِيمُ لَهُ، وَالْإِيمَانُ بِهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ، كَذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ صَحَابَتِهِ، وَلَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا مَنْ لَا يُحْمَدُ حَالُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ وَسَنَذْكُرُ مِنْهُ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ، وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

672 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے! کہ آپ پر یہ بات لازم ہے کہ قول اور عمل کے اعتبار سے ہدایت کی پیروی کریں۔ اہلِ حق نے اللہ تعالیٰ کی وہی صفت بیان کی ہے جو اُس نے اپنی ذات کی صفت خود بیان کی ہے اور اُس کی جو صفت اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی ہے اور اُس کی جو صفت صحابہ کرام نے بیان کی ہے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

یہ اُن علماء کا مسلک ہے جنہوں نے پیروی کی اور بدعت اختیار نہیں کی اور اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ یہ کیسے ہوگا' بلکہ اُنہوں نے اسے تسلیم کیا اور اس پر ایمان رکھا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اسی طرح منقول ہے اور اس بات کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جس کی حالت اہلِ حق کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں ہوگی۔ اب ہم اُن میں سے چند ایک وہ روایات ذکر کریں گے جو اس وقت ہمیں یاد ہیں' باقی اللہ تعالیٰ ہی درست بات کی توفیق دینے والا ہے اور بلند و برتر اور عظیم اللہ تعالیٰ کے مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

672- رواه البخاري:2826 ومسلم:1890 وابن ماجه:191 ومالك 460/2 وابن حبان:215

الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَاتِلِ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَيُسْتَشْهَدُ

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں کے بارے میں ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں' یہ شخص اللہ تعالیٰ کیلئے لڑ رہا ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ بھی (اسلام قبول کرنے کے بعد) اللہ کیلئے جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

673- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يُقَاتِلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى فَيُقْتَلُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَاتِلِ. فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ

''ہمارا پروردگار دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں جائیں گے' یہ اللہ کی راہ میں جنت میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

674- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

673- انظر السابق.
674- انظر السابق.

إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ. وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: نَا وَكِيعٌ. عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. عَنِ الْأَعْرَجِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ. يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ. كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَاتِلِهِ. فَيُسْلِمُ. فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهَدُ

"اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اُس کے قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے وہ بھی شہید ہو جاتا ہے"۔

675- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ. عَنْ أَبِيهِ. عَنِ الْأَعْرَجِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ. كِلَاهُمَا دَاخِلٌ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذَا فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ

"اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل

675- انظر: 629

فَيُسْتَشْهَدُ

676- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذَا فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ فَيُسْتَشْهَدُ

677- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

678- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا أَبُو

ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' یہ (یعنی ان دونوں میں سے ایک) اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہوتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر ہنس پڑتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

676- انظر السابق.

677- انظر السابق.

678- رواه أحمد 80/3 وابن ماجه: 200 وابن أبي عاصم: 560 وأبو يعلى: 1004.

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ

قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْعَدُوِّ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ہنس پڑتا ہے ایک وہ شخص جو رات کو اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور جب کچھ لوگ نماز کیلئے صف بناتے ہیں اور جب کچھ لوگ دشمن کے مقابلہ کیلئے صف بندی کرتے ہیں"۔

679- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: نا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْعَدُوِّ

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن پر ہنس پڑے گا' ایک وہ شخص جو رات کو اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بناتے ہیں اور وہ لوگ جو دشمن کے مدمقابل صف بناتے ہیں"۔

680- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَأَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں پر ہنس پڑتا ہے' ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت اُٹھتا ہے جبکہ اُس کے گھر والے سو رہے ہوتے ہیں' وہ

679- انظر السابق

680- رواه أحمد 416/1

رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَهْلُهُ نِيَامٌ. فَتَطَهَّرَ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ. وَرَجُلٌ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ. وَثَبَتَ حَتّٰى رَزَقَهُ اللّٰهُ الشَّهَادَةَ

وضو کر کے کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس پر ہنس پڑتا ہے' اور ایک وہ شخص جو دشمن کا مدمقابل ہوتا ہے اُس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں اور وہ ثابت قدم رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے شہادت نصیب کر دیتا ہے۔

681- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحِكَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. اَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: لَنْ نُعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا پروردگار اپنے بندوں کی مایوسی پر اور دوسروں کے قریب ہونے پر ہنس پڑتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمارا پروردگار ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: پھر ہم ایسے پروردگار سے بھلائی حاصل کرنے سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

682 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: اَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

681- رواه أحمد 11/4 وابن أبي عاصم في السنة: 554.

682- انظر السابق.

رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ضَحِكَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ

قَالَ اَبُو رَزِينٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. اَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَنْ نُعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا

"ہمارا پروردگار اپنے بندوں کی مایوسی اور دوسروں کے قریب ہونے پر ہنس پڑتا ہے"۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا پروردگار ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! (تو حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے کہا:) ہم ایسے پروردگار سے بھلائی سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

683- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: نا حَجَّاجٌ قَالَ: نا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ. عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَتَجَلَّى لَنَا رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ ضَاحِكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"قیامت کے دن ہمارا پروردگار ہنستے ہوئے ہمارے سامنے تجلی کرے گا"۔

684- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

683- رواه أحمد 407/4 وخرجه الألباني في الصحيحة: 755.

684- انظر السابق.

عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ. عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَتَجَلَّى لَنَا الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ ضَاحِكًا وَيَقُولُ: أَبْشِرُوا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا قَدْ جَعَلْتُ مَكَانَهُ فِي النَّارِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

"پروردگار ہنستے ہوئے ہمارے سامنے تجلی کرے گا اور فرمائے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم خوشخبری حاصل کرو کیونکہ تم میں سے ہر ایک کی جگہ پر میں نے جہنم میں کسی یہودی یا عیسائی کو ڈال دیا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

685 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا هَارُونُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي جَبَّانَةِ الْكُوفَةِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَضَحِكَ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ. ثُمَّ قَالَ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

علی بن ربیعہ والبی بیان کرتے ہیں: میں سواری پر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' یہ کوفہ کی بات ہے' اُنہوں نے فرمایا: تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے۔ پھر وہ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کی اور پھر آپ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے ہیں' (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دفعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا' یہ پتھریلے علاقہ کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

"تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے"۔

685- رواه أبو داؤد:2602 والترمذی:3443 والبیهقی فی الصفات 218/2 وخرجه الألبانی فی الصحیحة:1653

ثُمَّ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتِغْفَارُكَ رَبَّكَ وَالْتِفَاتُكَ إِلَيَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: ضَحِكْتُ لِضَحِكِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، يَعْجَبُ لِعَبْدِهِ: يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

پھر نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف نظر کی پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کی ہے اور پھر میری طرف رُخ کر کے ہنس پڑے ہیں؟ (اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے ہنسا ہوں کیونکہ میرا پروردگار بھی ہنس پڑا تھا، وہ (یعنی پروردگار) ایسے بندہ سے خوش ہوتا ہے جو یہ جانتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے"۔

686 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الصُّفَيْرَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: حَمَلَنِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلْفَهُ، ثُمَّ سَارَ بِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ غَيْرُكَ.

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ، فَقُلْتُ وَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور مجھے ساتھ لے کر پتھریلے علاقہ کی طرف چل پڑے، پھر اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بولے:

"اے اللہ! تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت تیرے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا"۔

پھر وہ میری طرف توجہ کر کے ہنس پڑے، میں نے کہا (اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

687 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَأَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابوطالب

686- انظر السابق.

687- انظر السابق.

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ حِينَ رَكِبَ:

رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر موجود تھا' جب وہ سوار ہوئے تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. {سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ} [الزخرف: 14]

''اللہ اکبر! اللہ اکبر! الحمد للہ! الحمد للہ! ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس جانور کو مسخر کیا' ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہمیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیا جائے گا''۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

قَالَ: ثُمَّ اسْتَضْحَكَ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ. فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَعْجَبُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ:

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے تو میں نے دریافت کیا: آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر موجود تھا تو آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس پڑے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار بندے پر خوش ہوتا ہے جب بندہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي. إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

688- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

688- انظر: 642.

الْقَطَّانُ قَالَ نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى بِدَابَّةٍ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ. فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ:

{سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ}

[الزخرف: 14]

ثُمَّ حَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ. إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ إِلَّا أَنْتَ.

ثُمَّ اسْتَضْحَكَ، فَقُلْتُ: مِمَّ اسْتَضْحَكْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا مِثْلَ مَا قُلْتُ. ثُمَّ اسْتَضْحَكَ فَقُلْتُ: مِمَّ اسْتَضْحَكْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَعْجَبُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْلِ عَبْدِهِ

سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا

علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک جانور لایا گیا' اُنہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور بسم اللہ پڑھی' جب وہ اُس جانور پر بیٹھ گئے تو اُنہوں نے یہ دعا پڑھی:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' (پھر اُنہوں نے یہ پڑھا:) ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس جانور کو مسخر کیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے' بے شک ہمیں ہمارے پروردگار کی طرف لوٹا دیا جائے گا''۔

پھر اُنہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا' پھر یہ کلمات پڑھے:

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تُو ہی کر سکتا ہے''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' میں نے دریافت کیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند کلمات پڑھے جس طرح میں نے پڑھے ہیں' پھر آپ ﷺ ہنس پڑے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار' بندہ کے ان کلمات پر خوش ہوتا ہے:

''تُو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' گناہوں کی مغفرت صرف تو

أَنْتَ

قَالَ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

ہی کر سکتا ہے"۔

پروردگار فرماتا ہے: "میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہوں کی مغفرت کرتا ہے"۔

689 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا أَبُو حُذَيْفَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْوُرُودِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ورود کا قصہ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

فَيَتَجَلَّى لَهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ

"اُن کا پروردگار اُن کے سامنے ہنستے ہوئے تجلی کرے گا"۔

قَالَ جَابِرٌ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى تَبْدُوَ لَهَوَاتُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے (حلق کا) کوانظر آنے لگا۔

جنت میں داخل ہونے والا آخری فرد

690 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

689- رواه مسلم: 191

690- رواه مسلم: 187 وأحمد 410/1 وابن حبان: 7430

إِنَّ آخِرَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَمْشِي عَلَى الصِّرَاطِ فَهُوَ يَكْبُو مَرَّةً وَيَمْشِي مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً. فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا. فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ. لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْهَا فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا. وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّيَ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ. أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ فَلِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ. أَلَمْ تُعَاهِدْنِي: أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ وَلَكِنْ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ: أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ. فَيُدْنِيهِ

''جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص وہ ہوگا جو پل صراط پر سے چلتا ہوا گزرے گا' کبھی وہ گر پڑے گا کبھی چل پڑے گا' آگ اُس پر حملہ کر رہی ہوگی جب وہ اُس کو عبور کر لے گا تو اُس کی طرف رُخ کر کے کہے گا: برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تم سے نجات عطا کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمت عطا کی ہے جو اُس نے پہلے والوں اور بعد والوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی۔ پھر اُس کے سامنے ایک درخت آئے گا تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! ہوسکتا ہے کہ اگر یہ چیز میں نے تمہیں عطا کر دی تو تم کچھ اور بھی مانگ لو گے! وہ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ اُس سے عہد لے گا کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو درخت کے قریب کر دے گا تو وہ بندہ اُس درخت کے قریب آئے گا اور اُس کا پانی پیئے گا تو اُس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا جو پہلے والے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سائے میں آ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تم نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگو گے۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لیکن اس دفعہ کے بعد میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ میں اگر تمہیں اس کے قریب کر دوں تو پھر تم

مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ وَهُوَ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ. أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنَّكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يُرْضِيكَ مِنِّي؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ. أَتَسْتَهْزِئُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟

کچھ اور مانگ لو گے! پھر اللہ تعالیٰ اُس سے عہد لے گا کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہو گا کہ وہ ایسا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اُس درخت کے قریب کر دے گا' وہ بندہ اُس درخت کے سائے میں آئے گا اور اُس کا پانی پیئے گا' پھر اُس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہو گا اور وہ پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس کے قریب کر دے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ اُس کا پروردگار یہ جانتا ہو گا کہ وہ ایسا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیونکہ وہ یہ جانتا ہو گا کہ یہ بندہ اس کے بغیر صبر نہیں کر سکے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو اُس درخت کے قریب کر دے گا' وہاں وہ بندہ اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تم نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تم مجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگو گے! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تُو مجھے اس میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کون سی چیز تمہیں مجھ سے راضی کر سکتی ہے! کیا تم اس بات سے راضی ہو گے کہ میں تمہیں دنیا دے دوں اور اس کی مانند مزید اس کے ساتھ دے دوں۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا تُو میرا مذاق اُڑا رہا ہے جبکہ تُو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ؟. فَقَالُوا: مِمَّ

(یہاں تک روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور بولے: کیا تم لوگ مجھ سے یہ

تَضْحَكُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ضَحِكَ. فَقَالَ: اَلَا تَسْاَلُونِي مِمَّ اَضْحَكُ؟ فَقَالَ: مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ حِينَ يَقُولُ: اَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ فَيَقُولُ: لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، وَلٰكِنِّي عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيرٌ. فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا (یعنی یہ روایت بیان کی) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام جہانوں کا پروردگار اُس وقت ہنس پڑے گا جب وہ بندہ یہ کہے گا کہ کیا تُو میرا مذاق اُڑا رہا ہے۔ پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا مذاق نہیں اُڑا رہا بلکہ میں جو چاہوں اُس پر قدرت رکھتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو جنت میں داخل کر دے گا۔

691- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذْ مَرَّ شَيْخٌ جَلِيلٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَصَرِهِ بَعْضُ الضَّعْفِ، مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ حُمَيْدٌ. فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ لِي: يَا ابْنَ اَخِي، اَوْسِعْ لَهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ. فَاَجْلَسَهُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ قَالَ الْحَدِيثَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حمید بن عبدالرحمٰن کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران مسجد نبوی میں سے ایک جلیل القدر بزرگ کا گزر ہوا جن کی بینائی میں کچھ کمزوری تھی' اُن کا تعلق بنوغفار سے تھا' حمید بن عبدالرحمٰن نے اُن کی طرف پیغام بھیجا' جب وہ تشریف لائے تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم میرے اور اُن کے درمیان گنجائش پیدا کرو کیونکہ یہ کچھ سفروں کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔ تو حمید بن عبدالرحمٰن نے اُنہیں میرے اور اپنے درمیان بٹھا لیا' اور ان سے کہا: آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو! تو اُن صاحب نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

691- رواہ أحمد 435/5، وعزاہ الهيثمي في مجمع الزوائد 216/2.

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ، فَيَضْحَكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ، وَيَنْطِقُ أَحْسَنَ الْمَنْطِقِ

''بے شک اللہ تعالیٰ بادل کو پیدا کرتا ہے تو عمدہ طریقہ سے ہنس پڑتا ہے اور عمدہ طریقہ سے کلام کرتا ہے''۔

692- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا..... اُس کے بعد راوی نے فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

693 - أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: کون سا شہید زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الصَّفِّ، فَلَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا ضَحِكَ إِلَى عَبْدٍ فِي مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

''جو صف بندی کر کے لڑائی کرتے ہیں اور اپنا چہرہ نہیں پھیرتے یہاں تک کہ شہید ہو جاتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے بلند درجات میں ہوں گے' اُن کا پروردگار اُن کی طرف دیکھ کر ہنسے گا اور جب پروردگار کسی بندہ کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے تو پھر اُس بندہ سے حساب نہیں لیا جائے گا''۔

694- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

692- رواه أحمد 5/... وأبو يعلى: 6855 والبيهقي في الأسماء والصفات 221/2 وعزاه الهيثمي في المجمع 292/5.

قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ: نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ السُّنَنُ كُلُّهَا نُؤْمِنُ بِهَا، وَلَا نَقُولُ فِيهَا: كَيْفَ؟ وَالَّذِينَ نَقَلُوا هَذِهِ السُّنَنَ: هُمُ الَّذِينَ نَقَلُوا إِلَيْنَا السُّنَنَ فِي الطَّهَارَةِ، وَفِي الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ، الحج، وَالْجِهَادِ، وَسَائِرِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، فَقَبِلَهَا الْعُلَمَاءُ مِنْهُمْ أَحْسَنَ قَبُولٍ، وَلَا يَرُدُّ هَذِهِ السُّنَنَ إِلَّا مَنْ يَذْهَبُ مَذْهَبَ الْمُعْتَزِلَةِ، فَمَنْ عَارَضَ فِيهَا أَوْ رَدَّهَا، أَوْ قَالَ: كَيْفَ؟ فَاتَّهِمُوهُ وَاحْذَرُوهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات وہ ہیں جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور ہم ان کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہو گا؟ جن لوگوں نے یہ روایات نقل کی ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہم تک طہارت کے بارے میں نماز کے بارے میں، زکوٰۃ، روزے، حج، جہاد اور دیگر تمام احکام جن کا تعلق حلال اور حرام سے ہے، اُن کے بارے میں روایات ہم تک نقل کی ہیں، علماء نے انہیں اچھے طریقہ سے قبول کیا ہے، ان روایات کو مسترد نہیں کیا گیا۔ البتہ معتزلہ کا مسلک رکھنے والے لوگوں نے انہیں قبول نہیں کیا، جن لوگوں نے ان روایات کو قبول نہیں کیا، یا مسترد کیا اور یہ کہا کہ یہ کیسے ہو گا؟ تو تم لوگ اُن پر تہمت عائد کرو اور اُن سے بچتے رہو۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ الْحُلُولِيَّةِ

باب: حلولیہ کے مسلک سے بچنے کی تلقین

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو، اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر بھی (درود) نازل کرے اور سلام نازل کرے۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُ إِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مَذْهَبَ الْحُلُولِيَّةِ الَّذِينَ لَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ فَخَرَجُوا بِسُوءِ مَذْهَبِهِمْ عَنْ

امابعد! میں اپنے مؤمن بھائیوں کو "حلولیہ" کے مسلک سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں جن کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے اور وہ لوگ اپنے بُرے مسلک کی وجہ سے اہلِ علم کے راستہ سے نکل جاتے

طَرِيقِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مَذَاهِبُهُمْ قَبِيحَةٌ، لَا يَكُونُ إِلَّا فِي كُلِّ مَفْتُونٍ هَالِكٍ،

ہیں اور قبیح مسلک کی طرف چلے جاتے ہیں اور یہ صورتِ حال صرف اُس شخص کو پیش آتی ہے جو آزمائش کا شکار ہوا ہو اور ہلاکت کا شکار ہوا ہو۔

حلولیہ کے عقیدہ کی وضاحت ونقد

زَعَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَالٌّ فِي كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى أَخْرَجَهُمْ سُوءُ مَذْهَبِهِمْ إِلَى أَنْ تَكَلَّمُوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ الْعُقَلَاءُ، لَا يُوَافِقُ قَوْلَهُمْ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ وَلَا قَوْلُ الصَّحَابَةِ وَلَا قَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنِّي لَأَسْتَوْحِشُ أَنْ أَذْكُرَ قَبِيحَ أَفْعَالِهِمْ تَنْزِيهًا مِنِّي لِجَلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَظَمَتِهِ، كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ:

یہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں حلول کیے ہوئے ہے یہاں تک کہ اُن کے بُرے مسلک نے اُنہیں اس چیز کی طرف نکالا کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا کلام کیا جس کا عقل رکھنے والے علماء نے انکار کیا' ان لوگوں کا مسلک کتاب وسنت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا' صحابہ کرام اور ائمۂ مسلمین کے نظریات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ میں اس بات سے وحشت محسوس کرتا ہوں کہ اُن کے اُن قبیح افعال کا ذکر کروں جو اللہ تعالیٰ کی شان کی عظمت کے منافی ہیں' یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح عبداللہ بن مبارک نے یہ فرمایا ہے:

إِنَّا لَنَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

''ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر دے' لیکن ہم یہ نہیں کر سکتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں''۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ إِذَا أُنْكِرَ عَلَيْهِمْ سُوءُ مَذْهَبِهِمْ قَالُوا: لَنَا حُجَّةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قِيلَ لَهُمْ: مَا الْحُجَّةُ؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُن لوگوں نے یہ کیا کہ اپنے اس بُرے مسلک کے انکار کے جواب میں اُنہوں نے یہ کہا: ہماری حجت اللہ کی کتاب ہے۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ وہ حجت کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کر رہے ہوں تو چوتھا وہ ہوتا ہے اور جب پانچ کر رہے ہوں تو چھٹا وہ ہوتا ہے' اور اگر اس سے کم ہوں یا زیادہ ہوں تو بھی وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ جہاں

كَانُوا} [المجادلة: 7]

وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ} [الحديد: 3]

إِلَى قَوْلِهِ: {وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ} [الحديد: 4]

فَلَبَّسُوا عَلَى السَّامِعِ مِنْهُمْ بِمَا تَأَوَّلُوا، وَفَسَّرُوا الْقُرْآنَ عَلَى مَا تَهْوَى نُفُوسُهُمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. فَمَنْ سَمِعَهُمْ مِمَّنْ جَهِلَ الْعِلْمَ ظَنَّ أَنَّ الْقَوْلَ كَمَا قَالُوهُ، وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَأَوَّلُوهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

کہیں بھی ہو''۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی استدلال کیا ہے:

''وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے''۔

تو اُنہوں نے ان آیات کے حوالے سے اپنی تاویل کے ذریعہ سننے والے کو غلط فہمی کا شکار کیا اور اُنہوں نے قرآن کی تفسیر اُس کے مطابق بیان کی جو اُن کی نفسانی خواہشات تھیں' تو وہ لوگ گمراہ ہو گئے اور اُنہوں نے دوسرے کو بھی گمراہ کر دیا' تو جو شخص علم سے ناواقف تھا اُس نے جب ان کی بات سنی تو اُس نے گمان کیا کہ اصل بات وہی ہے جو وہ بیان کر رہے ہیں' حالانکہ اہلِ علم کے نزدیک اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جو اُن لوگوں نے بیان کیا ہے۔

اہلِ علم کا عقیدہ

وَالَّذِي يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ: أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَهُ عَلَى عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِجَمِيعِ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، وَبِجَمِيعِ مَا فِي سَبْعِ أَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى، يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى، وَيَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ، وَيَعْلَمُ الْخَطْرَةَ وَالْهَمَّةَ، وَيَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ النُّفُوسُ يَسْمَعُ وَيَرَى، وَلَا

اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر موجود ہے اور وہ عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' اُس نے اپنے علم کے حوالے سے اپنی تمام مخلوق کو گھیرے میں لیا ہوا ہے جس کو اُس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے اور اُس تمام مخلوق کو بھی گھیرے میں لیا ہوا ہے جسے اُس نے سات زمینوں میں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہاں اور جو تحت الثریٰ میں ہے اُسے پیدا کیا ہے' وہ رازوں اور پوشیدہ چیزوں کا علم رکھتا ہے' وہ آنکھوں کی خیانت سے واقف ہے اور اُس چیز کو جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہے' وہ خیال اور ارادہ سے واقف

يَعْزُبُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُنَّ، إِلَّا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِهِ فَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ سُبْحَانَهُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى تُرْفَعُ إِلَيْهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ يَرْفَعُونَهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

ہے' نفس کے اندر جو وسوسہ پیدا ہوتا ہے اُس کے بارے میں جانتا ہے' وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے' آسمانوں اور زمین میں اور اُن کے درمیان میں ایک ذرّہ کے وزن جتنی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے غائب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے لیکن وہ اپنے عرش پر ہے' بندوں کے اعمال اُس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں حالانکہ وہ اُن اعمال کے بارے میں اُن فرشتوں سے زیادہ علم رکھتا ہے جو رات اور دن میں اُن اعمال کو اوپر لے کر جاتے ہیں۔

قرآن کی تفسیر سے متعلق سوال

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَأَيْشٍ مَعْنَى قَوْلِهِ: {مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ} [المجادلة: 7] الْآيَةُ الَّتِي بِهَا يَحْتَجُّونَ؟

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:
''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کرتے ہیں تو چوتھا وہ ہوتا ہے' یا پانچ بات کرتے ہیں تو چھٹا وہ ہوتا ہے''۔

یعنی وہ آیت جس کے ذریعہ وہ لوگ استدلال کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ: عِلْمُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِهِمْ، وَبِكُلِّ شَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ، كَذَا فَسَّرَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْآيَةُ يَدُلُّ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا عَلَى أَنَّهُ الْعِلْمُ

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُس کا علم ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے لیکن اُس کا علم اُن سب لوگوں کو محیط ہے اور اپنی مخلوق میں سے ہر چیز کے بارے میں محیط ہے۔ اہلِ علم نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے اور اس آیت کا ابتدائی اور آخری حصہ بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے ذریعہ مراد' علم ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ؟ قِيلَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ تو اُس کو جواب یہ دیا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے جو کچھ

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ}

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

{ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [المجادلة: 7]

وَابْتَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْآيَةَ بِالْعِلْمِ، وَخَتَمَهَا بِالْعِلْمِ، فَعِلْمُهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ، وَهَذَا قَوْلُ الْمُسْلِمِينَ

آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کرتے ہیں تو چوتھا وہ ہوتا ہے"۔

اُس کے بعد آیت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن کو اُس بارے میں بتادے گا جو وہ عمل کرتے تھے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں علم رکھنے والا ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ نے آیت کا آغاز بھی علم کے ذریعہ کیا ہے اور اُسے ختم بھی علم کے حوالے سے کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا علم اُس کی پوری مخلوق کو محیط ہے' لیکن اللہ تعالیٰ عرش پر موجود ہے' مسلمانوں کا یہی مسلک ہے۔

❖❖❖❖❖